جسکی خبر مخبر صادق نے ندی ہو بعض فتنون کو تو نام لیکر بتادیا بعض بے نام فتنون کا پتا دیا
اس حال کو دیکھکر حسبۃً للہ یعنی یہ رسالہ مختصر لکھا ذکر وقائع عالم سے اسکی ابتدا ہی نفخۂ اولی تک
اسکی انتہا ہی بیچ مین جو مطالب لکھے ہین اونمین ترتیب کا لحاظ نہین فقط جمع مقصود ہے
فتن کا ذکر ابلیس کی تلبیس تغیر عالم واہل عالم کا حال ہر زمانہ مین آدم ابو البشر سے
لیکر اب تک جو کچھ تھا مختصر طور پر لکھا گیا ہی مومن دردمند کے لئے یہ رسالہ نسخۂ شفا ہی جاہل
غفلتمند کے لئے آیت قہر خدا ہی جو باتین اس رسالے مین لکھی گئی ہین وہ آج کل کے بڑے بڑے
دعوے والون کو بھی معلوم نہین اسلئے کہ اونکو تدوین رائے گرفتاری تقلید سے اتنی
فرصت کہان ہی کہ وہ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی فکر کرین جنکو کسیقدر معلوم ہی یا اونکے
نزدیک اس علم کی کتابین عربی زبان مین موجود ہین وہ کب دوسرون کو اوسپر مطلع کرتے ہین
خصوصاً عورتون اردو خوان اطفال البستان عوام حرف شناس کو دیکھو سیکڑون رسالے
فقہ کے بن گئے بدعت کی تحسین مین دفتر کے دفتر سیاہ ہو گئے مگر کوئی مختصر رسالہ علم تاریخ
عالم یا امت اسلام کا ایسا نہ بنا جس سے مستورات کو بھی کسی قدر شعور حالات دنیا کا حاصل
ہوتا یا بچے اوسکو پڑھکر حق باطل مین فرق سمجھ لیتے یا عوام مسلمین کو اوسکے دیکھنے سے
ماجرای سابق وحال وفتن استقبال دریافت ہوتا اس رسالے مین باوجود اوسکے متوسط
ہونے کے علم اجمالی سارے جہان کا مندرج ہی گویا ایک جہان حجرے کے اندر بستا ہی
مرد عورت بچے عوام سب اسکو اپنی زبان مین بخوبی سمجھ سکتے ہین ورنہ دوسرے سے تو
پڑھوا کر ضرور ہی مطلب اوسکا معلوم کر سکتے ہین علاوہ احوال سابق دنیا واہل دنیا کے
یہ بات بھی اس رسالے سے حاصل ہی کہ جو اسکو پڑھے وہ خدا سے ڈر کر قیامت کے آنے پر ایمان درست
کر لے اپنی جان کو اپنے گھر والون کی جان کو فتنہای زمانہ سے جو مثل پانی کے برستے
ہین دھوپ کی طرح ہر جگہ چمکتے ہین بچا رکھے ہر مصیبت و آفت مین صبر کرے خراب عقیدہ وفاسد
عمل سے آپکو اور سب کو چھوڑ اوسے دین دنیا کے کامون کا انجام معلوم کر لے ایمان پر نگاہ

غنیمت سمجھ فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا
الا متاع الغرور اس رسالے کا نام **حدیث الغاشیہ عن الفتن**
الخالیة والفاشیة ہے اب مین اس تمہید کو اس آیۂ کریمہ پر ختم کرتا ہون کیہ
بیان حالات مشار الیہا مین قدم رکھتا ہون تلک الدار الآخرة نجعلہا للذین لا
یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین

ذکر صانع عالم

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا کچھ لوگ یمن کے آئے اور کہا ہم دین سیکھنے آئے ہین ہم پوچھتے ہین
آپ سے کہ اس جہان سے پہلے کیا تھا فرمایا اللہ تھا اور کوئی شی پہلے اوس سے نہ تھی تخت اوسکا
پانی پر تھا پھر اوسنے آسمان زمین بنائی ہر چیز یاد مین لکھ لی رواہ البخاری والترمذی
رزین عقیلی نے پوچھا ہمارا رب پہلے خلق سے کہان تھا فرمایا وہ تھا اور اوسکے ساتھ کچھ نہ تھا
نہ نیچے نہ اوپر پھر اپنا تخت پانی پر بنایا یہ حدیث ترمذی مین ہے معلوم ہوا اللہ ہمیشہ سے ہے اوسنے
پہلے پانی پیدا کیا پھر عرش پھر آسمان و زمین یہ نام مبارک اللہ کا قرآن پاک مین دو ہزار پانسو
چھ جگہ آیا ہے یہ لفظ مقدس علم ہے صانع عالم کا سب اہل عقل قائل ہین وجود صانع عالم کے
مگر جنکا اعتبار نہین جیسے دہریہ اور جو بیوقوف انکی چال پر چلے یا چلتے ہین سب لوگ دو طرح
ہین ایک مسلمان دوسرے نامسلمان جو مسلمان نہین وہ کئی گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے
عناصر والے تیسرے دو خدا کہنے والے جنکو مجوس کہتے ہین یہ آٹھ فرقے ہین انمین بعض نبوت
ابراہیم علیہ السلام کے قائل ہین چوتھے طبیعت والے پانچوین صابیہ جو قائل ہین ہیکلون کے
ارباب آسمانی اصنام زمینی کے منکر ہین نبوت کے ان کی بہت قسمین ہین بعض معترف
نبوت ابراہیم علیہ السلام کے بعض سورج کو سب خداؤن کا خدا کہتے ہین بعض یہ کہتے ہین کہ
معبود ذات مین ایک اشخاص مین کثیر ہے چھٹے یہود ہین ساتوین نصاری آٹھوین
اہل ہند جو بتون کو پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ آدم سے پہلے یہ بت موجود تھے ہنود ہین

بھی پوجنے والے آگ و سورج و چاند و تارون و بتون کے ہین تو ہین زنادقہ اور یہ چند قسم ہین
منجملہ اونکے ایک قرامسطہ ہین جنکو بوہرہ بھی کہتے ہین دوسرے ہین فلاسفہ فیلسوف کے معنی دوست
حکمت کا انکا علم منحصر ہی چار چیزون مین طبیعی مدنی ریاضی آلہی پھر ارسطو نے منطق نکالی
غرضکہ صانع عالم کا انکار کوئی عقلمند نہین کرتا سوای دہریہ اور اونکے فرقون مختلف کے اسلام
کے سوا سب اہل ملت توحید صانع مین گمراہ ہوسئے اگر کوئی انمین قائل توحید بھی ہوا تو منکر نبوت
و رسالت تھا اسلئے وہ توحید بیکار رہوئی بلکہ خود توحید خالص سوا اہل اسلام کے کسی دوسرے کو
نصیب نہین ہی خدا کے صفات مین طرح طرح کی گپ عقل سے لگائی ہدایت کی راہ نپائی اسی لیے
قرآن شریف مین فرمایا ہی جو کوئی ڈھونڈھے سوا اسلام کے اور دین وہ اوس سے قبول
نہین سو اسلام مین یہ بات ٹھہر چکی ہی کہ یہ عالم جسمین ہم موجود ہوئے ہین بے صانع نہین ہی
صانع اسکا ایک اکیلا شخص ہی جسکا نام مبارک اللہ ہی نرالا رہی نہ کسی کو اوسنے جنا نہ کسی نے
اوسکو جنا اوسکے جوڑ کا کوئی نہین قدیم ہی سب سے پہلے سب کے پیچھے کھلا چھپا ہمیشہ سے ہی
ہمیشہ رہے گا اوسکی ہستی واجب ہی سب صفتین کمال کی اوسمین موجود ہین سب صفتون نقصان
و زوال سے پاک ہی جیسے عجز و جہل و کذب اور بہرا ہونا اندھا ہونا ساری خلق اوسنے بنائی
ذرا ذرا جانتا ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی سب کچھ اوسی کے ارادے سے ہوتا ہی سنتا ہی
دیکھتا ہی نہ کوئی اوسکا ضد ہی نہ ند نہ مثل ہی نہ شریک یعنی وجوب وجود مین استحقاق عبادت مین
خلق مین تدبیر مین حد سے زیادہ اوسی کی تعظیم چاہیئے وہی بیمار کو اچھا کرے وہی رزق دے
وہی ہر بلا ٹالے ہر دکھ دور کرے جس چیز کو کہا ہو جا وہ اوسیدم ہوگئی کوئی سامان ظاہری
اوسکے لئے درکار نہین نہ وزیر رکھتا ہی نہ مددگار نہ نائب رکھتا ہی نہ اہلکار نہ کسی چیز کے اندر
گھسے نہ کوئی چیز اوسکے اندر آسکے نہ غیر سے متحد ہو نہ کوئی حادث اوسکی ذات سے لگے نہ اوسکی
ذات مین حدوث سے حدوث متعلقات صفات مین ہی بلکہ خود تعلق صفت بھی حادث نہین
حادث وہی متعلَّق ہی بفتح لام احکام تعلق کا تفاوت بسبب تفاوت متعلقات کے ہی ورنہ اوسکی

ذات پاک حدوث و تغیر و تبدل و تجدد سے بری ہی اوسکی صفتون مین بھی تبدل و تحول کو ذرہ
کو راہ نہین چہ جای ذات پاک وہ عرش کے اوپر ہی عرش پانی پر ہی تھا عرش کے لیئے کرسی ہی
وہ جگہ اوسکی دونو قدم کی ہی اوسکے نیچے آسمان ہین قرآن مین سات جگہہ فرمایا ہی کہ رحمن تخت پر
بیٹھا پانسو آیت سے زیادہ دلیل ہین اوسکے ثبوت ذات پر بہت سی آیتین اور حدیثین
دلالت صریح کرتی ہین صفت استوا و فوق و علو وغیرہ پر منکر اس صفت کا اور اون صفات کا
جو ثابت ہین قرآن و حدیث مین درحقیقت منکر ہی خدا و رسول کا سب صفتون پر ایمان لاوے
کسی کی تاویل نکرے کیفیت ہر صفت کی خدا کو سونپے یہی طریقہ ہی سلف اس امت کا آئین
نجات سے بات بنانا تو ہر کسیکو آتا ہی پھر ایک کی بات بنائی ہوئی دوسرے کی بات پر کب
غالب ہوسکتی ہی اللہ پاک کے ننانوے نام ہین جو ترمذی نے راوی حدیث سے نقل کئے ہین
جو کوئی اونکو یاد کرلے وہ بہشت مین جاوے اون نامون کے سوا اور بہت صفات ہین جو
حدیثون مین آئے ہین گو ظاہر مین اون سے تجسیم تمثیل نکلتی ہے لیکن ہمکو اوس سے کچھ کام نہین
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ سب وہمون کو دور کرتا ہی وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ سارے وسوسون سے
چھوڑاتا ہی کلام والون نے محدثون پر تہمت تجسیم و تمثیل لگائی اسلئے کہ یہ قائل ہین صفات کے یہ
اونکی ہٹ دہرمی ہی کوئی فرد بشر اہل حدیث مین سے معتقد جسمیت و تمثیل کا نہین ہی گرچہ
سب صفتون پر ایمان رکھتے ہین اونکو اونکے ظاہر پر جاری فرماتے ہین اونکی تاویل نہین
کرتے بلکہ دونو آیہ موصوفہ سے معالجہ تشبیہ کرتے ہین انکا عقیدہ یہ ہی کہ استوا معلوم ہی کیف
مجہول ہی سوال کرنا اوس سے بدعت ہی خدا نے قرآن مین انکو راسخ العلم فرمایا ہی اسلئے
ایمان کی یہ کی ہی اور کہا نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ پھر ہم کسطرح کسیکی تاویل قبول کرین دنیا مین
کوئی اللہ پاک کو نہین دیکھ سکتا گو خواب مین دیکھ لے لیکن آخرت مین سب مسلمان بندے
اوسکو دیکھینگے جسطرح وہ چاہے گا کسی حدیث مین طریقہ اس دیکھنے کا نہین آیا کس شکل
و رنگ و جہت سے ہوگا پھر اوسمین عقل صرف کرنا بے فائدہ ہی دیکھنے پر ایمان لاکر اوسکی تفصیر اور

جب اوسکو دیکھین گے خود معلوم ہوجاویگا کہ کسطرح دیکھا اوسی کا چاہا ہوتا ہی جو اوسنے
چاہا ہوا جو نچاہا نہوا کفر اور سارے گناہ اوسکے پیدا کرنے اور ارادے سے ہوتے ہین و اوسکے
رضا سے بندگی سے خوش نافرمانی سے ناخوش ہوتا ہی نہین خوش آتا اوسکو کہ بندے کفر کرین
گناہ مین پھنسین وہ اپنی ذات اور صفت مین کسیکا محتاج نہین نہ کوئی اوسپر حاکم نہ کچھہ اوسپر
واجب نہ کسی کے واجب کرنے سے کوئی چیز اوسپر واجب ہو اتنی بات ہی کہ جو وعدہ فرمایا ہی
اوسکو براہ کرم پورا کرتا ہی سب کام اوسکی حکمت سے ہوتے ہین وہ حکمت اوسی کو معلوم ہی
کوئی کام اوسکا عبث نہین اوسپر نہ کوئی لطف خاص جزئی واجب ہی نہ اصلح خاص اوسکی
ہر بات اچھی ہی برائی بدی اوسکی طرف نہین لگتی برائی بدی ہماری طرف ہی اوسکے کسی
کام مین نہ جبر ہی نہ ظلم اپنے خلق و امر مین رعایت حکمت فرماتا ہی لکن نہ اسلئے کہ اپنی ذات و صفت
کو اوس سے کامل کرتا ہو یا کچھہ حاجت و غرض اوسکی طرف رکھتا ہو کہ یہ ضعف و قبیح ہی منافی
ہی شان خدائی کے بلکہ یہ سب اوسکا عدل و کمال ہی حاکم وہی ہی عقل کو کسی چیز کے اچھے
برے ہونے مین کچھہ دخل نہین نہ کسی کام کے ثواب و عقاب مین بلکہ سب چیزون کا اچھا
برا اللہ کے حکم و تکلیف و قضا و قدر سے ہی یہ بات اور ہی کہ کبھی عقل کسی چیز کی کوئی مصلحت
حسن و قبح و ثواب و عذاب دریافت کرنے مناسبت باہمی سمجھہ لے پچاس ہزار برس پہلے
آسمان و زمین کی پیدائش سے سارے خلق کی تقدیر کو لکھا جب عرش اوسکا پانی پر تھا
یہ حدیث مسلم مین روایت ابن عمرو سے مرفوعاً آئی ہی اوسکا ہاتھہ بھرا ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہین
کرتا رات دن دیتا رہتا ہی دیکھو جب سے آسمان زمین بنایا کتنا کچھہ صرف کیا ہوگا لکن ہاتھ
خالی نہوا ہاتھہ مین ترازو ہی نیچا کرتا ہی اوسکو اونچا کرتا ہی فائدہ ملطیہ مین سات حکیم بڑے عقلمند
گزرے ہین اونمین ایک ثالیس تھا اوسنے کہا ہی ان للعالم مبدعا لا تدرک صفته
العقول من جهة جوهريته وانما يدرک من جهة آثاره انکساغورس نے بھی اسیطرح کہا ہی
انکسیمانس نے کہا ان الباری ازلي لا اول له ولا آخر وهو الواحد انبذقلس نے

جو زمانہ داود علیہ السلام مین تھا اور لقمان سے اوس نے حکمت سیکھی تھی یون کہا ہے
ان الباری تعالی لم یزل ھویتہ فقط اور یہ معاد کا بھی فی الجملہ قائل تھا فیثاغورس نے
جو زمانہ سلیمان علیہ السلام مین تھا اور اوسنے معدن نبوت سے حکمت کو لیا تھا کہا ہی ان الباری
تعالی واحد لا کالآحاد لا یدخل فی العدد ولا یدرک من جہة العقل ولا من جہة
النفس فلا الفکر العقلی یدرکہ ولا المنطق النفسی یصفہ یہی رای خرنوشس یونانی
سامری کی تھی جو تابع تھے فیثاغورس کی سقراط بھی اسی کا شاگرد تھا اوسنے اپنے زمانے کے
رئیسون کو شرک اور بت پرستی سے منع کیا آخر بادشاہ نے اوسکو قید کرکے زہر سے مار ڈالا
اوسنے کہا ہی ان الباری تعالی لم یزل ھویتہ فقط افلاطون زمانہ اردشیر بن دارا مین تھا
شاگرد ہی سقراط کا ارسطو اوسکا شاگرد ہی اوس نے کہا ہی ان للعالم محدثا مبدعا ازلیا
واجبا بذاته عالما بجمیع معلوماته علی نعت الاسباب الکلیة فلوطرخیس نے جو پہلے
مصر مین تھا پھر ملطیہ مین جا رہا یون کہا ہی ان الباری تعالی لم یزل بالازلیة التی ھی ازلیة
الازلیات وھو مبدع فقط کسنوفانس نے کہا ان المبدع الاول ھویة ازلیة دائمة
دیمومة القدم لا تدرک بنوع صفة منطقیة ولا عقلیة بقراط واضع ہی علم طب کا بہمن بن
اسفندیار کے وقت مین تھا خروسبس و زینون نے کہا ان الباری الاول واحد محض
ہو ہو فقط غرضکہ جتنے حکیم اگلے پچھلے گزرے ہین وہ سب قائل تھے واجب الوجود کے
گو مسائل وحدانیت مین باہم مختلف رہے ملل نحل مین سولہ مسئلے بابت اس اختلاف کے
لکھے ہین اسلام مین جو حکیم ہوئے یعقوب کندی سے لیکر ابن سینا تک وہ سب اسی طریقہ
ارسطو پر تھے بسبب مذاہب مین سوا چند کلمات الہیات کے جنمین باہم مختلف رہی ملل ونحل مین
نو مسئلے انسے نقل کئے ہین دسوان مسئلہ معاد کا ہی اکثر عرب مین بعضی قائل تھے خدا
اور معاد کے اور منکر تھے نبوت کے براہمہ ہند کو جو منسوب طرف ابراہیم علیہ السلام کے
سمجھتے ہین یہ غلطی ہی اسلئے کہ وہ منکر ہین نبوت کے ہان مجوس اوسکو مانتے ہین فیثاغورس کا

ایک شاگرد فلاتوس نام تھا وہ ہند مین آیا اوسنے حکمت برہمن نام ایک آدمی ذہین کو سکھائی
یہ اصل ہی حکماء ہند کی ان سب حکیمون کے قول و مذاہب بابت خدا و عالم و معاد وغیرہ کے
اور ذکر ملک کے علوم کا ملل نحل مین مفصل لکھا ہی غرضکہ وہ بات جو حدیث مین آئی ہی کہ ہر بچہ
فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہی پھر ماں باپ اوسکے اوسکو یہودی نصرانی مجوسی بنا لیتے ہین
سچ ہی ساری کائنات کی جبلت توحید پر ہی کوئی اوس سے باہر نہین مگر جسکی عقل مین خلل ہی
جیسے دہریہ جنکو اب نیچریہ بھی کہتے ہین حکیمون کو بھی اقرار ہی کہ ماہیت ذات الٰہی ہماری
عقل اور منطق سے دریافت نہین ہو سکتی پھر جب یہ بات باتفاق رای حکماء و شرع اسلام
مقرر ہوئی تو اب جو کچھ بے ذریعۂ نبوت دربارۂ وجود صانع عالم اور اوسکے صفات کی کہا جاوے
وہ سب عقل کا ہیضہ ہی جو کچھ زبان انبیاء علیہم السلام سے ہمکو معلوم ہوا وہی سچ ہی
بالخصوص جو کچھ خاتم انبیاء نے فرمایا اسلئے کہ صحف ابراہیم علیہ السلام آسمان پر اوٹھ گئے
توراۃ و انجیل و زبور مین تحریف ہو گئی خواہ یہ تحریف لفظی ہوا سلئے کہ لغت ان کتابون کی
مثل قرآن کے معجزہ نہ تھی خواہ تحریف معنوی ہوا سلئے کہ اب کوئی ہم مین زباندان اوس لغت کا
باقی نہین جو کچھ یہود و نصاری کہدین وہی ٹھیک ہی لکن قرآن و حدیث سے جب تحریف
ان کتابون مین ثابت ہوئی تو ہم اہل کتاب کے بیان و ترجمہ پر بھروسا نہین کر سکتے بعض
اہل علم کے نزدیک انمین دونو طرح کی تحریف ہوئی ہی یہ وصف خاص قرآن کریم ہی کا ہی جو پچھلی کتاب
اور آخر صحیفۂ آسمانی ہی بعد اوسکے پھر کوئی کتاب آسمان سے آنیوالی نہین یہ قیامت تک
باقی رہیگی اس مین کوئی فرد بشر ایک حرف ایک معنی کی تحریف بھی نہین کر سکتا خدا نے خود
ذمہ اوسکی حفاظت کا لیا ہی آدمیون کے ہاتھ مین اوسکی نگہبانی نہین چھوڑی ایسی کتاب
مبارک دنیا مین روئی زمین پر موجود ہو اور آدمی اوس سے نفع نہ لین نہایت حرمان و بدبختی
کی علامت ہی غرضکہ ہر انسان کو وجود صانع کا اقرار کرنا لازم ہے جب باتفاق امم و جماع
اہل عالم اس امر کا قائل ہوا تو جو کوئی خدا پر ایمان رکھتا ہی اوسکو واجب ہی کہ خدای پاک کی ذات

وصفات کو اوس طرح بتایا نے جسطرح خود خدا نے اپنی کتاب مین یا اوسکے رسول نے اپنی
حدیثون مین نشان دیا ہی نہ اوسطرح پر جو اہل کلام نے بتقلید حکما رد دیگر اہل ملت بتایا ہی
اسلئے کہ وہ محض عقل ناقص کا خیال خام ہی اور یہ خود خدا اور اوسکے رسول کا کلام ہی بہت
لوگ علم کلام کی حمایت کرکے گمراہ ہو گئے لاکھون آدمی حکمت منطق کے علم پڑھ پڑھکر تباہ
ہو گئے یہ بلا ہارون رشید کے وقت سے اس ملت مین گھسی جب سے ترجمہ کتب فلاسفہ کا
ہوکر اونکے علوم اس شریعت کے علوم مین ملائے گئے احمقون نے اس جہل کو فضل سمجھا
جو بیچ کے مسلمان تھے اونھون نے کسی حال مین خواہ اونکو کوئی عالم سمجھے یا عامی کہے قرآن
وحدیث کو نچھوڑا اعتقاد و عمل مین اوسی پر رہتے ہین انکا شمار انشاء اللہ تعالیٰ پار ہی قیامت
بہت قریب ہی وہان ان سارے جھگڑون کا جلد فیصلہ ہو جاویگا دنیا مین ہرگز امید نیاوکی
نہین ہر آدمی ہی اور نیا قول ہر شخص ہی اور انکا بول آہی رب چلا ہمکو سیدہی راہ پر راہ
اونکی جنپر تونے انعام کیا نہ اونکی جنپر تیرا غصہ ہوا اور نہ اونکی جو گمراہ ہوئے

ذکر بدء عالم

بعضی اس مضمون کو لفظ بدء خلق اور تاریخ عالم اور مبدء عالم وغیرہ بھی تعبیر کرتے ہین مطلب
سب لفظون کا ایک ہی ہی حاصل یہ کہ بیان بدء خلق اور بدء عالم مین جو کچھ قرآن شریف
اور حدیث نبوی مین آیا ہی ٹھیک ٹھیک اوسی قدر ہی اوس سے زیادہ جو کچھ کہا گیا بیجا بے سند
ہی اس جگہہ خلاصہ قرآن وحدیث کا لکھا جاتا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہی ہی جسنے بنایا تمھارے
لئے جو کچھ زمین مین ہی سب پھر چڑھ گیا آسمان کو تو ٹھیک کیا اونکو سات آسمان یہ آیت دلیل ہی
اس بات پر کہ پہلے زمین بنائی پھر آسمان اور کسی جگہہ قرآن مین پہلے ذکر آسمان بنانے کا
پھر زمین بنانے کا آیا ہی مراد اوس سے پھیلانا زمین کا ہی بعد آسمان کے یہ زمین و آسمان
سات ہین آسمانون کا سات ہونا جا بجا قرآن مین آیا ہے زمین کا سات طبقہ ہونا فقط
ایک آیت سے ثابت ہوتا ہی اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن یتنزل الامر

بیچ مین یہ بحث کہ ہر طبقہ زمین کا مثل اس طبقہ زمین کے آبادی جسپر ہم سب آج موجود ہین

کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوتا فرمایا رب تمھارا وہ ہی جسنے بنائے آسمان و زمین

چھہ دن مین پھر بیٹھا تخت پر اوڑھاتا ہی رات پر دن یہ دن اوسکے پیچھے لگا آتا ہی دوڑتا ہوا
اتنی دیر اسلئے ہوئی کہ لوگ ہر کام مین نرمی و آہستگی کیا کرین نہین تو ایکدم مین سب بنا سکتا تھا
اور بگاڑ سکتا ہی تخت پر بیٹھنا ثابت ہی چودہ قولون مین یہی قول ٹھیک ہی رات کے پیچھے
دن کا آنا فلک اعظم کی حرکت سے ہوتا ہی یہ حرکت بہت تیز ہی جتنی دیر مین دوڑتا آدمی ایک
پاؤن اوٹھاتا ہی دوسرا رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم ایکہزار کوس حرکت کر جاتا ہی یہ مطلب ہی
دوڑنے کا فرمایا تدبیر کرتا ہی کام کی یعنی عرش کے اوپر سے سب کام نکلتے ہین عرش پانی پر
تھا ابھی اوسی پر ہی اس سے معلوم ہوا کہ پیدائش عرش و پانی کی آسمان زمین سے پہلے ہی
دوسری جگہہ یون فرمایا ہی تدبیر کرتا ہی کام کی آسمان سے زمین تک پھر چڑھتا ہی اوسکی طرف
ایکدن مین جسکا اندازہ ہزار برس ہین تمھاری گنتی مین موضح القرآن مین لکھا ہی یعنی بڑے
بڑے کام عرش سے مقرر ہو کر نیچے حکم اوترتا ہی سب اسباب اوسکے آسمان زمین سے جمع ہو کر
بنجاتا ہی پھر ایک مدت جاری رہتا ہی پھر اوٹھہ جاتا ہی اللہ کیطرف دوسرا رنگ اوترتا ہے
جیسے بڑے بڑے پیغمبر جنکا اثر صدہا سال تک رہا یا بڑی قوم مین سرداری جو مدتون چلی وہ

ہزار برس اللہ کے ہان ایکدن ہی فرمایا کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین

اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھہ اورون کو وہ ہی رب جہان کا اور رکھے اوسمین بوجھہ

اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری

پوچھنے والون کو پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دہوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم

دونو خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے پھر ٹھہرائے سات آسمان دو دن مین

اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے اس آیت مین

بیان ہی چھہ دن کے کامون کا اور رد ہی شرک کا اور بیان ہی توحید کا اور ذکر ہی آسمان

وزمین کی طاعت کا جو کچھ آسمان زمین مین ہی سب اللہ پاک کی اطاعت مین ہی نافرمان
اوسکے حکم کا اگر کوئی ہی تو یہی نوع انسان ہی جسنے غالباً خدا کی بغاوت شیطان کی اطاعت
اختیار کی ہی سارے علماء اسلام کا اتفاق ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ
اونمین ہی چھہ دن مین بنایا قرآن بھی اسی پر دلالت کرتا ہی جمہور نے کہا یہ چھہ دن ایسے ہی تھے
جیسے ہمارے دن ہین ابن عباس و مجاہد و ضحاک و کعب نے کہا بلکہ ہر دن برابر ہزار دن کے تھا
یہود نے کہا ابتدا خلق کی اتوار سے ہوئی نصاری نے کہا پیر سے ہوئی مسلمانون نے کہا
سنیچر سے ہوئی جمعہ کو تمام ہوئی اسلئے جمعہ عید ٹھہرا یہی بات ٹھیک ہی اسلئے کہ حدیث مین
سنیچر ہی کا دن فرمایا ہی عمر بن خطاب کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمکو
خبر دی ابتدای خلق سے تا داخل ہونے اہل جنت کے جنت مین اور اہل دوزخ کے دوزخ مین
یاد رکھنے والے نے اوسکو یاد رکھا بھولنے والا بھول گیا یہ حدیث بخاری مین ہی اور معجزہ ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ذرا سے وقت مین سارا حال عالم کا ابتدا خلق سے تا فنا
وبعث بیان فرمادیا ایک حدیث مین آیا ہی کہ صبح سے ظہر تک ظہر سے عصر تک
عصر سے مغرب تک یا تغسب پڑنا کان اور مایکون سے خبر دی لتنے بڑے حالات کے بیان کے
لئے یہ وقت بھی بہت تھوڑا ہی سو جو کچھ حضرت نے بیان کیا وہ حق ہی اوسکے سوا جو کوئی
کچھ کہے وہ لائق قبول کے نہین یہ بیان حضرت کا کتب حدیث مین ضبط ہی جسقدر جسکو
یاد رہا حاصل یہ کہ اللہ سب سے پہلے ہی اور سب کے بعد اوس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی نہ اوسکے بعد
یہ سارا جہان اوسکا بنایا ہوا ہی عرش اوسکا سارے مخلوق پر اسطرح ہی جیسے قبہ وہ
چرچراتا ہی اوس سے جیسے زین نیچے سوار کے چرچراوے مٹی کو دن سنیچر کے پہاڑون کو دن
اتوار کے درختون کو دن پیر کے بری چیزون کو دن منگل کے نور کو دن بدھ کے پیدا کیا پھر جانور دنیا
کو اوسمین دن جمعرات کے پھیلایا آدم کو دن جمعہ کے بعد عصر سب سے پچھلے پچھلی ساعت مین
دن کی رات تک بنایا اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا

سنہ ایکہزار چار سو ستر ٹھہ مین بعد ہبوط آدم کے آسمان پر گئے اِنکا نام قرآن شریف مین
صرف دو جگہہ آیا ہی نوح علیہ السلام اپنی قوم مین پچاس سال کم ہزار برس رہے جب
قوم نے اِنکی نہ سُنی تو انکی بد دعا سے سب پر پانی کا طوفان آیا اوسمین ڈوب کر مر گئے
ایک بیٹا انکا کافر تھا وہ بھی ڈوب کر مر گیا طوفان ساری زمین پر آیا جو مومن اور انکے
گھر والے کشتی مین تھے وہ بچ گئے وہ تھوڑے لوگ تھے اسّی یا کچھہ کم مگر پھر اونکی نسل نہ چلی
نسل فقط انھین تین بیٹون نوح علیہ السلام کی چلی حام سام یافث حام چھوٹے سام منجھلے
یافث بڑے بیٹے تھے اسلئے انکو آدم ثانی اور ابو البشر ثانی کہتے ہین حدیث سمرہ بن جندب
مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سام عرب کے باپ یافث روم کے باپ
حام حبش کے باپ ہین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی بعض نے کہا حام باپ ہین حبش و
زنج و قبط و سودان و بربر و ہند و سندھ کے سام باپ ہین فارس و روم کے یافث باپ
ہین ترک و صقالبہ و یاجوج و ماجوج کے غرض کہ بیان انساب کا مجمل ہے
تفصیل مین اختلاف ہی کوئی دلیل مرفوع موجود نہین جو حجت سمجھی جاوے نوح علیہ السلام
ایکہزار چھہ سو بیالیس برس بعد ہبوط آدم کے پیدا ہوئے طوفان تک آدم علیہ السلام کو
دو ہزار دو سو بیالیس برس گزرے تھے انکی قوم بت پرست تھی پانی سے ہلاک کی گئی دسوین
رجب کو کشتی مین بیٹھے دسوین محرم کو اوترے چھہ مہینے دس رات طوفان رہا کشتی جودی
پہاڑ پر ٹھہری نوح کا نام قرآن شریف مین اونچاس جگہہ آیا ہی جب طوفان آیا چھہ سو برس کے
تھے بعد طوفان کے تین سو پچاس برس زندہ رہے یہ سب نو سو پچاس برس ہوئے
بحسب صراحت قرآن شریف ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کیطرف بلایا اس قوم
کا نام عاد ہی اونھون نے نمانا تحط پڑا اوسپر بھی نمانا بادل آیا اوسمین ہوا کا عذاب تھا
ہوا نے ایسا گرایا جیسے کھجور کے درخت یہ نبی نوح کے بعد پہلے ابراہیم علیہ السلام سے تھے
اِنکا نام قرآن شریف مین آٹھہ جگہہ آیا ہی صالح علیہ السلام انکو ثمود کی طرف بھیجا گیا تھا

سے ثابت ہی اور وہ جو بعض اخبار والون نے ذکر کیا ہی کہ آدم سے پہلے دو امتین اور
تھین جن و طم یہ قول ضعیف و متروک ہی ہمارے پاس اخبار آدم اور ذریت آدم اوسیقدر
ہین جو قرآن شریف مین آئے حدیث مین ہمکو بتائے ہین اسکے سوا جو کچھ ہی وہ یارون کا
خیال وہم کا جال ہی زمین آدم ہی کے نسل سے آباد ہوئی نوح علیہ السلام تک انمین انبیا بھی
جیسے شیث و ادریس علیہما السلام تہ پادشاہ بھی تھے اور ملت والے بھی ہوئے جیسے
کلدانیین یعنی موحدین و سریانیین یعنی مشرکین قصہ آدم علیہ السلام کا اور اونکی اولاد سے
عہد توحید لینے کا قرآن پاک مین مذکور ہی جب فرشتون سے اِنکو سجدہ کرایا اور مرتبہ
بڑہایا تو پیغمبرون سے بھی عہد لیا گیا کہ کتاب و حکمت تمکو دی ہی اگر رسول آخر زمان آئے
اور تمھاری تصدیق کرے تو اوسپر ایمان لانا اوسکو سچا سمجھنا اونھون نے اقرار کیا
یہ رسول حضرت محمد خاتم الرسل ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدم بہشت سے زمین اوترے
انکے دو بیٹے تھے ہابیل و قابیل قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا قیامت تک جو کوئی کسیکو قتل
کریگا اوسکا ایک گناہ قابیل پر بھی لکھا جاویگا شیث کا ذکر قرآن مین نہین ہی اسلیے کہ
سب پیغمبرون کے ذکر کا اوسمین التزام نہین کیا ہی بعد قتل ہابیل یہ پیدا ہوئے شیث کا
ترجمہ ہبۃ اللہ ہی سارے آدمیون کا نسب انھین سے جا کر ملتا ہی تو سو بارہ برس کے ہوکر
مرے اوسوقت ہبوط آدم کو ایکہزار ایک سو بیالیس برس ہوئے تھے سب سے پہلے انھین کی
داڑھی نکلی عبرانی بولتے تھے انھون نے جوتا ٹوپی پہنا اور پچاس صحیفے انپر اوترے جب
یہ پیدا ہوئے عمر آدم کی دو سو تیس برس کی تھی یہ وصی تھے آدم کے انکا نام نزدیک صابیہ کے
عاذیمون ہی ادریس علیہ السلام بڑے سچے نبی تھے انکو قرآن شریف مین صدیق کہا ہی
تین سو پینسٹھ برس کی عمر مین آسمان پر اوٹھا لیے گئے انکے بھی صحیفے تھے انکو ہرمس ہرامسہ
اور اخنوخ بھی کہتے ہین پیغمبر حکیم بادشاہ تھے شریعت آدم کی منی لغت پر انھون نے جہاد
کیا شہر آباد کئے ایک سو اسّی شہر بسے گئے انکا جانا آسمان پر خود قرآن شریف مین مذکور ہی

آدم علیہ السلام اول انبیا ہین انکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا چالیس رات یا چالیس
سال پڑا رکھا پھر اپنی روح انمین پھونکی ہر زمین سے مٹھی بھر مٹی لی ان کو اوس مٹی سے
بنایا تھا اسلیئے انکی اولاد کوئی سپید کوئی لال کوئی کالی کوئی ان رنگون کے بیچ مین کوئی
نرم کوئی سخت کوئی پاک کوئی ناپاک ہوئی آدم طول مین ساٹھہ گز عرض مین سات گز تھے
یہ نبی تھے خلیفہ خدا کے ان سے خدا نے باتین کین انکی اولاد مین رسول تین سو پندرہ شخص تھے
نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے اس عدد کو امام احمد نے ابی امامہ سے روایت کیا ہی لکن
بسند ضعیف آدم کو خدا نے فرشتون سے سجدہ کرایا سب نے سر زمین پر رکھا شیطان نے غرور کیا
راندا گیا کافر ہوا انکو سب چیزون کے نام سکھائے بہشت مین جگہہ دی معلوم نہین یہ بہشت
زمین پر تھی یا آسمان پر گیہون یا کسی اور درخت کے کھانے سے منع فرما کر کہدیا کہ ابلیس تمھارا
تمھاری بی بی کا دشمن ہی ایسا نہو کہ جنت سے تمکو نکالدے اوسنے قسم کھائی کہ مین تمھارا
خیر خواہ ہون آدم نے اوسکی قسم پر دہوکا کھایا اگلے اقرار کو بھول گئے کچھہ ہمت نہین پائی گئی
جب جنت سے نکلے تو ننگے نکلے پتون سے بدن چھپانے لگے حکم ہوا زمین مین رہو ایک
مدت تک دونون نے کہا ای رب ہمنے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور رحم نکریگا
تو ہم ٹوٹے والون مین رہینگے اس کہنے پر انکا قصور معاف ہوا آدم علیہ السلام دن چھپے
وقت عصر دسوین محرم آٹھوین نیسان کو بہشت سے نکلکر جزیرۂ سراندیپ مین جسکو اب جزیرۂ سیلان اور لنکا
بھی کہتے ہین رہو پہاڑ پر اوترے یہ ٹکڑا زمین کا داخل اقلیم ہند ہی اسلیئے ہند اصل ہی سارے بنی آدم کے
یہان سے اونکی اولاد پھیل کر جیحون لا نتو تین آباد ہوئی سنہ نوسو شمسی مین آدم کا انتقال ہوا
یہ جنت مین چالیس برس رہ چکے تھے چالیس برس اپنی عمر سے داود علیہ السلام کو دئے تھے
پھر یہان سے نکلکر دنیا مین آئے انکی وفات اسی جگہ مین ہی انکے انتقال کے وقت تک اونکی اولاد قریب چالیس ہزار
نفر کے ہو گئی تھی فرشتون نے اپر نماز جنازے کی پڑہی دفن کیا قبر انکی مکہ مین بتاتے ہین انکا نام قرآن شریف مین کئی جگہہ آیا ہے
قرآن مین کا اتفاق ہی اس بات پر کہ پہلا اول اس نوع بشر کے یہی آدم علیہ السلام ہین جسطرح قرآن شریف

مہینے بائیس دن ہوتے ہین مسیح سے تا مولد نبوی پانسو اٹھتر برس دو مہینے آٹھ دن کم ہوتے ہین ابتدا تاریخ ہجریہ کی جمعرات کے دن پہلی محرم سنہ ہی طوفان سے اسوقت تک تین ہزار سات سو تینتیس برس دس مہینے بائیس دن ہوئے سال قمری کے دن تین سو چوّن و چھٹا حصہ دن کا ہی پیغمبر علیہ السلام نے سمت قبلہ پہچاننے چاند کا حساب لگانے کو اپنے تاریخ کو شہور و سال عربی پر رکھا کوئی مہینا پورا کوئی ناقص رکھا اور با قتدا صحابہ محرم سے ابتدا رکھی تاریخ فرس جسکی ابتدا یزدجرد سے لیتے ہین اور تاریخ ہند جسکو سمت کہتے ہین اور تاریخ انگریزی جسکی ابتدا مولد مسیح علیہ السلام سے لی گئی ہے حال ان سبکا القطۃ العجلان مین ذکر کیا گیا ہی آج تاریخ ہجرت سنہ ۱۲۹۹ اور تاریخ عیسوی ۱۸۸۲ ہی اب مہینا جہو کے بعد ۱۸۸۳ شروع ہونگے

ذکر عالم

اس جہان کی بابت لوگون کے صرف تین مذہب ہین ایک یہ کہ عالم حادث ہی مجوس و اہل ملل اسی کے قائل ہین دوسرا قدم مطلق یعنی اصول اس عالم کی جیسے افلاک و مواد عناصر و انواع صور علی الاتصال بلا انقطاع قدیم ہین یہ مذہب ہی فلاسفہ و آبادیین کا یہ قوم اوائل فرس تھے کہتے ہین مہ آباد ہمارے نوع کا ابوالبشر ہمارے دین کا ایک آدمی تھا نام تھا اوسپر کتاب دساتیر اوتری ہی تیسرا مذہب قدیم النوع حادث الشخص ہی ہنود اسی کے قائل ہین اور اس تقدیر پر کہ حدوث قرار پاوے یہ نوع انسان اپنی بدایت مین [illegible] ایسا اقوال ہین جنمین جمع ممکن نہین اصحاب ہر ایک کے مسلمان یہود و مجوس و ترک و قبل ظہور نصرانیت ہین ابتدا ہبوط آدم علیہ السلام سے لی گئی ہی اور ظاہر یہی ہی کہ وقت خلقت یہی زمانہ ہبوط رکھا جاوے اسلئے کہ ہبوط و خلقت کے درمیان کی مدت سے تعرض نہین کیا گیا کہ اندازہ اوسکا معلوم ہو سکے

آدم ابو البشر علیہ السلام

ہشتد لکن اب نصاری بھی سورج کا حساب رکھتے ہین شمسی سال کے دن تین سو پینسٹھ دن
اور چوتھائی دن ہی اہی شمسی دن سے لوند کا مہینا بنتا ہے لیکن حساب لوند کا نہین
رکھتے جیسے قبطی و فارسی لوند کو کبیسہ اور نسیئی کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج کیا نسیئی کو باطل ٹھہرایا اور فرمایا زمانہ اوسی حال پر آگیا جسدن خدا نے آسمان و زمین کو
پیدا کیا تھا اور ہنود چاند کا حساب لیکر کبیسہ کرتے ہین

دن رات

عرب کے نزدیک دن مع رات سورج ڈوبنے سے تا ڈوبنے سورج کے کل کہا ہی اسلئے انکے نزدیک
رات پہلے ہی دن پیچھے فرس و روم کے نزدیک دن مع رات سورج نکلنے سے تا نکلنے سورج
کے کل تک ہی اسلئے انکے نزدیک دن پہلے رات پیچھے ہے

ہفتہ

قدیما فرس و صغد و قبط مصر مین استعمال اسبوع کا نہ تھا شام والون نے جب پیغمبرون سے سنا
کہ پہلے ہفتہ کے چہ دن مین خدا نے آسمان و زمین بنائی تو انھون نے ہفتہ مقرر کیا پھر سب
امتون مین پھیل گیا عرب نے بھی اوسکا استعمال کیا قبط مین مہینے کے تیس دن تھے ہر
کا نام علحدہ تھا پھر لوند کے سبب وہ نام قائم نرہے بارہ مہینون کے نام اور ہفتہ کے ہر ایک کا
نام قائم رہا ہر قوم مین مشہور و ایام اسبوع کے نام الگ الگ ہین

تاریخ ہجرت

یہ تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر کی ہی اسلام مین اسی کا رواج ہی پہلی رمضان
شعبان تجویز کیا تھا پھر ماہ محرم سے حساب رکھا تین ماہ کے قریب سال سے کم کر کے سال ہجری
مقرر کی گئی یعنے محرم صفر اور کچھ دن ربیع الاول کے لیے پھر اٹھارہ برس بعد پیچھے لیکر محرم کو
تاریخ ہجرت کا شروع قرار دیا پھر جو حساب کیا تو اول محرم سے تا آخر عمر رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم [illegible]

تئیس دن چار ساعت کی ہی اسیطرح منشا منجم نے کچھ مدت بتائی بہت لوگون نے
خیال کیا کہ مدت بقا دنیا کی سات ہزار برس ہین یہ بات گھڑی کے گھر سے بھی زیادہ ناپوز
ہی کسی نے کہا آدم سے تا طوفان تین ہزار سات سو ترپین برس ہوئے کسی نے کہا
دو ہزار دو سو چھپن سال کسی نے دو ہزار اسی برس کہے اسی طرح حال تاریخ طوفان کا
ہی کہ بسبب کثرت اختلاف کے اصل حال معلوم نہین ہو سکتا یہود نے کہا طوفان سے تا اسکندر
دو ہزار سات سو بانوے برس ہوئے نصاری نے کہا دو ہزار نو سو اڑتیس سال ہوئے
سارے مجوس فرس و بابل و ہند و چین والے منکر طوفان کے ہین طہمورث کے وقت مین حکیمون
نے طوفان سے ڈرایا تھا لوگون نے اہرام وغیرہ بڑے بڑے مکان بنائے کہ وقت اوس
حادثہ کے اوسمین داخل ہون ایکسو اکتیس برس پہلے طوفان سے طہموث نے اصفہان مین
کتب علوم کو مجلد کرکے ایک جگہہ محفوظ مین دفن کر دیا تین سو سال بعد ہجرت کے ایک ٹیلہ
اصفہان کا پھٹ گیا اوسکے اندر گھر تھے جنمین چھال درختون کی بھری ہوئی تھی اوسمین
کچھ کتابت نکلی جو کسی کی سمجھ مین نہ آئی قرانات کا حال حجج الکرامۃ اور لقطۃ العجلان مین مفصل
لکھا گیا ہی اور تاریخ بخت نصر اور فیلبش و دارا سکندر کا ذکر بھی کیا گیا ہی اسکندر رومی اور خضر
ہی اسکندر ذوالقرنین اور خضر سے ملاقات ذوالقرنین کی ہوئی تھی اسکندر رومی کے آدمیون
نے عیسی بن مریم کو پایا تھا جیسے جالینوس و ارسطو ذوالقرنین قبیلہ حمیر اہل عرب سے تھے زمانہ
ابراہیم علیہ السلام مین۔ یہود نے کہا خضر زمانہ افریدون مین تھے افریدون نام ذوالقرنین
کا ہی غرضکہ صحیح بات کا کچھ پتا نہیں چلتا قرآن شریف سے آنا طوفان کا تمام روی زمین پر
ثابت ہی اور یہی حق ہے ذوالقرنین کا بندہ صالح ہونا قرآن شریف مین مذکور ہی

سال شمسی وقمری

سورج کی چال پر حساب ماہ و سال کا رکھنا طریقہ اہل یونان و سریان و قبط و روم و فرس کا ہے
پانچ امتین مومنین چاند سے حساب لینا پانچ امت مین ہی عرب یہود نصاری مسلمان

جو خدا کے رسول لائے ہین اوسمین شک کرتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ذکر تاریخ عالم

تاریخ اوس دن کو کہتے ہین جسکی طرف پچھلے دنون کو نسبت کرین ہر امت کی ایک تاریخ
ہی یہود و نصاری و مجوس سنے بیان تاریخ مین سعد ، بشر سے طرح طرح کی گپ شپ کی ہی
اس مدت بعید و عہد قدیم کا حال سوا خدا کے کون جانے قرآن شریف مین بعد ذکر نوح و عاد
و ثمود یون فرمایا ہی والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ ابن مسعود اس آیت کو پڑھتے
اور کہتے جھوٹے ہین نسب بیان کرنے والے تاریخ خلیقہ جسکو ابتدا انسل بھی کہتے ہین اور
بعض بدء تحرک بولتے ہین اہل کتاب و مجوس کو اوسکے بیان مین بڑا اختلاف ہی مجوس و
فرس نے کہا عمر عالم کی بارہ ہزار برس ہی مطابق بارہ برج فلک اور بارہ ماہ سال کے اور
انکو یہ گمان ہی کہ زردشت جو انکا نبی تھا اوسنے کہا ہی کہ اوسکے وقت تک تین ہزار برس
عالم کو گزرے اور اوسکے ظہور سے تا تاریخ اسکندر تین ہزار دو سو اٹھاون برس ہوئے
اول کیومرث سے جسکو یہ پہلا آدمی کہتے ہین تا اسکندر تین ہزار تین سو چون سال ہوئے
پھر جب میل اس تفصیل کا اجمال سے تولا تو یون کہا کہ یہ تین ہزار برس خلق کیومرث سے
لے گئے ہین اون سے پہلے ہزار برس گزر چکے جسمین آسمان ٹھہرا ہوا تھا اور کون و فساد
کچھ نہ تھا اور نہ زمین آباد تھی جب فلک نے حرکت کی انسان اول معدل نہار مین حادث ہوا
اور حیوانات کا توالد تناسل چلا اور دنیا آباد ہوئی یہود کہتے ہین آدم سے اسکندر تک
تین ہزار چار سو اڑتالیس سال ہوئے نصاری کہتے ہین پانچہزار ایکسو اکیاسی برس گزرے
توریت مین آدم سے تا طوفان دو ہزار چھہ سو چھپن سال لکھے ہین انجیل مین دو ہزار دو سو
بیالیس برس بتاتے ہین آس اختلاف سے بے اعتباری دونو کی ظاہر ہوئی قیاس
ورای کو اسمین کچھہ دخل نہین آور جو اہل کتاب کے سوا ہین اونمین بھی اختلاف ہی اشوس
نے کہا درمیان خلق آدم اور شب جمعہ اول طوفان کی مدت دو ہزار دو سو سولہ سال

کہ جو کچھ آج کائنات مین موجود ہی اوسکی خلقت نوع انسان سے پہلے ہو چکی ہی آخر آسمان
کے اوپر دوسرا آسمان ہی دونون مین پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی زمین سے آسمان دنیا
بھی پانسو برس کی راہ پر ہی پھر ساتوین آسمان کے اوپر پانی ہی اوس پانی پر تخت ہی اوس
تخت پر خدا ہی اسیطرح اس زمین کے نیچے اور زمین ہی پانسو برس کا فاصلہ ہر اک زمین کا
دوسری زمین سے ساتوین زمین تک ہی عرش سے فرش تک جو کچھ ہی سب کو علم اللہ کا
شامل ہی یہ بات حدیث مین آئی ہی احمد و ترمذی نے اسکو ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی
ساتوین آسمان کے اوپر دریا ہی جسکے اوپر سے نیچے تک پانسو برس کا فاصلہ ہی اوسکے
اوپر آٹھ فرشتے ہین جنگلی بکریون کی شکل وہ عرش کو اپنی پیٹھ پر اوٹھائے ہوئے ہین اللہ اس
عرش کے اوپر ہی یہ بات حدیث عباس مین نزدیک ترمذی و ابوداؤد کے آئی ہی فرشتون کو
نور سے جن کو آگ سے آدم کو مٹی سے بنایا سورج ہر رات عرش کے نیچے جا کر سجدہ کر کے نکلنے کی
اجازت مانگتا ہی ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسکو اجازت نہوگی یہ حکم ہوگا جہان سے آیا ہی
وہین پھر جا تو پھر وہ مغرب سے نکلے گا یہ حدیث ابی ذر کی بخاری مسلم ترمذی مین ہے
جسدن وہ پچھم سے نکلے گا اوسدن سے دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا قیامت مین چاند سورج
کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے بہت لوگون نے انکو پوجا ہی رعد یعنی گرج ایک فرشتہ ہی
بجلی اوسکا کوڑا ہی بادل ہانکنے کے لئے گرمی سردی سانس ہی دوزخ کی تارے رونق ہین
آسمان کے شیطانون کو بھگاتے ہین مسافرون کو رستہ بتاتے ہین کسی کی موت زندگی سے
متعلق نہین گھن بندون کے ڈرانے کو گناہ سے بچانے کو ہوتا ہی عقل سے بہتر کوئی چیز
نہین جسکو خدا زیادہ چاہتا ہی اوسیکو عقل دیتا ہی جسطرح رزین نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہی سب سے زیادہ عقل پیغمبرون کو دی گئی ہی پھر اونکو جو پورے فرمانبردار اونکے ہین
یہ حال ابتداء آفرینش کا زبان خاتم الانبیاء سے معلوم ہوا سچ ہی اس باب مین ایک عالم نے
خاک چھانی جس نے جو چاہا بک دیا ہر شخص نے ایک نئی کہانی گاڑی اوسکو تو جاہل لوگ مانتے ہین

انھون نے کہا فقط خدا کو پوجو قوم نے نمانا معجزہ مانگا اللہ تعالے نے ایک ناقہ پہاڑ سے
پیدا کیا انھون نے اوسکے پاؤن کاٹ ڈالے ایک ایسی چنگھاڑ آئی جسنے اونکو کانٹونکی روندی باڑ
کیطرح کردیا یہ بعد اس عذاب کے حجاز مین آئے اٹھاون برس کی عمر ہوئی یہ ابراہیم
علیہ السلام سے پہلے نوح سے پیچھے تھے نو جگہہ انکا نام قرآن شریف مین آیا ہی ابراہیم
علیہ السلام جب آدم علیہ السلام کو تین ہزار تین سو تیئیس برس گزرے طوفان کو ایکہزار
اکاسی سال ہوئے تو یہ پیدا ہوئے سنہ تین ہزار تین سو نو یا اٹھہتر مین بادشاہ وقت نے ان کو
آگ مین ڈالدیا نمرود ان انھین کے وقت مین تھا انکے باپ بت تراش تھے بہت نصیحت کی
نمانا ناچار مغفرت کی دعا مانگی حکم ہوا کافر کے لیئے دعا نکرو ایک سو پچھتر برس جیئے انکے صحیفون
کہا وتین تھین یہ نام سریانی ہی اسکے معنی باپ مہربان سب سے پہلے ان کے بال سفید ہوئے
انکو ابو الانبیا و تاج الاصفیا و آدم ثالث کہتے ہین بعد آدم کے کعبہ کو انھین نے بنایا پھر عمالقہ
نے پھر جرہم نے پھر قریش نے پھر ابن الزبیر نے پھر حجاج نے پھر سلطان مراد نے جواب موجود
ہی انکے پاؤن کے نیچے کا پتھر ابتک باقی ہی جسکو مقام ابراہیم کہتے ہین سوا اس پتھر کے کسی نبی کی کوئی نشانی دنیا مین ظاہر موجود
نہین ہے مگر بعض آثار خاتم الانبیا حال مین دو خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملے ہین جنکی
نقل عکس سے لی گئی ہی میرے پاس بھی موجود ہین وللہ الحمد بڑی نشانی قرآن و حدیث
ہی جو قیامت تک واسطے نقل اور عرض کرنے اقوال و اعمال خلق کے اور دریافت کرنے
حق و باطل کے باقی رہیگی ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنے بڑے بیٹے اسمعیل کو
ذبح کرنا چاہا تھا خدا نے بدلا بھیجکر بچا لیا انکو سچا دوست خاص بندہ اپنا پایا انکا نام
قرآن شریف مین اکثر جگہہ آیا ہی اسمعیل علیہ السلام یہ ملک شام مین پیدا ہوئے چودہ برس
پہلے بنا رکھنے کعبہ سے اسی سال انکے باپ نے اپنا ختنہ کیا یہ بھیجے گئے تھے طرف اپنے اسون کے
جنکو جرہم کہتے ہین انکے نام کا ترجمہ مطیع اللہ ہی انکی قبر درمیان میزاب و حجر کے ہی ایکسو
سینتیس برس جیئے ہمارے حضرت انھین کی اولاد مبارک مین ہین ہاجرہ انکی مان تھین

بادشاہ نے سارا کو دی تھین چھیاسی برس کی عمر ابراہیم علیہ السلام کی تھی جب یہ پیدا ہوئے
انکو قرآن مین بچا وعدے کا او رسول نبی کہا تھا گھر والون کو نماز وزکوۃ کا حکم کرتے انکا نام
قرآن شریف مین بارہ جگہ آیا ہی آسحق علیہ السلام انکے باپ سو برس کے تھے جب یہ پیدا
ہوئے آدم کو تین ہزار چار سو تیس برس اوس وقت تک گذرے تھے ساری عمر شام مین رہے
ایک سو اسی برس جئے باپ کے پاس دفن ہوئے انکا نام قرآن شریف مین سترہ جگہ آیا ہے
یعقوب علیہ السلام آسحق ساٹھ برس کے تھے جب یہ متولد ہوئے ایکسو سینتالیس برس کی
عمر پائی انکا نام قرآن شریف مین سولہ جگہ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے
اپنی اولاد کو وصیت کی یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون
انکے بیٹون نے کہا نعبد الہک واله اباءک ابراھیم واسمعیل واسحق الھا واحدا
ونحن له مسلمون یہ سب مسلمان تھے بعد انکے لوط علیہ السلام بھتیجے ہین ابراہیم علیہ السلام
کے اہل سدوم کے رسول تھے وہ لوگ کفر و فاحشہ مین مبتلا رہتے لونڈے بازی کرتے جب
سمجھانے پر سیدھے نہوئے فرشتون نے آکر پانچون گانون کو اولٹ مارا جو گانون سے
باہر تھا اوسپر پتھر برسے وہ یون مرا یہ عذاب صبح کیوقت ہوا ہر پتھر پر نام ایک ایک کا لکھا تھا
انکا نام قرآن شریف مین ستائیس جگہ آیا ہی ایوب علیہ السلام یہ اصل مین رومی ہین بڑے
مالدار تھے انکا امتحان لیا گیا محتاج ہو گئے لیکن عبادت وشکر کو ترک نکیا پھر جذام کی بیماری
ہوئی کیڑے پڑ گئے صبر نچھوڑا آخر کو اچھے ہو گئے انکا نام کتاب اللہ مین چار جگہ آیا ہی قرآن مین
فرمایا ہمنے پایا اوسکو صابر کیا اچھا بندہ ہی رجوع کرنے والا انکا نسب یعقوب علیہ السلام کا
گو یہ مشہور ہی بعض کے نزدیک زمانہ یعقوب مین تھے تہتر برس جئے واللہ اعلم انکے پیچھے
بعد بلکہ پیغمبر ہوئے یوسف علیہ السلام اٹھارہ برس کے تھے جب باپ سے جدا ہوئے
بائیس برس جدا رہے پھر مصر مین ملے سترہ برس یکجا رہے وقت وفات پدر چھپن برس
کے تھے ایکسو دس برس جئے دو سو اکانون سال کے بعد مولد ابراہیم علیہ السلام سے پیدا

ہوئے تھے موسی علیہ السلام سے چونسٹھ سال پہلے وفات پائی انکا قصہ احسن القصص ہی زلیخا کا عشق
انسے حالت کفر مین تھا اسلئے عشق خصال کفر مین ٹھہرا یہ لفظ قرآن شریف وحدیث صحیح
مین کسی جگہہ نہین آیا ہی یہ مصر مین بکے تھے کم داموں پہ پھر زلیخا کے مکر سے قید ہوئے
یا ۱۲ یا ۱۴ برس تک قید مین رہے جب رہائی ہوئی وزیر مصر ہوئے انکا نام فرقان حمید مین
ستائیس جگہہ آیا ہی اصحاب کہف یہ روم کے رہنے والے تھے بادشاہ کافر سے بھاگکر
ایک غار مین جا چھپے اب تک خواب راحت مین ہین ایک بار جگے تھے آدم علیہ
السلام سے چھہ ہزار چھتیس سال بعد پھر سو گئے سات آدمی آٹھوان کتا ہی
یہ ایک عجب نشانی ہین خدا کی انکا قصہ قرآن مین آیا ہی سورج نکلتے ڈوبتے وقت انکی طرف سے
کترا کر جاتا ہی شعیب علیہ السلام یہ ابراہیم کی اولاد یا اونپر ایمان لانے والون کی اولاد
سے ہین اول ایکہ والون کی طرف بھیجے گئے تھے وہ آگ برسنے سے ہلاک ہوئے پھر مدین
کے رسول ہی وہ زلزلہ سے مٹے انکو خطیب الانبیا رکھتے ہین مدین والے ناپ تول مین کمی
کرتے تھے انکا کہنا نہین سنتے انکو دھمکاتے ڈرلاتے انکا نام قرآن مجید مین گیارہ جگہہ آیا ہی
موسی علیہ السلام آدم کے اوترنے سے تین ہزار سات سو اڑتالیس سال بعد مصر مین پیدا
ہوئے اوسوقت طوفان کو یکہزار و چھہ سو چھتیس برس یا پانسو ساٹھہ برس گزرے تھے
اور ابراہیم علیہ السلام کو چار سو پچیس سال ہوئے تھے منوچہر کا زمانہ تھا جب مصر سے نکلے
اسی برس کے تھے چالیس برس جنگل مین رہے ایکسو بیس برس جئے قوم فرعون نیل مین ڈوب گئے
ایکہزار چار سو پچاسی برس پہلے عیسی سے تھے بعض نے اور سنہ بتلائے ہین انکا قصہ کتاب
اللہ مین مفصل لکھا ہی انکا نام کلام اللہ مین ایکسو تینتیس جگہہ آیا ہے ہارون علیہ السلام کا
نام انیس جگہہ موسی علیہ السلام کو کتاب توراۃ لکھی لکھائی تختیون پہ ہاتھہ سے خدا کے ملی تھی
ہارون انکے بڑے بھائی انکے وزیر نبوت تھے دونو کا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی یوشع
یہ اولاد مین یوسف علیہ السلام کے ہین خلیفہ تھے موسی علیہ السلام کے تین برس تیہ مین رہ

ایکسو دس برس جئے جنکا نام قرآن مجید مین دو جگہہ آیا ہے ذی الکفل کا بھی دو جگہہ
عزیر کا ایک جگہہ شمویل انکو پیغمبر بتایا ہی وفات موسی علیہ السلام سے ایک چار سو
ترانوے سال گزرے باون برس جئے داؤد علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین
تھے بڑے بہادر تھے چار ہزار تین سو تینتیس برس بعد آدم کے پیدا ہوئے موسی علیہ السلام
پانسو چھتیس برس بعد انتقال کیا انکے وقت مین افراسیاب حاکم فارس تھا ستر برس جئے
انکو خدا نے خلیفہ فرمایا ہے صاحب قوت تھا ہی پرندے و پہاڑ انکے ساتھہ تسبیح کرتے
تھے انکے ہاتھہ مین موم ہوجاتا اوس سے زرہ بناتے زبور انکی کتاب کا نام ہی انکے عہد مین
بعض بنی اسرائیل مسخ ہوگئے بندر بنگئے مگر نسل اونکی چلی یہ عذاب اس بات پر ہوا کہ زبور پر
عمل کرنا چھوڑدیا انکا نام کتاب اللہ مین سولہ جگہہ آیا ہی اعملوا آل داود شکرا وقلیل من
عبادی الشکور الخ سین کے قصے مین ہے سلیمان علیہ السلام بیٹے ہین داؤد کے
چار ہزار تین سو اکانوے برس بعد آدم سے پیدا ہوئے بارہ برس کے تھے جب خلیفہ ہوئے
جیسے حکومت و دولت و مملکت انکو ملی کسیکو پھر ویسی نملی بیت المقدس انکی مسجد کا نام ہی
سات برس مین بنائی گئی تیس گز کی اونچی ساٹھہ گز کی لمبی بیس گز کی چوڑی تھی پانسو گز کی فصیل
اوس سے الگ باہر بنائی تھی بلقیس ملکہ یمن کا آنا نزدیک انکے قرآن سے ثابت ہی باون برس جئے
چالیس برس بادشاہی کی سال وفات مین اختلاف ہی پانسو چھہتر برس بعد وفات موسی
کے انتقال کیا آدم علیہ السلام کو چار ہزار چار سو چہتر برس گزرے تھے انکی نسل مین پندرہ
بادشاہ ہوئے دو سو اکسٹھہ سال تک سلطنت رہی سب مین پیچھے خرقیا تھے بڑے نیک
تھے بیس برس کے تھے کہ حاکم ہوئے اونتیس سال حکمرانی کی پندرہ برس پہلے مرنے سے انکی عمر
ہوچکی تھی خدا نے انکی عمر زیادہ کی انکے وقت کے پیغمبر نے یہ خبر دی موسی علیہ السلام سے
آٹھہ سو ساٹھہ سال بعد وفات پائی انکا نام کتاب اللہ مین سترہ جگہہ آیا ہی قرآن شریف مین
صرف تئیس پیغمبرون کا ذکر ہے لقمان و خضر و ذوالقرنین کی نبوت مین اختلاف ہی فرعون

ملعون کا نام چھتیر جگہہ اور قارون کا نام چار جگہہ آیا ہی ذو القرنین انکا نام اسکندر ہی
یہ زمانہ ابرھیم علیہ السلام مین تھے کسی نے یہ بھی کہا ہی کہ فریدون یہی ہین ابن عباس نے کہا
انکی قوم حمیر تھی سد یاجوج و ماجوج انھین نے بنایا ہی قرآن مین انکا قصہ آیا ہی بڑے اولو العزم
صالح آدمی تھے خدا نے انکو اپنا بندہ کہا ہی سچ ہی بندگی سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہین لکن جب
بندے سے پوری بندگی ادا ہو ورنہ پھر سراسر شرمندگی سرافگندی ہی یونس بن متی علیہ السلام
انکا نام قرآن شریف مین چھہ جگہہ آیا ہی متی انکی مان کا نام ہی سوا انکی اور مسیح علیہ السلام کے
کوئی نبی مان کے نام سے مشہور نہین ہوا موسی علیہ السلام سے آٹھہ سو پندرہ برس بعد مبعوث
ہوئے موصل کے پاس نینوی ایک گانون ہی وہان کے نبی تھے لاکھہ یا کچھہ اوپر لاکھہ کی بستی
تھی قوم نے انکی بات نہ سنی انھون نے وعدہ عذاب کا کیا عذاب آیا پیغمبر کو سچا کرنے کے
لئے لکن بے اذن وعدہ کیا تھا اسلئے قوم کی توبہ پر وہ عذاب مکانون کی چھت تک آکر اوٹھہ گیا
یہ رفع عذاب فقط اسی قوم سے ہوا نہ کسی دوسری امت سے انکا قصہ قرآن مین مفصل آیا ہی
انکو ذو النون بھی کہتے ہین اسلئے کہ مچھلی نگل گئے تھے جب دعا کی جان بچی یہ دعا عجب چیز ہی
اب بھی جو کوئی اسکو پڑھے ہر بلا سے نجات پائے اسی طرح قرآن و حدیث دونو مین آیا ہی
یہ عذاب دھوین کا تھا مگر موقوف رہا انکو قرآن مین رسول فرمایا ہے صاحب الکتاب بھی کہا ہی
الیاس علیہ السلام انکی قوم بت پوجتی تھی جب منع کیا تو انکو جھٹلایا قرآن مین فرمایا یہ
رسولون مین سے ہین انکا نام کتاب اللہ مین تین جگہہ آیا ہی زکریا حضرت سلیمان کی اولاد مین
نبی تھے پیشہ درودگری کا کرتے مریم کے یہی کفیل بنے یحیی علیہ السلام انکے بیٹے ہین جو بڑھاپے
مین پیدا ہوئے پانچہزار پانسو چوراسی برس بعد ہبوط آدم کے عیسی علیہ السلام سے چھہ مہینے
بڑے تھے یہی سال تولد مسیح کا بھی ہی ہیرودس بادشاہ نے انکو ذبح کر ڈالا زکریا کو عرکیم سے
متہم کیا وہ ایک درخت کے اندر رہا چھپے اوسکو چیر ڈالا زکریا کے دو ٹکڑے ہو گئے سو برس
کی عمر تھی یحیی تین برس پہلے رفع مسیح سے مارے گئے ایک فاحشہ عورت کی خاطر سے انکا سر

لوٹ کر بطور تحفہ دربار بادشاہ وقت کے حسب فرمایش اسکے بھیجا گیا نصاری انکو یوحنا
کہتے ہین ذکریا و یحیی کا نام قرآن شریف مین سات جگہ آیا ہی عیسی بن مریم علیہ السلام
انکی ولادت کا قصہ قرآن مین آیا ہی یہ روح کلمہ اور نبی رسول اللہ کے ہین معجزات اور پیدا
ہوتے گود مین مان کے بولے انجیل انکی کتاب کا نام ہی جب تیس برس کے ہوئے وحی آنے لگی
بارہ آدمی ایمان لائے جنکو حواری کہتے ہین سنہ پانچ ہزار چھ سو ستر مین یہود آدمیون سے آسمان
پر اوٹھائے گئے آخر زمانہ مین پھر اوترینگے بیاہ کرینگے دین اسلام کو رواج دینگے انکا
اوترنا قیامت کے آنے کی نشانی ہی جب اوٹھائے گئے تو تینتیس برس کے تھے پھر آکر چالیس
برس رہینگے تہتر برس کی عمر پاوینگے توفی پانا انکا ہاتھ سے یہود کے بے سند ہی انکی امت
بہت فرقہ ہوگئی ہی نصاری نے انکو ایک خدا سمجھا ہی لیکن یہ بندہ ہین خدا کے نہ خدا ہین نہ بیٹے
خدا کے انکا نام قرآن شریف مین چھتیس جگہ انکی ماں کا نام چوتیس جگہ آیا ہی فائدہ آدم کو خدا نے بے ماں باپ کے
پیدا کیا حوا کو بے ماں کے بنایا عیسی کو بے باپ ظاہر کیا باقی سب بنی آدم کو ماں باپ سے نکالا
یہ چار قسم ہوئے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اس تیرہوین صدی مین امت مسیح نے رد اسلام
مین بہت کچھ تحریر تقریر کی لیکن آخر کو ہار گئے انکا امت مسیح ہونا فی الحقیقت برای نام ہی اصل مین
سب کے سب یا اکثر حکیم و ضیعہ دہری مذہب ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
یہ آخر رسل اور انبیا مین پانسو پینتالیس برس بعد رفع مسیح علیہ السلام کے مکہ معظمہ مین
پیدا ہوئے دن اتوار کے دسوین ربیع الاول کو چالیس برس کے عمر مین سارے دنیا کے پیغمبر
ہوئے دس برس مکہ معظمہ مین رہے پھر مدینہ منورہ تشریف جا رہے تیرہ برس وہان گذرے ترسٹھ
برس کی عمر ہوئے انکی آخر عمر مین ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی یا زیادہ اون سے مسلمان ہو گئے
تھے دین اسلام ہفت اقلیم مین پھیل گیا تاریخ اسلام انکی ہجرت سے رکھی گئی ہے قمری حساب سے
انکا نام مبارک قرآن شریف مین پانچ جگہ آیا ہے انجیل مین فارقلیط نام ہی جسکا ترجمہ احمد
کتاب اللہ مین انکی جان اور بات کی قسم کھائی ہی حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام نے انکے

ﺗﺬ اعلے تھے درمیان ہبوط آدم علیہ السلام اور انکے مولد کے چھہ ہزار تین سو اکاون برس سات مہینے ہوتے ہین آخر سال حال یعنی سنہ ۱۳۰۱ ہجری تک سات ہزار چھہ سو اکاون برس ہفت ماہ ہوئے ف مورخین اہل کتاب اور منجمین وغیرہم مین بابت تاریخ ہبوط آدم و عمر دنیا بہت بڑا اختلاف ہی اور کیون نہو کہ قرآن مین فرمایا ہی کہ اس امت سے پہلے جو بہت سے قرن گزرے ہین وہ اللہ ہی کو معلوم ہین جو بات نزدیک سے اللہ کے نہین ہی اوسمین بڑا اختلاف رہتا ہی ہم کیا اور ہمارا علم کیا ساری دنیا کا علم جسمین نبیاء بھی شامل ہین سامنے اوسکے علم کے ایسا ہی جیسے چڑیا پانی مین چونچ ڈالکر نکالے تو اوسمین کتنا پانی لگے گا یہ بات کہ آدم کے اوترنے سے ابتک اتنا زمانہ ہوا اور دنیا کی عمر سات ہزار برس ہی قول یہود کا ہی اسلام مین اسکی کچھہ اصل نہین حدیث و قرآن مین نہ تاریخ ہبوط آدم بتائی ہی نہ عمر دنیا کی دنیا عبارت ہی خلق آسمان و زمین سے اسکو بی شبہہ بہت مدت ہوئی اگرچہ عدد صحیح معلوم نہین آدم سے ابتک کتنا زمانہ گزرا اسکا بھی ٹھیک ٹھیک پتا نہین چلتا یہ جو قدماء ہر ملت و امت نے بمقدار ایام دنیا کسی نے ون کسی نے جگ بتایا ہی یہ سب انکا وہم و خیال ہی لاکھون کروڑون پدمون سنکھون سے زیادہ شمار سالون کا بیان کرتے ہین حالانکہ یہ علم خلق کے علم سے خارج ہی سوای خالق کے کوئی اوسکو نہین جان سکتا ہم کون ہین تم کون ہو جو اسمین غور کرین ہمین تو نجات کے لیے اسیقدر کافی ہے کہ صانع عالم کا اقرار کرین آپکو بندہ ناچیز مخلوق باطل اوسکو خالق معبود برحق سمجھین دنیا کو فانی آخرت کو باقی جانین سوای پیغمبرون کے دوسرے کی بات کی سند نہ مانین جتنا فساد دنیا مین ہی اوسکی بنیاد یہی ہی کہ جتنے آدمی اوتنی عقل ہر آدمی اپنی عقل پر چلتا ہی نقل کو نہین مانتا اگر اس عقل کو جو درحقیقت جہل محض ہی طاق مین رکھکر سب پیغمبرون کی بات پر اتفاق کرلین ایک بات ہو لیوے تو ابھی سارا جھگڑا چکا جاتا ہی لکن یہ ہرگز نہوگا اسلیے کہ ابلیس سا دشمن ہردم پیچھے لگا ہی خدا کو دوزخ کا بھرنا منظور ہوچکا ہی اگر یہ نہون

تو دوزخ خالی رہے جو نیک ہوں تو بہشت کی آبادی کسطرح ہو قیامت کے دن
یہ جھگڑا چک جاویگا اس لڑائی بھڑائی کا نیا و بخوبی ہو جاویگا وہ دن بھی اب نزدیک
آلگا ہی گو تاریخ آمد معلوم نہین ہو سکتی ہی **ف** نوح علیہ السلام کے بیٹون نے دوبارہ
طوفان کے خوف سے ایک بڑا محل اونچا بنایا تھا جسکا سر آسمان سے لگتا تھا بہتر برج اوسمین
رکھے تھے ہر برج مین ایک بڑے شخص کو محل کے لیے جھایا تھا اللہ تعالی نے اس حرکت کو
ناپسند کیا وہ محل گر پڑا اوسکے گرنے کی گڑبڑ مین ایسی گھبراہٹ ہوئی کہ سب کی بولیان
بگڑ گئین ایک کی بولی دوسرے کی بولی سے نملی اسکو **تبلبل السنہ** کہتے ہین
عابر نام نے انکے ساتھ اس گھر بنانے مین موافقت نہین کی تھی وہ اللہ تعالی کی اطاعت
مین تھے اونکی زبان عبرانی باقی رہ گئی پھر سام کی اولاد عراق و فارس مین جابسی ہند کی
سرحد تک حام کی اولاد جنوب مین مصر تک آرہی یافت کی اولاد بحر خزر سے تا چین
آباد ہوئی یہ تینون ہرسہ فرزند نوح کے اسی تبلبل السنہ کے زمانہ سے ہوئے سب بہتر خاندان
انکی اولاد کی ہو گئین **ف** ابراہیم علیہ السلام آخر زمانہ بیوراسب مین تھے جسکا نام
ضحاک بھی ہے وہ زمانہ اول ملک فریدون کا تھا سنہ تین ہزار چار سو تیئیس مین خانہ
کعبہ کو بنایا اسی سال مین اسحق پیدا ہوئے اسمعیل انسے چودہ برس بڑے تھے ذبیح یہی ہین
یہود اسحق کو ذبیح بتاتے ہین یہ ٹھیک نہین پھر قریش نے کعبہ کو ڈہا کر سنہ پینتیس مین
مولد نبوی سے دوبارہ تعمیر کیا **نکتہ** جتنے نبی رسول خدا کی طرف سے آدم سے لیکر
اس دم تک آئے خواہ کسی نے اونکو مانا یا نمانا وہ سب یہی کہتے رہے کہ خدا ایک ہی اوسکو
سب سمجھو اوسیکو پوجو بری عادت چھوڑو و نیک خصلت برتو خدا کے سوا جتنی مخلوق ہی حیوان
ہو یا جماد یا نبات وہ لائق پوجا کے نہیں بعض امتون نے کہ یہ سب باتین مانا اکثر نے نمانا نہ نبھ
و سلسلہ بیچ گئی یہان وہان دونو جگہ اچھے رہے منکرون پر طرح طرح کا عذاب آیا نوح علیہ السلام
ست بالی سے ستی تیا ست ست یا ونی تمی دعلیا ملد مرکی ست جاد مرحبی بتا یا

تھی اونپر پیچ کا عذاب آیا سب برباد ہوگئی تسالح علیہ السلام کی امت جسکا نام ثمود تھا ایک چیخ سے
ہلاک کر دی گئی لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسے اسکو قذف کہتے ہین بستیان الٹ دی گئین
اسکو موتفکات کہتے ہین یونس علیہ السلام کی امت پر دہوین کا عذاب آیا تھا لکن اونکی توبہ
کرنے سجدے مین گرنے سے اوٹھہ گیا مدین والے قوم شعیب علیہ السلام آگ برسنے زلزلہ
ہونے سے تباہ ہوگئی امت موسی علیہ السلام مین سے فرعون والے دریامین ڈوب کر مر گئے
بنی اسرائیل پر طرح طرح کا عذاب آیا بندر سور بنگئے اسکو مسخ کہتے ہین قارون زمین مین دہس گیا
اسکو خسف کہتے ہین یہ گیارہ قسم کا عذاب ہی جو اگلی امتون پر آیا ہر پیغمبر نے اپنی امت کو
اگلی امت کا عذاب یاد دلا کر ڈرایا مگر کون سنتا ہی اس امت آخر پر جو ملت اسلام کہلاتی ہی
اوسطرح کا عذاب بعینہ نہین آیا اور نہ آویگا حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہی یہ امت میری
امت مرحومہ ہی اسپر آخرت مین کچھ عذاب نہوگا عذاب اسکا دنیا مین فتنے و زلزلے و قتل
ہین رواہ ابوداؤد دوسری روایتون مین ہونا قذف و خسف و مسخ کا اس امت کی بعض
قومون مین نزدیک قرب زمان قیامت کے آیا ہے اور کثرت زلازل کو علامت قرب قیامت
ٹھہرایا ہی جسطرح اور بہت سی علامتین اوسکی ہین اس تیرہوین صدی مین بہت سے آثار قرب قیامت
کے پائے گئے خصوصاً اس سال اخیر مین جسپر یہ صدی ختم ہوئے بہت لوگون نے آنکھون
کانون سے دیکھے سنے لکن گمراہ لوگ ابتک اوسکے منکر ہین جو علامت ارضی و سماوی ظاہر
ہوتی ہی اوسکو اتفاقی امر جانتے ہین کہ یہ بات اسلام مین آئی ہی اوسپر مضحکہ کرتے ہین سبب اوسکا کبھی نجوم
سے کبھی رای یا وہم سے نکالکر شہرت دیتے ہین اسطرحکا تمسخر ان اگلے زمانے مین کسی دین والے نے
کسی دین والے سے گو اوسکو منسوخ یا باطل سمجھے نہین کیا جسطرح آج کل کھلم کھلا ہو رہا ہی انا للہ

ربا تعلق مخفی مدام ای توفیق   پر آج بر سر رہ خوب بر ملا ٹھہری

قربان بیان صدق ترجمان قرآن عظیم کے جسنے پہلے سے ہمکو یہ خبر دی ہی کہ ان لوگون نے
اپنے دین کو لہو و لعب ٹھہرایا ہی اور اپنی ہوا کو معبود بنایا صدقے خاتم الانبیاء کے جس نے

بد خلق سے آ کر داخل ہووے بہشت دوزخ کے سب حال کلی و جزئی پر ہمکو مطلع فرما دیا فدا
علما و دینداراس امت پر جنھون نے ہر خبر کا مصداق گذشتہ ہو یا حال یا استقبال ہمکو بقید
علامات یا تاریخ یا وقت بتا دیا حال و آیندہ کے لئے رستہ مصداق کا رکھا دیا جب کوئی
حادثہ زمینی یا آسمانی ہوتا ہی تحت مصداق اوسکا حدیث یا آثار میں بخوبی ملتا ہی لکن اوس شخص کو
جو علم قرآن و سنت کو برتتا ہی نہ اوسکو جو قانون رائے آئین اجتہاد مادتما مین پھنسا ہوا ہی

نکتہ جسطرح ہر امت اپنے پیغمبر کو پیغمبر جانتی مانتی ہی مثلا یہود موسی علیہ السلام کو
دوسرے امم دوسرے انبیاء کو اسیطرح مسلمانون کے پیغمبر خاتم الانبیاء ہین جن دلیلون سے اگلی
امتون نے اونکو پیغمبر سمجھا وہی دلیلیں بعینہا یا مثل اوسکے ہوت نبی آخر الزمان کی بھی تصدیق
کرتے ہین پھر اونکا اقرار انسے انکار نری ہٹ دہرمی ہی اسلام کے اصول آخر وہی ہین
جو زمانہ آدم سے لیکر اسدم تک برابر سب پیغمبرون کی زبان سے نقل ہوتی چلی آئی جسکو جی
چاہے دیکھ لے اور دیکھکا ہو وہ بھلائی توحید کی برائی شرک و کفر کی خصوصیت عبادت کے واسطے ایک رب کی
کتب آسمانی سے اب بھی معلوم کر سکتا ہی اگرچہ توریت انجیل وغیرہا مین ہر طرحکی دخل ہی ہوچکی
آیندہ کے لیے ہوتی رہتی ہی لکن اثبات توحید و اسلام اب بھی ان کتابون سے بخوبی
ممکن ہی ع باصد جہان کدورت بازاین خرابہ جائی ست ہرہی فروع عبادت و معاملت
سو جو کوئی پیغمبر آیا اوسکو جیسا حکم ہوا وہ اوس نے اپنی امت کو پہونچایا خدا نے ہر زمانے مین
استعداد و لیاقت ہر امت کی دیکھکر نرم گرم حکم دیئے توریت کی سختی انجیل کی نرمی دیکھو جب
دین اسلام آیا ساری اگلی پچھلی خوبیون کا گلدستہ بنا جو تفصیل دنیا و آخرت کی شرح حق
و باطل کی تفسیر احوال دنیا و احوال عقبی کی اس ملت میں جو آخر امم ہی واسطے اتمام حجت کے
بیان کی گئی وہ کسی کتاب سابق مین نتھی جو کمالات ظاہر و باطن اس امت کے رسول مین جمع
ہوئے وہ کسی رسول کو مرحمت نہوئے جیسے خبر آیندہ کی ذرا ذرا نبی آخر زمان نے دی وہ کسی
نبی نے نہ دی ہر خبر کا اثر اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ اس امت مین

قیامت تک جو فتنہ بڑا یا چھوٹا ہونے والا ہی اوسکو بتے وار بتا دیا اس سے بڑھکر اور کیا
صدق ہوگا یہ حکما جو آج حکومت دنیا کرتے ہین یہ نجومی کاہن رمال وغیرہم جو غیب کی
باتین بنا بنا کر پھیلاتے ہین بھلا بتاؤ تو کوئی ایک بات بھی انکی لاکھ یا تو تمین سچی نکلی
انکو اتنی خبر بھی تو نہین کہ کل انکے گھر مین چوری ہوگی یا ڈاکہ پڑیگا یا عافیت رہیگی
یا یہ بیمار ہو جاوینگے یا فلانے دن فلان سفر مین یا فلان شہر مین مرینگے یا امسال پانی
برسیگا یا نہین مان کے پیٹ مین نر ہی یا مادہ پھر آیندہ کی بات یہ بیچارے کیا جانین
لکن بات یہ ہی کہ چندین شکل از برای اکل مسلمانون مین اور انمین اتنا فرق ہی کہ مسلمان
جھوٹ بولکر دین چھوڑ کر معاش پیدا نہین کرتے کمی بیشی رزق کی طرف سے خدا کی
جانتے ہین تقدیر پر شاکر ہین تدبیر کو تابع تقدیر سمجھتے ہین یہ لوگ منکر تقدیر ہو کر
زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہین جو کام بنگیا اوسکو اپنی عقل کی تیزی سمجھے جو نہ بنا اوسکو
خلل تدبیر خیال کیا بار بار اوسکے درپے رہے اس امت کی قدریہ اور یہ ایک چیز ہین
اگلی امتین بھی اس قسم کی تھین لکن اونپر بلا آگئی انپر بلا کا نہ آنا بوجہ خاتم رسل صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بلا ہو گیا مونہ کھل گیا جو چاہین سو بکین ہاتھ بڑھ گیا جو چاہین سو کرین بے علمونکو
جو چاہین سمجھا دین جاہلوں کو جس رستی پر چاہین لگا دین مال کی لالچ حکومت کی طمع نے
ایک جہان کو دین سے بے دین کر دیا ہی اس دنیا کا برا ہو سب دنیا والے دیکھتے ہین
کہ وصف بشریت مین پیدا ہونے سے مرنے تک سب آدمی یکسان ہین عالم کا تغیر بھی
ہر دم مشہود ہی اختلاف حالات بنی آدم بھی ہر قوم وملت مین موجود ہی مرنا ایک امر
یقینی ہی آدم کے زمانہ سے اس دم تک جتنے بادشاہ ہوئے خواہ ایک حصہ زمین کے
حاکم تھے یا ہفت اقلیم کے مالک خواہ اونھون نے خدائی کا دعوی کیا یا بندگی کا نام لیا
عادل تھے یا ظالم بڑی عمر پائی یا تھوڑی با اولاد تھے یا بے بنیاد سارے جہان کا انتظام
کرنا چاہتے تھے یا ایک گھر یا شہر یا کشور یا مکان کا آخر سب کے سب ایسے مٹ گئے کہ

اب اونکی بہتک بھی یہی نادانی ہی حالانکہ ہمیشہ قوت و قدرت و دولت و حکومت اونکی
تو ایسی باتون کی نسبت صد چند بلکہ ہزار چند تھی پھر ان پچھلے آدمیون کی یہ طمع کیونکر
صحیح ہو سکتی ہی کہ ہم ساری دنیا کو ایک رستہ پر لگا دینگے سب کو اپنا ہم مذہب بنا لینگے
بھلا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت تو کر دو کہ آدم سے لیکر ابتک کبھی ایسا کسی عہد یا
یا زمان حکومت مین ہوا ہی کہ سب لوگ دیندار ہو گئے ہون بلکہ جو بات تاریخ و تجربہ سے
پائی گئی ہے وقت اوسکا امتحان ہو سکتا ہی وہ یہ ہی کہ جس امت نے مخالفت اپنے پیغمبر کی
کیا وہ ہلاک ہو گئے جس حاکم نے ظلم کیا اوسکا گھر ایک نہ ایکدن اوجڑ گیا یہ عادۃ اللہ
اسطرح پر جاری ہی کہ جسطرح ساری خلق ہدایت پر نہین ہی اسیطرح سب کے سب گمراہ بھی
نہین ہوتے ایک گروہ اگر دولت و حکومت کو اپنا ایمان کر لیتا ہی تو تھوڑے بہت
ایسے بھی موجود رہتے ہین جو جواہر کو پتھر اور حکومت کو مٹی سے بدتر سمجھتے ہین اگلے زمانہ کے
کتنا ہی مال و ملک مین مر گئے محنت کرتے کرتے مر گئے کوڑی ہاتھ نہ آئی دو چار شہر پر
حکمرانی میسر ہوئی سیکڑون ایسے دیکھے کہ بے طلب و سعی چھپر پھاڑ کر اونکو امیر و توانگر
بنا دیا گیا بہت ایسے پائے بعضون نے بادشاہ ہوکر سلطنت پر لات ماری باقی کو فانی پر
اختیار کیا جب تم بنی آدم مین ملوک و امراء کو گنو گے تو تھوڑے پاؤ گے غریب لوگ گھر بیٹھے
ملین سکے پھر جب دونو کے حال مین غور کرو گے زمین آسمان کا فرق پاؤ گے باوجود دیکھنے
سننے ان حالات کے عجب پردہ غفلت ان مساکین پر پڑا ہوا ہی سو کوئی بس
یا سو دو سو روپیہ کے معاش کے لیے یا چند بالون مین ملال کھڑبنے کے واسطے ایمان بیچتا
پھرتا ہی منکر کو معروف معروف کو منکر ٹھہرا کر ہر کسی سے لڑائی بھڑائی گالی گفتہ
کا غضب ہوتی ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم نکتہ حدیث مرفوع مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھا اللہ تعالے نے مقادیر خلق کو پہلے
پیدا کرنے آسمانون زمین سے پچاس برس اور تھا عرش اوسکا پانی پر اسکو مسلم نے

ابن عمرو سے روایت کیا ہے قرآن شریف مین ہی کہ اللہ تعالے کا ہر دن ہمارے
ہزار برس کے برابر ہی دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کے کاروبار پچپس
ہزار برس کی مدت مین خدا کی طرف چڑھتے رہتے ہین قیامت کا دن بھی پچاس ہزار برس کا
ہوگا اس سے یہ بات نکلی کہ بدء خلق یعنی ابتدا ء آفرینش آسمان و زمین سے تا فناء عالم
مدت پچاس ہزار برس کی ہے پچاس ہزار برس پہلے اس آفرینش سے تقدیرات
خلق کو لوح محفوظ مین لکھ رکھا تھا اوسی کے موافق جب آسمان و زمین پیدا کیگئی تو
اوس وقت سے تا نفخ صور سب کام اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہین اس مدت سے
زیادہ جو کوئی مدت اس عالم کی بیان کرے وہ لائق اعتبار نہین بعض امم نے لاکھون
کروڑون برس خلق عالم کی بتا دئے اسکی سند کیا بعض نے عالم کو قدیم کہدیا اسکی
دلیل کیا عالم متغیر ہی ہر متغیر حادث ہوتا ہی پس عالم حادث ٹھہرا قدیم نہوا اگر قدیم ہوتا
تو تغیر کو اوسمین دخل نہوتا پھر اس تغیر کا حال جو حدیث سے ثابت ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ
ایک تغیر تو ہر صدی پر ہوتا ہی اوس تغیر کی اصلاح و درستی کے لیے اس امت اسلامیہ
مین ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد آتا ہی جو امور مضمحلہ دین کو نئے سر سے تازگی بخشتا ہی
یہ مجدد عام ہی اس بات سے کہ زمرۂ اہل علم مین سے ہو یا حکام سے جسکے ہاتھ سے
بدعات محدثۂ دین اسلام دور ہون سنن مردۂ شریعت زندہ ہون اوسپر اطلاق مجدد کا
صحیح ہی خواہ ایک صدی مین ایک ہی شخص اس صفت کا پایا جاوے یا چند شخص خواہ
ایک اقلیم مین ہون یا چند اقلیم مین ایک زمانے کے اندر چنانچہ علماء اسلام نے اپنے استقراء
سے نام مجددین ہر صدی کے ملوک و علماء و صوفیہ وغیرہم سے نکالکر بتا دئیے ہین
بادشاہون کی تجدید تو غالباً بازالۂ منکر بزور شمشیر و سطوت سلطنت ہوتی ہی چنانچہ
جو بادشاہ دیندار حق پرست اس قسم کے گزرے ہین جنکے وقت مین اسلام کو قوت
حاصل ہوئی اونکا حال کتب تاریخ مین لکھا ہی سب سے پہلے انمین خلفاء اربعہ راشدین تھے

پھر بعض بنی امیہ میں مجدد ہوئے جیسے عمر بن عبد العزیز پھر بعض خلفاء عباسیہ مین
مجدد ہوئے جیسے متوکل وغیرہ کچھ مجدد جماعۂ اہل علم مین ہوئے جیسے امام شافعی
وامام احمد پھر بعض خلف مین ہوئے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ ابن القیم بعض یمن مین
ہوئے جیسے محمد بن ابراہیم وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد شوکانی کچھ ہندمین ہوئے
جیسے شیخ احمد سرہندی طبقۂ صوفیہ میں انھون نے سنت احسان کو بدعات تصوف سے
علاحدہ کرکے سکھادیا شیخ احمد ولی اللہ انھون نے تقلید مذاہب سے طرف اتباع سنت کے
راہ دکھلائی سید احمد بریلوی انھون نے ہاتھہ وزبان دونوسے صدہا رسوم شرک و بدعت کو
سرزمین ہند سے کھودیا وعلی ہذا القیاس غرضکہ وصف تجدید کا مصداق ہر عالم اپنے وقت
ہوسکتا ہی کہ اوسکے ہاتھہ وزبان ودل سے جسطرح جسوقت جس جگہہ ممکن ہوا اشاعت
سنت کی اماتت بدعت کی پائی جاوے مجدد مولوی ملا ہونا کسی کا یا فقہ رائی مین مؤلف ہونا
یا معاصرین پر رد کرنا یا اہل حق کے ابطال مین کوشش کرنا دلیل تجدید نہین ہی اسپر بھی
اگر کوئی اپنی نسبت ایسا گمان کرے تو جلاہی کے معراج سے کچھہ کم نہین ہی امام مالک نے
نے جب مؤطا تصنیف کی اور لوگون نے بھی مؤطا لکھی جب اون سے کہا گیا کہ تم کیون
یہ تکلیف کرتے ہو بہت مؤطات ہوگئے فرمایا بہت جلد معلوم ہوجاویگا کہ خدا کے لیے
کیا ہی اور نام آوری کے لیے کیا آخر اونھین کی مؤطا دنیا مین رہی اوروں کے مؤطات
کا نام بھی نہین رہا اسطرح کے لوگ بندۂ جاہ وشکم ہر زمانے مین ہوتے ہین لیکن آخر کو
اللہ ہی کا گروہ غالب آتا ہی حاصل کلام یہ کہ ایک تغیر تو ہر صدی کا ہوتا ہی جسکی حقیقت
لکھی گئی دوسرا تغیر الف کا ہوتا ہی اوسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اور بذیل بدء عالم
گزرچکا آدم سے تا اینوم جو کچھہ تغیرات ہر ہزار برس کے سرپر ہوئے وہ تواریخ عالم سے
بخوبی ثابت ہین اب ایک وہ تغیر اعظم باقی ہی جو پچاس ہزار برس کے بعد خلق ارض وسما
سے ہونیوالا ہی جسکو عرف شرع مین ساعت کبری قیامت عظمی کہتے ہین اوسکا وقت ٹھیک

ٹھیک کسی کو سوای خالق عالم و رب بنی آدم کی معلوم نہین جو معلوم ہی وہ اسیقدر ہی
کہ یہ تغیر فاش ضرور ہوگا بہت آیات قرآن و نصوص حدیث اسپر دلالت کرتے ہین
ہونا معاد کا وجود نعیم و عذاب کا روح و جسد کو سب شرائع ماقبل سے بھی ثابت ہی
توراۃ و انجیل بھی گواہی دیتی ہی کہ ایک دن مرنے کے بعد اوٹھنا ہے آرام یا تکلیف
پانا قرآن مین آیا ہی وہی ہی جو پہلے بار بناتا ہی پھر اوسکو دہراویگا اور یہ اوسپر آسان ہے
اس آیت سے پہلے یہ کہا تھا پھر جب پکاریگا تمکو ایکبار زمین سے تب ہی تم نکل پڑوگے
اس سے قیامت اور حشر و نشر و بعث کا ہونا ایسا ثابت ہی جیسے دوپہر کا سورج جس نے
قیامت کا انکار کیا وہ قرآن بلکہ توریت و انجیل کا منکر ہوا دہریہ ساعت کا انکار کرتے ہین
باقی حکماء معاد کے قائل ہین اگرچہ معاد جسمی کے منکر معاد روحی کے مثبت ہین پیدا اونکی
غلطی ہی یہ غلطی اسلیے ہوئی کہ اونھون نے اپنی عقل کی تیزی سے ذہن کی صفائی سے
اسقدر دریافت کرلیا اگر پیغمبرون سے علم سیکھتے تو وہی بات کہتے جو خدا کے رسول لائے ہین
خدا کے دین مین بشر کی عقل کیا کہہ سکتی ہی یہ جگہہ نہایت عبرت کی ہی کہ یہ لوگ ایسے دانشمند
حکمت شناس ہوکر گمراہ ہوگئے یہ غریب غربا۔ جنکی عقل پر ہم تم ہنستے ہین ایمان لاکر
نجات پاگئے بڑے بڑے پادشاہ حاکم امیر رئیس و اسلے ملک بڑے بڑے عقلمند معاملہ فہم
مقدمہ شناس جو دنیا مین تھے اونھون نے اپنی عقل پر تکیہ کیا راہ حق سے جدا ہوگئے ادنی
رذیل پیشہ ور جنکو دنیا مین نہ کچھ مرتبہ حاصل ہوا نہ کسی گنتی شمار مین سمجھے گئے اونھون نے جھٹ
پیغمبرون کی بات مان لی اپنا ایمان درست کرلیا کیسے سچے مومن بنگئے کہ اگر اونکو کوئی
سلطنت دے تو وہ ایمان سے نہ پھرین یہ وصف خاص دین اسلام کا ہی جو دنیا کی پوٹ
اور پیٹ کے غلام ہین اونکو ذرا سا عروج دنیا کا بلکہ سو پچاس روپیہ کی نوکری کا ہاتھ لگنا
سبب تبدیل مذہب کا ہوجاتا ہی جنکی تقدیر مین سعادت ازلی لکھی ہی بہت دیکھا کہ بڑے
بڑے عہدے و مرتبے چھوڑ کر مسلمان ہوجاتے ہین غرضکہ کتابت تقدیر خلائق سے

تا دخول جنت و نار جملہ مدت ڈیڑھ لاکھ برس کی ہمارے حساب سے ثابت ہوتی ہی اوس سے
پہلے جسکو ازل کہتے ہین اور اسکے بعد جسکو ابد کہتے ہین وہان کچھہ دخل مدت و زمانہ کا
نہین ہی اوسکا علم خدا ہی کو ہی کہ یہ هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل
شيء عليم اس باب مین قول فیصل ہی حدیث مین آیا ہی انت الاول فليس قبلك شيء
انت الآخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس
دونك شيء حاصل یہ کہ پہلے پچھلے کھلے چھپے وہی ایک ذات واحد مقدس مبارک ہی
ہم سب کائنات ہیچ کا فقرہ ہین اصل مسئلۂ وحدت وجود نزدیک محدثین کے یہی ہی کہ ہستی
اوسی کو ہی دہی ہی جو کچھہ ہی باقی سب باطل و فانی ہی سہ ہان کہا یوست فریب ہستی +
ہر چند کہین کہ ہی نہین ہی ✤ نہ یہ کہ جو کچھہ اوسکے سوا ہی وہ سب متحد بخدا ہی یہ کلمہ کفر
صریح ہی وجعلوا الله من عباده جزءا ان الانسان لكفور حدیث شریف سے مجملاً
یہ بھی معلوم ہوا کہ جسقدر مدت عمر دنیا سے گذر گئی اب اوسقدر باقی نہین ہی مراد عمر دنیا سے
یا تو وقت خلق ارض و سموات ہی یا وقت وجود آدم علیہ السلام ان دونو قول مین کچھہ بہت
بڑا تفاوت نہین اسلیے کہ خدای تعالی نے چھہ دن مین سب آسمان و زمین و ما بینهما بنایا
پھر ساتوین دن روز جمعہ آخر دن مین آدم کو پیدا کیا یہ دن خواہ ہمارے دن کی برابر ہون
یا ہر دن ہزار برس کا ہو آدم متصل ختم خلق سموات و ارض پیدا ہوئے اوس دن سے آگے
آبادی اس جہان کی نسل آدم ہی سے ہی فرشتے آدم سے پہلے معلوم ہوتے ہین اسلیے
کہ اونہون نے جب آدم کا زمین مین خلیفہ ہونا معلوم کیا تو پروردگار عالم و آدم سے بابت
آدم کچھہ عرض معروض کی اور کہا اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن
نسبح بحمدك ونقدس لك جن بھی شاید انسان سے پہلے موجود تھے اسلیے کہ ابلیس نے
رشک کھا کر آدم کو بہکایا اور وہ جن تھا كان من الجن ففسق عن امر ربه ان دونو جنس
کے سوا کہ ملائکہ و جن ہوئے کسی اور مخلوق کا قبل آدم زمین پر بطور خلیفہ موجود ہونا کسی

آیت وحدیث صحیح مرفوع سے پایا نہین جاتا اللہ ہی کو خبر ہی کہ بد خلق سے اب تک کون کون تھا اور کب تھا اور کہان تھا اور کون ہی اور کہان ہی و ما یعلم جنود ربک الا ھو ہم کو چاہیے کہ جسقدر کتاب وسنت مین حال ماضی و استقبال بیان فرمایا ہے اوسپر ایمان لاوین جس سے خدا و رسول نے سکوت فرمایا اوسمین اپنی عقل ناقص تو ہن فاسد سے خوض نکرین بلکہ خوض کرنے والون کی بات بے اصل محض سمجھین اپنی اوقات عزیز کو اون سے علوم و فنون و مدارک کے دریافت کرنے مین ضائع نکرین جسقدر ہو سکے عمر اپنی مزاولت قرآن وحدیث مین صرف کرین سوای شریعت اسلام کے دوسرا دین اختیار نکرین اسلیے کہ یہ اسلام وہ دین ہی جو آدم علیہ السلام کے وقت سے تا اینندم قرناً بعد قرن ذریعہ انبیاء و رسل علیہم السلام مسلسل و متواتر ہم تک پہونچا ہی وماذا بعد الحق الا الضلال حدیث مین یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۂ شریفہ کی تفسیر مین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یہ فرمایا ہی انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا و اکرمھا علی اللہ تعالی یعنی تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو تم بہتر ہو اونسے تمہاری آؤ بھگت زیادہ ہی نزدیک خدا کے اون سب سے اسکو ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے بہز بن حکیم کے دادا سے روایت کیا ہی معلوم ہوا کہ نوع انسان مین ابتک ستر امتین ہوئین یہ امت اسلام گنتی مین اکھتروین امت ہی آسکے بعد اب اور کوئی امت نہوگی یہ پچھلی امت ساری اگلی امتون سے بہتر و بزرگتر ٹھہری جیسے پیا چاہین وہی سہاگن واللہ یختص برحمتہ من یشاء اللہ کا شکر ہی جسنے ہمکو اس امت مین پیدا کیا امید ہے کہ ایمان پر خاتمہ بخیر بھی کرے آمین

نکتہ رہی یہ بات کہ جب دنیا کی عمر روز اول سے تا روز آخر پچاس ہزار برس کی ٹھہری تو اب اوسمین سے کتنی گذر رہی کتنی باقی رہی اسمین اختلاف ہی کچھ حال اسکا اوپر گذر چکا لکن سچی بات یہ ہی کہ ہمکو خدا نے یا اوسکے رسول نے تعداد مدت ماضی و باقی کی

نہین بتائی بلکہ قرآن پاک مین فرمایا ہی کہ حال قرون گذشتہ کا سوا خدا کے کسیکو معلوم
نہین پھر کس امید پر یہ طمع کرین کہ ہم اس مدت کو معلوم کرسکتے ہین تاہم اسقدر حدیثون
سے بخوبی ثابت ہی کہ دنیا اب ختم ہونے پر آگئی کچھہ زیادہ عمر اوسکی باقی نہین ہی اسلیے کہ
آدم سے لیکر تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی جلدی کبھی دیر مین ہر امت مین پیغمبر
رسول ہوتے آئے جنکی رسالت یا نبوت خاص تھی ساتھہ کسی قوم کے اب جو خدا نے خاتم
رسل کو عام نبوت دیکر اوٹھایا اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ عجوزہ دنیا گور مین پاؤن لٹکا چکی
ہی چند روز جو نفخ صور کو باقی ہین یہ ایام نزع دنیا کے ہین عالم کی حرکت مذبوحی ہی حدیث
انس مین مرفوعا آیا ہی بھیجا گیا مین اور ساعت جیسے یہ دو انگلیان متفق علیہ پھر سبابہ
وسطی کو بتایا حدیث مستورد بن شداد مین یون فرمایا ہی مین اوٹھایا گیا ہون نفس ساعت
مین لکن مین آگے ہوگیا اوس سے جیسے یہ اونگلی اس اونگلی سے آگے بڑھ گئی ہی اسکو
ترمذی نے روایت کیا انس کہتے ہین فرمایا مثال اس دنیا کی ایسی ہی جیسے ایک کپڑا
ہو کہ اوسکو اوپر سے نیچے تک کوئی چیر پھاڑ ڈالے وہ ایک تاگے سے لٹکا رہ جاوے
قریب ہی کہ وہ تاگا ٹوٹ جاوے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی ایک
روایت مین یون آیا ہی تمھاری مدت نسبت اگلی امتون کے عصر سے مغرب تک ہی
رواہ البخاری عن ابن عمر یعنی دنیا کو مثلا ایک دن سمجھو اوس دن مین سے تین پہر
گذر گئے ایک پہر دن رہ گیا ہی دوسری حدیث مین ہی تمھاری بقا نسبت اگلون کے
عصر سے سورج ڈوبنے تک ہی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت
مین فرمائی تھی جسکو ابتک ایک ہزار تین سو برس کامل سال قمری ہجری سے گذر گئے اب
دنیا مثل پھٹے کپڑے کے ایک تاگے سے اٹک رہی ہی بغوی نے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک نشانی ہین قیامت کی یعنی آپکا خاتم الانبیاء ہوکر آنا دلیل ہی قرب
قیامت پر مین کہتا ہون کہ جب حضرت کی ذات مبارک قرب ساعت کی دلیل ہوئی

حضرت نے جو اشراط ساعت بیان فرمائے ہین وہ سب دنیا مین بکثرت موجود ہوگئے
تو اب قیامت کو یون سمجھنا چاہیے کہ سر پر سایہ افگن ہی صبح شام ہی ٹلتی ہی کچھ دیر نہین

کس خواب مین زندگی بسر کرتا ہی | کس فکر مین شام سے سحر کرتا ہی
طالع ہوئی صبح بجگیا کوس رحیل | بیدار ہو کاروان سفر کرتا ہی

حضرت نے یہ بھی فرما دیا ہی مین امید کرتا ہون کہ میری امت خدا کے نزدیک اس امر سے
عاجز نہو کہ نصف روز اوسکو مہلت دے سعد بن وقاص راوی اس حدیث سے پوچھا
کہ نصف روز کسقدر ہی کہا پانسو برس رواہ ابو داؤد ایک روایت سے قوت اسلام
کی ہزار برس تک بھی معلوم ہوتی ہی ابن ماجہ نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت نے
فرمایا نشانیان یعنی قیامت کے بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سے ظاہر ہونگی یہ دوسو
برس وہی تین زمانے عصر مشہود لہا بالخیر کے ہین جنکی مدح حدیث مین آئی ہی انکے بعد
جو نئی بات دین مین نکلے جو ان تین زمانون مین نہ تھی وہ سب داخل آیات قیامت ہی
آیات قیامت سب کے سب شرور و فتن ہین نہ بدعات تحسن دوسری حدیث مین اسکی تصریح بھی
آئی ہی فرمایا بہتر امت میری میرا قرن ہی پھر جو اونسے نزدیک ہین پھر وہ جو اونسے نزدیک ہین پھر
انکے بعد ایسی قوم ہوگی کہ گواہی دیگی بے طلب خیانت کریگی امانت نکریگی نذر مانیگی وفا
نہ کریگی انمین مٹاپا ظاہر ہوگا قسم کھاویگی بے طلب ایک لفظ مین یون آیا ہی پھر ایسی
قوم آویگی جو مٹاپے کو دوست رکھیگی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت عمران بن حصین سے
ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ بعد ان تینون قرن خیر کے جھوٹ بہت پھیلے گا چنانچہ
امارت بنی امیہ سلطنت عباسیہ کا حال جو اس رسالے مین آویگا شاہد عدل ہی اس بات پر
کہ بعد قرن مذکورہ کے یہ سب حالات پائے گئے اب روز افزون ہین ایک
طرف دین کے فتنون کا زور رہا بہتر فرقے اسلام مین وقتاً فوقتاً
ظاہر ہوئے دوسری طرف دنیا کے فتنون کا شور ہوا ایک عالم زیر و زبر ہوگیا

ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذلك يفعلون
ان احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ اب قیامت کو کچھ زیادہ وقفہ نہیں ہی آساد مرکی قوت
ہزار سال ہجرت کے بعد سے بالکل ٹوٹ گئی تین سو برس اور ہزار مذکور پر گذر گئے
اب اون نشانیون کے سوا جسکو صغری کہتے ہین وہ نشانیان بھی ظاہر ہو نے لگین
جنکے بعد ہی زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام کا سمجھا گیا ہی مہدی اول علامت کبرای قیامت ہین
مہدی کو جلنے دو عیسی علیہ السلام کے نزول مین توکسی کو شک نہین مہدی کی حدیثین
اگر سنن مین ہین تو مسیح کی تو صحیح مسلم مین ہی تماشا یہ کہ نصاری انکا آنا اپنے لیے مفید سمجھتے ہین مسلمان اپنے لیے بہتر
جانتے ہین اس آنے کے بعد سب جھوٹ سچ کھل جاویگا امر محرم سے مہدی پہاردہم بھی
شروع ہوگئی جو غالب مسئلہ ہی ظہور رہبر عجبہ وہ مہدی محمد مجدد ہونگے امر امت کے بعض
نجومی اس صدی کے سال ہفتم کو وقت ظہور محمد بن عبداللہ مہدی منتظر کا بتاتے ہین ہم
تعیین کسی سال وصدی کا نہین کرتے اسلیے کہ احادیث مہدی مین تعیین صدی و سال کا
نہین آیا ہی اولیت مائة دس پندرہ سال تک بھی صادق ہی مہدی کی عمر وقت ظہور کے
چالیس سال کی ہوگی بیان اونکے حلیہ وصورت وغیرہ کا اس سلسلے کے آخر مین آویگا ظاہر
آخریت دنیا کی سر پر آنا ساعت کا بخوبی ثابت ہی اس مین جو شبہہ کرے وہ بالیقین جاہل ہی

ذکر ملوک فرس

اسمین ایک بڑی دولت کیانی تھی جسپر سکندر غالب ہوگیا تھا دوسرے بڑی دولت کسری
تھی جسپر اہل اسلام غالب آئے انکے پہلے کے اخبار متعارض ہین پیامت اولاد سام بن
نوح سے تھی برخلاف ایران انکا ملک تھا آسام میں اوسکا نام عراق ہوا کسی نے کہا یہ
ایران بن افریدون کی اولاد ہی بہرحال قدیم زمانے میں لیسے بڑے بڑے کسی کی سلطنت تھی
انکے چار طبقے ہین پہلے طبقے مین طہمورث جمشید بیوراسب یعنی ضحاک آفریدون منوچہر
فراسیاب گرشاسب وغیرہ تھے انکے عدد ملک وحروب وغیرہ کے اخبار اس قسم کے ہین

جنکو عقل نہین مانتی اس طبقے مین نو پادشاہ ہوئے دوسرے طبقے کیانی مین کیقباد کیکاوس کیخسرو کیلہراسپ کی اردشیر بہمن دارا وغیرہ تھے دارا کو اسکندر رومی نے مارا اس طبقے مین بھی نو پادشاہ ہوئے اول پادشاہ اس طبقے کا کیقباد ہی چار ہزار چہ سو اکتالیس سال بعد آدم کے پیدا ہوا تیسرا طبقہ جو ملوک طوائف کا تھا اوسمین گیارہ پادشاہ ہوئے اشک شاپور بہرام ہرمز جودرز وغیرہ چوتھا طبقہ اکاسرہ کا تھا انکو ساسانیہ بھی کہتے ہین انمین چند عورتین حاکم ہوئین بعد ہجرت کے انمین اول اردشیر آخر مین یزدجرد ہوا جو زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین مارا گیا کیومرث سے تا یزدجرد چار ہزار دو سو اکاسی سال کی مدت ہوئی مسعودی نے کہا کیومرث ہزار برس جیا سارے فرس متفق ہین اس بات پر کہ کیومرث آدم اور اول انسان اور اول پادشاہ عالم ہی مہلائیل پادشاہ ہند تھا اوسکو اوشہنگ بھی کہتے ہین اوسی نے بابل سوس بسایا پتھر ہند مین آیا اپنے سر پر تاج رکھا تخت پر بیٹھا جمشید کے معنی چاندنی کے ہین ساتون ولایت کا حاکم تھا بیوراسب وہی ضحاک ہی ابراہیم علیہ السلام اسی کے آخر زمانے مین تھے افریدون پہلا پادشاہ تھا کسی نے کہا افریدون نوح علیہ السلام ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ وہ اولاد جمشید سے ہی دونو کے بیچ مین نو پشتین گذرین اسنے پانسو برس سلطنت کی نام نشان قوم ثمود کا مٹا دیا ضحاک مین اختلاف ہی فرس و یونان و عرب کہتے ہین ہم مین سے تھا فرس اوسکو طوفان سے پہلے بتاتے ہین بعض کے نزدیک افریدون ذو القرنین کا نام ہی جسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اوسنے ملک کو اپنے تینون بیٹون پر تقسیم کر دیا ایرج کو تاج و تخت دیکر حاکم عراق و ہند و حجاز کا کیا سَلم کو روم و مصر و مغرب دیا طوج کو چین و ترک و مشرق بخشا منوچہر بیٹا ایرج کا ہی اسکی ماں اسحق علیہ السلام کی اولاد سے تھی اوسنے فرس کو دین ابراہیم علیہ السلام پر لگایا اسی کے زمانے مین موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے فرعون مصر اس منوچہر کا عامل تھا بخت نصر لہراسپ کا سپہ سالار تھا عراق و اہواز و روم پر لہراسپ کیخسرو کا امیر اور بھتیجا تھا اس نے بیت المقدس

کو ویران کیا ستر برس تک یہ جگہ ویران رہی پھر بہمن نے اوسکو آباد کیا چار ہزار نو سو
سینتیس برس بعد ہبوط آدم سے دانیال پیغمبر بخت نصر کے ہمراہ تھے بخت نصر عرب سے
لڑا معد بن عدنان کے زمانے مین عرب نے اوس سے صلح کی اوسکی چھاونی بنائی جسکا
نام انبار ہی بخت نصر کا ترجمہ عربی مین عطارد ہی اوس نے ایک خواب دیکھا جسکی تعبیر
کسی سے نہو سکی دانیال نے تعبیر کہی اوس نے دانیال کو سجدہ کیا خلعت دی ہود سے
علیہ السلام کے اوراسکے بیچ مین کتنی مدت گذری اسمین اختلاف ہی کسی نے نو سو تجتر
کسی نے نو سو باون کسی نے نو سو انیاسی سال بتائے پھر بیت المقدس دوسری بار سات
اکیس برس کے بعد ویران ہوا اس ویرانی سے بنی اسرائیل کی دولت و سلطنت نے زوال
پایا ملک انکا ختم ہوگیا ہو دیشاسب کو کورش کہتے ہین یہ ویرانی ہاتھ سے طیطوس کے ہوئی
پھر بعض ملوک روم نے کچھ کچھ آبادی اوسکی شروع کی ایلیا نام رکھا پھر قیصری ابرسطنطین
کی ماں نے اوسکو ویران کیا پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آباد کیا پھر ویران ہوگیا پھر
ولید بن عبد الملک نے بسایا یہ پانچوین عمارت ہی جواب موجود ہی زردشت صاحب کتاب
فرس ہی سنہ مذکور مین ظاہر ہوا گشتاسپ اوسکے دین مین آگیا یہ زردشت گمان اہل فلسطین
مین شاگرد ارمیا پیغمبر کا تھا فرس کے نزدیک نسل منوچہر سے ہی ایک پیغمبر تھے بنی اسرائیل مین
جو کچھ وہ عبرانی مین کہتے اوسکو زردشت وجاماسب فارسی مین لکھتے جاتے جاماسب عربی
سمجھتا تھا اوسکا ترجمہ زردشت کو لکھوا تا فرس کہتے ہین زردشت نے دعوی کیا کہ یہ میری
کتاب ہی مسعودی نے کہا اس کتاب کا نام نستاہ تھا ساٹھہ حرف تہجی پر دائر تھی اوسکی
تفسیر کا نام زند رکھا پھر دوبارہ تفسیر کی اوسکا نام زندیہ ہوا عرب نے اوسکو معرب کرکے
زندیق کہا اس کتاب مین امم ماضیہ کا حال کچھ حوادث مستقبل کچھہ شرائع مذکور ہین مثلاً
مشرق قبلہ ہی نماز طلوع و زوال و غروب آفتاب کے وقت چاہیے نماز مین یہی بہ
دعائیں ہین جس آتشخانے کو منوچہر نے بجھا دیا تھا اوسکو زردشت نے پھر گرم کیا

دو عیدین مقرر کین ایک نوروز موسم اعتدال ربیعی مین دوسرے مہرجان اعتدال
خریفی مین اسیطرح کے اور نواہیل وسعین لکھے تھے یہ کتاب اس زمانے مین کمیاب
ہی مشکل سے کہین کہین ملتی ہی جب اگلی پادشاہی فرس کی جاتی رہی تو سکندر نے
ان کتابون کو جلا دیا جب ازدشیر آیا اوس نے فرس کو ایک سورت کے پڑہنے پر جمع
کیا جسکا نام اُستاہی آزدشیر نے اپنی دختر سے تزوج کیا جسکا نام خمانی تھا دین مجوس مین
یہ بات درست تھی ازدشیر جسکو بہمن بھی کہتے ہین جب مرا تو خمانی حاملہ تھی اوس سے دارا
پیدا ہوا خمانی نے ملک رانی کی پھر دارا مالک ہوا اوس نے اپنے بیٹے کا نام بھی دارا رکھا
جسکا ملک سکندر بن فیلبس نے چھین لیا اس سکندر کا باپ شاہان یونان سے تھا سکندر
نے ملک فرس وہند وچین سب لے لیا سکندریہ بنایا افریقیہ ومغرب وافرنجہ وصقالبہ
وسودان نے اوسکو ہدیہ وخراج دیا خراسان وترک پر وہ غالب ہوا پینتیس پادشاہ اوسکے
تابع تھے بابل یا شہر زور مین مر گیا چھتیس برس کی عمر تھی تیرہ برس حکومت کی مرض سے
یا زہر سے مرا ارسطو اسی کا مصاحب واستاد تھا ظہور سکندر مذکور کا پانچہزار دو سو ساٹھہ
برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اسی سال افلاطون حکیم مرا اسکا غلبہ فارس پر سنہ پانچہزار
دو سو بیاسی مین ہبوط آدم سے ہوا وفات سنہ نواسی مین ہوئی اسکو اسکندر رومی کہتے ہین
یہ مسلمان نتھا یاجوج ماجوج کا سد اسکندر ذوالقرنین نے بنایا ہی نہ اسنے وہ اس سے بہت پہلے
زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے اس سکندر رومی کے بعد اوسکا بیٹا عابد بنا پادشاہی قبول
نکی ملک طوائف الملوک ہوگیا پانسو بارہ برس کے بعد ازدشیر بن بابک نے ملک فارس کو
جمع کیا اوسوقت نوسے پادشاہ سے زیادہ موجود تھے پھر اشغا پھر سابور مالک ہوئے سابور
کے ملک کو کچھہ اوپر چالیس برس گذرے تھے کہ مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے آزدشیر ساسان
بن بہمن کی نسل سے ہی ہجرت تک اوسکو چارسو بائیس برس گذرے تھے سب کا سرہ جنمین
یزدجرد سب سے پیچھے ہی اوسی کی اولاد ہین مانی کا ظہور زمانہ سابور مین ہوا وہ قائل تھا

نور و ظلمت کا مدعی تھا نبوت کا ایک خلق نے اوسکی بات مانی تو یہ تنویہ ادیسی کی است کو
لکتے ہین ظہور اسکا ہبوط آدم علیہ السلام سے پانچہزار آٹھ سو اکیس سال بعد ہوا بلاد الصابئا
سنہ پانچہزار سات سو دس مین ظاہر ہوا تھا سابور نے کتب فلاسفہ یونان کو فارسی مین ترجمہ
کرایا عرب پر غالب آیا قبائل تمیم و بکر و عبد القیس کو قتل کیا عرب اسکو ذی الاکتاف کہتے ہین
اسنے نصاری کو بھی قتل کیا تھا گرجا گھر گرا دیے انجیل کو جلا دیا بعد فوک مجوسی یہ زمانہ قباد بن
فیروز مین ظاہر ہوا تھا مجوسی زندیق مدعی نبوت تھا سب کو حکم دیا کہ مال و زن مین سب برابر
ہین اسلیے کہ ایک مان باپ سے پیدا ہین قباد نے اسکا دین قبول کیا چھہ ہزار ایکسو اٹھارہ
برس بعد ہبوط آدم سے ظاہر ہوا تھا پھر جب نوشیروان بن قباد بادشاہ ہوا تو بہت کم عمر
تھا جب بڑا ہوا تخت پر بیٹھا مزدک مردک کو قتل کیا اوسکی لاش کو جلوا دیا ملت مزدکیہ کے
خون کو مباح کر دیا مجوسیت قدیمہ کو قائم رکھا مدن تک پہونچا دو پہاڑون کے بیچ مین ابستہ
پانی کا جہاز رانی کو نکالا علما کی بہت عزت کرتا تھا کلیلہ دمنہ کا ترجمہ اسی کے وقت مین ہوا
اسی کے زمانے مین عبد اللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے جب چوبیس برس
اوسکی سلطنت کو گذر چکے تھے ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیالیس سال کے بعد
اوسکی حکومت سے ہوئے اسی کو عام الفیل کہتے ہین جب نوشیروان مرا اوسوقت سنہ سکندری
آٹھ سو اٹھاسی تھے پھر ہرمز اوسکا بیٹا بیٹھا پرویز نے اوسکو اندھا کر دیا پرویز کے پاس بارہ
ہزار عورت ہزار ہاتھی پچاس ہزار جانور تھے آتشخانے بنائے شیرین نام مغنیہ سے بیاہ کر کے
حلوان و خانقین کے درمیان قصر شیرین بنایا پھر ہاتھ سے اپنے بیٹے شیرویہ کے مارا گیا اسکی
مان مریم بیٹی بادشاہ روم کی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکے سے مدینے کو ہجرت
کی اوسوقت تیتیس برس پانچ مہینے پندرہ دن ملک پر پرویز کو گذرے تھے عمر پرویز کی تریسٹھ
برس کی تھی اس حساب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانے نوشیروان مین سات برس
کے ایام ہرمز مین بارہ برس کے زمانہ پرویز مین تیتیس برس کے تھے اسی کے زمانے مین ہرقل

نے فریس پر چہ دانی کی صاحب تاریخ تقویم و تاریخ قدس متفق ہین اس بات پر کہ ولادت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہبوط آدم سے چھہ ہزار ایک سو تریسٹھہ سال کے بعد
ہوئی لکن یہ سال بحساب شمسی ہین اور سنہ مولد نبوی قمری اسلیے دونومین جمع کرنا مشکل ہے
مابین مولد کو راجع طرف شمسی کے کرین یا ماقبل مولد کو طرف قمری کے پھیرین اس بنا پر
ہبوط آدم سے تا مولد نبوی چھہ ہزار تین سوا کادن سال دو سوا تیس دن قمری ہوتے ہین
قریب ہفت ماہ کے مولد سے تا آخر سال ہجرت ایکہزار دو سو تریپن سال پس اس حساب سے
ہبوط آدم سے تا آخر سال مذکور سات ہزار چھہ سو چونسٹھہ برس کچھہ مہینے قمری ہوئے مولد
سے تا آخر سال مذکور ایکہزار دو سو اٹھارہ سال قمری و ساٹھہ دن ہوتے ہین تقریبا بمدت
قریب دو ماہ کے ہی اسلیے ہبوط آدم سے تا آخر سنہ مذکور سات ہزار تین سو اکہتر سال
شمسی ہوئے یزدجرد پر سلطنت فرس زمانہ عثمان مین ختم ہو گئی سنہ اکتیس ہجری مین وہ مارا گیا
طبری نے کہا ساری عمر عالم کی آدم سے تا ہجرت مطابق زعم یہود کے چھہ ہزار چھہ سو بیالیس
برس ہوئے حسب قول نصاری چھہ ہزار سال موافق زعم فرس تا قتل یزدجرد چار ہزار
ایکسو اسی سال انکے نزدیک سنہ تیس ہجری مین وہ مارا گیا ہی مسلمانون کے نزدیک
درمیان آدم و نوح کے دس قرن ہوئے ہر قرن سو برس کا اسیطرح درمیان نوح و
ابراہیم کے دس قرن گذرے اسی طرح درمیان ابراہیم و موسی کے دس قرن ہوئے
زمانہ فترت کا درمیان عیسی علیہ السلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند سو برس ہی واللہ اعلم

ذکر فراعنۂ مصر ملوک قاہرہ

مصر مین اگرچہ قبطی یونانی عملیقی سب قسم کے آدمی بستے تھے لکن قبط زیادہ تھے انھین کی
بادشاہی تھی صابیہ بھی یہان رہتی بت پوجتی تھی طوفان کے بعد بڑے بڑے انواع
فنون کے عالم اس جگہہ ظاہر ہوئے خصوصا طلسمات و نیرنجات و کیمیا کے شہر منف اس
مملکت کی کرسی تھا یہانتک کہ ولید بن مصعب جسکا لقب فرعون ہی اور وہ عمالقہ سے تھا

پادشاہ مصر ہوا حضرت موسی علیہ السلام اسی کے وقت مین تھے قرطبی نے کہا فرعون
قبطی تھا اسنے دعوی ربوبیت کا کیا اسکا قصہ قرآن مجید مین آیا ہی بیشتر جگہ اس ملعون کا
نام مذکور ہی فرعون کے بعد مسماۃ دلوکہ قبطیہ نے مدت تک حکمرانی کی جب بخت نصر نے
مصر پر غلبہ پایا تو چالیس برس تک مصر ویران رہا جب دولت بنی بخت نصر کی ختم ہو گئی
طبی رست والے فرس نے اوسپر غلبہ کیا بقراط حکیم اسی کے زمانے مین تھا یہانتک کہ سکندر
مصر پر غالب آیا جب مصر مین اسلام پھیلا پہلے بنی امیہ پھر بنی عباس خلیفہ رہے پھر قرامطہ
کا زور ہوا پھر سلاطین طوائف الملوک مسلط ہو گئے پھر دولت عثمانیہ کے قبضے مین آیا اب خدیو
کے ہاتھ مین ہی توفیق پاشا خدیو مصر ماتحت سلطان روم ہین مصر خاص کے لیے کتب
تاریخ علیحدہ لکھی گئی ہین اس زمانے مین رئیسہ معظمہ بھوپال نے بعد اسمعیل پاشا و توفیق پاشا
چند کتب دین مطبع بولاق مین طبع کرائے جیسے نیل الاوطار فتح الباری روضہ ندیہ جلا العینین
وغیرہ یہ مطبع خاص خدیو کا ہی خدا ہمیشہ خدیو کو توفیق خیر بخشے

ذکر ملوک عرب قبل اسلام

سب سے پہلے یمن مین قحطان بن عابر بن شالخ آئے پھر یعرب بن قحطان یمن کا پادشاہ ہوا
سب سے اول عربی زبان اسی نے بولی پھر اوسکا بیٹا یشجب پھر اوسکا بیٹا عبد شمس جسکو
سبا کہتے ہین پادشاہ ہوا زمین عرب مین سدّ اسی نے بنایا ہی جس سے ستر نہرین نکلی ہین
پھر اوسکا بیٹا حمیر بن سبا والی ہوا یہانتک کہ بلقیس بنت ہدہاد نے بیس برس حکومت کی
پھر نکاح مین سلیمان علیہ السلام کے آئی پھر ذو نواس مالک ہوا جو یہودی تھوتا اوسکو
آگ کے خندق مین ڈالتا اسیکو صاحب الاخدود کہتے ہین پھر ذو جدن مالک ہوا یہ آخر
ملوک حمیر ہی دو ہزار بیس برس تک اس گھر مین سلطنت رہی تب پادشاہ امرت مین
چبیس ہوئے پھر یمن مین چار حبشیون آٹھ پارسیون نے حکومت کی یہانتک کہ اسلام
آیا اہل یمن مسلمان ہو گئے وللہ الحمد یمن کے فضائل قرآن وحدیث دونو سے ثابت ہین

سلسلۃ العسجد مین کچھ لکھے گئے ہین تفصیل ربیع ہین جطرح ساگ بھاجی اُگتی ہی یمن مین اسطرح اولیا ہوتے ہین یمان کے فقہ کا بھی وہی اعتبار ہی جو یمان کے ایمان و حکمت کا اعتبار ہی مسلم کی حدیث مین آیا ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان عہد اسلام مین یمان جتنے ایمہ یعنی ملوک یمن ہوئے اگرچہ زیدی تھے مگر اہل بیت تھے علم مین مجتہد مستقل تھے فروع مین حنفی اصول مین معتزلی تھے خدا نے حافظ محمد بن ابراہیم وزیر سید اسمعیل امیر امام شوکانی کو پیدا کیا یہ قاضی القضاۃ صنعا تھے طرف سے امام منصور باللہ کے ان سب نے مذہب زیدی کا خوب ہی قلع و قمع کیا متعدد کتب رد مین لکھے سنت صحیحہ کا رواج دیا و للہ الحمد

ملوک حیرہ

یہ حیرہ زمین عرب ہی پہلے اس مین کا پادشاہ مالک بن فہم اولاد یعرب سے ہوا اسکا ملک اکاسرہ سے پہلے تھا پھر لخمی والے پادشاہ ہوئے اول پادشاہ انکا عمرو بن عدی تھا یہانتک کہ منذر بن نعمان مالک ہوا عرب اوسکو مغرور رکھتے تھے یہانتک کہ خالد بن الولید نے حیرہ کو فتح کر لیا

ملوک غسان

یہ قیاصرہ کے عامل تھے عرب شام پر اصل غسان کے یمن سے ہی اولاد کہلان بن سبا سے پہلا پادشاہ انکا جفنہ بن عمرو تھا پچھلا جبلہ بن ایہم جو زمانہ عمر بن الخطاب مین مسلمان ہو گیا انکی مدت چارسو برس یا چھ سو سال کہتے ہین

جرہم

یہ دو قسم ہین ایک زمانہ عاد مین تھے وہ اور انکی خبر دو نومٹ گئی وہ عرب بادیہ کہلاتے تھے دوسرے جرہم اولاد قحطان سے تھے یعرب مین کا پادشاہ اس کا بھائی جرہم حجاز کا پادشاہ تھا اسمعیل علیہ السلام سے میل اسی جرہم کا ہوا انھون نے اس قوم مین اپنا بیاہ کیا منجملہ ملوک عرب ایک عمرو بن لحی ہی جسنے کعبے مین بت رکھے عرب نے اونکو پوجا یہانتک کہ اسلام آیا ابن خلدون نے کہا سارے عرب کا نسب تین طرح پر ہی ایک عدنان دوسرے قحطان

حمیر کے قضاعہ سدان اولاد اسمعیل سے ہی اسی طرح قحطان موافق ظاہر کلام بخاری کے قضاعہ
حمیر سے تھا لیکن نسب بعید مین طرح طرح کے ظنون ہین یقینی بات معلوم نہین ہوسکتی

ذکر امم

امت کہتے ہین گروہ کو کسی جنس حیوان کا گروہ ہو وہ امت ہی حدیث مین آیا ہی اگر کتی
ایک امت منجملہ امم کے نہوتی تو مین انکے مارڈالنے کا حکم کرتا

امت سریان

یہ امت سب سے پہلے تھی آدم اور اونکی اولاد اسی زبان مین بات چیت کرتے تھے ملت کی صابی
تھی یہ کہتے ہین ہمنے دین شیث وادریس علیہما السلام سے حاصل کیا ہی آپکی کتاب کا نام صحف
شیث ہی سات نمازین پڑھتے تیس روزے رکھتے تھے کعبہ کی تعظیم کرتے شہر حران مین ایک گھر
تھا اوسکا حج کرتے اہرام مصر کی عظمت کرتے کہتے ہین ایک ہرام مین قبر شیث کی دوسرے
اہرام مین قبر ادریس کی ہی تیسری قبر صابی بن ادریس کی بتاتے ہین اہل ہند مین مشہور ہی
کہ قبر شیث کی اجودھیا مین ہی جسکو اب اودھ کہتے ہین یہ شخص کھنو کے ہی یہ قبر بہت بڑی
ہی خدا جانے سچ ہی یا نہین ادریس کا آسمان پر جانا قرآن پاک سے ثابت ہی پھر اونکی قبر اہرام مین
کہان سے آئی ابن حزم نے کہا ہی صابئین کا دین وہی زمین کے سارے دینون سے پہلے کا
دین ہی جب اونکے دین مین حدثات یعنی بدعات ظاہر ہوئے اللہ تعالے نے ابراہیم
علیہ السلام کو بھیجا جسپر آج ہم قائم ہین شہرستانی نے کہا یہ دین ابراہیمی سے لڑتے ہین مدار
انکے مذہب کا تعصب روحانیات پر ہی

امت قبط

یہ اولاد حام بن نوح سے ہین مصر مین رہتے تھے بہت سی گروہ انمین آگلے پہلے زمانے مین
سب صابئہ تھے یہان کے ملوک کو فراعنہ کہتے ہین ہیاکل و اصنام کو پوجتے یہ امت اقدم
امم عالم ہی انکا ملک بہت دن رہا خاص ملک مصر تھے آدم سے لیکر اسلام تک جیسا

چھین لیا کبھی اوسپر عمالقہ غالب ہوگئے کبھی فرس کبھی روم کبھی یونان پھر آخر کو قبط لغاب ہوئے یہانتک کہ مملکت اسلام مین سب مٹ گئے

امت فرس

یہ کرمان واہواز وغیرہ اقالیم کے بادشاہ تھے جو وسط معمور دنیا ہی آرض فارس کو جو جیحون کی پرنی ہی ایران کہتے ہین جو اوسکی وری ہی اوسکو توران بولتے ہین فرس کے نسب مین اختلاف ہی ارم بن سام کی اولاد ہین یا یافث کی نسل وہ کہتے ہین کہ ہم کیومرت کی اولاد ہین جو انکے نزدیک آدم ابو البشر تھے کیومرت کے زمانے سے اسلام تک ملک انہین رہا بیچ مین تھوڑی مدت جو غلبہ ضحاک وافراسیاب ترکی کا ہوا وہ لائق اعتبار نہین سب امم کے نزدیک ملوک فرس اعظم ملوک عالم ہین بڑے عقلمند منتظم ملک تھے دیلم جیل کرد انھین کے گروہ ہین انکی ملت قدیم کیومرتیہ ہی آلہ قدیم کو یزدان کہتے ہین نور بتلاتے ہین الہ مخلوق کو ظلمت سے اہرمن نام رکھتے ہین آول کو اللہ ثانی کو ابلیس بتاتے ہین آصل دین انکا تعظیم نور کے بچا ظلمت سے ہی آسیلئے آگ کو پوجتے ہین آذربیجان سے زردشت نکلا فرس اوسکے دین مین آگئے اوس نے ایک نیا خدا نکالا جسکا نام فارسی مین اہرمزد رکھا اوسکو خالق نور وظلمت ٹھہرایا وحدہ لاشریک لہ بتایا زروشت نے کہا ہر دن خدا اسنے ایک خلق کو بنایا جیسے آسمان زمین پانی نبات حیوان انسان یہانتک کہ چھ دن مین ساری خلق پوری کی انمین چار پانچ عیدین ہوتی ہین جب سے انکی سلطنت گئی خصوصًا بعد فتوح اسلام کچھہ لوگ انکے گجرات ہند ممبئی کی طرف آبسے اب تک وہان موجود ہین لکن سب کے سب جاہل کوئی عالم انمین نظر نہین آتا

امت یونان

ایک آدمی اللن نام جہتر برس بعد موسی علیہ السلام کے پیدا ہوا اوس سے یہ امت نکلی یہ شاعر وفصیح لوگ تھے بخت نصر کے زمانے مین انمین فلسفت آئی حکیم ابید قیلس زمانہ داؤد علیہ السلام

مین تھا فیثا غورس زمانہ سلیمان علیہ السلام مین لکن یہ صحیح نہین اسلیے کہ بخت نصر چار سو
برس بعد سلیمان علیہ السلام کے ہوا آباد یونان کی جانب شرق دعرب قسطنطنیہ بالائی جیج
بحر محیط درمیان بحر روم و بحر قلزم کے واقع ہین بحر قلزم کا قدیم نام بحر نیطس ہی یہ امت
باتفاق محققین اولاد یافث سے ہی مگر کسی نے یہ کہا کہ روم مین اولاد عیص بن یعقوب
علیہ السلام سے آنکے ملوک بھی بڑے بادشاہ فخر مند تھے یہانتک کہ روم انپر غالب آگئے
انھین دو سلطنتین بہت بڑی ہوئین ایک سکندر کی ایک قیاصرہ کی جنکے بعد اسلام آیا
سب علوم عقلیہ انھین سے لیے گئے ہین جیسے منطق طبیعی الٰہی ریاضی اِنکے عالم کو فیلسوف
کہتے تھے تالیس ملطی فلسفی زمانہ بخت نصر مین تھا لقمان کا شاگرد فیثاغورس کو زعم تھا
کہ مینے آواز فلک سنی مقام ملک مین پہونچا کوئی چیز زیادہ تر لذیذ حرکات افلاک سے
نہین ہی ایک سو چھانوے برس بعد بخت نصر کے بقراط حکیم پیدا ہوا اس حساب سے دو
ایکہزار ایک سو کچھ اوپر ستر برس پہلے ہجرت سے تھا سقراط غار مین جا رہا اوسنے لوگون کو
شرک و بت پرستی سے منع کیا بیچارا مارا گیا افلاطون اوسکی جگہہ بیٹھا یہ بڑا حکیم تھا کوئی
اوسکا مقابلہ خلق مین نکر سکتا تھا حکمت کا سبق دیتا تا میانہ کے نیچے دھوپ سے بچکر چلنا
اوسکے شاگرد مشائین کہلاتے ہین زمانہ سکندر رومی مین تھا اسکندر و ہجرت کے بیچ مین
نو سو چونتیس برس کا فاصلہ ہی اس حساب سے افلاطون کچھ اس سے پہلے تھا سقراط اوس سے
بھی کچھ قبل تھا لیس تقریباً درمیان سقراط اور ہجرت کے ہزار برس اور درمیان افلاطون اور
ہجرت کے ہزار سے کچھ کم مدت ہوئی طیماوس شاگرد ارسطو مثل شیخ افلاطون سے ہی
مغرب سے تا شرق غالب معمور کا بادشاہ ہوگیا فارس سے تا سند سندھ سے تا ہند اوسنے
لے لیا فور ہند کا بادشاہ اوس سے لڑا ہار گیا سکندر نے اوسکو قید کر لیا سارا ہند چین تک
لے لیا ارسطو سے فلسفہ سیکھکر فرد زمانہ ہوگیا برقلس ارسطو کے بعد تھا اوسنے ایک کتاب
بنائی جسمین بابت قدم عالم شبہہ کیا طیمو خارس حکیم ریاضی جسکا ذکر بطلیموس نے مجسطی مین کیا ہے

چارسوبیس برس پہلے بطلیموس سے تھا رصد کواکب کو اوسی نے نکالا بطلیموس کا زمانہ
جالینوس سے تھوڑا پہلے تھا بطلیموس کی رصد اور ماموں خلیفہ کی رصد مین چھ سو نوے برس
کا فاصلہ ہی ماموں کی رصد بعد دو سو ہجری کے ہی جو وقت شروع آیات قیامت کا ہی
بموجب حدیث شریف کے الآیات بعد المائتین اسلام مین رصد کا بنتا جو خلاف طریقہ
اسلام ہی علامت قیامت ٹھہرا رصد بطلیموس سے تا ہجرت چار سو نوے برس تقریباً ہوتے
ہین جالینوس سے تا ہجرت چار سو برس کچھ اوپر ہوئے ملل نحل ابن خلدون وغیرہ کتب
مین حکما کو نام بنام ذکر کیا ہی یہ یونانی حکیم سب کے سب کفار تھے انکے علوم کا علوم اسلام مین
جو زمانہ ہارون رشید سے عربی مین ترجمہ ہو کر دخل ہوا یہ ایک بڑا وسیلہ
دین اسلام کا ابلیس کے ہاتھ آیا ابتدا مین نیت علماء اسلام کی اچھی ہوگی واسطے الزام خصوم
کے اونکے مسلمات و دلائل عقلیہ سے اس علم کو سیکھا ہوگا لکن بعد ایک مدت کے اون فنون
کو متاخرین علماء اسلام نے سرمایۂ فضیلت سمجھا اصل مقصد سے دور پڑ گئے اس حیص بیص مین
مزاولت کتاب و سنت کی انمین سے بالکل جاتی رہی الا ماشاء اللہ روز بروز غربت اسلام
بڑھتی گئی یہانتک کہ اب مسلمانی نام کی رہ گئی ہے جو علم اس ملت حقہ اور امت مرحومہ کا تھا
اہل امی و دہریہ اوسکے علماء کو جاہل سمجھنے لگے جنکو مذاہب حکماء اور اونکے قیل وقال پر
اطلاع حاصل ہی اونکو فاضل کہنے لگے عکس القضیہ ہوگیا باطل حق ٹھہرا حق باطل سمجھا گیا انا للہ

ذکر امت یہود

یہ اولاد یعقوب علیہ السلام ہی انکے بارہ بیٹے تھے جنکو اسباط کہتے ہین یہود ان سے عام ہین
اسلیے کہ بہت سے عرب و روم و فرس بھی یہودی ہوگئے جو بنی اسرائیل نہ تھے یہود مین بہتر
فرقے ہین خدا نے اِنپر غصہ کیا نبوت و ملک دونو کو انسے لے لیا مغضوب علیہم سے یہی
مراد ہین محتاجی و ذلت قیامت تک انکے نصیب مین آئی انمین اگر کوئی قدرے آسودہ ہی
تو وہ بھی فقر ظاہر کرتا ہی اسلام سے انکو نہایت عداوت ہی آبیا و روس و روم و اصفہان

ولبعض بلاد ہند مین ابتک موجود ہین

امت نصاری

یہ مسیح علیہ السلام کی امت ہی تجسد کلمہ مین مذاہب مختلفہ رکہتے ہین تثلیت کے قائل ہین
کہتے ہین یہود نے مسیح کو قتل کرڈالا سولی پر چڑہایا مگر یہ غلط ہی یہود نے جسکو قتل کیا وہ ہم
صورت مسیح تہا نہ خود مسیح خدا نے مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بلا لیا قرآن مین اسیطرح ہی
آخر زمانے مین مسیح آسمان سے زمین پر آوینگے دین اسلام کے موافق حکم کرینگے حالات اس
زمانے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ وقت جو اونکے نزول کا ہی اب سر پر آگیا شاید یہی چودہوین
صدی ہو اللہ ایسا ہی کرے کہ ہم اونکو اپنی آنکہون سے دیکہین کلیجا ٹہنڈا کرین نصاری
مین بہتر فرقے ہین انجیل مین ولادت مسیح سے تا رفع مسیح اخبار لکہے ہین چار شخصون نے انجیل
لکہی فلسطین نے عبرانی مین مرقوس نے رومی مین لوقا نے یونانی مین یوحنا نے بہی یونانی مین
اس دین مین صابیہ روم داخل ہوگئے ارمن روم بلغار گرج چرکس انکی قومین ہین پہر گرج
وچرکس مسلمان ہوگئے روم کے مسلمان اصل مین نصرانی تہے سوریہ حلب بغداد مین ابتک
بہت نصاری ہین انکی زبان عربی ہی باقی نصاری آورپا امریکا وغیرہا مین بستے ہین انمین
کوئی جرمنی ہی کوئی انگریز کوئی فرنساوی کوئی طلیانی کوئی روس ہند کے حاکم آج یہی انگریز
ہین جنکو برطانی بہی کہتے ہین سورۂ فاتحہ میں مراد ضالین سے یہی امت ہی باتفاق مفسرین
تیس برس ہوئے زمانۂ غدر ہند سے پہلے کسی قدر اس امت کو توجہ طرف انجیل کے تہے
اب تو فقط برای نام ہی تسبب کے سب راہ ورسم فلاسفۂ یونان بجالاتے دہریہ کا مذہب
برتتے ہین تمام خلق سے اسی امر کے طالب ہین کہ چال ڈہال انہی کی ہو کسی قوم کی اصل طریقے اوس
قوم پر باقی نرہے اگرچہ ظاہر مین سب کو آزادی مذہب دے رکہے ہین لکن ہر جگہہ بابت
امور مذہبی لتعرض سنا جاتا ہی دنیا کی محبت مال کی طلب ہر قوم و مذہب مین ایک نوع خاص
پر تہی لکن اس امت نے جسقدر انہماک جمع مال مین کیا جو کچہہ الفت دنیا کے ساتہہ پیدا کی کسی

دوسری امت مین کتب تاریخ وغیرہ سے معلوم نہین ہوتی یہی وجہ ہوئی اُنکے لیئے ترک شرائع انجیل کی تصدیقا یہ بھی ہمیشہ دیکھا سنا جاتا ہی کہ بعض لوگ اعلی اوسط ادنی اس امت کے دفعتاً فوقتاً بتوفیق الٰہی آفاق متفرقہ مین مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے ہین گو نقصان مال وعزت ہوا سمین بھی شک نہین کہ جو بیدار مغزی توانین ملک داری انکو ملی ہی وہ کسی دوسرے کو میسر نہوئی اس عقل وشعور پر اگر کبھی یہ امت مسلمان ہوجاتی تو شائد نظیر انکا دنیا مین میسر نآتا جسطرح نسل ہلاکو خان نے اسلام قبول کرلیا تھا مگر انمین سلیقۂ ملکداری وآبادیٔ دنیا وتحصیل دنیا کا ایسا نہ تھا جیسا انمین ہی وہ دنیا کو ویران کرتے تھے خون کی ندیان بہاتے تھے یہ جان نہین لیتے فقط مال لیتے ہین ایمان لیتے ہین

امت ہنود

یہ بہت فرقے ہین ملل ونحل مین انکا ذکر نام بنام کیا ہی انمین بت پرست آتش پرست براہمہ نجومی ہو وغیرہ سب طرح کے لوگ ہین انکی نجوم خلاف نجوم روم وعجم ہی ملک ہند نہایت وسیع اقلیم ہی پرانا شہر اس ملک کا جسکو زمانۂ آدم سے قابیل کا بسایا ہوا بتاتے ہین قنوج ہی جو وطن ہی کاتب حروف کا اب وہ بالکل ویران ہی اقلیم ہند مین صد دستار وصد گفتار مشہور ہی ہر قطر کی ہندی بولی جدا ہی ہر سمت کی پوشش علحدہ ہی ہر علاقے کی راہ ورسم نئی ہی رسوم مذہبی علحدہ ہین انکے مشرق مین چین کا ملک بدہ کا مذہب ہی ہنود مین چھتیس کروڑ معبود ہین اتنی تعداد نفری آج خود اقوام ہنود کی بھی نہین یہ عجب قوم ہی جسنے ساری کائنات کو پوجا حجر شجر مدر پانی آگ حیوانات وغیرہ کوئی چیز جہان بھر کی نہین ہی جو انکی پرستش سے بچی ہو عجائب پرستی انکا شیوہ ہی یہانتک کہ ابتداء حدوث مین ریل گاڑی کو بھی پوجا نہ پوجا تو ایک خدا کو نہ پوجا سبکو پوجا انکا مذہب بھی اقدم مذاہب عالم ہی پہلے بید پر دارمدار تھا پھر جب سے پران نکلے توحید بید موقوف ہوکر انواع شرک وکفر کا انمین رواج ہوا اس قوم کو کبھی حوصلۂ مناظرہ کا ساتھ اہل اسلام وغیرہ کے

ونتھا آخر زمانہ آخر مین بعض ہنود نے جرات رد اسلام پر کی اہل اسلام سے نے بعض تو مسلمانوں
نے تحریر او تقریر یا خوب افہام خصوص کیا حال مین بعض ہنود نے پھر طریقہ مذہب تبدیل کو
بعض سے توحید خداوند ثابت ہی آمادہ کرنا چاہا ہی اگر یہ بات سچ بھی ہو تو کیا فائدہ اسلیے کہ توحید
بدون اقرار رسالت کے ہرگز نافع نہین نہ ہنود کو نہ کسی اور دین والے کو رسالت کا اقرار
اہی او مید قت نافع ہی جب سب کتب و انبیا پر ایمان لا کے نبی آخر زمان کی تصدیق کرے
اونکے فرمانبردار رہے نہین تو اہل ہو ورنہ کو وہ کشتہ ان دکا برادر دون ہی ایک خدا او ر خدا تین جنکے
کے تو بعض اہل ملل بھی قائل رہے لیکن اتنے معبودون کے قائل سوا ہنود کے کوئی دوسرا

فرقہ معلوم نہین ہوتا

تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی — بگذار خدائے کہ بصد رنگ تراشی

عقیدۂ وحدت وجود جو جہلۂ صوفیہ مین مروج ہو گیا ہی وہ اسی قوم کے قدما سے ماخوذ ہی
کہ ہر چیز مین خدا کا انس قرار دیکر ساری خلق کی پوجا کرتے ہین خلق کو خالق سے جدا نہین سمجھتے
سات سو برس ہوئے جب سے اسلام اس ملک مین آیا اقوام مختلفۂ اسلام نے حکومت
کی جیسے غوری خلجی بہمنی آخر مین تیموری خاندان کی جو اولاد چنگیز خان سے تھی حکومت
ہوئی زمانۂ غدر سے نام و نشان اونکا مٹ گیا اگرچہ سلطنت تو آخر زمانۂ عالمگیر بادشاہ سے
اکھڑ گئی تھی لیکن اب خالص حکومت نصرانیہ ہی بلا مزاحمت غیر چند راجہ نواب جو برای
نام کسی قدر زمین کے والی رکھے جاتے ہین وہ سب فرمانبردار اس حکومت کے مثل نوکرون
کے ہین بلکہ نوکر ان سے اچھے ہین

امت سند

یہ مغربی ہند مین جانب بحر بستے ہی اس ملک کو لان سے کہتے ہین ایک جانب اسکی خشکی
مین پہاڑ کی طرف ہی دوسری جانب دریا کی طرف سنا ہے ملک سند کو تبیل بھی بولتے ہین
ملتان کشمیر اسی کے شہر ہین پہلے مسلمان غالب تھے اب اوسپر نصاری حاکم ہین آج کل

کشمیر ہاتھہ مین راجہ جموں کے ہی

امت سوڈان

یہ اولاد حام سے ہین انکے دین مختلف ہین کوئی مجوس کوئی مار پرست کوئی بت پرست جالینوس نے کہا انمین دس خصلتین ہین جنکے ساتھہ یہ مخصوص ہین بال گھونگر داڑھی کم تھیلی پھیلے ہونٹ موٹے دانت تیز کھال بدبو رنگ کالا ہاتھہ پاؤن مین بوائی نرد نہایت ناچنے والے بڑی امت انمین حبش ہی انکا ملک حجاز کی برابر مین ہی بیچ مین دریا انکے شہر بڑے لنبے چوڑے ہین انمین کا خصی بڑے فخر کا خصی ہوتا ہی تو یہ انکی قوم ہی لقمان حکیم جو داؤد علیہ السلام کے ساتھہ تھے قرآن مین اونکا ذکر ہی اسی قوم سے تھے ذوالنون مصری بلال بن حمامہ مؤذن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انھین مین سے تھے قوم بجا نہایت کالی ہی ننگے رہتے ہین بت پوجتے ہین مگر سوداگرون سے اچھی طرح پیش آتے ہین قوم دمادم نیل کے کنارے پر بستی ہی بلاد زنج سے کچھہ اوپر ہٹ کے یہ سوڈان مین متفرق ہین دین مین مہمل ہین انھین مین سے ایک زنگی ہین کالے بھرے بت پرست نہایت سخت دل ایک تکرور ہین جو غربی نیل پر آباد ہین انمین کچھہ کافر کچھہ مسلمان ہین ایک قوم کانم ہی انکا مذہب مالکی ہی انکا شہر سارے سوڈان کے شہرون سے بڑا ہی انتہا جنوب مغرب مین رہتے ہین

امت صین

انکے شہر بہت لنبے چوڑے ہین مشرق سے تا مغرب دو ماہ کی راہ سے زیادہ تر طول و عرض مین ہین دریائے ماچین سے جنوب مین تا سد یاجوج ماجوج شمال مین بلکہ عرض مین طول سے زیادہ ہین یہانتک کہ ساتون اقلیم پر شامل ہین چاین کے لوگ سیاست و عدل مین بہت اچھی صناعت مین نہایت کامل قد چھوٹے سر بڑے مذہب مختلف رکھتے ہین کوئی مجوس کوئی وثنی کوئی آتش پرست بڑا شہر انکا جمدان ہی اقصے چین

جسکو صین السین کہتے ہین وہ بہت شرق مین نہایت آبادہی آور سکے بعد سواسمندر کے کچھ نہین جزاشہرہین کہ سیلی نام ہی

بنی کنعان

یہ اہل شام ہین یہان سام بن نوح بسبب اسلیے اسکا نام شام ہوا ایک گروہ اِن کا مغرب مین جا رہا جنکو بربر کہتے ہین ہے رہتے کیجا یہ نہین جا تتی ہر نام کہین فونس زرات کہین صبح کہین شام کہین د سام کا نام عبرانی مین شام ہی بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ جو کنعان اولاد حام ہین اونھین مین بربر ہین

بربر

بعض کے نزدیک نسل حام سے ہین وہ کہتے ہین ہم نسل قیس عیلان د صہناجہ ہین بعض کو زعم ہی کہ یہ اولاد افریقیس حمیری ہین قوم زناتہ اسی سے یون کہتے ہے کہ ہم نخمی ہین صحیح یہی ہی کہ اولاد کنعان بن مازیغ بن حام ہین آنکے بریادشاہ کا لقب جالوت تھا جب داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا ہو کنعان پریشان ہوگئے ایک گروہ مغرب مین جا رہا جو بربر کہلاتا ہی بربر کے قبائل بہت ہیں یہ لوگ سکونت صحرا مین مثل عرب کے ہین اُنکی زبان عربی کے سوا ہی اوسکے اصول ہین فروع مختلف ہین سب ترجمے کے محتاج ہین

امت عاد

عاد اولاد سام بن نوح سے ہی آنکا ملک احقاف نام متصل یمن کے تھا پہلا بادشاہ اُنکا شداد ہی جسنے جنگل عدن مین ارم بنایا سونے کے پتھر یاقوت زمرد کے کھم لگائے بہشت کا نمونہ دکھلایا مگر سچ یہ ہی کہ ارم کی کہانی واہیات ہی نعوذ مفسرین نے اس حکایت کو ذکر کیا ہی قرآن شریف مین ارم ذات العماد سے قوم مراد ہی نہ گھر یہ قوم سخت قوی تھی پہاڑ کو کول گھر بناتے آنکے قصے سب مضطرب ہین صحت سے دور ہین

امت عمالقہ

اولاد عملیق بن لاوذ بن سام سے ہین طول و جسیم تھے ہین شل ہین پہلے صنعا رہین یا وتر سے پھر حرم ہین آئے
ایک جماعت شام مین گئی ہجر ین الون سے اول موسی پیغمبر یوشع لڑے فراعنہ مصر اور کنعانی اور ملوک یثرب و خیبر
انہین مین سے تھے افغانون کا نسب بھی انہین سے ملتا معلوم ہوتا ہی اسلام مین عمالقہ کو افاغنہ کہنے لگے واللہ اعلم

امت عرب

جاہلیت کے عرب مختلف اقوام و مذاہب کے تھے عرب اول کو بائدہ کہتے ہین ان کا
حال مفصل معلوم نہین ہو سکتا یہ وہی عاد و ثمود و جرہم اول ہین جرہم ثانی جو نسل قحطان
سے تھے عربی بولتے انکو مستعربہ کہتے ہین آدم و نوح سے لیکر قحطان سے پہلے کسی نے
عربی زبان نہین بولی تب عجمی بولتے تھے اسمعیل علیہ السلام نے جرہم سے عربی سیکھی
یہ تیسرا طبقہ عرب کا ہی جسکو تعاربہ کہتے ہین عرب مین عرب عاربہ ہین نسل قحطان سے
یہ امت اقدم امم ہی بعد نوح کے قوت و قدرت و آثار ارض مین سب سے بڑے تھے یہ اول
جیل عرب ہی ساری خلق مین اس امت مین بھی ملوک ہوئے

عرب مستعربہ

اولاد اسمعیل علیہ السلام کا نام ہی انکو مستعربہ اسلیے کہتے ہین کہ اسمعیل علیہ السلام کی زبان
عبرانی تھی تھیر اونھون نے عربی سیکھ لی تھی اسمعیل سے تا ہجرت دو ہزار سات سو ز ائد
برس ہوئے وہان قبائل جرہم تھے اونھین بیاہ کیا تھا اونکی بولی عربی تھی بارہ بیٹے پیدا ہوئے
بنین سے ایک قیدار تھے قبر ہاجرہ و اسمعیل حجر مین ہی اسمعیل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم جو سلسلۂ نسب قبائل قریش ہی اوسمین بڑا اختلاف ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم عام فیل مین پیدا ہوئے قصہ اصحاب الفیل کا منصوص قرآن ہی ابرہہ جیسے ہاتھی
لیکر کعبہ شریف پر چڑہائی کی حبشی تھا یہ حبشی مالک یمن ہو گئے تھے ابابیل نے آکر اسکو
ہلاک کیا ابابیل کی تاویل چیچک وغیرہ سے کرنا تحریف ہی قرآن پاک کی فرضا کتب تاریخ
سے اگر یہ حادثہ بعینہٖ ثابت نہو تو نہو کلام خالق کے روبرو کلام مخلوق کی کیا وقعت

وہسی ہی یہ کام ملحدون کا ہی نہ مسلمانون کا حضرت کے زمانے مین بھی کافر منافق قرآن
کے کلام اللہ ہونے مین شک شبہہ کرتے تھے اوسی جنس کے لوگ اس زمانے مین بھی ظاہر
ہوئے ہین لیکن حزب خدا ہمیشہ غالب ہی علماء اسلام نے ان لوگون کی تفاسیر وتحاریر کا
خوب ہی خاکہ اوڑایا ہی اور دروغگویون کو گھر تک پہونچا یا والحمد للہ عرب عاربہ مین
بنو جرہم ہین جو حجاز مین رہتے تھے اور بنو سبا ہین حمیر وکہلان اوسکی نسل ہی سارے قبائل
یمن اور ملوک تبع اولاد سبا سے ہین سوا عمران اور اوسکے بھائی مزیقیا کے سب تبابعہ
اولاد حمیر بن سبا سے تھے یہ دونو نسل کہلان سے ہین بنو کلب نسل قضاعہ سے ہین دومۃ الجندل
وتبوک واطراف شام مین بزمانۂ جاہلیت تھا رہے زید بن حارثہ اسی قوم بنی کلب سے تھے
اوس وخزرج جو دو قبیلے انصار کے ہین اور مدینے مین رہتے تھے قبیلۂ ازد سے تھے خزاعہ
وغیرہ بھی بطون ازد سے ہین از دنسل ہی قضاعہ کی تولیت بیت اللہ انکے ہاتھ مین تھی
یہانتک کہ قصی بن کلاب نے چھین کر حوالۂ قریش کے کیا یہ کنجیان تمھارے باپ
اسمعیل کے گھر کی تمکو پھیرے دیتا ہون بدون عار وظلم کے پھر قصی نے غلبہ پا کر خزاعہ
کو جو نزدیک اکثر کے یمنی تھا مکے سے نکالدیا بنو مصطلق جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے لڑے اسی قوم خزاعہ سے تھے بنی دوس تہامہ مین ہیں اطراف عراق مین انکی دولت
تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انھین مین سے ہین

امت اسلام

اس اعتبار سے کہ اصل دین جملہ بنی آدم کا فطرت تمام نوع بشر کی یہی توحید بار تعالی پر ہی
یہودی نصرانی مجوسی ہندو ہو جانا کسی کا پیچھے سے بعد ولادت کے جو ہوتا ہی وہ اور بات
ہی یہ امت اقدم جملہ ملل متقدمہ ہی آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم رسل سارے پیغمبر و
رسول اور اونکے اتباع اسی ملت اسلامیہ پر تھے سلام جو تحیت اسلام ہی زمانۂ ابو البشر
سے جاری ہی پھر ابراہیم علیہ السلام نے اہل توحید کا نام مسلمان بصراحت تمام رکھا

اپنی جان کو مسلم ٹھہرایا قرآن شریف مین ہی ھو سماکم المسلمین من قبل سو اہود
وصالح علیہما السلام کے جو بعد نوح قبل ابراہیم علیہما السلام آئے تھے جتنے پیغمبر تا ختم رسل
ہوئے وہ سب بعد ابراہیم علیہ السلام کے آئے بلکہ خود ابراہیم خلیل کی نسل و فرع ہی مین
تھے اسلیے ساری دنیا کے ملت والے تعظیم و توقیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کرتے چلے آتے
ہین سو یہ سب نبی و رسول مسلمان تھے اسلام ہی کیطرف اپنی اپنی امت کی دعوت کرتے رہے
تھوڑا اختلاف بابت فروع مسائل کے جو بعض ادیان انبیا مین تھا وہ بحکم باریتعالی بحسب
مقتضای قوت و ضعف امم و تباین اطوار اقوام مختلفۂ بنی آدم تھا اصول اسلام جو اصل طفس
ملت ہر رسول و نبی کے ہین اونمین سوای اتفاق جملہ شرائع کے کبھی ادنی اختلاف بھی
نہین ہوا اسی وجہ سے قرآن شریف مین ذکر ایمان لانے کا سب رسولون سب کتابون
پر فرمایا ہی جب آدمی ایک پیغمبر وقت پر ایمان لایا گویا سب انبیا رگذشتہ پر ایمان لایا اب
اوسکو ضرور ہی کہ وہ اپنی زبان سے بھی اقرار اس بات کا کرے کہ اٰمنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ وشرہ حدیث مین آیا ہی سب انبیا آپسمین علاتی بھائی
ہین انکی مائین جدا دین ایک ہی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت ابی ہریرہ سے اس اعتبار
کہ ہر ملت و امت کا نام جدا جدا تھا مثلا اہل توراۃ یہود کہلاتے ہین اہل انجیل نصاری
بید و پران والے ہنود ژند و دساتیر والے مجوس صحف شیت والے صابی وعلی ہذا القیاس
اس امت وسطا کا جو آخر امم خیر ملل بنی آدم ہی اسکے بعد پھر کوئی امت تازہ و ملت جدیدہ
قیامت تک نہو گی امت اسلام و ملت اسلامیہ نام ہی یہ امت قدیمہ اس زمانہ آخر مین عہد
ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی گئی ہی سو سال ہجرت کے حساب سے ابتک تیرہ سو
برس پورے ہوئے اس امت اسلامیہ مین کوئی قوم خاص نہین ہی جیسے اگلے انبیا کے
اقوام خاصہ تھے عاد قوم ہود کا نام تھا ثمود قوم صالح کا نام تھا بلکہ یہ امت شامل جمیع امم
عالم ہی اسلیے کہ اگلے زمانے مین پیغمبری خاص ہوتی تھی ہر قوم کا پیغمبر علیحدہ آتا تھا ہر پیغمبر کو

اپنی قوم کے احوال سے بحث تھے جنپر وہ بھیجا جاتا تھا دوسرے قوم کی ہدایت ضلالت سے
اوسکو کچھہ کام نہ تھا چنانچہ قرآن وحدیث وکتب تاریخ وغیرہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہی نوح
علیہ السلام کی نبوت بھی خاص تھی مگر بعد طوفان کے عام سمجھی گئی اسلیے کہ سوا نوح والون کے
کوئی آدمی دنیا مین باقی نہ تھا تا اور وہ لوگ سب مومن تھے معہذا اونکی نسل نہ چلی نسل فقط
ہر سہ پسر نوح علیہ السلام کی باقی رہی سو یہ عموم خارجی اتفاقی ہوا تھا بخلاف اس امت مرحومہ کے
کہ جب سے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تمام روی زمین کے لوگ اونکی امت
ٹھہری جسنے اونکو مانا وہ امت اجابت مین ہی جسنے نمانا وہ امت دعوت مین ہی قرآن شریف
مین ہی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین حدیث مین ہی وختم بی النبیون عیسی علیہ
السلام کے بعد چھہ سو برس یا کچھہ کم وبیش گذرے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے آخر انبیاء عالم ٹھہرے اگر خاتم رسل نہوتے تو اس تیرہ سو برس مین ضرور
کوئی پیغمبر یا رسول آتا کتاب لاتا یا نہ لاتا لیکن نہ کوئی آیا نہ کچھہ لایا جسنے اغواء ابلیس سے
انکے بعد دعوی نبوت کا کیا بہت جلد مٹ گیا جھوٹ اوسکا کھل گیا مسیلمہ وغیرہ نے تو اوسی
عہد سعادت عہد مین ادعا کیا تھا لیکن کذاب نکلا اسیطرح باقی مدعین کا حال ہوا یہ آپ ایسے
سچے نبی ورسول آئے جنکی ہر بات کی سچائی ابتک باوجود اس طول مدت کثرت اعادہ کے
ثابت ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہی جو کچھہ کہا ویسا ہی ہوا جسکی خبر آئندہ مین دی وہ مطابق وقوع
پڑی جس خبر کا وقوع ابتک نہین ہوا وہ اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتی ہی ابو ہریرہ سے
کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ سنے گا مجکو اس امت سے یعنی امت دعوت سے کوئی یہودی نہ نصرانی پھر مریگا اور وہ
ایمان نہ لایا ساتھہ اوس دین کے جسکے ساتھہ مین بھیجا گیا ہون لیکن وہ دوزخیون مین ہوگا
اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث سے ایک تو عموم رسالت ثابت ہوتا ہی تخصیص
یہودی نصرانی کی اسلیے ہی کہ یہ اہل کتاب ہین دوسرے یہ بات ثابت ہوئی کہ سوا دین

اسلام کے دوسرا دین مقبول و منجی نہین اسکے بعد قسم کھاکر دوسری حدیث ابی ہریرہ
مین ذکر نزول ابن مریم کا فرمایا اونکو حکم عدل کہا یہ حدیث بھی متفق علیہ ہی اسکے آخر مین
یہ ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا تمھارا جی چاہے تو تم اس آیت کو پڑھو وان من اہل الکتاب
الا لیومنن بہ قبل موتہ الآیۃ یعنی عیسی کے مرنے سے پہلے ہر کتاب والا اونپر ایمان
لاویگا مراد زمانہ نزول ہی جسوقت فقط ایک ہی ملت اسلام ہوگی مسلمان تو اول ہی سے
حضرت عیسی کو خدا کا کلمہ اور اسکے روح اوسکا بندہ جانتے ہین تہ دل سے اونکو رسول خدا
سمجہتے و مانتے ہین پھر جبکہ ماورا اسکے مسلمانون کے رسول نے بھی اونسے فرمادیا کہ
عیسی اللہ کے سچے رسول ہین جیسے موسی علیہ السلام تھے تو اب مسلمانون کو اونپر ایمان
لانا فرض ہوگیا ایمان بالغیب تو ہمکو پہلے ہی سے حاصل ہی جب عیسی علیہ السلام زمین پر
تشریف لاوینگے اوسوقت کے مسلمانون کو ایمان بالشہود بھی حاصل ہوگا حدیث مین
آیا ہی ابن مریم آسمان سے زمین پر آکر حکومت و عدالت کا برتاو کرینگے صلیب کو توڑینگے
سور کو جان سے مارینگے جزیہ نہ لین گے فقط اسلام ہی کو قبول کرینگے مال بانٹین گے
لکن کون لیتا ہی ایک سجدہ اوسوقت بہتر ہوگا ساری دنیا سے اب تو مسلمانون کی خوب ہی
بن آئی پانچون اونگلی گھی مین ہین اندھا کیا چاہے دو آنکھین خدا وہ دن رات جلدی لاوے
کہ ہم مسیح علیہ السلام کو دیکھین اپنے ایمان کو تر و تازہ کرین جب مسیح آوینگے اوسوقت
مسلمانون کے امام بھی موجود ہونگے غرضکہ یہ وہ امت ہی کہ جسکا اول و آخر سراپا خیر ہی
بیچ مین جو ایک فوج کج ہوگی جسکی خبر بعض احادیث مین دی ہی شائد وہی زمانہ مابعد الف
ہجری ہو ظہور مہدی و نزول مسیح علیہما السلام تک اسلیے کہ اسوقت مین یہ امت بالکل
اگلی امتون کی چال پر چلنے لگی ہی جسطرح حدیث مین بھی اسکی خبر آچکی ہی کہ تم پیروی
کروگے اگلی امتون کی بالشت بالشت ہاتھہ ہاتھہ بہر کام مین دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ جو ماجرا بنی اسرائیل پر گذرا وہی میری امت پر گذریگا جیسے دو جوتے برابری مین ہیانتک

کہ اگر اونمین کسی نے اپنی مان سے حرام کیا ہوگا کھلم کھلا تو اس امت مین بھی ایسے لوگ ہونگے
جو یہ کام کرینگے اسکو ترمذی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہی تمنے تو سنا تمنی دیکھا ہوگا کہ
اکثر رؤسا و امرا و والیان ملک نے زنان مدخولۂ آبا کو اپنے تصرف مین لے لیا ہے
بلکہ بعض نے زنان ابنا رمین بھی تصرف کیا اب تو ہر کہ و مہ الا ماشاء اللہ اوسی چال ڈھال
پر ہر کاروبار مین ہی جو حاکمان وقت کا طریقہ ہی اگرچہ وہ اس تبدیل وضع پر
خوش نہین ہوتے بلکہ ایسے آدمی کو خوشامدی کذاب فریبی جانتے ہین اس سے زیادہ اور کیا
مصداق ان حدیثون کا چاہتے ہو بہرحال زمین کے پردے پر کوئی امت سچی کوئی ملت
ایسی اس امت اسلام ملت اسلام سے نہ پہلے تھی نہ اب ہی گو بوجہ سایہ الگنی قیامت اسلام
کتاب مین رہ گیا ہی مسلمان گور مین ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا

رسول امت اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

انکے باپ عبداللہ پچیس برس پہلے عام فیل سے پیدا ہوئے انکی مان کا نام آمنہ ہی یہ
پیر کے دن بارہوین ربیع الاول کو پیدا ہوئے اوسوقت حکومت کسریٰ نوشیروان کو بیالیس
برس گذرے تھے غلبۂ اسکندر کو دارا پر آٹھ سو اکاسی سال غلبۂ بخت نصر کو ایکہزار تیرہ
سولہ برس ہوئے تھے انکے دادا عبدالمطلب نے انکو پرورش کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نام رکھا ختنہ کئے ہوئے آئے اوس رات کنگورے محل کسریٰ کے ہلکر گر گئے آگ فارس
کی بجھ گئی حالانکہ ایکہزار برس سے کبھی نہ بجھی تھی بحیرۂ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا اسطرح کے
صدہا علامات و آیات ظاہر ہوئے جو کتب سیر مین لکھے ہین جتنے کمالات ظاہری و باطنی
جدا جدا ہر ایک نبی و رسول کو دئے گئے تھے وہ سب مجموعا تنہا انکی ذات مین رکھے گئے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ اور انکی امت سب سے پیچھے دنیا مین آئی ہی مگر قیامت کے دن یہ سب سے پہلے
انکی امت سب امتوں سے اول بہشت مین جاویگی حدیث مین آیا ہی جنت حرام ہی

انبیا و پر جب تک مین اوسمین نجاوین سب امتون پر حرام ہی جب تک میری امت
نجاوے چالیس برس کی عمر مین انکو نبوت ملی پہلے خواب پھر وحی ہوئی تیس برس مین
یہ دین کامل کیا گیا دش برس مکے مین رہے تیرہ برس مدینے مین تریسٹھ برس کی عمر ہوئی
مرنے سے پہلے معلوم ہوگیا کہ اس سال مین وفات ہوگی سال وفات مین ایک لاکھ چوبیس
ہزار نفر سے زیادہ مسلمان ہوگئے تھے امامت کو قریش مین چھوڑ گئے جب تک دو قریشی بھی
دنیا مین موجود ہون ہزار برس کے لگ بھگ تک تو یہ قاعدہ چلا اہل علم نے ہر ملک مین
اوسکو نباہا جب سے علم جاتا رہا اہل علم مٹ گئے جاہل مسلمان رہ گئے امامت قریش سے
نکلکر در بدر پھرنے لگے ہر لگے بن لگے سلطان و امام و امیر ہوگیا اللہ تعالے کو یہی منظور تھا

چاہا ہمنے وہے نچاہا اوس نے   چاہا اوسکا ہوا ہمارا نہوا +

مساجد عظیمۂ عالم

تین مسجدین دنیا مین بڑی مکرم و معظم ہین ایک مسجد الحرام یہ مسجد ابراہیم علیہ السلام کی بنائی
ہوئی ہی اسکو کعبہ کہتے ہین اسیکی طرف مونہ کرکے سب مسلمان نماز پڑھتے ہین اسی گھر کا
طواف کرتے ہین اصل مسجد ابراہیم علیہ السلام کی یہی کعبہ ہی گرد اوسکے جو صحن تھا اوسکا
نام حرم ہوا اب اوس حرم کے گرد دروازے دیوار دالان بنگئے ہین اوسکو مسجد الحرام
کہتے ہین یہان حج کو آتے ہین مقام ابراہیم اسی جگہہ ہی آثار انبیاء مین سے یہی ایک اثر
ابتک دنیا مین ظاہر ظہور باقی ہی یا حجر اسود جو ہمراہ آدم علیہ السلام بہشت سے آیا تھا
یہ پتھر تو بڑے باپ کی کہانی ہی مقام دوسرا پتھر ہی جو تیسرے باپ کی نشانی ہی دوسری
مسجد بیت المقدس کی مسجد ہی جسکو داؤد و سلیمان علیہما السلام نے بنایا تھا اس جگہہ سیکڑون
پیغمبر مدفون ہین کعبے مین ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کی برابر ہی یہان اوسکا نصف ہی
تیسری مسجد مدینے کی مسجد ہی یہان ایکہزار نماز کا اجر ہی اسکو خاتم رسل نے بنایا ہی قرآن
مین اوسکے حق مین لمسجد اسس علی التقوی فرمایا ہی ان تین مسجدون کے سوا

کسی مسجد کی طرف سفر کرنا باامید اجر و ثواب منع ہی جب مسجد کے لیے سوا ان تین کے
سفر جائز نہوا تو پھر کسی قبر کی زیارت کے لیے باامید اجر کیونکر جائز ہوگا خصوصاً جبکہ سفر
زیارت کا حکم بھی کسی حدیث صحیح یا قرآن شریف مین نہ آیا ہو صرف زیارت کو جائز رکھا ہو
علی الخصوص جبکہ زیارت والون سے افعال شرک و حرکات کفر و احوال بدعت صادر ہون
یہ کام تو بے سفر زیارت کے فقط کسی قبر کی زیارت مین بھی درست نہین گو وہ قبر اپنے ہی
گانون یا قصبہ یا شہر یا بستی مین کیون نہو یہ جائے اسکے کہ مال و جان خرچ کرکے سیکڑون
ہزارون کوس جاوے پھر وہان یہ منکرات شرعی بجالاوے کہتے ہین مکہ معظمہ کو
آدم علیہ السلام نے بنایا برابر بیت المعمور کے جو آسمان پر مقابل کعبہ مین واقع ہی پھر طوفان
مین گر گیا پھر ابراہیم نے بمدد اسمعیل علیہما السلام بنایا اوسوقت سے آس پاس بلکہ دور دور
کے لوگ حج کرنے کو آنے لگے تبع نے اوسکو کملی پنہائی دروازے مین کنجی لگائی فرش
بھی اوسکا نہ کرتے تھے نہ چھت تھی جب سیلاب اوسپر ڈالتے تھے پھر خزاعہ پھر قریش والی ہوئے
پھر قصی بن کلاب نے اوسکی چھت بنائی کھجور کی لکڑی سے اوسکو پاٹا اوسکی دیوارین برابر
قد آدمی تھین جسکو اٹھارہ گز اونچا کر دیا ہی دروازے زمین سے لگے ہوئے تھے اوسکو
قد آدم بنایا تاکہ سیل کا پانی اوسمین نجاوے پھر ابن الزبیر نے بنایا دو دروازے زمین
سے رکھے جسطرح زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے پر دو پہنایا ستائیس گز دیوار کو اونچا کر دیا
مگر قواعد قدیم پر پھر حجاج نے زمانہ عبد الملک مین اوسکو توڑ پھوڑ کر قواعد قریش پر بنایا
ایک دروازہ رکھا جو ابتک موجود ہی کہتے ہین حجاج بن یوسف مذکور حدیث عایشہ کو
سنکر ابن الزبیر کے فعل کی صحت جانکر اپنی اس حرکت پر نادم ہوا گرد کعبہ میدان مین تھا
زمانہ نبوت و خلافت ابی بکر تک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھر مول لیکر میدان
بڑھا کر گرد اوسکے چارون طرف دیوار کھڑی کرا دی پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا کیا
پھر ابن الزبیر پھر ولید پھر منصور پھر مہدی نے اوسمین زیادت کی جو ابتک موجود ہی

پہلے دیوار قد آدم تھی اب اوسکے گرد دالان مسقف ہین جو کچھہ بزرگی وعظمت خدا نے
اس گھر کو ابتدا ربنا سے ابتک بخشی ہی اوسکے لکھنے کو ایک کتاب جداگانہ درکار ہی کا
سوای ملت اسلام کے سبکو کوئی ہو کہین ہو اوسمین آنے سے اب منع کر دیا گیا ہی
یہ حکم ہی کہ جو اس گھر مین آوے وہ ایک تہبند وچادر مین ننگے سر برہنہ تن آوے
اوسکے جنگل کا ادب کرے وہان شکار نہ مارے کانٹا نہ توڑے درخت نہ اوکھیڑے
حرم کی حد مدینے کی طرف تین میل تنعیم تک ہی جہان سے اب عمرہ لاتے ہین عراق کی
طرف سات میل ہی طائف کیطرف بھی اسیقدر ہی جدے کی طرف بھی ہفت میل ہی
اس بستی کو ام القری کہتے ہین ناف زمین بھی بولتے ہین قطعۂ خاک جو پانی پر سب سے پہلے
پھیلا وہ یہی جگہہ ہی مسجد الحرام کے اندر سنہ نوسو ہجری زمانۂ فرج بن برقوق چرکسی
سے جو سے لیئے عمارتین بنالی ہین جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتبخانے کا حجرہ عمارت مقام
ابراہیم عمارت بالای زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی
نہ تھی یا آتش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہی کہ برخلاف ارشاد شارع ہی حدیث
مین آیا ہی نہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اوسکے ایک سنت دنیا سے اوٹھہ جاتی ہی
سو اس جگہہ ان چار مصلون کا ہونا صاف تفرق جماعت ہی اس عمارت کا بنانا وبال آخرت
انا اللہ رہی مسجد بیت المقدس جسکو مسجد اقصی ومسجد ایلیا بھی کہتے ہین اسکی اصل یہ ہی
کہ زمانۂ سابقہ مین جہان اب صخرہ ہی اوسپر تیل چڑہاتے تھے نذرین لاتے تھے جب وہ
ہیکل بگڑ گئی بنی اسرائیل نے اوس جگہہ کو قبلہ اپنی نماز کا ٹھہرایا اللہ تعالی نے وحی سے
اس جگہہ کو معین فرمایا وہان موسی علیہ السلام نے ایک قبہ بنا کر اوسمین الواح توریت
جو تابوت کے اندر تھے رکھے پھر داؤد علیہ السلام نے اوسکا بنانا چاہا وہ بنا تمام نہوئی سلیمان
علیہ السلام کو وصیت کی انھون نے چار برس بعد اپنی حکومت سے اور پانسو برس بعد
موسی علیہ السلام سے اوسکو بنایا چاندی سونا پیتل وغیرہ بہت کچھہ اوسمین لگایا سونے کی

کبھی بنائی اسکی پشت پر تابوت رکھے کو ایک قبر طیار کی قبلہ اوسکا مشرق رویہ تھا
یہود و نصاری کا یہی قبلہ ہی آٹھ سو برس بعد بخت نصر نے اوسکو ویران کر دیا توریت
وعصا کو جلا دیا ہیکل کو گلا ڈالا پتھرون کو پھینک دیا پھر حضرت عزیر نے اوسکو بنایا یہ
نبی تھے یہود کے تیس نے اونکو مدد دی مگر بنا سلیمان علیہ السلام سے کم کر کے اوسکے
حدود مقرر کئے پھر ملوک یونان و فرس و روم اوسکی آؤبھگت کرتے رہے یہانتک کہ
ہیرودس نے اوسکو بنای سلیمان علیہ السلام پر بنایا آٹھ برس مین پورا کیا پھر طیطس رومی
نے غلبہ پاکر اوسکو برباد کیا زمین مین کھیتی کرائی جب روم دین مسیح مین آئے اوسکی
تعظیم کرنے لگے قسطنطین کی مان نصرانی ہوگئی تھی قدس مین تلاش اوس لکڑی کی آئی
جسپر گمان نصاری مین عیسی مسیح کو سولی دیگئی تھی کوڑے کچرے کے نیچے سے اوسکو
ڈھونڈھ کر نکالا اوس جگہہ ایک کنیسہ بنایا اس خیال پر کہ یہ جگہہ اونکی قبر کی ہی اوسی کے
برابر ایک گھر اونکی ولادت کا بنا دیا گیا یہی حال رہا مدت تک یہانتک کہ اسلام آیا
جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فتح بیت المقدس مین تشریف لائے صخرہ کو کچرے
کوڑے کے نیچے سے نکالکر صاف کیا اوسپر ایک مسجد بنا دی اوسکی تعظیم مطابق
حکم خدا و رسول بجا لائے پھر ولید بن عبد الملک نے وہان مسجد بنائی مثل مساجد اسلام کے
عرب اوسکو بلاط ولید کہتے تھے بادشاہ روم کو حکم دیا کہ کاریگر و سامان مسجد کے
چنانچہ اوسنے مدد واجبی دی مسجد حسب مراد طیار ہوئی پھر سنہ پانسو ہجرت مین جب
خلافت سست ہوگئی زور گھٹ گیا شیعہ عبیدیین نے سر اوٹھایا تو اوسوقت قدس
ہاتھہ مین فرنگیون کے آگیا اونھون نے صخرہ پر کنیسہ بنایا اوسکی تعظیم و عبادت کرنے لگے
جب سلطان صلاح الدین بن ایوب کردی کا غلبہ ہوا بلاد سعید مین کو جنگ مین ملا دیا
قدس کو ہاتھہ سے فرنجہ کے چھین لیا سنہ پانسو اسی مین کنیسہ صخرہ کو توڑ کر اوسپر مسجد
بنائی جو ابتک موجود ہی حدیث مین آیا ہی بنا مکہ اور بنا مسجد بیت المقدس مین

چالیس برس کا فاصلہ ہی اسکا مطلب یہ ہی کہ چالیس برس بعد کعبے سے یہ جگہہ
اللہ تعالے نے عبادت کے لیے مقرر فرمائی تھی گو اوسوقت کوئی بنا اوس جگہہ نہوئی ہے
کہ دونو بناؤن مین وہی فاصلہ ہی جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام سے زمانۂ سلیمان علیہ
السلام تک فاصلہ سمجھا گیا ہی وہ ہزار برس سے بھی زیادہ ہوتا ہی بلکہ صابیہ نے صخرہ پر
ہیکل زہرہ بنائی تھی وہ عہد ابراہیم علیہ السلام تک باقی تھی مسجد مدینۂ منورہ کا یہ حال ہی
کہ مدینے کو مہلائیل نے عمالقہ مین سے آباد کیا تھا پھر بنی اسرائیل کے ہاتھہ آگیا پھر بنی غسان
کا اوسپر غلبہ ہوا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان ہجرت کرنے کا حکم ملا حضرت
نے جہان حکم خدا تھا وہان یہ مسجد بنائی مدینے کا حرم مقرر فرمایا فضائل ان مساجد کے
کتب حدیث مین مفصل آچکے ہین انکے سوا روی زمین پر اور کوئی مسجد معظم معلوم نہین ہوتی
رحمت آلہی کو دیکھو جملہ امم اہل کتاب کے معابد یہی تین مسجدین ہین جو آجتک ہاتھہ مین سلطان
اسلام کے ایک عمر دراز سے چلی آتی ہین مسجد آدم علیہ السلام سراندیپ مین بتاتے ہین
لکن اوسکے باب مین کوئی آیت وحدیث نہین آئی دو مسجدین تو خدا نے ہمکو دکھادین امید
ہی کہ مسجد قدس بھی دکھادے بیوت نار فرس ہند چین مین تھے یونان مین ہیاکل تھے
بیوت اصنام عرب حجاز مین تھے مسعودی نے انکا ذکر کیا ہی یہ معابد تھے امم کفریہ کے اونکے
ذکر سے اس جگہہ کچھہ حاصل نہین اور وہ اب باقی بھی نرہے جعلنا ہم احادیث ومزقناہم
کل ممزق جس جگہہ یہ ہر سہ مسجد ہین وہان ابتک نماز روزہ اوقات پنجگانہ ہین زمانۂ معین
ہوتا ہی ارض تسعین وبلغار مین جو صورت نماز وروزے کی ہی اوسکا حکم لقطۃ العجلان مین
لکھا گیا ہی حاصل مسئلہ یہ ہی کہ ارض تسعین مین کوئی جاندار زندہ نہین رہ سکتا ہی چہ جای
انسان سورج جب اپنی حرکت خاصہ سے بروج شمالیہ مین حمل سے تا آخر سنبلہ داخل ہوتا ہے
تو وہان کے رہنے والون کے نزدیک رات دن سکے دورے مین غائب نہین ہوتا بلکہ
ہر دن ایک مدار کو بحرکت فلک الافلاک قطع کرتا ہی اسصورت مین نمازی کو چاہیے کہ ہر دن کے

مدار کو دو حصہ کرے ایک حصہ کو دن سمجھے اوسمین صبح ظہر عصر وقت پر پڑھے آسمین
اور تینون وقتون پر تقسیم کرے نصف آخر کو شب ٹھہراوے اوسمین پہلے مغرب پڑھے
پھر جب آفتاب عرض ربع مدار کے پونچھ جاتا اور اگر اسیطرح مدارات جنوبیہ مین میزان سے
تا آخر حوت رات دن کے دو حصے کرکے ایک کو دن دوسرے کو رات ٹھہراوے اسلئے
کہ شمالی جنوبی مدارات برابر ہین دونون مین کچھہ تفاوت نہین گو نظر مین اوج وحضیض کے
اختلاف سے کچھہ تفاوت معلوم ہو مگر عموم کے لیے یہ یاد ہی کہ جہاز والون سے جو معمورہ
سے آتے ہین مہینا قمری پوچھ لے ہر ماہ کے تیس دن سمجھے جب رمضان کا مہینا آوے
نصف مدار کو دن قرار دیکر روزہ رکھے نصف مدار کو رات ٹھہرا کر افطار کرے جہان
وہان سورج ڈوبتے ہی نکلتا ہی وقت عشا کا نہین آتا یہ شہر جو سمت شمال مین صقالبہ کو ہی
نہایت تردد وہان ہوتا ہی اوقات نماز کا اندازہ کرنے کی جگہ نہ نہ پڑھی یہ نہ کرے کہ جاتا تینا
نماز پر قناعت کرے ایسی کہ جیسے قبیل غروب شفق وہان سورج نکلتا ہی وقت عشا نہین
آتا اسیطرح گرمی کے چلّے مین وہان وقت صبح بھی نہین آتا پوری تحقیق اس مسئلہ کی
کتاب ناظورة الحق مین لکھی ہی

اسمان

حکیمون نے رصد سے معلوم کیا کہ سب تارے ایکہزار او تیس ہین اونمین سات سیارے
ہین انکو خنّس کہتے ہین کنّس بھی بولتے ہین قرآن شریف سے وجود کواکب کا ثابت ہی
مگر تعداد بیان نہین کی گئی باقی ان سات کے سوا ثابتہ کہلاتے ہین ہر سیارے
کا ایک فلک ہی مثلاً پہلا آسمان دنیا پر ہی آخر پنچم آسمان چہارم پر ہی آسمان سات ہین
مع عرش و کرسی کے نو سب سے زیادہ نزدیک ہمسے یہی فلک قمر ہی پھر فلک عطارد
پھر فلک زہرہ پھر فلک شمس اوسکے فلک مریخ ہی پھر فلک مشتری اوسکے فلک زحل ہی
پھر فلک ثوابت سارے ستارے اوسی مین ہین جو ہمکو آسمان سے دکھائی دیتے ہین جو

ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین سوا سبع سیارہ کے اوسپر فلک محیط ہی اسیکو فلک اطلس فلک الکل فلک الافلاک کہتے ہین قرآن شریف مین یون ہی کہ ہمنے آسمان دنیا کو تارون سے زینت دی ہی آسمین اختلاف ہی کہ آسمان و فلک ایک ہین یا دو چیز نوان فلک ہمیشہ چکر مارتا ہی مشرق سے مغرب کی طرف چوبیس گھڑی مین ایک دورہ پورا کرتا ہے اوسکی حرکت سے سارے افلاک ہشتگانہ حرکت کرتے ہین یہ حرکت قسری ہی نہ ارادی اسے فلک نہم کی حرکت سے راتدن پیدا ہوتے ہین جب تک سورج افق ارض کے اوپر ہے دن رہتا ہی جب نیچے افق زمین کے جاتا ہے رات ہوجاتی ہی سورج جب چھہ برج شمالی مین جاتا ہی جنکا نام حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ ہی تو فصل ربیع فصل صیف ہوتی ہی جب بروج جنوبیہ مین گھستا ہی جنکا نام میزان عقرب قوس جدی دلو حوت ہے تو فصل خریف فصل شتا ہوتی ہی ابن منبہ نے زعم کیا ہی کہ خدا نے سب سے پہلے جاڑے کی فصل بنائی اسکو بارد رطب کیا پھر ربیع کی بنائی اسکو حار رطب کیا پھر صیف کو بنایا یہ حار یابس ہی پھر خریف کو بنایا یہ بارد یابس ہی اہل زمان کے نزدیک پہلے فصل ربیع کی ہی جب سورج برج حوت سے نکل جاتا ہی فصول کے ردی و جید ہونے کا بیان مفصل لقطۃ العجلان مین کیا گیا ہی علم ہیئت مستقل طور پر مدون ہی لکن صحیح اوسیقدر ہی جو کتاب و سنت سے ثابت ہی جسکا ذکر ہدایۃ السائل مین ہوا ہے باقی بلند پروازی ہی عقول نوع بشر کی اوسکی صحت و غلطی خدا ہی کو معلوم ہی اسلام مین اس علم کی طرف اعتنا نہین کی گئی مامون نے رصد بنائی تھی لکن ان دبلك لبالمرصاد اونکو یاد نرہا عمدہ کتاب اس فن کی مجسطی ہی ابن سینا نے خلاصہ اوسکا تعالیم شفا مین لکھا ہی دوسرون نے بھی اوسکا اختصار کیا ہی علم زیج اسی کی شاخ ہی واللہ یعلم وانتم لاتعلمون

ضامین

بہتین چھہ ہین ایک مشرق جدہر سے سورج چاند سارے تارے نکلتے ہین دوسرے غرب

جہان یہ سب ڈوبے ہین تیسرے شمال جہان مدار جدی و فرقدین ہی چوتھے جنوب
کہ وہان مدار سہیل ہے پانچوین فوق جسمین آسمان ہی چھٹے تحت جسمین تحت زمین ہے
کہتے ہین زمین گول ہے کسی نے کہا گول نہین بلکہ پہاڑ دریا اونچا نیچا آباد ویران کیوجہ
سے اوسمین کھڑسی ہی تو ہر طرف سے اوسکو روکے ہوئے ہی جیسے زردی انڈے کی
بعینہ زمین کا آسمان سے ہر طرف برابر ہی ہشام بن حکم نے یہ خیال کیا ہی کہ زمین کے نیچے
کوئی ایسی چیز ہی جو طالب ارتفاع ہی وہ زمین کو نیچے گرنے سے مانع ہی آسینے نے کہا
اسکو ٹھہرا کر رکھا ہے کسی نے کہا پانی پر قائم ہی پانی اوسکے نیچے محصور ہی کوئی رستہ
نہین ملتا کہ اودہر جاوے کسی نے کہا افلاک ہر طرف سے اوسکے جاذب ہین اس لیے
کسی طرف جھک نہین سکتے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی افلاک زمین کے مقناطیس ہین
تو نہ زمین کا بھاری طرف ہی او سپر ہوا ہی ہوا کے اوپر افلاک ہین ایک پر ایک لپٹے ہوئے
تک بعد اوسکے خلا ہی یا ملا یا نہ خلا ہی نہ ملا ہر آدمی کو آدہا آسمان نظر آتا ہی آدہا اوسکی نظر
چھپا رہتا ہی جب ایک ملک سے دوسرے ملک کو جاتا ہی تو وہان کا آسمان نظر آتا ہے
جو پہلے چھپا ہوا تھا زمین پانی پر یون ہی جیسے ایک دانہ انگور کا پانی کے اوپر ایک
طرف سے پانی گھٹ گیا ہٹ گیا ہان حیوانات جیسے آدمی سے اوسکی آبادی ہوئی
اس نوع کی خلافت ساری خلقت پر ہی یہ وہم ہی کہ زمین کے نیچے پانی ہی بلکہ تحت
زمین کا دل اور اوسکا وسط کرہ ہی جو مرکز ارض ہی نصف زمین پانی سے کھلی ہوئی
جسکو چارون طرف سے بحر محیط شامل ہی اس کھلی ہوئی زمین مین جنگل وقلا بہت ہی
آبادی کم جنوب مین شمال کی نسبت زیادہ تر خالی ہی آباد ٹکڑا زمین کا جانب شمال بلند
مائل ہی شکل مسطح کری پر جنوب سے تا خط استوا جاتا ہی شمال سے تا قطب کری جسکے بعد
پہاڑ ہین جو فاصلہ ہی درمیان اس ٹکڑے اور پانی کے انمین سے بیچ مین سدّ یاجوج ماجوج
ہی پہاڑ مائل ہین طرف مشرق کے مشرق اور مغرب سے عنصر آب تک سیدھے دو ٹکڑے

ہو گرد آگرہ محیط سے زمین جسقدر کھلی ہی آدھی یا آدھی سے کم ہی منجملہ اوسکے آباد جو چوتھائی
حصہ ہی ربع مسکون کی سات اقلیمین ہین خط استوا کا وجود خارج مین نہین ہی ایک فرضی
بات ہی کہ ایک خط ٹھہرالیا گیا جو مشرق سے مغرب کو گیا ہی تیچے مدار راس حمل کے اس
خط پر دو نقطے لگائے ایک مدار سہیل پر ہی ناحیہ جنوب مین دوسرے کا مدار جدی پر ہے
ناحیۂ شمال مین یہ خط زمین کو دو حصے کرتا ہی ایک مغرب سے مشرق تک یہ طول ہی
زمین کا دوسرا جنوب سے شمال تک یہ عرض ہی زمین کا زمین کی مسافت مین اختلاف
ہی کہتے ہین پانسو برس کا رستہ ہی تہائی آباد تہائی ویران تہائی مین دریا کسی نے کہا
زمین ایکسو بیس جزو ہی نوے مین یاجوج ماجوج بارہ مین سودان آٹھ مین روم تین مین
عرب سات مین ساری امتین کسی نے کہا زمین چوبیس ہزار فرسخ ہی ابن منبہ نے
کہا ساری دنیا آخرت کے مقابل مین ایسی ہی جیسے ایک خیمہ جنگل مین کھڑا ہوا اور یہ سچ
کہا اسلیے کہ جنت کا عرض آسمانون اور زمین کی برابر بتایا ہی اسکے سوا مسافت ارض اور
تقسیم عمارت مین اور بہت قول ہین جنکی صحت وغلطی کماحقہ معلوم نہین ہوسکتی اقالیم
اول مین تین ہزار ایکسو شہر ہین دوسرے مین دوہزار سات سو تیرہ تیسرے مین تین ہزار
اونہتر شہر ہین چوتھے مین دوہزار نو سو چہتر شہر ہین پانچوین مین تین ہزار چہ شہر ہین
چھٹے مین تین ہزار چار سو اسی شہر ہین ساتوین مین تین ہزار تین سو شہر ہین یہ حساب
اگلے زمانے کا ہی اب خدا جانے کتنے شہر آباد ہین کتنے ویران ہر سو برس خصوصا ہزار
برس مین غالبا آبادی ویرانے ویرانی آبادی ہوجاتی ہی سات ہزار فرسخ مین یہ
ساری زمین پہاڑ جنگل دریا ہین باقی سب ویران جسمین نہ گھاس ہی نہ کوئی حیوان زمین کو
چڑیا سے مثال دی ہی جسکا سر چین اسپید ہا بازو ہند سند بایان بازو خزر سینہ مکہ عراق
پاؤن شام مصر دم مغرب زمین کے طول وعرض مین فرسخ کے حساب سے بھی بڑا اختلاف
ہی حدود اقالیم سبعہ سب ظنی و وہمی ہین ان خطوط متوہمہ کا خارج مین کچھ وجود نہین ہے

ہر اقلیم کو ایک بساط مفروش سمجھو جسکا طول مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک
خیال کیا گیا ہی ان اقلیمون کا طول و عرض مختلف ہی اقلیم اول کو سب سے زیادہ اطول
کہا ہی اسیطرح دوسرے کو اقلیم سابع تک پس سابع سب سے کم ٹھہری اسی طرح
ساعات نہار ہر اقلیم مین جدا ہین اقلیم اول مین پورے تیرہ گھڑی کا دن ہی دوسرے
مین ساڑھے تیرہ گھڑی تیسرے مین چودہ گھڑی چوتھے مین ساڑھے چودہ گھڑی پانچوین
مین پندرہ گھڑی چھٹے مین ساڑھے پندرہ گھڑی ساتوین مین پورے سولہ گھڑی یہ
حساب وسط اقالیم کا باعتبار اطول نہار ہی طول بلد کہتے ہین بُعد بلد کو اقصی عمارت
مغرب مین عرض بلد کہتے ہین اوسکے بُعد کو خط استوار سے خط استوار وہ ہی جہان
رات دن برابر ہون سو جو شہر اس خط پر ہی وہان عرض بلد نہین جو اقصی غرب مین ہی
وہان طول نہین ہر اقلیم کو ایک تارے کے ذمے لگایا ہی جیسے ہند کو زحل کی طرف
منسوب کرتے ہین بابل کو مشتری کی طرف ترک کو مریخ کی طرف روم کو سورج کی طرف
مصر کو عطارد کی طرف چین کو قمر کی طرف پھر اسمین اختلاف بھی کیا ہی پھر سال کو بارہ
ماہ پر تقسیم کیا ہی ہر ماہ کا ایک برج بتایا ہی ساتون ولایت کا حال اور اونکے طول و عرض
و بلاد و قریٰ کا بیان لقطۃ العجلان مین لکھا گیا ہی خطیرہ و ریاض مین بھی جغرافیہ و ہیئت کا
ذکر ہی یہ محض استقرار خیالی حکم ظنی ہی اقلیم رابع اعدل عمران ہی اوسکے بعد سوم و
خامس اوسکے بعد دوم و ششم بعید ہین اعتدال سے اور اول و سابع تو سب سے زیادہ
ابعد ہین اعتدال مین حال اس اعتدال کا اور اوس سے بُعد کا لقطہ مین مفصل مذکور ہی

ارض جدید

سنہ چار سو ہجرت کے بعد اس ملک کا پتا نصاریٰ کو لگا یہ زمین ہفت اقلیم سے جدا ہی
اسکو بر اعظم اور ینگی اور نئی دنیا بھی کہتے ہین بنام امریکا مشہور ہی ساتون اقلیم جیسے
سے ہے یہ دو حصہ یا کچھ زیادہ اگر زمین بیچ مین نہو تو اس ملک کے لوگون کے ناؤن

اوس ملک کی لوگون کے یانون سے ملیاورین سر دو فوکے آسمان ہی کی طرف رہین امرلکا مین بہت شہرین
گرم سرد ہر چیز اس دنیا کے ہوتی ہی وہان مساجد و کنائس و مکاتب و عمارت عظیمہ موجود ہین
سلطنت وہان کی ہاتھہ مین نصارٰی کے ہی اسلام وہان بھی پہونچ گیا تھا جب تو قدیم
مسجدین دستیاب ہوئین صدق خاتم رسل کے جسنے پہلے سے کہدیا کہ یہ دین مشارق
و مغارب ارض مین پہونچ جاویگا فی الحال واللہ اعلم یہ سنا گیا ہی کہ جنگل افریقیہ مین ایک
ملک جدید ظاہر ہوا جو ساڑھے چار کرور آدمی کا مسکن ہی اوسمین شہر قصبہ گانون سب
کچھہ ہی سب لوگ وہان کے مع سلطان مسلمان ہین و لا یعلم جنود ربک الا ہو

ملت اسلام

خدانے محمد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہان کی طرف بھیجا سب لوگ
مشرک تھے غیر خدا کو پوجتے تھے مگر کچھہ بقیۂ اہل کتاب جب آپ مکے سے مدینے مین آئے سب
لوگ وہان انکے پاس آتے جاتے کوئی اونمین سودا سلف بازار کا کرتا کوئی کھجور کے باغ
رکھتا کوئی کھیتی کرتا کوئی تجارت کرتا جسکو جسوقت فرصت ملتی حاضر ہوتا جو سنتا وہ یاد رکھتا
حاضر غائب کے علم مین کم و بیشی ہوتی اسلیے کوئی حدیث کسی کے پاس تھے کوئی کسی کے
پاس ہر ایک کو سب حدیثین معلوم نتھین بعد وفات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
جب ابو بکر خلیفہ ہوئے کوئی صحابی لڑائی پر گیا کوئی شام کی طرف نکلا کوئی عراق کو آیا
کچھہ تھوڑے سے صحابہ مدینے مین نزدیک خلیفہ کے رہے جب کوئی حادثہ جدید ہوتا ابوبکر
رضی اللہ عنہ مطابق قرآن کے یا حدیث کے حکم کرتے اگر ان دونون مین حکم نملتا سبکو جمع
کر کے پوچھتے جسکو کوئی حدیث اوس باب مین یاد ہوتی وہ بیان کر دیتا اوسپر عمل کرتے
جب حدیث ڈھونڈھنے سے بھی نملتی تو پھر حکم اجتہادی دیتے یہی کام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے کیا انکے وقت مین تفرق صحابہ کا بلاد مین زیادہ تر ہو گیا تھا اسلیے کہ خدا کو یہ دین حق
ہر جگہہ پہونچانا منظور تھا کبھی ایک قضیہ مین حدیث نزدیک ایک صحابی کے ہوتی لکن وہ

حاصل نہوتا نہ یہ معلوم کہ وہ حدیث اوسکے پاس ہی ناچار امیر بلدہ کو اجتہاد کرنا پڑتا
پس جتنا علم مصری کو ہوتا جو یا شامی کے نہین ہے یعنا نزدیک شامی کے ہوتا جو
بصری کو معلوم نہو اتبعض بصری کو ہوتا جو کوفی کو معلوم نہین آثار سلف اس امر کے شاہد
مین یہی سبب ہوا اجتہاد اور اختلاف اجتہاد کا تدوین حدیث سے پہلے تابعین ہر بلدہ
نے اپنے شہر کے صحابی سے علم حاصل کیا مثلاً اہل مدینہ نے ابن عمرؓ سے لیا اہل کوفہ نے
ابن مسعود سے مکے والون نے ابن عباس سے مصر والون نے ابن عمرو بن العاص سے
ہر شہر کے صحابی نے جو اوسکو معلوم تھا بیان کیا نامعلوم امر مین اجتہاد کیا گیا اگر سب کا
علم ایک بارگی جمع کیا جاتا تو اسقدر اجتہاد کی حاجت نہوتی ناسخ منسوخ کا حال بھی کھل جاتا
مگر وہ وقت ابتداء اسلام کا تھا ہماری امت مشغول غزو و جہاد و اصلاح حال بلاد و عباد
تھے اتنی فرصت کسکو کہ فقط تدوین علم مین رہے الاقدم فالاقدم والاھم فالاھم
اسوقت اگر علم کو عمل پر مقدم کیا جاتا تو ظہور اسلام کا اسقدر نہوتا ہر شخص نے اپنے شہر کے
صحابہ پر تحصیل علم مین قناعت کی اسلیے کہ راستے ملکون کے صاف نہ تھے مشقت سفر کی
ہر شخص نہ اوٹھا سکتا تھا تابعین کے بعد فقہاء امصار نے بھی وہی اگلی چال چلی کہ ہر شخص نے
اپنے شہر کے تابعی سے علم حاصل کیا مثلاً ابو حنیفہ و سفیان و ابن ابی لیلی کوفے مین تھے
ابن جریج مکے مین مالک و ابن ماجشون مدینے مین عثمان بصرے مین اوزاعی شام
مین لیث مصر مین جہان آیت و حدیث نہین ملی وہان اجتہاد کیا غرضکہ ہزارہا صحابے
صدہا تابعی سیکڑون تبع تابعی تھے اکثر یا سب فتوی دیتے شہر والے اوسپر عمل کرتے
کوئی شخص کسی شخص خاص کا مقلد نتھا نہ کسی مفتی مخصوص کا مستفتی بلکہ جو عالم و مفتی جسوقت
ملا اوس سے مسئلہ پوچھا عمل کیا جسکو جو معلوم تھا اوس نے وہ سائل کو بتا دیا آخر جو تھے
قرن مین سفر کا رواج واسطے طلب علم کے زیادہ ہوا ایک قوم کی قوم احادیث جمع کرنے
کے لیے کھڑی ہوگئی سب سے پہلے زہری نے تدوین علم شروع کی ابن عروبہ و ربیع نے

بصرے مین معمر نے یمن مین ابن جریج نے مکے مین سفیان ثوری نے کوفے مین حماد
بن سلمہ نے بصرے مین وکیع بن مسلم نے شام مین ابن مبارک نے مرو مین علی ہذا القیاس
کوفے مین سب سے زیادہ کام ابوبکر بن ابی شیبہ نے کیا انکی تصنیف بہت جو کس ہوئی دور دور کے
شہرون سے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے جسکے پاس پہونچے اوسپر
حجت قائم ہوگئی اوسے حاجت عمل کی کسی کے اجتہاد و قیاس پر نہ رہی بعد جمع احادیث کے
بعد دروازہ صحت وضعف کا کھلا خوب ہی چھان بین ہوئی جو اجتہاد خلاف کلام رسول صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم پایا گیا وہ ناکارہ ٹھہرا جس قیاس سے ترک عمل بحدیث لازم آتا تھا وہ ساقط
کیا گیا عذر سب کا مٹ گیا صحابہ و تابعین مین بھی بعض ایسے تھے کہ طلب حدیث کے لیے
رحلت کرتے مہینون کی راہ پر جاتے ناظر کتب سنت و عارف سیر صحابہ و تابعین پر یہ
حال بخوبی ظاہر ہی جب ہارون رشید خلیفہ ہوئے ایکسو ستر برس بعد ہجرت سے اونھون
نے ابو یوسف شاگرد امام ابوحنیفہؒ کو قاضی کیا عراق خراسان شام مصر مین جو قاضی ہوئے
وہ انکی رای کے مطابق ہوئے اسیطرح اندلس مین جب منتصر اموی حاکم ہوا سنہ ایکسو
اسی مین طریقہ یحیی بن یحیی شاگرد امام مالک پر چلا جو کوئی ملک اندلس مین قاضی ہوتا یحیی
کی رای سے ہوتا پہلے لوگ وہان کے رای اوزاعی پر تھے پھر مالکی ہو گئے آفریقیہ مین لوگ
سنن و آثار پر چلتے تھے عبداللہ فارسی وہان مذہب ابوحنیفہؒ لیگئے ابن فرات قاضی افریقیہ
بھی اسی مذہب کے قاضی تھے جب سحنون قاضی ہوئے مذہب مالک کو رواج دیا اوس
سے ایک عمر دراز تک دولت اندلس اسی طریقے پر رہی سارے اندلس و افریقیہ والے مالکی
ہو گئے اسلیے کہ سلطنت کی سب قاضی مالکی ہونے لگے عامہ خلق کو انھین کے فتوے سے
کام پڑتا تھا چارناچار مالکی ہونا پڑا اسیطرح بلاد مشرق مین ذریعہ اسیے قضا و افتا کے رواج
مذہب ابی حنیفہ کا ہو گیا پھر زمانہ خلیفہ عباسی قادر باللہ مین ابو حامد اسفراینی دخیل ہوئے
انھون نے طائفہ حنفیہ سے قضا نکالکر شافعیہ مین قائم کی سلطان محمود بن سبکتگین اور اہل

خراسان کو لکھہ بھیجا کہ سلطان نے قضا بدل دی خراسان مین یہ بات مشہور ہو گئی اور ابتدا
والے دو گروہ ہو گئے جب ابو العلا نیسا بوری خراسان کو گئے یہ حنفی تھے حنفیہ نے جمع ہو کر
غل غپاڑا کیا انسے اور اصحاب ابی حامد سے فتنہ ہوا نوبت پادشاہ تک پہونچی سلطان نے
پھر حنفیہ کو قضا کا عہدہ دیا ابو حامد کو علحدہ کر دیا یہ خفا ہو کر طرف مصر و شام کے چلے آئے
یہ ماجرا سنہ تین سو ترانوے مین ہوا مصر مین اول علم مالک کو ابن خالد لائے یہان مالکی
حنفیہ سے زیادہ ہو گئے سنہ ایکسو اٹھانوے مین جب شافعی مصر مین آئے تھے یہان کی
ایک جماعت اونکی شاگرد ہوئی تھی مذہب مالک و شافعی کا رواج خوب ہوا شافعی شاگرد
ہین مالک کے قاضی مصر وہی ہوتا جو مذہب مالکی یا شافعی کا فتوی دیتا پھر سنہ تین سو انسٹھ
مین جب قائد جوہر بلاد افریقیہ سے مصر مین آیا اوسنے مذہب شیعہ کا رواج دیا یہانتک
کہ پھر سوا شیعہ کے کوئی مذہب دکھائی نہین دیتا تھا یہ مذہب ابن سبا یہودی کا نکالا ہوا ہے
ابتدا اوسکی زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی شہرون شہر پھر کر اوس نے اس بدعت کو ملکہ
کفر کو پھیلایا سنہ تینتیس مین نازل بصرہ ہوا حاکم بصرہ نے اوسکو نکال دیا وہ کوفے مین
پہونچا وہان سے مصر آیا یہودی الاصل تھا رفض ایک شاخ ہی یہودیت کی یہ مذہب
مصر مین مدت تک رہا جب سلطان صلاح الدین سنہ پانسو چونسٹھہ مین غالب آئے انھون نے
دولت اسمعیلیہ کو بالکل اوکھاڑ دیا فقہا شافعیہ و مالکیہ کے لیے مدرسے بنائے وللہ الحمد
اسیطرح سلطان نور الدین محمود زنگی حنفی مذہب تھا اوسنے تعصبا بلاد شام مین مذہب
حنفی کا پھیلایا وہان سے مصر مین بھی یہ مذہب آگیا مصر و شام و حجاز و یمن و بلاد مغرب
کے لوگ عقائد مین اشعری تھے جو کوئی خلاف ان عقائد کے ہوتا اوسکی گردن مارتے
دولت ایوبیہ مین مذہب حنفی کا کچھہ ذکر بھی مصر وغیرہ مین نتھا پھر تنکیسے سے اسکا رواج ہوا
بیبرس بندقداری کی سلطنت مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہونے لگے سنہ چھہ سو
پینسٹھہ تک یہی حال رہا یہانتک کہ جملہ امصار اسلام مین سوای ان چارون مذہب اور

عقیدۂ اشعری کے دوسرے کسی مذہب کا اتباع نہ ماننا تھا اشعری و ماتریدی مین فقط
بارہ مسئلون کا اختلاف ہی وہ بھی مشابہ نزاع لفظی ہی لکن فروع مسائل مین اختلاف باہمی
ان فرق کا بہت ہی کسی نے کہا چارسو یا کچھ زیادہ مسائل مین باہم اختلاف ہی باقی مین
چندان تعارض نہین سب سے زیادہ خلاف مذہب حنفی کا ہی اسلیے کہ یہ اہل عراق ہین باقی
ائمۂ ثلثہ اہل حجاز ہین عراق مین قیاس ورای کا چرچا زیادہ تھا حجاز مین علم حدیث مروج تھا
بہرحال رواج مذہب حنفی و مالکی کا بذریعۂ سلطنت ہوا ہے رواج مذہب شافعی و احمد کا
بوسیلۂ اہل علم اونکو دولت والون نے اختیار کیا انکو اہل دین نے اختیار کیا بعض علمانے
ابوحنیفہ کو شاگرد مالک بھی کہا ہی واللہ اعلم لکن شافعی تو ضرور ہی امام مالک رح کے شاگرد
ہین امام احمد شافعی کے شاگرد ہین جسطرح یہ چارون امام اصحاب قرون خیر سے تھے اسیطرح
اصحاب صحاح ستہ بھی انھین قرون کے لوگو نہین ہین امام حنفی پر فقہ غالب تھی شافعی و احمد
اتباع غالب تھا امام مالک کی کتاب موطا جسمین اخبار و آثار دونو ہین بڑی مبارک قدیم
کتاب ہی کتاب الام تالیف امام شافعی ہی ایک سالہ بھی انکا مشہور ہی امام اعظم کی کوئی
تصنیف نہین فقہ اکبر وغیرہ اونکی طرف منسوب ہی لکن سند متصل صحیح سے ثبوت اوسکا
نہین امام احمد کا مسند نہایت مستند ہی اسی مسند پر انکا عمل تھا اصحاب صحاح ستہ نے
بڑے بڑے سفر کیے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون کے راستے پر گئے انکی کوشش
جمع احادیث شریفہ مین جو ائمۂ اربعہ کے نزدیک بھی اصل ثانی شرع ہمثل قرآن کے ہے
سب سے زیادہ ہوئے فقہا تو اجتہاد کرنے مین رہے انکا اجتہاد جمع سنن مین رہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گروہ باشکوہ کی عدالت کی گواہی دی ہی انکو سرسبزی کی
دعا فرمائی ہی انکا مذہب یہی ہی کہ قرآن و حدیث پر چلے جب آیت و سنت نملی تو عالم اجتہاد
کرے اسلیے کہ اجتہاد کی حاجت اوسیوقت ہی جبکہ دلیل جانبی خدا و رسول موجود نہو
دلیل کے ہوتے ہوئے کسی امتی کی رای پر چلنا اللہ و رسول سے محاربہ و مشاقہ کرنا ہی

جنھون نے اجتہاد کیا تھا اونکے نزدیک کوئی حدیث اوس مقدمے مین موجود نتھی اب
جو ایک جماعت اہل سنت کی جہد بلیغ سے سنت صحیحہ مدون ہو گئی تو اکثر جزئیات قیاسیہ
کا حکم اوسمین موجود ہی جہان جزئی حکم نہین ہی وہان عمومات ادلہ کتاب وسنت سے حکم
واضح نکل سکتا ہی حاجت کسی کے اجتہاد قدیم یا جدید کی باقی نہین رہی اگلون کے بعض
ترک عمل مین اپنی سنن پر اعذار صحیحہ تھے جو کتاب جالب المنفعہ مین لکھے گئے ہین ان پچھلون
کے لیے کوئی عذر بھی بجز عصبیت جاہلیت اور عناد حق ومحو وصدق کے نہین ہی قرآن شریف
مین اس مذموم تقلید کو اہل شرک سے حکایت کیا ہی ایک حرف بھی کتاب اللہ مین
ایسا نہین ہی جس سے جواز اس تقلید شوم کا نکلے تقلید کے حرام وشرک ہونے مین جو
شک کرتا ہی وہ علوم قرآن وحدیث سے محروم ہی مقلد مذہب کو کسی نے عالم نہین کہا
اسلیے کہ تقلید جہل ہی گو دیسی کتابین اس مقلد نے پڑھی ہون عربی فارسی سمجھ سکتا ہو سب
رای اوسکی نظر مین ہون اساطیر فقہ وفتاوای اجتہاد سے روایت کشی کر سکتا ہو عالم وہ
ہے جو عارف کتاب وسنت ہی علاوہ اسکے اجتہاد مجتہد کا اگر حجت بھی ہی تو صاحب اجتہاد
پر ہی نہ ساری امت پر مجتہد کے پیچھے اوسکے لڑنا بھڑنا تابع دلیل ہین نہایت بے عقلی کی
بات ہی ایک شخص تو یہ کہے کہ قرآن وحدیث پر چلو دوسرا اوسکے مقابل مین کہے کہ فلانا
مجتہد وامام کے قول کی پیروی کرو تمھین کہو کسکی بات معقول ہی اپنے مذہب کے تائید
کے لیے آیت وحدیث کے معنی خلاف فہمید جمہور اہل حدیث وعلما سنت دوسرے انداز
پر پھیر یا حقیقت مین خدا کی بندے کے رسول کے امت ہونے سے موںہ پھیرنا ہی یہ وہی
کام ہی جو اہل کتاب نے اپنی ملت مین کیا جس سے یہود مغضوب علیہم ترسا ضالین ہوئے
اس زمانے کے مقلدون کا بھی یہی طریقہ ہی قدم بقدم اہل کتاب کے چلتے ہین فروع مسائل
مین اصول عقائد مین انکا وہی جواب ہی جو قرآن شریف مین مشرکین سے نقل کیا ہی کہ ہم
اگلون کی راہ پر چلتے ہین اسی پر رہنے اپنے باپ دادون کو پایا ہی ملل نحل مین لکھا ہی

کہ بعض اہل اصول نے کہا ہی کہ مجتہد خطی وہ ہی جسکی مخالفت ساتھ نص کے ظاہر ہو
مصیب وہ ہی جسنے تمسک ساتھ خبر صحیح اور نص ظاہر کے کیا انتہی حاصلہ تو ایسی مخالفت
مذہب حنفی مین نسبت اور مذاہب کے زیادہ ہی غالب فروع حنفیہ مندرجہ کتب فتاوی
کو مخالفت صریح ہی ساتھ نصوص کتاب واحادیث صحیحہ کے ایسی موافقت مذہب
شافعی وامام احمد مین سب سے زیادہ ہی بلکہ حنابلہ کا دار مدار تو صرف اتباع نصوص ہی پر ہی
وہان رای کا ذکر بھی نہین فرضاً کسی جگہہ رای ہو تو وہ رای بھی لائق ترک کے ہے
امام احمد نے تو یہ فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف بہتر ہی رای قوی سے جب حدیث ملے تو رای
کو خاک مین پھینکدو ملل نحل مین یہ بھی کہا ہی کہ اجتہاد فروض کفایات سے ہی نہ فروض اعیان
سے اسکے بعد یہ لکھا ہی کہ مجتہدین ائمہ امت کے محصور ہین دو گروہ مین تیسری قسم نہین ہے
ایک اصحاب حدیث دوسرے اصحاب رای اصحاب حدیث اہل حجاز ہین اصحاب مالک
بن انس اصحاب شافعی اصحاب سفیان ثوری اصحاب احمد بن حنبل اصحاب داؤد بن
علی اصفہانی انکو اہل حدیث اسلیے کہتے ہین کہ عنایت انکی طرف تحصیل احادیث و نقل
اخبار کی اور طرف بنا احکام کے نصوص پر ہی جبتک کوئی خبر و اثر ملے تب تک رجوع
طرف قیاس کے نہین کرتے خواہ جلی ہو خواہ خفی شافعی نے کہا ہی اذا وجدتم لی مذہباً
ووجدتم خبرا علی خلاف مذہبی فاعلموا ان مذہبی ذلک الخبر پھر اصحاب شافعی کے
نام بنام ذکر کرکے یہ لکھا ہی کہ اصحاب رای اہل عراق ہین اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت
اور انکے اصحاب مین ہین محمد بن حسن وابو یوسف وزفر وحسن لولوی وغیرہ انکو اصحاب رای
اسلئے کہتے ہین کہ انکی عنایت طرف تحصیل وجہ قیاس کے ہی احکام سے استنباط معنی کرکے
اوسپر بناء حوادث کرتے ہین گاہ قیاس جلی کو اخبار آحاد پر مقدم کرتے ہین ابو حنیفہ نے
کہا ہی علمنا ھذا رأیی وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن قدر علی غیر ذلک فلہ
ما رأی ولنا ما رأیناہ یہ حنفیہ کبھی اونکے اجتہاد پر اور اجتہاد بڑہاتے ہین حکم اجتہادی مین

خلاف امام ابو حنیفہ کرتے ہین آپ ایسے مسائل جنمین انھون نے خلاف اپنے امام کا کیا ہے
معروف ہین انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ تینون ائمہ مجتہدین منجملہ اہل حدیث کے ہین
یہ چوتھے امام صاحب رای ہین نہ صاحب حدیث انھون نے خود اپنے علم کو رای کہا ہی اور
اسی قول مین دوسرون کو بھی اپنی رائی کی پیروی کرنے سے منع کیا ہی لکن حنفیہ بر دستی
زور ازوری اونکی رای اور اونکے اصحاب کی رای بلکہ علما رمتاخرین حنفیہ کی رامی پر چلتے ہین
اجتہاد در اجتہاد انمین ہوتا رہتا ہی ذرا اس بُعد مسافت کو تو دیکھو کہ ان اجتہادات کو کسقدر
دوری سنت سے حاصل ہوئی ہی حنفیہ کو رای پر چلنا مبارک ہو جو رای پر نہین چلتے خواہ وہ
کسی امام کی طرف ان تینون ائمہ سے منسوب ہون یا نہون اون سے لڑائی بھڑائی کیون ہے
خدا ہر مسلمان کو امر نا انصافی سے بچاوے

فرق خلیفہ او راختلاف اونکے عقائد کا

پہلے یہ بات لکھی گئی ہی کہ متکلم اصول دیانات مین دو طرح کے ہین ایک وہ جو مقر ہین اسلام
کے ایک وہ جو مخالف ہین اسلام کے جو مخالف ملت اسلام ہین وہ دس فرقے ہین اونکا ذکر
ہو چکا جو مقر ہین اسلام کے اونکا بیان یہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت تہتر فرقے
ہو جاویگی بہتر اونمین ہالک ہین ایک ناجی یہ حدیث نزدیک ابی داؤد و ترمذی ابن ماجہ کے
ہی روایت ابی ہریرہ سے ایک روایت مین یون آیا ہی کہ یہود اکہتر فرقے ہوئے اتنے ہی
نصاری کے گروہ ہوئے میری امت تہتر فرقے ہوگی بیہقی نے اس حدیث کو حسن صحیح
کہا ہی حاکم و ابن حبان نے اسکو ابی ہریرہ سے روایت کیا مستدرک مین کہا ہذا احادیث
کبیرۃ فی الاصول سو مسلمانون کے پانچ فرقے ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقے مین بہت سے فرقے پیدا ہو گئے
اہل سنت کا افتراق فتوے مین اور تھوڑے سے اعتقادات مین ہی باقی چار فرق مین
مخالفت بعض کی اہل سنت سے بعید اور بعض کے قریب ہی فرق مرجیہ مین زیادہ تر عیب

وہ ہی جو قائل ہی اس بات کا کہ ایمان عبارت ہی تصدیق قلب و لسان سے معاً فقط اور اعمال فرائض و شرائع ایمان ہین فقط آ بعدانین جہمیہ ہین شیخ عبد القادر جیلانی رح نے غنیۃ الطالبین ہین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی اسلیے کہ یہ بھی ایمان کو فقط تصدیق زبان و دل مین حصر کرتے ہین عمل بالارکان کو داخل مفہوم ایمان نہین سمجھتے معتزلہ مین اقرب فرقہ اصحاب حسین نجار و بشر مریسی کا ہی تجیر اصحاب ابی ہذیل علاف کا شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح کے ہین آ بعدانین امامیہ ہین غالیہ انکے تو مسلمان ہی نہین بلکہ اہل ردت و شرک ہین اقرب فرق خوارج مین اصحاب عبد اللہ بن یزید اباضی ہین اور ابعد ازارقہ ہی بطحیہ او رجاحد کسی شی کے قرآن مین سے اور مفارق جماعت جیسے عجاردہ سو یہ تو باجماع امت کفار ہین فرق ہالکہ منحصر ہین دس گروہ مین ایک معتزلہ انمین بیس گروہ ہین بیسوین گروہ کا لقب شیطانیہ ہی اتباع شیطان الطاق وہ رافضی معتزلی تھا غالب معتزلہ رافضی بھی ہوتے ہین مگر قلیل نادر دوم مشبہہ جنکو صفات مین غلو ہی یہ معتزلہ کے ضد ہین انمین سات فرقے ہین سوم قدریہ انکو اثبات قدرت عبد مین نہایت غلو ہی حدیث مین انکو اس امت کا مجوس کہا ہی انکے کفر مین کچھ شک نہین ہی چہارم مجبرہ یہ ضد ہین قدریہ کے انکو نفی استطاعت عبد مین غلو ہی اختیار و کسب دونو کی نفی کرتے ہین انمین تین گروہ ہین پنجم مرجیہ انکا یہ قول ہی کہ ایمان کے ہمراہ کوئی معصیت ضرر نہین کرتی جسطرح کفر کے ساتھ کوئی طاعت بکار آمد نہین ہوتی اصل انکی یہ ہی کہ اثبات وعد مین انکو غلو ہی نفی وعید و خوف مین مبالغہ انمین بھی تین فرقے ہین منجملہ انکے ایک مریسیہ فرقہ ہی اتباع بشر مریسی یہ بشر فقہ مین عراقی المذہب تھا شاگرد قاضی ابو یوسف فرقہ خوارج و قدریہ و جبریہ مین بھی مرجیہ تھے ششم حروریہ انکو غلو ہی اثبات وعید و خوف مین قائل ہین تخلید فی النار کے باوجود ایمان کے یہ ایک قوم ہی خوارج کی جنکو حدیث مین کلاب النار فرمایا ہی یہ ضد ہین مرجیہ کے نفی و اثبات وعد و وعید مین ہفتم نجاریہ یہ اتباع ہین حسین

شمار کے جو اصل مین حاکم تھا یا ترازو بناتا تھا انہین تین گروہ ہین ششم جہمیہ اتباع جہم
بن صفوان ہے ارجا قضا و قدر مین تو موافق اہل سنت کے ہین میل انکا طرف جبر و نفی صفات
و رویت کے ہی قائل ہین خلق قرآن کے یہ ایک بڑا فرقہ ہی معتزلہ کے شمار مین ہفتم روافض
انکا نام رافضی زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے رکھا ہی انہین بیس فرقے ہین ہشتم خوارج
انکو نواصب بھی کہتے ہین انکو حب شیخین مین غلو بغض علی مین مبالغہ ہی قاسطون مارقون
سے احادیث مین یہی مراد ہین انہین بیس فرقے ہین غرضکہ یہ دس فرقے تو بمنزلہ اصول کے
ہین ہر فرقے مین اور فرق کم و بیش ہو کر تہتر فرق بالکل کا عدد پورا ہو جاتا ہی یہ قسمت فرقون
جو اس جگہ باختصار لکھی گئی ہی مقریزی نے خطط مین لکھی ہی ہر فرقے کے شعوب کا [illegible]
مین نام بنام ذکر کیا گیا ہی اونکے عقیدے و عمل کا کچھ کچھ نشان بھی دیا ہی فرقہ خوارج کا ظہور تو
زمانہ حیات نبوی سے ہی مذہب رفض کی ابتدا زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ظہور اوسکا
عہد مرتضوی سے ہوا ابن سبا اسکا موجد ہی [illegible]
آخر ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست ۔ قدریہ کا ظہور عہد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے
مین ہوا معبد جہنی نے اس قول منکر کو نکالا پہلے یہ حسن بصری کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا پھر
امام قدریہ بنا پھر بعد عصر صحابہ جہمیہ نکلے سو برس ہجری سے پہلے پھر بعد دو سو برس کے پھر [illegible]
مذہب اعتزال نے شیوع پایا حدیث مین آیا ہی آیات بعد دو سو برس کے ہونگے پھر مذہب تجسیم
نکلا جو ضد مذہب اعتزال ہی اسکا بانی محمد بن کرام نام ایک شخص تھا عظیم طائفہ کرامیہ ہی یہ بھی دو سو
برس کے بعد برآمد ہوا سنہ دو سو چھپن مین مرگیا قدس مین دفن ہوا ادہان بیس ہزار سے زیادہ
اسکے اتباع تھے سوای اہل مشرق کے جو بے گنتی تھے شیعون کا مذہب بھی فاش تو تھا ہی لیکن
کہ قرامطہ کا مذہب نکلا ابتدا اس مذہب کی سنہ دو سو چونسٹھ ہجری سے ہی اول یہ مذہب کوفے
مین ظاہر ہوا پھر عراق مین پھر شام مین کوفہ بھی عجب جگہ ہی جو آفت دین مین آئے غالباً منبع
اوسکا یہی شہر ہی امام حسین کو اسی جگہ کے لوگون نے لڑوا کر شہید کرایا رفض کا قدم بھی یہین سے چلے

اسی جگہہ حجاج کا مذہب بھی یہین سے نکلا قرمطی بھی اسی جگہہ سے ظاہر ہوئے کہتے ہین
وہ تنور جس سے طوفان نوح علیہ السلام نکلا وہ بھی اسی جگہہ تھا کوفہ اور لکھنؤ کے ایک عدد ہین
جو غلو رفض کا اس جگہہ تھا شائد ولیسا کہین اور بھی ہو یہان وہ مثل مشہور صادق آتی ہے الکوفی
لایوفی جو بغض اس جگہہ کے حنفیہ کو اہل سنت واصحاب حدیث سے ہے وہ بغض کسی رافضی
نیچری سے بھی نہین ہے

دیوانگی و مستی از بوئی تو می خیزد
ہر فتنہ کہ می خیزد از کوئی تو می خیزد

نکتہ

ہارون رشید خلیفہ ہفتم عباسیہ نے جب فنون قدیمہ کفار روم و یونان کا ترجمہ کرایا تو کچھہ دیر
سنہ دو سو دس مین مذہب فلاسفہ کا رواج ہوا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ ان فنون پر جھک پڑے
عجب بلا و محنت ہاتھہ سے ان فنون کے اسلام کے سر پر آئی مقریزی کہتے ہین عظم بالفلسفة
ضلال اهل البدع و زاد هم کفرا الی کفرهم جب تین سو چھتیس مین دولت بنی بویہ قائم
ہوئی مذہب تشیع کا عجب ہنگامہ ہوا مسجد کے دروازون پر سنہ تین سو اکاون مین معاویہ
وغیرہ پر لعن لکھی گئی مذہب معتزلہ کا عراق و خراسان و ماوراء النہر مین شیوع ہوا مشائخ فقہانے
اوسکو اختیار کر لیا ادہر قوت ہوا ادہر افریقیہ و بلاد مغربیہ مین مذہب اسمعیلیہ نے زور پکڑا
مصر مین اونکے داعی آگئے ایک خلق قرمطی ہوگئی یہ ماجرا سنہ تین سو اٹھاون ہجری کا ہے
مصر و شام و دیار بکر و کوفہ و بصرہ و بغداد و تمام عراق و خراسان و ماوراء النہر و بلاد حجاز و بحرین
و یمن وغیرہ مین لشکر انکے پہونچ گئے عجب ہنگامہ درمیان انکے اور اہل سنت کے قائم ہوا
اون فتن و حروب و مقاتلہ کا حصر اس جگہہ نہین ہو سکتا ہے دنیا مذاہب قدریہ و جہمیہ و معتزلہ
و کرامیہ و خوارج و روافض و قرامطہ و باطنیہ سے بھر گئی اتمین ہر شخص فلسفی تھا اپنی رای
و فلسفت پر چلتا تھا کوئی شہر و گاؤن کوئی قطر باقی نہ رہا یہان طوائف کثیرہ ان فرق کے
نہون مذہب اشعری کا رواج عراق مین تین سو اسی سال مین ہوا پھر یہ مذہب عراق سے

شام کو پہونچا صلاح الدین ایوب نور الدین زنگی نے لوگون کو اس مذہب پر لگایا پھر
اس عقیدت کو مغرب مین محمد بن تومرت نے پھیلایا آسکی اولاد نے اپنا نام موحدین رکھا
انکے نزدیک ابن تومرت مہدی معصوم تھا لاکھون آدمی مار ڈالے جنھون نے اوسکو مہدی تسلیم نکیا
یہ سبب ہوا مذہب اشعری کی شہرت و انتشار کا امصار اسلام مین سارے مذہب اوسکے
مقابلے مین نسیا منسیا ہو گئے مقریزی نے کہا مگر ایک مذہب حنابلہ اتباع امام احمد رضی اللہ عنہ کا
کہ یہ لوگ اوسی طریقۂ سلف پر رہے صفات کی تاویل نکی یہانتک کہ بعد سنہ سات سو
ہجری کے دمشق مین شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی شہرت ہوئی انھون نے مذہب
سلف کا انتصار مذہب اشعری کا رد کیا رافضہ وشیعہ وصوفیہ پر بھی انکار کیا اوس وقت
دو گروہ ہو گئے ایک گروہ نے انکو شیخ الاسلام اجل حفاظ اہل سنت سمجھا دوسرے فرقے
نے انپر رد کیا اسکے بہت قصے داستان ہین اونکے اتباع شام مین بہت مصر مین کچھ کچھ
اب تک موجود ہین جو خلاف درمیان اشاعرہ وماتریدیہ کے ہی وہ مشہور ہی دس بارہ
مسائل سے زیادہ نہین اتنی بات یہی کہ ؎

ماتریدی واشعری ہمہ خوب	لیک طور سلف بود مرغوب
ہیست دانی عقائد ایشان	انتخاب فوائد ایشان ؞
پاے بر پاے مصطفےٰ رفتن	بسر خویش نے ز پا رفتن ؞
پشت پا بر زدن بفہم علیل	بر قیاسات واین ہمہ تاویل

تقسیم اہل عالم

بعض لوگون نے اہل عالم کو بحسب اقالیم سبعہ تقسیم کیا ہی ہر اقلیم والون کا اختلاف طبائع
و انفس چہرا اونکا رنگ و زبان دلیل ہی بیان کیا ہی بعض نے باعتبار ہر چہار قطر کے تقسیم
کیا تو عرب عجم اور ترک دکھن کسی نے باعتبار امم کے قسمت کی یہ کہا کہ بڑی امتین چار ہین
عرب و عجم و روم و ہند پھر دو امتون کے بیچ مین یون میل دیا کہ عرب و ہند متقاربین

ایک مذہب پر انکی توجہ خواص اشیا و احکام ماہیات استعمال امور روحانیہ کیطرف ہی رومی و عجم کا میل ایک مذہب پر ہی انکی توجہ طرف طبائع اشیا و احکام کیفیات و کمیات اور امور جسمانیہ کے ہی کسی نے مذاہب کے اعتبار پر تقسیم کی ہی ایک اہل دیانات و ملل ہین دوسرے اہل اہوا و نحل ہین پہلی قسم مین مجوس یہود و نصاری اہل اسلام ہین دوسری قسم مین فلاسفہ دہریہ صابیہ براہمہ عباد کواکب عباد اوثان ہین ہر قسم مین فرقے متعدد ہین جنکے مقالات کا ضبط ہونا ایک مشکل بات ہی اہل دیانات بحکم خبر خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم ایک عدد مین منحصر ہین مثلاً مجوس ستر فرقے ہین یہود اکہتر فرقے نصاری بہتر فرقے مسلمان تہتر فرقے ناجیہ فرقہ ان سب مین ہمیشہ ایک ہی ہی اسلیے کہ دو قضیہ متقابلہ حق نہین ہو سکتے ایک صادق دوسرا کاذب ہوگا پس حق ایک ہی مین رہا بلکہ قضایا ی عقلیہ مین بھی جبکہ حق ایک ہی جانب ہوتا ہی تو سمعیہ مین بالاولی ہوگا اللہ تعالی نے فرمایا وممن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون آنحضرت نے فرمایا کہ تہتر فرق اسلام مین ناجی فرقہ ایک ہی ہی باقی سب ہالک ہین فرقۂ ناجیہ کا یہ پتا بتایا کہ وہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہین فرمایا ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر غالب رہیگا قیامت تک میری امت گمراہی پر جمع نہوگی اہل سنت مین چار گروہ ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی انہین حنفی اہل رای ہین خود انکے امام نے فرمایا علمنا هذا رأي شافعی مالکی مذہب مین بھی اجتہاد ہی لیکن مذہب حنفی سے کم مذہب حنبلی مین اوس سے کم بلکہ امام احمد نے اپنے فتاوی فقہیہ کو نہ لکھا نہ لکھنے دیا صرف ظاہر حدیث پر عمل رکھا جس مسئلہ مین اختلاف صحابہ کا پایا وہان اونکے دو قول ہین کبھی اس صحابی کے موافق کبھی اوس صحابی کے مطابق محدثین امت نے کسی امام سے تعلق تقلیدی نرکھا احادیث وآثار کو جمع کیا ما انا علیه واصحابی کو جو نشان فرقۂ ناجیہ ہے دانتون سے پکڑا فرقہ ظاہریہ ایک شعبہ ہی اہل حدیث کا یہ لوگ اعلی درجے کے متقین امت تھے علی بن مدینی نے فرمایا جو ایک فرقہ اس امت کا ہمیشہ حق پر غالب رہیگا قیامت تک

مراد اوس سے اہل حدیث ہین جو قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب رہین گے چنانچہ مصداق
اس حدیث اور اس شرح حدیث کا ہمیشہ اس امت مین پایا گیا ہی اور ہمیشہ پایا جاویگا
ولله الحمد کتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جسطرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی شافعی عامہ
مردم مین رواج پایا اسی طرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی
کسی نہ کسی قطر مین بھی موجود تھی بلکہ ابتداء اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چھ سو پچاس
ہجری تک اسطرح کی کثرت درس حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار
نفر واسطے سماعت حدیث و املا سنن کیا گو ایک ہی حدیث کیون نہو قلم دوات لیکر حاضر
ہوتے تھے ماشاء الله لا قوة الا بالله جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی اہل علم حدیث شہید
ہاتھ سے اشرار تاتار کے بسبب اغوا علقمی وزیر مستعصم بالله و نصیر الدین طوسی رافضی اسنے
تمام کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا ہوگیا اوسوقت زیادہ تر
جمود عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعے سے ہر چند بعض
علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے لیکن اونکو تعصب
اوس مذہب کا نہ تھا برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے علم حدیث اور محدثین کا
حفظ مراتب کماحقہ ملحوظ رکھتے تھے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل مین کسی فقیہ کی
رائے و قیاس کو پیش نکرتے تھے انکو اہل علم اصول اور آپکو اہل علم فروع سمجھکر تقدیم اصول
کے فروع پر قائل تھے چنانچہ کتب طبقات فقہاء اسکے شاہد ہین اس امت مین ہزارون فقیہ
گذرے کچھ فقہاء ان چار اماموں مین منحصر نہین ہین بنسبت دیگر فقہاء کے انکا اشتغال علم
فقہ سے زیادہ تھا اسلیے انکی شہرت ہوگئی وہ بھی سلاطین کے ذریعے سے نہ یہ کہ انسے بہتر
کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا سیکڑون مجتہد انکے سوا بھی تھے بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق
مانے گئے جنکا علم انسے زیادہ تھا حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چار مجتہدین یا حصر کرنا علم رسول
خدا کا ان چارون مذہب مین دلیل جہل قائل ہی کوئی سند اسپر نہین فقہ کا علم جسقدر

ہم قول ہی کسی ایک قول کی سند متصل اوس امام تک نہین پہونچتی جسکا وہ قول یا مذہب قرار دیا جاتا ہی اور کیونکر پہونچے کہ امام سے لیکر تا اموم اس زمانہ متقدمین بہت سے اجتہاد در اجتہاد ہوگئے جو اونکی طرف لگائے گئے اون اجتہادات وفتاوی کا شمار اونکے فرشتون کو بھی نہین جتا بلکہ اگر فرضاً آج امام صاحب موجود ہون اور اونپر یہ فقہ جدید متاخرین کیجاوے تو یقین ہی کہ وہ صاف انکار اوسکا کرین اور اپنی بے علمی کے ان تفریعات وتخریجات سے مقر ہون ان اتباع سے بیزاری ظاہر فرماوین خصوصاً اون مسائل پر جو آج خلاف حدیث مفتی بہ قرار دئے گئے ہین اونکو تو کوڑی کے مول بھی خرید نکرین ابو حنیفہ نام کے بیس فقیہ اس امت مین گذرے ہین جسطرح قاموس مین لکھا ہی اس نام کا ایک شخص ذی علم فرقہ شیعہ مین بھی گذرا ہی تعجب نہین کہ فقہ حنفی مین اون سب کے اقوال جمع ہون اور وہ سب مذہب امام ابو حنیفہ کا سمجھا گیا ہو کسنے تحقیق کیا ہی کہ یہ قول کس ابو حنیفہ کا ہی آجکل کے حنفی محض بحسن ظن اگلے حنفیون کے کہنے سننے پر اوسکو مذہب امام اعظم خیال کرتے ہین سند متصل ان مسائل کے ہرگز اون تک نہین پہونچا سکتے یہی حال غالباً دیگر مقلدین ائمہ کا ہی بخلاف اہل سنت خالص وجماعت محدثین کے کہ انکی ہر حدیث گو ضعیف ہو یا شاذ یا منکر سنداً متصل اوسکے تا قائل پہونچتی ہی جس سے قوی وصحیح وسقیم وموضوع کا الگ الگ امتیاز ہو جاتا ہی فضل خدا کا ہی کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہا مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ اسناد تا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدون ہون آونکے جامعین باتفاق موافق ومخالف متہم بعدم عدالت نہون کسی نے اونکے اہل تقوی ودیانت ہونمین شک نہ کیا ہو اونکو کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا غالباً نرہا ہو تا لم ہو کر طالب کسی جاہ وعہدے کے کسی والی ملک یا خلیفہ یا امام سے نہوئے ہون جسطرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کر کے جاہ وعزت حاصل کی پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چھوڑا جاوے آن کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے منہ پھیر کر کتب رای وقیاس واساطیر قیل وقال آحاد امت پر جان دیجاوے

خداوند یوم الدین کو اسکا کیا جواب دیا جاویگا یہ کیا مسلمانی ہی کہ رسول خدا کی بات نی جاے
زید و عمرو کی کہانی سنی جاوے ؎

مومن تم اور عشق بتان ای پیر و مرشد خیر ہی
یہ ذکر اور زبانہ آپ کا صاحب خدا کا نام لو

الحاصل جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اسلام مین تہتر فرقے ہین جنکا ذکر اجمالا اس کتاب مین
گذرا اور وہ سب ہالک ہین مگر ایک فرقہ اہل حدیث جسکو ناجی فرمایا ہی تو اب ہر مسلمان کو
جو اللہ و رسول و یوم آخر پر ایمان رکھتا ہی فرض ہی کہ سب اہل فرق سے علیحدہ ہو کر کشتی سلیم
ناجی مطلق بنے جو کچھ قرآن و حدیث مین ہی اوسی پر قناعت کرے ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ تعمق شدید ہر مسئلہ عقیدہ و عمل مین جو اہل کلام و اہل رای و قیاس مع اصحاب جدل و اصحاب
قیل و قال نے کیا ہی واللہ باللہ تاللہ ہرگز مطلوب شارع نہین کتب فقہ کی دشواری سے
کتب حدیث کی آسانی کو دیکھو مقلدین کہتے ہین قرآن و حدیث کو امام صاحب سمجھتے تھے
ہم نہین سمجھتے ہین تو یہی کتب فقہ کا سمجھنا کافی ہی اگرچہ اس کہنے مین اہل تقلید کو خود بھی
اقرار اپنے جہل واضح کا ہی جسطرح جمہور علماء سلف نے انکو جاہل غیر عالم کہا ہی گو کتب
رای کے میانجی ملا ہون لکن اگر یہ لوگ کچھ بھی شرم و حیا و انصاف رکھتے ہین تو ان سے
از روی حلف اسقدر پوچھا جاوے کہ آخر قرآن و حدیث کی زبان عربی ہی جسطرح اکثر
کتب رای و قیاس کی زبان بھی عربی ہی جتنے کتب فقہ کو یہانتک چھانا ہی کہ بعض تمھارے
بعض کتب فقہ کے جاننے مین مشارٌ الیہ و ممتاز بین الاقران ہین جسطرح کہا جاتا ہی کہ فلان
صاحب کو ہدایہ خوب آتا ہی اور فلان صاحب کو درمختار خوب محفوظ ہی پس للہ وللرسول
ذرا دیر کو تعصب چھوڑ کر تم یہ بات کہو کہ آیا شرح وقایہ زیادہ دقیق ہی یا مشکوۃ شریف اور
ہدایہ زیادہ مشکل ہی یا چاروں سنن اور درمختار مثلا زیادہ غلق ہی یا صحیحین حالانکہ ان سب کی
لغت ایکسا ہی پھر تم اون کتب کو تو سمجھ لیتے ہو اونکے ما لہا و ما علیہا کے دریافت مین ممتاز

عصر ہو لکن صحاح ستہ و مشکوۃ و بلوغ المرام و موطا و منتقی کو کسطرح سمجھہ نہین سکتے یہ
دعوی تمھارا اگر نرا لاف و گزاف نہین تو پھر کیا ہی خدا کو کیا جواب دو گے جنپر قرآن پاک
اوترا جنکو احادیث سنائے گئے وہ تو نہ وقایہ پڑھتے نہ ہدایہ جاہل مطلق گرفتار شرک
و کفر تھے فقط از بان عربی بولنے کے سبب سے بے تکلف خدا و رسول کا کلام سمجھہ کر
عمل کرتے تھے تم باوجود اسکے کہ پشت ہا پشت سے فقیہ چلے آتے ہو خاندانی علم رکھتے ہو
علوم الٰہیہ مین مہارت حاصل ہی تعمقات غامضۂ شفا و نجات و حکمۃ العین و حاشیۂ قدیمہ
و جدیدہ وغیرہ کو حل کرتے ہو پھر کیا مصیبت تمپر پڑی ہی کہ تم مشکوۃ تیسیر الوصول وغیرہ کتب
سہلہ سمہائے بیضا و سنت صحیحہ کو جسکی رات برابر دن کے ہی نہین سمجھہ سکتے خیر اگر تم نہین
سمجھہ سکتے ہو نہ سمجھو تم جا تو تمھارا کام جانے جو سمجھتے ہین اونکے پیچھے کیون پڑتے ہو اگر
شوق جدل ہی تو بہتر فرقے اسلام کے اور بھی ہین جنکو تم بھی اپنا موافق نہین سمجھتے سب
نہین تو بعض اونمین سے اب بھی دنیا مین موجود ہین جیسے شیعہ خارجی اونسے جدل کرو
بلکہ سچ تو یہی ہی کہ بمقابلہ صحیح تمھارا اونھین سے ہی نہ اہل حدیث سے آسلیے کہ وہ تمکو
گمراہ محض جانتے ہین مثل تمھارے اونکے یہان بھی خرچ فلسفت و حکمت یونان کا بہت کچھہ
ہی تم بھی بڑے معقولی کہلاتے ہو تمھارا اونکا مکابرہ مجادلہ حق بجانب ہی اہل حدیث تو
تمکو صرف مبتدع جانتے ہین تکفیر نہین کرتے انسے مجادلہ کرنا عبث ہی کیونکہ انکا علم منحصر ہی
سمع و نقل مین انکے سامنے عقل مصطلح کے پر جلتے ہین انسے لڑنا انپر رد کرنا بیفائدہ
ہی کوئی وجہ مناسبت کی بھی تو ہو جسکی بناپر یہ طوفان کھڑا ہو سکے نعوذ باللہ من
سوء الفہم تمھارا مذہب تو ایجاد بندہ ہی بعد ہر سہ قرن مشہود لہا بالخیر کے جو زمانہ فسق
و فتنے کا تھا اوسمین یہ مذہب نکالا ان غریبون کا طریقہ تو وہی پرانی راہ نبوت کی ہی جسپر
رسول خدا اور اونکے اصحاب باصفا گذر گئے ان پر فرقۂ جدیدہ کی تہمت لگا نا قد خاب
من افتری کا مصداق بنا ہی ان اللہ لا یهدی کید الخائنین بدر طالع کو دیکھو اس

تیرہ سو سال ہجرت مین کوئی صدی ایسی نتھی جسمین اہل حدیث وعلماء غیر مقلد موجود نتھے
پھر انکی جدت کہان سے آئی البتہ مقلدین کا آنا پیا زمانہ مشہود لہا بالخیر مین مطلقاً نتھا
سو وہ تو فرقہ جدید نہ ٹھہرے اہل اثر ٹھہرے یہ وہی مثل ہی رمتني بدائها وانسلت
خدا امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی کا بھلا کرے اونکو جنت فردوس مین جگہ دے
جنھون نے ہمکو یہ بات سکھائی کہ جب ہم حدیث پاوین اونکے قول کو چھوڑ دوین
باقی ہر امام نے فرمایا ہی یہ قول اونکا جو خود حنفیہ نے نقل کیا ہی دلیل ہی اس بات
کہ وہ یہ بات جانتے تھے کہ سوای کوفے کے اور شہرون مین بھی علماء ہین جنکو بہت سی احادیث
پہونچی ہونگی کہ جو ہمارے قول کے خلاف ہونگی اسلیے اپنا ذمہ بری کرگئے وہ تو اجر پاتے
رہے بلکہ ہر خطاے اجتہاد پر اونکو ایک اجر ملیگا اسلیے کہ وقت نہ بہم پہونچنے حدیث کے
اس مسئلے مین اونھون نے استفراغ جہد کیا جو اونکے امکان مین تھا وہ بجا لائے مگر افسوس اونکے مقلدون
کو دیکھا چاہیے کہ باوجود بہم پہونچنے احادیث صحیحہ اور ظاہر ہوجانے خطای اجتہادی امام
اور اونکے شاگردون کی رای مذکور وقیاس مسطور کو نہین چھوڑتے اس قول امام کی تقلید
نہین کرتے ابھی حدیث مرفوع کا مرتبہ تو بہت بلند ہی وہ تو یہانتک کہہ گئے ہین کہ صحابی
کی بات کے آگے بھی ہماری بات کو مانو حالانکہ کسی صحابی کا قول وفہم امت پر حجت نہین ہے
خصوصاً جبکہ آیت یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو ان مقلدون کی بے ادبی
کو تو دیکھو کہ تقلید کے معنی لغت مین یہ ہین کہ کسی جانور کے گلے مین پٹا یا نعل وغیرہ ڈالا جاوے
جیسے تقلید ہدی سو یہ طائفہ اپنی پیروی کا پٹا امام کے گلے مین ڈالکر زبردستی خلاف
اونکی نصیحت ووصیت کے اونکو اپنی طرف کھینچتے ہین یہ وہی مثل ہی مان نمان مین تیرا
مہمان امام صاحب تو ان سے تبرا کرتے ہین یہ اونکا پیچھا نہین چھوڑتے قیامت کے دن
جب امام صاحب اور یہ لوگ ایک جگہ جمع ہونگے اوسوقت خوبی اس تقلید کی بخوبی کھل جاویگی ابھی تو
آنکھون پر پردہ ہی دل پر مہر لگی ہوئی ہی اذ تبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

ورأوا العذاب وتقطعت بہم الاسباب ایک وہ لوگ ہین جنھون نے علماء
امت کو اپنا امام مذہب ٹھہرایا ہی حالانکہ سوای رسول امت کے کسی کی اطاعت کا حکم
احبار و رہبان سے کتاب و سنت مین کہین نہ آیا بلکہ جابجا کفار و مشرکین و اہل کتاب سے
حکایت تقلید فرماکر اونپر رد و اعتراض کیا ہی اتخذوا احبارہم و رہبانہم اربابا
من دون اللہ ایک وہ جماعت ہی جس جماعت کے امام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین ائمہ کی پیروی کو کسی نے
لغۃً و اصطلاحاً آجتک اتباع نہین کہا اسلیے کہ اتباع و اقتداء نام قبول قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و قبول روایات کا اہل روایت سے ہی بلکہ ائمہ کی اطاعت اور اونکی راے
و قیاس کو بلا دلیل قبول کرنے کا نام تقلید ہی خود مقلدین مذاہب اپنی کتابون مین تقریر
تقلید مذہب کے اور اپنے نام کے ہمراہ فخراً فلان حنفی لکھتے ہین وجوب تقلید شخصی یا اوسکے
استحباب کے قائل ہین تہمت سے رسالے بنا ڈالے جنھین ایک جماعت فقہاء مقلدین سے
جو علم کتاب و سنت سے محروم تھے روایت کشی اور نقل اقوال بابت وجوب و فرضیت
تقلید کے کی ہی لکن اس سے کیا ہوتا ہی فقہاء مین ایسے بھی صدہا گذرے ہین جنھون نے
تقلید کا انکار کیا دوسرا بھی صدہا قول اونکے منع تقلید مین جابجا سے نقل کرسکتا ہے
ہان اگر کوئی آیت و حدیث ایسی ہو جس سے وجوب تقلید شخصی ثابت ہوتا ہو نص ہو یا ظاہر
بلکہ اقتضای نص بلکہ اشارت النص تو پیش کرے کہ خصم پر حجت قائم ہو ورنہ قول زید و عمرو کا
اگرچہ امام یا مجتہد یا مجدد کیون نہو انکے نزدیک لائق تسلیم نہین ہے اسلیے کہ حجت منحصر ہی
قرآن و حدیث مین بنص قرآن و حدیث رہا اجماع پس اگر ممکن بھی ہو تو اوسکا وقوع و ثبوت
مشکل قیاس کے خود کچھہ اصل ہی نہین ہی ہم تم دونو قیاس مین برابر ہین سب سے پہلے ابلیس نے
قیاس کیا یہ قصہ منصوص قرآن ہی انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین
جنہیر واڈ ابلیس کا چل گیا وہ قیامت تک کے لئے دام قیاس و رای مین پھنس گئے

حسن سبزۂ بخطے سبز مرا کرد اسیر   دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم

جسطرح سارے امم باطلہ کو ابلیس نے باغ سبز دکھا کر اپنے جال مین گرفتار کیا ہی اسیطرح
باستثناء فرقۂ ناجیہ اہل حدیث سارے فرق اسلام اوسکے پھندے مین پھنسکر راہ راست
سنت صحیحہ سے گمراہ ہوگئے ہین جنھون نے قرآن مین یہ پڑھا تھا ولا تتبعوا خطوات الشیطان
انہ لکم عدو مبین وہ اوسکی چال پر چلے دام قیاس حسن و رای محمود سے بچ سکے
ان عبادی لیس لک علیھم سلطان ملل نحل مین کہا ہی کہ پہلا شبہہ جو خلق مین ہوا
وہ ابلیس سے نکلا اسلیے کہ اوسنے استبداد کیا رای پر مقابلۂ نص میں ہوا کو اختیار کیا مقابلۂ
امر مین اوسکے اس شبہے سے سات شبہے نکلے جو سارے خلق مین جاری ہوئے لوگون کے
ذہن مین بیٹھ گئے یہانتک کہ مذاہب وضلالات و بدعات پیدا ہو گئے یہ سب شبہے اناجیل
اربعہ مین لکھے ہوئے ہین توریت مین بھی شکل مناظرہ پر متفرق جگہون مین انکا ذکر ہی ان
ساتون شبہون کو خبیۃ الاکوان مین نقل کیا گیا ہی شہرستانی نے کہا ایک مدت سے سوچا
جی مین کہا اسمین شک نہین کہ جو شبہہ بنی آدم مین واقع ہوا وہ شیطان رجیم اور اوسکے وسوسے
وشبہات سے پیدا ہوا ہی یہ ساتون شبہے ایسے ہیں کہ تخم ہی بدعت وضلالت انھین مین
حصر ہی سارے شبہے اہل زیغ وکفر کے گو اونکی عبارت الگ الگ ہو اونکے طریقے جدا
جدا ہون لیکن وہ نسبت ان انواع ضلالات کے ایسے ہین جیسے تخم مرجع ان سب کا
انکار امر ہی بعد اقرار حق کے جھکنا ہی طرف ہوا کے مقابلہ نص مین جن لوگون نے نوح
و ہود و صالح و ابراہیم و لوط و شعیب و موسی و عیسی و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجادلہ کیا
وہ اپنے شبہون کے اظہار مین اسی لعین کی چال پر چلے جسکا حاصل دفع کرنا ہی تکلیف کا
اپنی جان سے انکار کرنا ہے شرائع کا جب ہم اقوال اگلون کی تتبع کرتے ہین تو مطابق اقوال
پچھلون کے پاتے ہین کذلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم
فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل اسکے بعد ہر فرقۂ اسلام کا حادث ہونا شبہات لعین

کی بنا پر بیان کیا ہی پھر یہ کہا انت تری ان ھذہ الشبہات کلہا ناشئۃ من شبہات
اللعین وذلک فی الاول مصدرھا وفی الاخر مظہرھا والیہ اشار التنزیل فی
قولہ تعالی ولاتتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین وشبہ النبی صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کل فرقۃ ضالۃ من ھذہ الامۃ بامۃ ضالۃ من الامم السالفۃ
فقال القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ وقال المشبہۃ یہود ھذہ الامۃ والرافضۃ نصاراہا
وقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم لتسلکن سبل الامم قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ
والنعل بالنعل حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ انتہی سوای اہل حدیث کے جتنے
فرق تقلید ورای وقیاس کے اس امت مین ہین جیسے شیعہ خارجی معتزلی قدریہ جبریہ
مشبہہ مجسمہ اتحادیہ وغیرہم سب مین ان شبہات لعین نے اپنا دخل کیا فرقہ دہریہ جسکا اس
زمانے مین بڑا غلغلہ ہی انکا مدعا بھی یہی دفع تکلیف شریعت ہی اپنی جان سے حاصل کرنا
آزادی کا ہی اپنے مذہب مین مقلدین فقہا کا مطلب بھی قریب اسی کے ہی یہ بھی شرائع
کتاب وسنت کو اپنی جان سے دور کرنا چاہتے ہین غرضکہ صاحب ملل نحل نے اس جگہ بہت
عمدہ تقریر کی ہے یہ لکھا ہی کہ جو شبہے اس آخر زمان میں واقع ہوئے اور ہوتے ہین
وہ بعینہا وہی شبہے ہین جو اول زمانے مین واقع ہوئے تھے اسیطرح زمانہ ہر نبی اور دور
ہر صاحب ملت وشریعت مین جو شبہے اونکی امت کرتی ہی یہ وہی شبہے ہین جو خصماء
اول زمان نے اہل کفر ونفاق مین سے کئے تھے گو ہم پر بسبب بُعد و درازی زمان کے
بعض شبہات اگلی امتون کے مخفی رہ گئے ہون پس شبہات اس امت کے سب کے سب اونھین
شبہات منافقین زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا ہوئے ہین اسلئے کہ وہ حضرت کے
امر ونہی پر راضی نہ تھے اپنی فکر دوڑاتے جن امور مین خوض کرنے سے منع کئے گئے تھے
اونمین گھستے تھے اور باطل کرتے ذی الخویصرہ کا قصہ حدیث مین آچکا ہی اوسنے کہا ای محمد
عدل کرو تمنے عدل نکیا تب حضرت نے فرمایا اگر مین عدل نکرونگا تو پھر کون کریگا اوسپر

اونسے پھر کہا هذه قسمة ما ارید بها وجه الله تعالی یہ صریح خروج ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر منافقین کو دیکھو دن احد کے کہا هل لنا من الامر من شيء پھر کہا لو کان لنا من
الامر شيء ما قتلنا ههنا پھر کہا لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا یہ صریح قدر ہی ایک گروہ
مشرکین نے کہا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء پھر کہا انطعم من لو يشاء الله اطعمه
یہ صریح جبر ہی ایک گروہ مشرکین نے کہا الفینا علیہ اباءنا دوسرے نے کہا انا وجدنا اباءنا
علی امة وانا علی آثارهم مقتدون یہ صریح تقلید مذہب ہی بلکہ تقلید کی مذمت قرآن
شریف مین قریب تیس جگہ کے آئی ہی یہ حال زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا
جبکہ شوکت اسلام و قوت ایمان و صحت ابدان حاصل تھی منافق لوگ اوسوقت اسلام ظاہر
کر کے مسلمانون کو فریب دیتے تھے لکن اونکا نفاق ہر وقت اونکے اعتراض کرنے سے حرکات
وسکنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوتا تھا پس یہ
اعتراضات بمنزلہ تخم کے ہوئے اور وہ شبہات بمنزلہ کھیتی کے آخر ملنے مین بھی مقلدین کا
یہی طریقہ ہی کہ جب کوئی آیت یا حدیث صحیح اونکے مقابلے مین ذکر کیجاتی ہی یا موافق ظاہر
نص کے کوئی مسئلہ بیان کیا جاتا ہی اوسپر معترض ہوتے ہین اوس مسئلے مین سو طرح کے
شبہے نکالتے ہین ہزار طرح کے اعتراض کرتے ہین پھر اگر کوئی وہی مسئلہ کسی کتاب فقہ مذہبی
سے نکالکر لکھدے یا کہے گو خلاف حدیث صحیح ہو تو اوسپر نہ کوئی اعتراض ہی نہ کچھ شبہہ بلکہ وہی
انکے نزدیک مفتی بہ ہی جیسے مسئلہ فاتحہ پڑھنے کا عقب امام یا رفع الیدین کرنے کا یا آمین بالجہر
کہنے کا یا ایک ہونے طلاق کا جبکہ ایکبار مین تین دفعہ دی ہو یا فسخ ہونا خلع کا یا
مولد کی محفل کرنا یا حرام ہونا نذور و سفر کا قبور کے لیے وغیر ذالک پس اگر یہ صریح نفاق
نہین ہی اور نہ یہ جمود تقلید پر شرک ہی اور نہ یہ مجادلہ ماخوذ شبہات ابلیس سے ہی تو تم ہی
کہو کہ پھر کیا ہی سمجھیں نہ غیر ہا مین احادیث صحیحہ رفع و آمین کے موجود ہین مگر ایسے کہ خلاف
دقایہ و ہدایہ ہین مثلا لائق حجت و عمل نہین سمجھے جاتے آنا دامت کا قول تو مقبول ٹھہرا

رسول مقبول کا قول مردود ہوا ایسے اسلام کو ہمارے سو سلام یہ تو ایک ذراسی مثال تھی
کتب فقہ سنت بحمدہ تعالی بکثرت موجود ہین اونسے جب مقابلہ کتب فقہ رای کا کیا جاتا ہے
فی صدی دس بیس مسئلے بھی مطابق ظاہر احادیث ہاتھہ نہین لگتے یہ بڑے بڑے فتاوے
فقہ کے جنمین لاکھون مسئلے لکھے ہین خدا کے واسطے ان مسائل کا ماخذ کونسا قرآن کونسی
حدیث ہی ذرا بتا ؤ تو بہت دوڑ و گے تو یہی بات آخر کو ٹھہریگی کہ انمین اجتہاد در اجتہاد
رای بر رای قیاس علی القیاس ہوا ہی حالانکہ دنیا مین صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث
موجود ہین جو بسند متصل تا جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچتے ہین اونکے ہوتے ہوئے
ان دساتیر واساطیر و تخمۂ عقول فاسدہ کو دین ٹھہرانا اگر بے دینی نہین ہی تو پھر کیا ہی زمانہ
خلافت راشدہ مین اگرچہ بمقدمۂ مرض و موت و موضع دفن نبوی و امامت و امر فدک
و امر شوری و خلافت مرتضوی وغیرہ کے تنازع ہوا لکن اصول و فروع مین اس قسم کا مجادلہ جو
پچھلی امت نے کیا ہی نہین ہوا تھا ان آخر ایام صحابہ مین قدریہ ظاہر ہوئے مرجیہ و جبریہ و معتزلہ
کا ظہور زمانہ حسن بصری مین ہوا یہ تابعی تھے زید بن علی نے اصول کو معتزلہ سے سیکھا اسلیے
زیدیہ اصول مین معتزلہ ہین فروع مین حنفیہ الا ماشاء اللہ کوفے والون نے زید کو چھوڑ دیا
شیخین پر تبرا کیا اسلیے رافضی کہلائے ایک فقط امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی نے طرفداری
زید کی فرمائی اسلیے بعض اہل تاریخ نے انکو زیدیہ کہا ہی مؤلف نامۂ دانشوران ناصرے
لکھتے ہین ابو حنیفہ در اصول عقائد سلسلۂ زیدیہ را پیروی داشتہ محمد شہرستانی در ذیل مقالات
جارودیہ کہ از فرق زیدیہ می باشند گوید کہ ابو حنیفہ بآن فرقہ ہم عقیدت بودہ و با محمد بن عبد اللہ
محض کہ معروف بنفس زکیہ و امام ششم زیدیہ ست عقد بیعت داشت و ہم با برادرش
ابراہیم کہ نیز از ائمۂ آن گروہ ست و امام ہفتم زیدیہ با قدمی استوار دست بیعت دادہ
و ہنگامیکہ بر منصور خروج کردہ بود در پنہان مردم را باعانت وی ترغیب می نمود ولی خود
دران جنگ ہمراہ نشد زمخشری در ذیل کریمۂ لا ینال عہدی الظالمین گوید کان ابو حنیفۃ

یعنی سرا بن حوب نصرۃ زید بن علی وحمل المال الیہ والخروج معہ انتہی
معتزلہ بھی فروع مین حنفیہ ہین مثل زیدیہ کے اصول مین علحدہ ہین معتزلہ نے ایام ماموں
مین کتب فلاسفہ کی مزاولت کی الگ ایک فن ٹھہرا کر نام اوسکا علم کلام رکھا درمیان سلف
اور معتزلہ کے مسئلہ صفات باریتعالی مین ہمیشہ اختلاف رہا سلف نے اونسے مناظرہ کیا
لکن نہ قانون کلامی پر بلکہ قول اقناعی پر جو کوئی منکر یا مؤول صفات کا ہی وہ معتزلی ہی
متکلمین حنفیہ وغیرہ تاویل صفات کرتے ہین ظاہر پر جاری نہین کرتے اسلیے اصول مین گویا
معتزلی ہین امام اعظم نے زید بن علی کی مدد کی اون کے خروج کو حق سمجھا اسلیے حنفیہ مین
زیدیت بھی ہی امام اعظم رح علی مرتضی کو عثمان غنی پر تفضیل ہی دیتے تھے جسطرح زیدیہ
جناب امیر کو افضل خلفاء سمجھتے ہین حنفیہ کو ایک خصوصیت تامہ ہی فرقۂ زیدیہ و معتزلہ
سے بخلاف ائمۂ ثلثہ باقی کہ وہ سنی خالص تھے امام منصور باللہ نے جب محمد بن علی شوکانی
کو قاضی القضاۃ دار الخلافت صنعاء مین کیا انھون نے اصول و فروع زیدیہ کا رد مستقل
لکھا وبل الغمام مین رد اصول زیدیہ کا ہی سیل جرار مین رد فروع زیدیہ کا ہی رافضہ کو
اپنے کتب مین واجب القتل لکھا ہی خوارج کو کلاب النار کہا ہی جزاہ اللہ عنا وعن سائر
المسلمین خیرا **ف** اہل عالم مین جو ملت و دین والے ہین وہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو
کتاب رکھتے تھے جیسے صابئہ اول دوسرے وہ جنکے پاس نہ کوئی کتاب ہی نہ حدود نہ
احکام جیسے فلاسفۂ اولی دہریہ ستارہ پرست بت پرست براہمہ ملل نحل مین ارباب واصحاب ان
ملل ونحل کو مفصل لکھا ہی پھر حال جہود و ترسا و گبر و اہل اسلام کا بیان کیا پھر یہ لکھا ہی کہ
بڑی ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہی اسکے مقابلے مین ملت صابئہ تھی شریعت نوح علیہ السلام
سے نکلی تھی حدود و احکام کی ابتدا آدم و شیث علیہما السلام سے ہوئی خاتمہ شریعت سید
الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا قرآن مین کہدیا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یہ اکمال دین عبارت ہی بقاء کتاب و سنت سے

اسلئے کہ اوسوقت جب کہ یہ آیت اوتری سوا قرآن وحدیث کے کچھہ نہ تھا اب جو کوئی
اس دین کو محتاج لحوق آرا و قیاسات امت سمجھے تو گویا وہ اکمال کا منکر نقصان
کا قائل ہی صیغۂ اکملت واتممت ورضیت کا صیغۂ ماضی ہی اسلیے یہ بھی نہین ہوسکتا
کہ یہ اکمال اجتہاد ورای آیندہ پر ملتوی رکھا جاوے علماء حق نے اپنے استقراء سے یہ
بات لکھی ہی کہ جتنے حوادث تا قیامت ہونگے اون سبکا حکم خصوص آیات واخبار یا
عموم ادلہ سے ہر وقت نکلتا ہی لکن مزاولت و دراست شرط ہی چنانچہ کتب فقہ سنت
جیسے نیل وسیل و وبل الغمام وشروح بلوغ المرام وشروح صحیحین وغیرہا اسکے شاہد عدل
ہین جسکو کچھہ مزاولت نہین ہی ساری عمر اوسکی خدمت رای وقیاس مین گذری ہی
وہ بیچارہ تو ایک مسئلہ بھی مطابق قرآن وحدیث کے نہین بتا سکتا اگر اتفاقاً کوئی مسئلہ
اوسکا موافق ان دونو اصول کے پڑگیا تو وہ اسلیے پڑا کہ اوسکے لال کتاب مین اوسیطرح
لکھا تھا نہ اسلیے کہ اوسنے کتاب وسنت سے نکالا ہو کیونکہ من جمیع الوجوہ کسی مذہب کو
ان مذاہب حنفیہ مالکیہ وغیرہ سے مباینت کلی طریقۂ محدثین سے نہین ہی جو اہل حدیث
کا اعتقاد وعمل ہی اوسکی طرف ضرور رکوئی نہ کوئی حنفیہ وغیرہ مین سے بھی گیا ہی غایۃ الامر
یہ کہ وہ عقیدہ وعمل انکے نزدیک مفتی بہ نہین ہی فتوی ظاہری اوسکے خلاف ہی یہ خلاف
اونھین شبہات لعین سے ائمین آئے ہین گو سلف معذور رہون مگر خلف جنپر اب حق وباطل
بوجہ شیوع کتب حدیث کھل گیا ہی انکو تو کوئی بھی عذر عمل بالحدیث مین باقی نہین رہا
سوای عصبیت جاہلیت یا نفاق جلی یا مشاقت خدا اور رسول کی

اصول اجتہاد اور اوسکے ارکان

ملل نحل مین چار اصول وارکان بتائے ہین پھر یہ کہا و ربما نعود الی الاثنین الکتاب
والسنۃ الخ پھر یہ کہا کہ جب کوئی حادثہ حلال حرام کا پیش آتا تو ابتدا اوسمین قرآن سے کرتے
اگر نص ظاہر ملگئی اوسکے موافق حکم جاری کرتے اگر نملی سنت مین ڈھونڈتے اگر کوئی حدیث

نا بحبۂ آئی حکم حدیث پر ٹھہر جاتے اگر نطنی اجماع کی تلاش کرتے اُس صورت مین ارکان اُسکے
نزدیک دو یا تین ہوتے تھے پھر لوگون نے چار رکن ٹھہرائے الحاصل مستند اجماع ضرور ہی کہ
کوئی نص خفی یا جلی ہو مستند اجتہاد و قیاس اجماع ہی جبکہ اجماع مستند ٹھہرا طرف ایک
نص مخصوص کے جواز اجتہاد کے لیے تو حقیقت مین مرجع اصول کا طرف دو ہی رکن کے
ہوا بلکہ گاہی ایک ہی کی طرف رجوع ہوا یعنی طرف کتاب اللہ کے پھر شرائط اجتہاد کے
بیان کئی ہین پھر کہا اسمین اختلاف ہی کہ مصیب مجتہدین مین ایک ہی ہی یا سب ابو الحسن
عنبری نے کہا ہر مجتہد جسکو اصول مین نظر ہی مصیب ہی پھر کہا جو فرق ملت اسلام سے
خارج ہین سیاق مذہب اونکا مقتضی اس بات کا ہی کہ ہر ناظر مجتہد علی الاطلاق سے
الی قولہ اہل اصول کو تکفیر اہل اہوا مین خلاف ہی باوجود یقین اس امر کے کہ مصیب بعینہٖ
ایک ہی ہی اسلیے کہ تکفیر حکم شرعی ہی اور تصویب حکم عقلی پھر کسی متعصب مذہب نے
اپنے مخالف پر حکم کفر و ضلال کا دیا کسی نے مسامحہ کیا کافر نہ کہا کسی نے ہر مذہب والے کو
بسبب کسی ایک بات کے جو موافق اہل اہوا و ملل تھے کافر کہدیا یا قریب الکفر ٹھہرایا
جیسے قدریہ کو مجوس سے قریب مشبہ کو یہود سے قریب روافضہ کو نصاری سے قریب کہا ہی
جو اونکا حکم تھا ترک نکاح و ذبیحہ مین وہ انپر بھی لگا دیا جسنے سہل انکاری کی کافر نکہا اون
حکم تضلیل کا جاری کر دیا آخرت مین ہالک ٹھہرایا الی قولہ مجتہد مین نظر کرینگے اگر دو مجتہد
مین سے ایک کی مخالفت ظاہر ساتھ نص کے ظاہر ہوگی تو وہ بعینہٖ مخطی ہی مگر گمراہ نہین
جسنے ان مین سے تمسک ساتھ نص ظاہر یا خبر صحیح کے کیا وہ بعینہٖ مصیب ہی انتہی
حاصل کلام یہ ہوا کہ اصول اسلام دو ہین ایک کتاب اللہ دوسرے سنت رسول اللہ اجماع
ممکن ہی لیکن وجود اوسکا نہایت مشکل اسلیے امام احمد نے کہ منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین و قدوہ
اہل سنت و متبعین ہین اجماع کا انکار کیا ہی یہ حکایت اجماعات جو کتب رائی و قیاس
و فتاوی قیل و قال مین نسبت اکثر مسائل کے لکھی گئی ہی بالکل خرافات محض و واہیات ہین

اوسپرطرہ یہ ہوا کہ جسنے اجماع مذکور کا انکار کیا اوسکو یارون نے جھٹ پٹ کافر بنادیا
یہ نہ سمجھے کہ جو دوسرے کو کافر کہتا ہی اگر اوسمین امر کفر نہین ہی تو یہ کہنے والا خود ہی
اوسکا مصداق ٹھہرجاتا ہی آوس دوسرے کا کچھ بگاڑ نہین ہوتا یہود و نصاری مسلمانونکو
کافر جانتے ہین وہ ین باطل کو حق سمجھتے ہین کیا اونکے کافر بنانے سے یہ سب مسلمان
معاذ اللہ مسلمانی سے خارج ہوجاوینگے مقلدین مین آجکل تکفیر مسلمین کا بہت رواج ہے
اپنے مخالف کو فروع مسائل مین بہت جلد تکفیر کرتے ہین خصوصاً اہل حدیث کو جو خلاصہ
امت اسلامیہ ہین قیاس کا رتبہ اونکے نزدیک بھی جو شرع کو چار اصل مین منحصر بتاتے ہین
بعد اجماع کے ہی پھر جب اجماع کذائی جو مستند قیاس کا ہی کچھ نہ ٹھہرا تو بیچارہ قیاس
کس قطار شمار مین ہوا اوسکی کیا وقعت ٹھہری خصوصاً جبکہ قیاس مذکور مصادم کسی نص
کا ہو اوسوقت تو پھر قیاس پر چلنا خداکے قہر کا سامنا ہی وہ کیا ہی جو قرآن و حدیث
مین ڈھونڈے نہین ملتا جسکو اجماع و قیاس سے لیا چاہتے ہین ....

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر ست   شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر ست

نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی چون ابو حنیفہ رح در اقتباس احکام طریق رائے و قیاس
زیادہ مسلوک میداشت از اجتماع فتاوای متشتتہ والتیام آرای متفرقہ او در عبادات
تراکیب غریبہ اتفاق افتاد انتہی رہی یہ بات کہ ہر مجتہد ہر مسئلے مین حق رس ہی یا خطاکار
اسکی حقیقت شرعاً و عقلاً اسکے سوا کچھ نہین کہ حق ہر حکم مین ایک ہی کے پاس ہی اگر سب
مجتہدین حق پر ہون تو چاہیے کہ سارے اقوال متضادہ و احکام متباینہ حق ٹھہرین ہان
مجتہد مخطی کو ایک اجر ہی مصیب کو دو وجہ ہین یہ ایک اجر اوس کوشش و کشش کے عوض مین
ہی جو اوسنے وقت اپنا دریافت حق مین صرف کیا ہی دو اجر اونمین ایک عوض سعی کے ہی
دوسرا عوض اصابت حق کے مصیب و مخطی کا تمیز ہرگز نہین ہو سکتا جب تک کہ قول مجتہد
کا کتاب و سنت پر عرض نہ کیا جاوے بعد عرض کے جسکا قول و اجتہاد مطابق نص پا

ظاہر ہی وہ مصیب ہی جسکا قول اوسکے مخالف ہی وہ مخطی ہی آب دیکھو کہ اصل ہی
قرآن وحدیث ٹھہرا نہ اجتہاد و قیاس قرآن تو ہر جاہل وطفل کے نزدیک موجود ہی ترجمہ
ہونے سے اوربھی سہل ہوگیا اوسکا سمجھنا مشکل نہین کہ اوسکے وصف مین لفظ آیات مجمع
بینات کے فرمایا ہی رہی حدیث سو ہر زمانے مین ابتدا ر صدر اول سے ابتک ہر قرن و عصر
مین محدثین ہوتے چلے آئے جنھون نے شروح حدیث لکھی ہین ہر لفظ مشکل کا اعراب
ضبط کیا ہر غریب لغت کے معنی بتائے ہر محاورۂ عرب کو سمجھایا اسمار رجال کی تحقیق کی
صحت وضعف ہر خبر و اثر کا بیان کر دیا ہر معاملے کی حدیث کا علحدہ باب مقرر کیا جس
جس نے سلف وخلف امت مین سے اوس حدیث پر عمل کیا اونکے نام بتائے اس علم کو
ایسا آسان کر دیا کہ کم علم کے لیے بھی عمل کرنا حدیث پر سہل ہوگیا ہی خصوصاً زمانہ حال
مین کہ کتب صحاح ستہ و موطا و بلوغ المرام وغیرہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہی صدہا کتب
عربی فارسی فقہ حدیث کے جو خواب وخیال مین بھی نہ گذرتے تھے مفت بلا قیمت ہر شخص
کے ہاتھ آئے اب عرض کرنا مسائل اجتہادیہ وفروع قیاسیہ کا کتاب وسنت پر کچھ بھی
مشکل نہ رہا جانے دو کتب زبان عربی کو یارون نے شرح وقایہ در مختار وغیرہ کا بھی تو ترجمہ
اردو مین کر دیا ہی اونمین وہی مسائل ہین جو عربی شرح وقایہ او رتازی در مختار مین ہین
اون اردو عبارت کے مسائل کو کتب مترجم حدیث سے ملاؤ بہت آسانی سے حال
موافقت مخالفت فقہ رائی کا فقہ سنت سے کھل جاویگا لہذا جو شخص اب عمل حدیث
پر نکرے بلکہ اوسی اگلی لیک پر چلے تو وہ کفران نعمت کے قہر مین گرفتار ہی کوئی عذر اوسکے
لیے باقی نہین ہی حجت اوسپر تمام ہوگئی جسطرح امام احمد نے انکار اجماع کیا اسیطرح داؤد
ظاہری نے انکار قیاس کیا یہ دونو پیشوای اہل سنت ہین سوای بندگان قیاس کے
جو رائی پرست عابد اجتہاد ہین کوئی انکا منکر نہین انپر معترض نہین ہر بڑے امام انکے
طریقے مین پیدا ہوئے جنسے ایک عالم نے راہ ہدایت پائی جیسا ابن تیمیہ ابن قیم کے جو ان کا

کوئی عالم حنفیہ مین تو بتاؤ آبن حزم کے رُتبے کا کوئی امام مقلدون مین تو نکالو داؤد کا سا
متبع سنت لو دوسرا ڈھونڈلاؤ جو انکی بُرائی کرتے ہین وہ کچھ اپنا ہی نقصان کرینگے ؎

باصاف دل مجادلہ با خویشتن دشمنی ست — ہر کس کشد بر آینہ خنجر بخود کشد

دیکھو حدیث شریف میں ایمان کو یمن کی طرف نسبت کیا ہی حکمت کو اونہین ثابت کیا ہی فقہ کو اونکے
گلے باندہا ہی صحیح مسلم مین ہی الایمان یمان والحکمة یمانیة والفقه یمان ایمان سے
مراد قرآن ہی اسلیے کہ توحید اوسی نے ہمکو سکہائی شرک سے اوسی نے ہمکو بچایا حکمت سے
مراد سنت ہی چنانچہ محاورہ قرآن شریف سے جابجا یہی امر ثابت ہوتا ہی ایک جماعت اہل علم نے
مفسرین و محدثین سے ترجمہ اس لفظ کا بلفظ حدیث ہی کیا ہی یہ کسی نے بھی ساری امت مین
نہین کہا کہ مراد اس حکمت سے فلسفۂ یونان ہی تفقہ سے مراد رای و قیاس نہین اسلیے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین یہ فقہ اصطلاحی نتھی کوئی اسکا نام بھی نہین جانتا تھا اوس
عہد سعادت مہد مین فقیہ زاہد عارف قرآن و حدیث کو کہتے تھے نہ اوس شخص کو جسکو مسائل
نکاح و طلاق و خلع و اجارہ و بیع و شرا مطابق شرح وقایہ یا ہدایہ یا کنز قدوری منیہ وغیرہ کے
یاد ہون یا معاملات فتاوی برہنہ جو لباس تحقیق سے عاری ہی محفوظ ہون بہرحال جسطرح
محدثین امت اور سلف ائمہ کتاب و سنت کو رسول خدا نے معدل فرمایا دعای سرسبزی و
بہبودی دی اسیطرح مسلمین اہل یمن کے حق مین اس امر کی شہادت دخبر دی کہ یہان کے لوگ
علم قرآن و حدیث و فقہ سنت مین نہایت معتبر ہین اس معجزے کا ظہور بہت اچھی طرح یہا اوسا
جگہہ ہوا ہمیشہ یمن مسکن اہل علم حدیث و اصحاب ولایت رہا بڑے بڑے محدث کامل اس جگہہ
ہوئے بڑے بڑے اولیا اس جگہہ سے نکلے تواریخ یمن مین دیکہو کہ علاوہ اولیا و علما کے
خاک اس قطر کی مجتہد خیز ہی ہر عالم الا ماشاء اللہ تعالی اپنی تحقیق پر قرآن و حدیث سے عامل
رہا آخر زمانۂ اخیر مین سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی انکی اولاد و
واصحاب و تلامذہ ایسے ہوئے کہ پھر نہ دیکہے نہ سنے آنکے پہلے محمد بن ابراہیم وزیر تھے

انجیل قرآن مین انکو یا اہل الکتاب کہا ہی دوسرے وہ جنکو شبہ کتاب ہی جیسے مجوس
مانو یہ کیونکہ صحف ابراہیم انہین مجوس کے احداث کے سبب آسمان پر اوٹھ گئے انکے ساتھ
اسلام مین وہی معاملہ کیا جاتا ہی جو اہل کتاب سے ہوتا ہی یعنی مجوسیہ حلال ہے ذبیحہ ان کا
درست ہی پہر اہل کتاب کے دو گروہ ہین یہود و نصاری یہ مدینے مین بھی تھے جسطرح
اُمّی کے بین کتاب نہ لے مددگار دین اب باطل تھے بنی اسرائیل کا مذہب رکھتے تھے اُمّی مذہب
اسمعیل پہ چلتے دین قبائل کی مدد کرتے تھے پہلے فرقے کا قبلہ بیت المقدس تھا اب بھی یہود و
نصاری اوسی کو قبلہ جانتے ہین دوسرے فرقے کا قبلہ بیت الحرام تھا جو اب مسلمانون کا
قبلہ ہی شریعت فرقۂ اولی کے احکام تھے شریعت فرقۂ ثانی کی رعایت مشاعر حرام تھے
اول فریق کے خصما کفار تھے جیسے فرعون ہامان دوسرے فریق کے دشمن بت پرست تھے
یہود و نصاری یہ دونون بڑی امتین ہین انمین امت یہود بہت بڑی امت تھی اسلیے کہ
ساری بنی اسرائیل کی شریعت توریت تھی اونکے احکام کے پابند تھے انجیل اور زبور تو
اونمین احکام تھے نہ استنباط حلال و حرام بلکہ زبور امثال و مواعظ دروابیت تھے باقی احکام
مین حوالہ توریت کا تھا اسی وجہ سے یہود منتظر عیسی علیہ السلام و سیدنا موسی عیسی علیہما السلام
دونون نے بشارت دی ہی ظہور خاتم رسل کے مدینے کے آس پاس جو یہود نے قلعے بنائے تھے
اسی بشارت کی بنیاد پر بنائے تھے اونکے ائمہ نے اون سے کہدیا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان
طرف سے فاران کے ظاہر ہوگا اسلیے شام سے ہجرت کرکے یہان آ بسے تھے وکانوا من
قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءهم ما عرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکافرین
یہود کے اکثر فرقے مجمع ہین اس بات پر کہ توریت مین ایک شخص کی بشارت دی ہی بعد موسی
کے لکن تعیین مین اوس ایک شخص کے اور ایک سے زیادہ ہونے مین جدا جدا ہین بعد موسی
علیہ السلام کے عیسی علیہ السلام آئے تیس برس کی عمر مین اونکو وحی آنے لگی تین برس تین مہینے
تین دن رہ کر آسمان پر اوٹھا لیے گئے مجوس جنکو شبہ اہل کتاب کہا جاتا ہی مانو یہ اصحاب اثنین،

مدین بدین ابراہیمی طرح طرح کے رسوم بدعت انھون نے نکالے تھے عبادت خالق خدا کو چھوڑ دیا تھا اس امت مین انکا نظیر دیکھنا ہو تو احوال محرفان زمان کو دیکھو کہ اپنی تقلید و بدعات کے اثبات کے لیے کس کس طرح سے تحریف قرآن و حدیث کرکے آیہ وسنت کو موافق اپنے مذہب کے کرتے ہین حالانکہ مذہب کو موافق کتاب وسنت کے کرنا چاہئے تھا بلکہ عکس القضیہ ہوا خیال کرو انکا عقیدہ وجوب تقلید شخصی مین مثل شیعہ کے ہی امام صاحب کو گویا معصوم خیال کر لیا ہی حالانکہ المجتہد یخطی ویصیب خود انکے اصول مین لکھا ہی مگر کیا ذکر ہی کہ کسی مسئلے مین خطاے مجتہد کا اقرار کرین آولیا کی نسبت وہ اعتقاد بہم پہونچایا ہے کہ اونکے قبور پر جاکر صدہا افعال شرک کرتے ہین خدا کو چھوڑ کر انھین کو متصرف ہمارے عالم کا جانتے ہین یہود کی ضلالت یہ تھی کہ انھون نے توریت مین تحریف کی خواہ لفظی ہو یا معنوی یا دونو طرح کے آیات کو چھپاتے افترا کا الحاق وین مین کرتے اقامت احکام مین سستی کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے بے ادبی سے پیش آتے تقلید علماء کرتے انکا نمونہ اس امت مین علماء سوء دنیا طلب اس زمانے کے ہین جنکو عادت تقلید کی ہو گئی ہی کتاب وسنت سے معرض ہین تعمق وتشدید کرتے ہین استحسان بدعات مین کسی عالم کے قول کی سند پکڑتے ہین کلام رسول معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پروا ہین احادیث ضعیفہ یا موضوعہ کو تاویلات فاسدہ کو اپنا مقتدا ٹھہرایا ہی نصاریٰ کی ضلالت یہ تھی کہ خدا کے تین شعبے بنانے عیسیٰ علیہ السلام کے مقتول ہونے کے قائل ہوئے فارقلیط جو نام ہی رسول خدا کا اوسکے معنی مین تحریف کی انکا نمونہ اس امت مین اولاد مشائخ ہی اپنے آبا واسلاف کے حق مین طرح طرح کے ظنون واوہام کمال ولایت وتصرف کے رکھتے ہین کہان سے کہان کھینچکر لیگئے ہین جہلاء صوفیہ کو جو قائل وحدت وجود ہین دیکھو کہ خالق کے حق مین کیا عقیدۂ باطل رکھتے ہین ایسے امور مین انکو حکم خوض کا کب تھا منافق دو طرح کے ہین ایک وہ جو زبان سے کلمہ پڑھتے ہین دل کفر پر جما ہوا ہی فی الدرک الاسفل من النار انھین کے

حق مین وارد ہی تو وسترہ وہ ہین جنکو چلنا قوم کی سادت پر پسند ہی اگر قوم مسلمان ہی تو یہ بھی
مسلمان ہین اگر قوم کافر ہو جاوے تو یہ بھی کافر ہو جاوین دنیا کی لذت نے انکے دلون مین
ایسا ہجوم کیا ہی کہ خدا اور رسول کی محبت کے لیے انکے دل مین کچھ بھی گنجایش باقی نہین رکھی
حرص و حسد و کینہ اہل حق نے ایسا انکو گھیرا ہی کہ تلاوت مناجات و برکات عبادات سے
بالکل محروم ہو گئے ہین یہ نفاق اکا عمی ہی پہلا نفاق حضرت کے زمانے مین تھا یہ نفاق اس
زمانے مین ہی حدیث مین آیا ہی تین چیزین ہین جسمین ہون وہ منافق خالص ہی جب بات کہے
جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب جھگڑا کرے گالی بکے آج کل کے مقلدین کو
دیکھو اپنے رسالجات مین کسقدر فجور کو صرف کرتے ہین اہل حق پر افترای مسائل کرتے ہین
انکا نمونہ اس امت مین وہ لوگ ہین جو امرا کی مجالس مین حاضر ہو کر انکی مرضی کو خدا و رسول کی
مرضی پر ترجیح دیتے ہین انصاف سے دیکھو تو انمین اور ان لوگونمین جنھون نے کلام آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا واسطہ سنا اور نفاق اختیار کیا کچھ بھی فرق نہین ہی اسلیے کہ انھون نے
بھی بطریق یقین کے کلام شارع کو معلوم کرکے اوسکے خلاف کو اختیار کیا ہی اسی طرح حال
جماعت اہل معقول کا اس امت مین کہ سو طرح کے شکوک و شبہہ اپنے دلمین رکھتے ہین معاد
کو بالکل نسیا منسیا کر دیا ہی غرضکہ جب تم قرآن شریف کو پڑھو تو یہ سمجھو کہ یہ مخاطب جس قوم
تھا وہ لوگ اب باقی نہین رہے بلکہ بفحوای حدیث شریف لتتبعن سنن من قبلکم کوئے
بلا ایسی نہین تھی جسکا نمونہ آج اس امت مین موجود نہین ہی مناظرے کا طرز جو قرآن و حدیث
مین ہی اوس سے بہتر طریقہ میسر نہین آسکتا مگر یارون نے مجادلہ و مکابرہ کو اختیار کیا ہی جسکے
برائی شرع سے بخوبی ثابت ہی یہ ہزارون رسالے جو مقلدین متعصبین نے رد اہل حق مین لکھی
اور برابر لکھا کرتے ہین انصاف سے دیکھو تو سوای جدل کے مناظرے کا نام بھی اونمین
نہین ہی مناظرے سے تو مقصود دریافت حق ہوتا ہی مسئلہ مختلف فیہ مین یہان یہ ہوتا ہے
کہ ایک مسئلے کی صحت اگر ہزار دلیل سے ثابت بھی کر دی جائے تو بھی مخالف مجادل ہرگز

اوسکو نہین مانتا ایک ٹانک کی مرغی کہے جاتا ہی ہرگز شرم نہین آتی بہت بڑا انصاف اگر
ہزار مین ایک نے کیا تو دس مسئلے کے جواب باصواب کو ٹال گیا لکن مونہ سے یہ نہین کہتا کہ
ہان یہ حق ہی ہم خطا پر تھے بلکہ ایک طرز یہ نکالا ہی کہ مسائل مبحوث عنہا سے بعد حصول جواب
باصواب سے قطع نظر کر کے نئے ہذیان کو شروع کر دیتے ہین تاکہ عوام کالانعام کے نزدیک
عجز انکا جواب سے ثابت نہو لاحول ولا قوة الا باللہ

شروط اجتہاد

مثل نخل مین لکہا ہی کہ شرائط اجتہاد کے پانچ ہین ایک جاننا لغت صدر صالح کا جس سے
لغت عرب کو سمجھے الفاظ وضعیہ و استعارہ و نص و ظاہر و عام و خاص و مطلق و مقید
و مجمل و مفصل و فحوای خطاب و مفہوم کلام وغیرہ دلالت مطابقی و تضمنی وغیرہ کا امتیاز
کرسکے ومن لم یحکم الآلة لم یصل الی تمام الصنعة دوسرے پہچاننا تفسیر قرآن کا
خصوصاً اون آیات کا جنکا تعلق احکام سے ہو اور اون احادیث کا جنکو معنی آیات مین
دخل ہو اور آثار صحابہ کا ہان اگر تفسیر آیات متعلقہ مواعظ و قصص معلوم نہون تو کچہ نقصان
نہین اسلیے کہ بعض صحابہ بہی اسکو نہین جانتے تھے اور بعد جمع قرآن کے اونہون نے
اسکو نہین سیکہا حالانکہ اہل اجتہاد سے تھے تیسرے معلوم کرنا متون اسانید احادیث کا
اور احاطہ کرنا ساتھ احوال ناقلین و رواة کے اور وقائع خاصہ کا محیط ہونا اور واجب و
مندوب و اباحت و حظر و کراہت مین فرق کرنا چوتھے مواقع اجماع صحابہ و تابعین کا سلف
صالحین سے دریافت کرنا تاکہ اسکا اجتہاد مخالف اونکے اجماع کے نہو پانچوین مواقع قیاسات
کا جاننا کہ بعد نظر و تردد کے کسطرح اصل اوسکی طلب کیجاوے فصل ۵ خمس شرائط
لابد من اعتبارہا حتی یکون المجتہد مجتہدا انتہی حاصلہ اسکے بعد یہ بہی کہا ہی کہ
تقلید عامی کے حق مین ہی یعنے نہ حق عالم مین اور بعض علما نے یہ لکہا ہی کہ پانسو آیت
تین ہزار حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سوا اسقدر علم کے علما اس امت مین ہزارون

ہوئے ہین کوئی قرن ہجرت اس قسم کی مجتہدین سے خالی نہین رہا کتاب بدر طالع مین
اکثر مجتہدین امت ہی کا ذکر کیا ہی جو پانچ مجلدون مین ہے یا مجتہدون کا ذکر ہی اور راون علماء
کا نام و نشان بتایا ہی جنھون نے تقلید نہین کی اتحاف النبلاء مین بھی ایک ایسی جماعت
سلف کا ذکر ہی جو تقلید کا انکار کرتی تھی جب تقلید کام عامی کا ٹھہرا تو جتنے مولوی حنفی اپکو
مقلد کہتے ہین وہ عامی ہوئے نہ عالم گو مدرس فقہ یا واعظ رامی یا مؤلف قیاس کیون نہون
اونکو بعد حمایت تقلید کے دعوی اپنے علم کا کرنا تشبع بما لم یعط ہی وہ لابس ہین دو
ثوب زور کے اسی لیے ابن عبد البر و فلانی وغیر ہما نے نقل کیا ہی کہ اطلاق لفظ عالم کا
مقلد پر صحیح نہین تقلید جہل ہی علم نہین عقلمند لوگ امور دنیا مین تو تقلید پسند ہی نہین کرتے
دین مین کسطرح اوسکو جائز رکھینگے مقلدون کا تو حال یہ ہی جو لکھا گیا رہی مجتہدون سو جن مین
شرائط اجتہاد پائے جاوینگے وہ مجتہد سمجھا جاویگا کچھ خصوصیت چار چھ دس بیس شخص کی
نہین ہی اجتہاد کا چار شخصون مین حصر کرنا بے دلیل ہی صدہا صحابہ و تابعین و تبع تابعین و
ہزارہا علماء دین مجتہد تھے مجتہد کا اجتہاد اوسی پر حجت ہی نہ سائر امت پر اگر سائر امت
حصر ہو تو سارے مجتہدین امت کے اجتہاد کا ماننا واجب ٹھہریگا ان چار امامون کی کیا
خصوصیت رہیگی آگر کوئی نص تاریخ مفید حصر انکے باب مین آئی ہی تو وہ کسدن کیلیے
چھپا رکھی گئی ہی

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن — بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشے

جو شرائط واسطے اجتہاد کے حنفیہ نے ذکر کیے ہین ہم خیال کرتے ہین تو وہ اونکے امام
مین ہرگز موجود نہ تھے اول درجہ لغت عرب جاننے کا ہی امام صاحب کی عربیت مین جو
کچھ قصور و فتور تھا وہ کتب تاریخ و طبقات سے بخوبی ثابت ہی ابن خلکان نے تاریخ خطیب
بغدادی سے نقل کیا ہی کہ سوائے قلت عربیت کے کسی اور بات کے ساتھ وہ معاب نہ تھے
سنہ اسی میں پیدا ہوئے سنہ ایکسو پچاس مین وفات پائی انتہی اور بات سے مراد یہ ہی کہ

اونکی طہارت و تقاوت وغیرہ مین کچھہ شک نتھا نہایت عمدہ دیندار خدا پرست زاہد آدمی تھے نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی ابن خلکان و یافعی آوردہ اند کہ ابو حنیفہ بجمیع کمالات آراستہ بود جز آنکہ در علوم عربیہ رتبۂ بلند نداشتہ ست گاہی سخنانش بلحن و غلط آمیختہ میشد انتہی دوسری شرط علم قرآن ہی سواون سے کوئی تفسیر آیات احکام وغیرہ کی منقول نہین تیسرے شرط علم حدیث ہی سولہ سترہ حدیث سے زیادہ اونھون نے روایت نہین کی محدثین نے کہا ہی انکی بضاعت حدیث مین مزجاۃ ہی نسائی نے کتاب الضعفاء مین لکھا ہی ابو حنیفۃ لیس بالقوي في الحديث بخاری نے کتاب الضعفاء مین کہا ہی کان مرجیا سکتوا عن رأیہ وعن حدیثہ اشعریہ نے بھی اونکو مرجیہ اہل سنت مین شمار کیا ہی اسی طرح غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی بہرحال علم حدیث مین انکو کچھہ دخل نہ تھا اسلیے خود اونھون نے کہا ہی علمنا ھذا رأي یہ نہین کہا علمنا ھذا روایۃ چوتھی شرط معلوم ہونا مواقع اجماع صحابہ کا ہی سو اسکا جاننا غالبًا موقوف ہی صحبت صحابہ پر امام صاحب نے کسی صحابی کو نہین دیکھا اگرچہ حنفیہ رؤیت و معاصرت اونکے ساتھہ بعض صحابہ کے بیان کرتے ہین نامۂ دانشوران مین لکھا ہی پیروانش دعوی کنند چنانکہ درک صحبت تابعین نمودہ اند از خدمت اصحاب نیز کامیاب شدہ ست ولی رای صواب و قول صحیح آنست کہ با ایشان معاصر و ہم عہد بودہ لکن بسعادت استفادت و توفیق ملاقات ایشان موفق نگشت انتہی پانچوین شرط مواقع قیاسات کا جاننا ہی بے شبہہ اسمین امام صاحب کو بڑی دستگاہ تھی اسی واسطے اونھون نے کہا کہ ہمارا علم یہی رای ہی سو باوجود روایت کے رای کچھہ چیز نہین ہی نہ قیاس ایسی چیز ہی کہ ساری امت کے علما یا سلف امت نے اوسکو دین مین ضروری سمجھا ہو بلکہ کتب طبقات و تراجم مین مذمت رای و قیاس بھری ہوئی ہی یہ بیان اس جگہہ اسلیے کیا گیا کہ جو حنفیہ نے شرائط اجتہاد مقرر کیے ہین اونکا وجود کامل طور پر امام صاحب مین پایا نہین جاتا ہی پھر اونکی تقلید کو کس دلیل سے واجب سکتے ہین

اونکو سب ائمہ حدیث پر کس حجت سے مقدم سمجتے ہین بلکہ اگر یہ سب شروط بھی اونمین موجود ہون تو بھی کچہ خصوصیت اونکی تقلید کی نہین ہی اسلیے کہ باقرار حنفیہ اور بھی بہت مجتہد اس امت مین تھے ہزارون کو جانے دو تین امام باقی کے مجتہد ہونے مین تو کسی حنفی کو بھی کچہ عذر نہین ہی کوئی یہ خیال نکرے کہ مطلب ہمارا اس جگہ بیان کرنا منقصت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہی نعوذ باللہ منہ بلکہ بیان کرتا اوس امر واقعی کا ہی جسکا تعلق مرتبۂ اجتہاد سے ہی ورنہ مناقب وفضائل اس امام عالیمقام کے ہمارے بیان سے زیادہ ہین مشکل یہ ہی کہ مجرد کسی شخص کا فاضل یا افضل ہونا زہد وعبادت وتقوی مین ہرگز مقتضی اس امر کا نہین ہی کہ امت اوسکی تقلید کیے جاے اگر تم جزو کے جزو اونکے فضائل مین سیاہ کیے اس تسوید سے کیا امام صاحب معصوم ہو جاوینگے یا نبی امت ٹھہرینگے جنکے ساری امت مکلف ہی ساتھ اتباع کتاب وسنت کے اسیطرح سارے مجتہدین امت بھی خواہ امام صاحب ہون یا اور کوئی صاحب مکلف ہین ساتھ قرآن وحدیث سوای خدا و رسول کے کوئی واجب الطاعۃ نہیں اگر ہی تو اوسکی دلیل قول امام سے یا کسی نص شرعی سے بتاؤ اب نہین بتاتے تو پھر کسدن بتاؤگے کیا ابد طور امام مہدی پیش کروگے تاخیر بیان وقت ضرورت سے تمھارے نزدیک بھی جائز نہین ہی

کس مرض کی ہی دوا یہ لب جانبخش ترا | جان بلب ہین ترے آزار محبت والے

امام صاحب کا ذکر بالخصوص اسجگہہ اسلیے کیا گیا کہ یا امام رای و اصحاب رای ہین جسطرح علم نحو سے منقول ہو چکا مقلدین انھین کے سلیے اپنا پیٹ مارتے ہین اونکو مجتہد مطلق وجب الطاعۃ سمجتے ہین ساری امت سے علیحدہ انھین کی تقلید کے امیدوار ہین بخلاف مجتہد الائمہ باقی کے کہ اونکو اہل سنن وغیرہ میرے جملۂ اہل حدیث کے شمار کیا ہی سمجھو تو اس سے زیادہ اور کیا نا انصافی ہوگی کہ جسکے مذہب کی بنا دراہی پر ہو اور جسکے پاس علم حدیث ولغت واجماع موجود نہو خود اوسکو قرار ہو کہ ہمارا علم رای ہی نہ روایت اوسکی تقلید تو فرض سمجھی جاے باوجود فقدان آلات ونقصان شرائط اجتہاد کے جسکا بلوغ بمرتبۂ اجتہاد مسلم ہو اونکی روایت بھی قبول نہ کیجاوے سے متہنے ! تاکہ

سب شرائط اجتہاد علی وجہ الکمال امام صاحب مین موجود تھے لیکن جب کہ کوئی دوسرا شخص ایسا
جسمین علاوہ ان شرائط کے اور علوم و فنون بھی موجود ہون تو اسپر تو کہا اوسکی تقلید
مقدم و واجب ہوگی یا انکی تقلید اسمین تو کسیکو شک نہین ہی کہ اول رتبہ علم اصول
فقہ کے امام شافعی ہین اونکو امام اعظم سے ہر علم مین زیادہ دستگاہ تھی کسی نے فرمایت
عربیت او نپر جرح نہین کی کسی نے اونکے حق مین یہ نہین لکھا کہ وہ علم حدیث مین ضعیف
یا کم علم تھے امام مالک کی حدیث دانی کے لیے موطا کافی ہی امام احمد کے امام الحدیث
ہونے کے واسطے مسند احمد گواہ عادل ہے بلکہ سچ پوچھو تو اصحاب صحاح ستہ ان سب سے علم
قرآن و حدیث مین زیادہ تھے آثار صحابہ کا علم بھی انکو علی وجہ الکمال حاصل تھا لغت عرب
کو بھی بسبب مزاولت کتاب و سنت و علم لسان خوب جانتے تھے کتاب التفسیر صحیح بخاری
وغیرہ دواوین سنت مین موجود ہی پس جبکہ تقلید شخصی واجب ٹھہریگی تو ضرور ہے کہ
تقلید اوس شخص کی کیجاویگی جسمین شرائط اجتہاد موجود ہونگے بلا نقصان بلکہ مجتہد سے بھی
علم مین وہ زیادہ ہو جیسے اصحاب کتب سنت خصوصاً جامعین صحاح ستہ اگر فرض کیا
جاوے کہ امام صاحب کو تین ہزار یا زیادہ احادیث یاد تھے تو بھی انصاف یہ کہتا ہی
کہ جسکو تین یا پانچ یا چہ لاکھ حدیث یاد ہون وہ بیشک امام صاحب سے زیادہ علم رکھتا ہی
اگر امام صاحب کو پانسو آیہ حکم معلوم تھین تو محدثین اسمت حفاظ تمام قرآن تھے یہ عذر
کہ قلت روایت حدیث کی امام صاحب سے اسلیے ہی کہ شرائط رواۃ اونکے نزدیک بہت سخت
و درشت تھے ہرگز لائق قبول نہین کیونکہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب منجملہ تابعین کے ہین
تابعی اور رسول کے درمیان مین صرف ایک واسطہ صحابی کا ہوتا ہی صحابہ سب عدول ہین
امام صاحب نے فرمایا ہی کہ مقابلہ صحابی مین ہمارا قول چھوڑ دو تو جب سوای صحابہ کے کوئی واسطہ
نہ ٹھہرا تو رواۃ کے لیے شرائط سخت عدالت وغیرہ کا ہونا عجب ہذیان ہی سچ تو یہ ہے
کہ پیران نمی پرند مریدان می پرانند حنفیہ نے ورق کے ورق مناقب امام صاحب مین لکھکر

بیچارے عوام کالانعام کے دلونمیں بہت ہیبت اونکی عبادت تقوے کو ایک دائرہ بنا کر
دکھایا بلکہ اسیطرح اور مقلدوں نے بھی نسبت اپنے ائمہ کے کیا تو وجہ بُعد زمان وطول مسافت
کے ان جاہلوں نے سمجھ لیا کہ یہ امام صاحب کوئی ایسے اشخاص تھے جنسے ہمکو کسی امر مین
کسی طرح کی مناسبت یا شرکت حاصل نہیں ہی گویا نوع بشریت سے علٰحدہ تھے فرشتے تھے
یا نبی امت تھے اگر ایسی ہی بات ہی تو ساری امت کو چاہیے کہ تقلید ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
و علیؓ و ابوہریرہؓ و ابن عمر و عایشہ صدیقہ کی کرین نہ تقلید امام صاحب کی اسلیے کہ مسانید
صحابہ ہنوز مدوّن ہین قضایا ہی خلفاء راشدین ضبط ہین امام صاحب کی تو کوئی کتاب بھی
موجود نہین اور بے شبہہ مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام صاحب اور تینون امام باقی سے
باتفاق امت اعلی و اکمل ہی پھر فاضل کے ہوتے مفضول کی تقلید کس لیے واجب کیجاتی
اگر اسلیے ہی کہ اونکے قضایا و فتاوے ٹھیک نہ تھے تو امام صاحب کے کسطرح ٹھیک ہوگے
اونسے تو اجتہاد مین خطا ہوا اور وہ تسلیم کیجاوے مگر امام صاحب سے کسی خطا کا ہونا محال
ہی اگر محال نہیں ہی تو جو مسائل منسوبہ اونکی طرف بخلاف سنت صحیحہ ہین اونکو خطا
سمجھکر کس لیے ترک نہین کیا جاتا کوئی تابعی صحابی سے افضل نہیں ہی پھر تقلید صحابہ کیون
منظور نہین مختصر یہ جو لوگ ایسے ہین کہ اللہ تعالے نے اونکو قلب سلیم و فہم مستقیم عطا فرمایا ہی
سیدھی راہ پر چلایا ہی خطوط مین و یسار سے بچایا ہی وہ خوب اس بات کو سمجھے ہوئے ہین
کہ اگر تقلید ہی کی ٹھہر گی تو پھر افضل سے افضل کی تقلید مین کیا خلل ہے تم ہمکو بخاری و
مسلم وغیرہما کا مقلد ہی سمجھ لو کسی طرح جان تو چھوڑو آسمان کے زبان سے ہماری
آنکھہ کان کو ایذا نہ دو اگرچہ ہم نفس الامر مین اونکے مقلد نہین ہین اسلیے کہ تقلید کے
معنی یہ ہین کہ کسی کی بات کو بلا دلیل قبول کرے جیسے تم مولویان حنفیہ ماضی و حال کی
بات کو مانتے اور اپنا دین سمجھتے ہو روایت کا قبول کرنا راوی سے کچھہ داخل تقلید
نہین اگر تقلید بھی ہو تو درحقیقت ایسی تقلید عین اقتدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے

نہ تقلید اصطلاحی صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی ایسی کتاب نہین ہی جسمین سوای احادیث و آثار کے
کچھہ بھی اجتہاد یا رای صاحب کتاب ہو پھر اون کتابون پر عمل کرنے سے کیونکر تقلید
اونکی ثابت ہوسکتی ہی آپ سنو کہ علماء محدثین ہر زمانے مین تھے جنکا کام جمع کرنا حدیث
کا تھا اونمین زیادہ از روی قبول و شہرت کے اصحاب صحاح ستہ ہین یہ بھی مثل ائمہ
اربعہ مجتہدین کے اہل قرون مشہود لہا بالخیر مین تھے جسطرح جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی
سو انکا علم وفضل چارون امام مجتہد سے بہت زیادہ تھا علم بھی وہ علم تھا جو آمیزش رای
واجتہاد سے باوجود قدرت اجتہاد و قوت رای و دقت فقہ کے پاک ہی آنکے کتب صحاح
کہلاتے ہین یہانتک کہ سنن ترمذی وسنن ابو داؤد کے حق مین کہا گیا ہی کہ مجتہد کو
کافی مقلد کو وافی ہین اس سے معلوم ہوا کہ شرائط اجتہاد مین جو علم حدیث معتبر ہی وہ
علم یہی ہی جو ان کتابون مین ہی نہ یہ کہ اوس علم کی کتابین جنکا علم مجتہد کے لیے شرط ہے
کوئی اور کتابین ہین اگر ہین تو اونکے نام کیا ہین کوئی لاکر بتاوے اونکی مساوات ان صحاح وسنن کے ساتھ
بحسب تلقی امت ثابت کر دکھاوے پورا پورا علم ترمذی یا ابو داود کا ہرگز امام صاحب کو نہ تھا اگر تھا
تو ثابت کرو جزاکم اللہ فی الدارین خیرا یا ہم یہ بات ثابت کیے دیتے ہین کہ اصحاب
صحاح ستہ درجہ اجتہاد سے بحسب شرائط مشہورہ اجتہاد بہت بڑھی ہوئی تھی انکا علم
امام صاحب سے سو بلکہ ہزار بلکہ لاکھہ درجہ زیادہ تھا جب یہ بات ثابت ہوجاویگی تو پھر کچھہ
اعتراض عاملین بالحدیث پر وارد نہوگا اسلیے کہ تمنے تقلید مفضول کی اختیار کی ہی ان
لوگون نے فاضل کی ہان تابعیت وتبع تابعیت دوسری چیز ہی سو اوسکو کچھہ دخل باب
تقلید و مقدمۂ علم و وجوب قبول اجتہاد مین نہین ہی اسلیے کہ اگر یہ دونو درجے خواہان
وجوب تقلید ٹھہرینگے تو درجۂ صحابیت بالاولی اوسکا مقتضی ہوگا حالانکہ تم صحابہ کے ہوتے
ہوئے تابعی یا تبع تابعی کے مقلد بنتے ہو جسنے روایت حدیث کو قبول کیا ہی وہ تو کسی
کے نزدیک بھی مقلد نہین ہی تابع رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ٹھہرتا ہی علوم اصحاب صحاح ستہ کا

ذرا کان رکھکر حال سنو اور علم امام صاحب بلکہ ہر ستہ امام باقی سے موازنہ کرو تھیر انصاف سے کہو کہ اب تقلید ائمہ کی اولی و اقدم ہی یا اقتدا انکی

بخاری رضی اللہ عنہ

انکی ولادت سنہ ایکسو چورانوے مین ہوئی ہی ترجمہ مشکوۃ وغیرہ مین لکھا ہی انکو امیر المومنین فی الحدیث کہتے ہین یہ ایک آیت تھی آیات الٰہی سے مستجاب الدعوۃ تھے ایکہزار اسی شخص سے روایت حدیث رکھتے ہین آنکے مشائخ تبع تابعین و اتباع تبع تھے ہزار شخص نے انسے سند حدیث کی لی بخاری خوان کے لیے انھون نے دعاء خیر کی ہی اللھم تقبل انکو چھہ لاکھہ حدیث یاد تھی سولہ برس مین صحیح کو انتخاب کرکے جمع کیا نوے ہزار آدمیون نے بلا واسطہ صحیح کو ان سے سنا انکی صحیح مین سوای معلقات و متابعات کے سات ہزار تین سو ستانوے حدیث ہین اور مع التکرار نو ہزار بیاسی حدیث ہین سوای موقوفات و مقطوعات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین محمد بن احمد مروزی کے انکی صحیح کو اپنی کتاب فرمایا ہی امام غزالی جب مرے صحیح بخاری انکے سینے پر رکھی تھی اس جگہہ اسیقدر حال کافی ہی خیال تو کرو حنفیہ کے نزدیک پانسو آیۂ احکام بارہ سو حدیث کے جاننے سے مثلاً مرتبۂ اجتہاد ملتا ہی پھر جسکو سارا قرآن حفظ ہو چھہ لاکھہ حدیث نوک زبان پر یاد رکھتا ہو جسکا تقوی و تقدس بھی متفق علیہ امت ہو وہ لائق تقلید ہی یا جو ان علوم مین قاصر یا قیصر ہو خفا ہونے کی جگہہ نہین ہی انصاف کرنے کا محل ہے

مسلم رضی اللہ عنہ

شیخ نے ترجمۂ مشکوۃ مین لکھا ہی کہ یہ ایک علمای اعلام امت و حفاظ ملت سے تھے فن حدیث مین مقتدا و پیشوا و مسلم ارباب فن ہین انھون نے ساری عمر کسی کی غیبت نہ کی انکو تین لاکھہ حدیث یاد تھی جس سے صحیح کو منتخب کیا احمد بن سلمہ نے کہا مسلم نے تالیف صحیح مسلم مین پندرہ سال کی مدت مین بارہ ہزار حدیث کو لکھا قرآن کا حفظ تو خود معلوم ہے

حدیث کا یہ حال ہیے جسکو سو ا سترہ حدیثین یاد ہون وہ بھی ایسی جنکو ایک جگہ جنفینے
جمع کرکے نہین دکھلایا اوسکا علم زیادہ ہی یا جسکو تین لاکھ حدیث حفظ ہون انمین اہل تقلید
کے کون ہی پہلا شخص یا دوسرا آدمے

ابو داؤد رضی اللہ عنہ

انکو وقت تالیف سنن کے پانچ لاکھ حدیث حاضر تھی سنن مین چار ہزار آٹھ سو حدیث انھون
نے لکھی ہین یہ شاگرد ہین امام احمد کے یحیی ساجی نے کہا اصل اسلام کی ایک تو کتاب اللہ ہی
دوسرے ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہی حسن بن محمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکھا فرمایا من اراد ان یستمسك بالسنن فلیقرء سنن ابي داؤد ابن
اعرابی نے کہا اگر ایک شخص کو علم قرآن اور علم اس سنن کا حاصل ہو تو پھر دین مین یہ دونو
اوسکو کافی ہین اسلیے اس کتاب کے ساتھ تمثیل دی گئی ہی حصول سرمایۂ اجتہاد مین کہ
جسکو اس کتاب کا علم حاصل ہی وہ بالغ رتبۂ اجتہاد ہی پھر جس شخص کو اس کتاب کا علم مع
اوسکی شروح وحواشی وتلخیص منذری وغیرہ کے حاصل ہی وہ تو رتبۂ شرط اجتہاد سے بھی آگے
بڑھ گیا پھر جس کسی نے سارے کتب صحاح ستہ پر عبور کیا ہی شروح امہات ستہ وغیرہ کو
پڑھا سمجھا ہی وہ تو درحقیقت علم مین سب سے زیادہ ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء

سنن ترمذے

اسمین بھی کئی ہزار حدیث جمع ہین اگرچہ تعداد اوسکی اسوقت ذہن مین حاضر نہین ہی علماء
حجاز وخراسان وعراق نے اوسکو نہایت پسند کیا اور کہا ہی جسکے گھر مین یہ کتاب ہی اوسکے
گھر مین گویا ایک پیغمبر بیٹھا ہوا بات چیت کرتا ہی اس کتاب مین ایک یہ خوبی ہی کہ مذاہب
فقہاء وہر ایک اہل مذہب کے استدلال کو بھی ذکر کیا ہی انواع حدیث کو کہ صحیح ہی یا حسن یا
ضعیف بیان فرمایا ہی آسکے حق مین اہل علم نے کہا ہی وہ کاف للمجتہد مغنِ للمقلد ترمذی
شاگرد ہین بخاری کے ایک حدیث کی روایت بخاری نے بھی انسے کی ہی انکی ایک حدیث

ثلاثی ہی مسلم و ابو داؤد مین کوئی ثلاثی نہین ٭

سنن نسائی

اسمین بھی ہزارہا حدیث ہین نسائی کی شرط رجال مین مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت تھی اسکو بعض اہل علم نے بعد صحیحین کے سب کتب سنن پر مقدم رکھا ہی پھر ابو داؤد پھر ترمذی کا ذکر کیا ہے +

سنن ابن ماجہ

یہ چھٹی کتاب ہی منجملہ صحاح ستہ کے کثرت احادیث مین الگ بھگ ترمذی کے ہی گنتی کی دو چار حدیثین اسمین منکر ہین سوا اونکو اہل حدیث نے علحدہ کرکے بتا دیا ہی بعض کے نزدیک اسکے بدل مین موطا امام مالک ہی جامع الاصول و تیسیر الوصول مین موطا ہی کو لیا ہی موطا کا مرتبہ تمام کتب حدیث سے فائق ہی ایکہزار آدمی نے اوسکی سند امام مالک سے لی تھی اصحاب صحاح ستہ گویا خادم ہین موطا کے ان صحاح و سنن کے سوا وہ اور بہت کتب سنت ہین جنکا ذکر مع ترجمہ مؤلفین اتحاف النبلا وغیرہ مین لکھا گیا ہی ترجمہ صحاح ستہ مع ترجمۂ اصحاب ستہ حطہ و اتحاف وغیرہما مین نہایت بسط سے قلمبند ہوا ہی انصاف والے کہان ہین ذرا آویں تراجم ائمۂ فقہ کو انکے تراجم حافظ سے ملاوین دیکھین کہ یہ لوگ کسی بات مین اونسے کم تھے یا نہ یہ دو ترجمہ کا حال تو مقابلہ ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہی لیکن مشکل یہ ہی کہ ائمہ کی تالیف موجود نہین کہ مقابلہ اوس تالیف کا انکی تالیف سے کیا جاوے مقدار علم کو سمجھا دے ہان موطا و مسند احمد موجود ہی سوا اوسپر کتب رای و قیاس کو کسی طرح کا تفوق حاصل نہین ہی ان محدثین کے ہوتے ہوئے اور باوجود میسر آنے کتب صحاح ستہ وغیرہ مسانید و معاجم و سنن و صحیح انکا اتباع نکرنا ائمۂ فقہ کی رای و قیاس کا سند پکڑنا آنکھون پر پردہ ڈال لینا دلیر تغفل کا ہی

مرد ہا اندر حسرت فہم درست ... اینکہ میگویم بقدر فہم تست

بھلا اوسکا اجتہاد زیادہ صحیح و درست و مقبول ہوگا جسکو علاوہ قرآن شریف کے لاکھون

حدیث یاد ہین کوئی فسق و بدعت اوس سے ماثور نہین یا اوسکا اجتہاد جسکو ہزار دو ہزار
تین ہزار حدیث بھی یاد نہون وہ کہے کہ ہمارا علم تو یہی ہماری رای ہی دوسرے کے لیے
اوسکی رای ہی تبھیر دوسرے اماموں نے بھی اوسکے حق مین یہی کہا ہو کہ یہ سب رای والون
کے امام ہین سارے اہل رای فقہ مین انکے عیال ہین مقلدین ناحق اپنا پیٹ مارتے ہین
سلف سے خلف تک سب اہل علم نے غالباً یہی کہا ہی کہ تین امام تو اہل حدیث مین ہین
یہ امام رای و امام اصحاب رای ہین آسمین برا ماننے کی کیا بات ہی جو بات درحقیقت
ہوگی وہ بہرحال کہنے سننے مین آویگی حاشا اللہ کہ مقصود اس ذکر سے تنقیص امام صاحب ہو
جو اونکو بنظر حقارت دیکھے خدا اوسکو دونو جہان مین روسیاہ کرے بلکہ مطلب فقط اتنا ہی
کہ اس ملت مین بعد خدای پاک، کے کوئی شخص واجب الطاعۃ نہین مگر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہر کسی کی بات لی جاتی ہی ترک کیجاتی ہی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات
امامت کسی شخص کی آحاد امت و افراد اہل ملت مین سے جبھی مسلم ہی کہ وہ پورا متبع
سنت ہو اتباع سنت کی طرف دعوت کرے ورنہ دعوی اوسکا عین کذب ہی امامت اوسکی
غیر صحیح خواہ یہ شخص سلف امت مین سے ہو یا خلف ملت مین سے یہ بات سب کے نزدیک
مسلم ہی کہ متاخر کو متقدم سے زیادہ علم ہوتا ہی جو علماء محدثین بعد ائمہ اربعہ کے آئے بیشک
اونکا علم ائمہ سے زیادہ ہی اسلیے کہ ہر امام کو اوتنا ہی علم تھا جو اوس سے ماثور ہی اس متاخر کو
چارون امامونکا علم یکجا ملا تو یہ اون سے علم مین زیادہ ٹھہرا بھلا خیال کرو کہ ابن تیمیہ و ابن
قیم کو کسقدر علم کثیر تھا ساری دنیا کے ملل نحل پر اطلاع تھی شیعہ خوارج فلاسفہ جہلا صوفیہ
مقلدین مبتدعین متکلمین جاہلین پر کیسا کیسا عمدہ رد کیا ہی اثبات توحید و رفع شرک و بدعت
و قدح قدریہ و جبریہ مین کیسی کیسی کوشش فرمائی ہی فلاسفہ جو بڑے عقلاء عقل کے پتلے
دانشمندی کے بانی مبانی تھے اونکے رد مین اونھین کے قواعد و ضوابط کے بنیاد پر
کیسا کیسا جواب معقول دیا ہی اس سے زیادہ کیا دلیل انکے کمال علم و عقل پر ہوگی آنکے بعد

جو کئے اونکا علم ان سے بھی زیادہ تھا آس زمانۂ آخر مین شوکانی نے تفسیر سنی لکھی فقہ سنت اصول فقہ کو اسطرح ہر خس و خاشاک رای و قیاس و چرک قیل و قال زید و عمرو سے پاک کیا کہ انسے پہلے کسی نے ایسا نکیا تھا یہ کام انسے اسلیے ہوا کہ انکا علم غالبا تمام علماء علم متقدم تھا اور خدا نے قلب سلیم و عقل قویم و فہم مستقیم علاوہ عطا فرمایا آس نعمت کا انکار کرنا کفران نعمت خدا ہی حدیث مین آیا ہی ان لربکم فی ایام دہرکم نفحات الا فتعرضوا لہا او کما قال اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ہر زمانے مین ایک مجدد دین بھیجتا ہی لوگون کو اوسکی بات ماننا اور نفحات سنیہ و روائح سنیہ کا جو اوسکے ذریعے سے ادن دنیا مین پھیلتے ہین حاصل کرنا ایک بڑی سعادتمندی ہی بلکہ اس حدیث مین یہ حکم ہی کہ اون نفحات سے تعرض کرو نہ یہ ہی حیران اوس قوم کا جسنے قدر اس نعمت کی نہ پہچانی بجای تعرض کے اعتراض کیا اس اعتراض کرنے کو سرمایہ اپنی بدبختی کا ٹھہرایا اذا اراد اللہ بقوم سوء فلا مرد لہ وما لہ من دونہ من وال

بیان دوسرا واسطے شرائط اجتہاد کے

توضیح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو علم کتاب کو مع اوسکے معانی کے لغۃ و شرعاً اور اوسکے اقسام کو جانتا ہو حاوی ہو علم سنت کو مع متن و سند کے حاوی ہو وجوہ قیاس کو تلویح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ تین قسم کے علم کا جامع ہو پہلے کتاب مراد کتاب سے اوسقدر ہی جو معرفت احکام سے متعلق ہو پس معتبر یہی علم ساتھ مواقع احکام کے ہی کہ وقت طلب حکم کے اوسطرف رجوع کر سکتا ہو نہ یہ کہ وہ مواقع حفظ ہون نوک زبان پر دوسرے سنت جتنا اوسقدر کہ متعلق احکام ہی اوسکے متن کو پہچانتا ہو متن نفس حدیث کو کہتے ہین سند کو بھی پہچانتا ہو تیسرے وجوہ قیاس کو مع شرائط و اقسام کے جانتا ہو آس جگہ یہ اجماع کا ذکر کرنا بھی اولی ہی اسلیے کہ معرفت اجماع و مواقع اجماع کے ضرور ہی تا کہ اوسکے اجتہاد مین مخالفت اجماع کی نہو علم کلام و علم فقہ کا جاننا شرط نہین ہی یہ شرائط حق مین مجتہد مطلق کے ہین جو سب احکام

مین فتویٰ دیتا ہی جو مجتہد ایک حکم مین ہی نہ دوسرے حکم مین اوسپر جاننا اوسیقدر کا لازم
ہی جو متعلق اوس حکم سے ہی نور الانوار مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو معلنے
علم کتاب کو لغت و شرع کی راہ سے اور اوسکے وجوہ جو ہمنے کہے ہین جیسے خاص وعام وامرونہی
وسائر اقسام اونکو جانتا ہو لیکن علم ساری کتاب کا شرط نہین بلکہ اوسی قدر کا جسکو تعلق ہی
احکام سے اور یہ احکام مراد ہین سے نکل سکتے ہین اسکا اندازہ پانسو آیت ہین جو ہمنے تفسیرات
احمدیہ مین تالیف و جمع کئے ہین حاوی ہو علم سنت کو مع اوسکے اقسام کے یہ بھی اوسیقدر
جس سے تعلق ہی احکام کا تخمینًا تین ہزار حدیث نہ سارے احادیث عارف ہو وجوہ قیاس کا
مع اوسکے طرق و شرائط مذکورہ کے ماتن نے ذکر اجماع کا نہین کیا با قتداء سلف اور نیز
اسلیے کہ فائدہ اختلاف بالاستنباط کا اوس سے متعلق نہین ہی حاجت طرف اجماع کے اسلیے
ہی کہ مسائل اجماعیہ کا علم ہوگا تو اوسمین خود اجتہاد نکریگا بخلاف کتاب و سنت کے کہ ہر مجتہد
کی تاویل علحدہ ہی مشترک و مجمل اور اسکے امثال مین بخلاف قیاس کے کہ وہ عین اجتہاد ہی
اوسی پر مدار فقہ کا ہی انتہی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین ہی شرط مجتہد کی جبکہ وہ مجتہد
مطلق ہو بعد صحت ایمان کے گو یہ صحت بادلۂ اجمالیہ کیون نہو جاننا ہی کتاب کا لیکن نہ ساری
کتاب کا بلکہ اوسی قدر کا جسقدر متعلق ہی احکام سے اسی طرف اشارہ کیا ہی اس قول سے کہ
وہ یعنی علم کتاب بقدر پانسو آیہ کے ہی پھر جاننا ہی سنت کے متن کا لیکن جاننا سارے سنن کا
شرط نہین ہی بلکہ اوسقدر کا جسپر مدار اکثر احکام کا ہی کہا ہی ایسے سنن جنپر مدار احکام کا ہو
بارہ سو حدیث ہین سند بھی جانتا ہو گو بطریق نقل کے ایمہ ارشاد سے کیون نہو مواقع اجماع کو بھی پہچانتا ہو حظ وافر
رکھتا ہو علم اصول سے اسلیے کہ اگرچہ یہ علم یعنی اصول فقہ حادث ہی لیکن مدون سابق ہی ضرور ہی کہ صرف نحو لغت کو بھی
جانتا ہو لیکن اوسقدر جسکے سبب سے قادر ہو معرفت معانی کتاب و سنت پر نہ یہ کہ ان علوم کو مثل اصمعی و خلیل و
سیبویہ کے جانتا ہو مغتنم الحصول مین لکھا ہی کہ شرط اجتہاد مطلق کی بعد صحت ایمان کے
گو ادلۂ اجمالیہ سے ہو نہ تدقیقات تفصیلیہ سے جسکے لیے صنعت علم کلام بنائی گئی ہی پہچاننا

اوسی چیز کا ہی جسکو تعلق ہی احکام سے کتاب وسنت مین مع اوسکے مراتب ظہور وخفا
وسائر احوال کے جسکو دخل ہی استدلال مین اسطرح پرکہ نزدیک طلب حکم کے رجوع کرسکے
اون دونون کی طرف یعنی قرآن وحدیث کی طرف کہا ہی قرآن کی پانسو آیتین کافی ہین اسی طرح
غزالی وغیرہ گئے ہین تقریر مین گویا انھون نے مقاتل بن سلیمان کو دیکھا کہ سب سے پہلے اوسنے
آیات احکام میں تصنیف کی ہی فقط پانسو آیت کا ذکر کیا ہی حالانکہ یہ مدفوع ہی اسطرح پر
کہ مراد آیات ظاہرہ ہین نہ حصر سنت سے پانسو حدیث یا تین ہزار حدیث جاننا ہو امام احمد
نے کہا تین لاکھ حدیث جاننا ہو کسی نے کہا پانچ لاکھ یہ محمول ہی احتیاط وتغلیظ پر فتیا مین
بیان حد کمال پر فقہ مین تالابد منہ اوسیقدر ہی جسپر مدار علم ہی سو وہ بارہ سو حدیث ہین
سارے نصوص کا جاننا ظہر قلب سے یاد رکھنا شرط نہین جسطرح غزالی وغیرہ نے اسپر آگاہ
کیا ہی اگر سارے سنن کا جاننا شرط ہو تو باب اجتہاد مسدود ہو جاوے اسلیے کہ احاطہ
سارے سنن کا متعذر رہی عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ نے بہتا ایسے مسائل مین اجتہاد کیا ہے
جنمین سنت وارد ہ کو اوس باب مین یاد نرکھتے تھے یہانتک کہ جب وہ سنت اونکے نزدیک
روایت کی گئی تو اوس حدیث کی طرف اونھون نے رجوع کیا سارے کتاب کے جاننے کا یہ
حال ہی کہ اقرب یہ ہی کہ شرط ہو اسلیے کہ تمیز آیات احکام کا غیر احکام سے موقوف ہی
معرفت جمیع کتاب اللہ پر بالضرورۃ غیر کی تقلید کا اوسمین مساغ نہین کیونکہ قرائح وافہام
مختلف ہین کبھی ایک شخص پر وجوہ استنباط مفتوح ہوتے ہین جو اوسکے غیر کو میسر نہین ہین
حفظ کا یہ حال ہی کہ قرآن جسقدر مختص باحکام ہی اوسکا حفظ واجب ہی بہت سے اہل علم
سے جنمین ایک شافعی بھی ہین وجوب حفظ قرآن منقول ہی اسلیے کہ حافظ کو ضبط معانی
کا ناظر سے زیادہ ہی تقریر مین اس سے اولویت حفظ تمام قرآن کی معلوم ہوتی ہی تتمہ معرفت
سنت سے ہی ہونا علم کا ساتھ احوال سنت کے تحریر مین اجتہاد کے لیے علم قاطع ونسخ
بھی شرط کیا ہی تاکہ اجتہاد برخلاف قاطع موافق منسوخ کے تقریر مین واقع نہو اس

صورت مین معرفت مواقع اجماع کے شرط ٹھہریگی تاکہ خرق اجماع نہو اسکے معنی غزالی نے
یون بیان کیے ہین کہ یہ بات جانلے کہ اجتہاد اوسکا موافق کسی مذہب کے ہی یا واقعہ تازہ
ہی جسمین اہل آرا نے خوض نہین کیا ہی حفظ جمیع مواقع اجماع وخلاف کا واجب ہی انتہی
یہ پانچ کتابین ہین فقہاء حنفیہ کی جنمین شروط اجتہاد مطلق مطابق بیان مذکور لکھے ہین انکے
سوا اور بہت کتابون مین اسیطرح یا قریب اسکے ذکر کیا ہی جب ان شرائط کو امام حنفیہ
مین تلاش کیا جاتا ہی تو پوری پوری پائی نہین جاتی نہ انمین نہ انکے شاگردونمین چنانچہ
بیان اس عدم وجدان کا زیر عبارت ملل نحل گذر گیا فوقیت امام صاحب کا فقہ مین یہ حال
ہی کہ نور الانوار سے معلوم ہوا کہ قیاس عین اجتہاد ہی اوسی پہ مدار فقہ ہی پس امام صاحب
اہل رای ٹھہرے فقہ نام رای کا ہوا تلویح سے ثابت ہوا کہ مجتہد کو جاننا علم کلام و علم فقہ
کا مشروط نہین ہی پس غیر فقیہ جو عالم کتاب وسنت ہی وہ بھی انکے نزدیک مجتہد ہوتا ہے
شرح مسلم سے معلوم ہوا کہ پانسو آیت بارہ سو حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سو اسقدر علم
احادیث کا امام صاحب کو ہونا کسی کتاب حنفیہ سے صراحۃً پایا نہین جاتا اسی شرح مین بہرہ مند
ہونا مجتہد کا علم اصول سے بھی لکھا ہی سو یہ شرط تو گویا بالکل امام صاحب مین مفقود تھی
اسلیے کہ اول مدون اس علم کے امام شافعی ہین وہ اوس دن پیدا ہوے جسدن امام صاحب
کا انتقال ہوا اونکے وقت مین یہ علم مدون نہ تھا مستصفیٰ مین امام احمد سے تین لاکھ یا پانچ لاکھ
حدیث کا جاننا واسطے مجتہد کے نقل کیا ہی اس شرط کی بابت ہم حلف کرتے ہین کہ امام صاحب
مین یہ شرط موجود تھی امام احمد واصحاب صحاح ستہ مین یہ شرط علی وجہ الکمال حاصل تھی اگر
حافظ ہونا امام صاحب کا سارے قرآن کو ثابت ہو تو وجود ایک شرط سے کوئی مجتہد نہین ہوتا
ہر شہر مین سیکڑون حافظ قرآن موجود ہین وہ سب مجتہد مطلق ٹھہرینگے حالانکہ اجتہاد نزد
حنفیہ کے بعد از ائمہ اربعہ ختم ہوچکا ہی ہزارون بچون بیبیون جولاہون کو قرآن شریف
ظہر قلب سے یاد ہوتا ہی اگر قرآن کے ساتھ جاننا اوسکے اقسام کا معتبر ہی تو ان اقسام پہ

اوس تفصیل سے جو کتب اصول فقہ حنفیہ مین لکھی گئی ہی ہرگز امام صاحب کو اطلاع نہ تھی اگر
تھی تو اوسکو بسند متصل ثابت کرو اسی طرح حنفظ جمیع مواقع اجماع وخلافات کا بھی اونکے
حق مین ثابت نہین ہوتا امام شافعی نے فرمایا ہی محمد بن حسن نے مجسے کہا کون زیادہ اعلم ہی
یعنی بڑا عالم ہمارے صاحب یا تمھارے صاحب یعنی ابوحنیفہ کو زیادہ علم ہی یا امام مالک کو
مینے کہا انصاف سے گفتگو کروگے کہا ہان مین نے کہا تمکو قسم ہی خدا کی تعین کرو کہ کون اعلم ہی
ساتھہ قرآن کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم مینے کہا تمھین قسم ہی خدا کی
کون زیادہ عالم ہی ساتھہ سنت کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب کہا اللھم صاحبکم
مینے کہا قسم ہی تمھین اللہ کی کون اعلم ہی ساتھہ اقاویل متقدمین صحابہ کے تمھارے صاحب
یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم پھر امام شافعی نے کہا اب کیا باقی رہا سوا
قیاس کے سو قیاس نہین ہوتا مگر ایک چیز پر ان تین چیزون سے پھر کس چیز پر تم قیاس کروگے
انتھی یہ حکایت چند کتب تاریخ وطبقات مین اسی طرح لکھی ہے اس سے صاف ظاہر ہی کہ امام
مالک امام صاحب سے علم قرآن واخبار وآثار مین زیادہ تھے اسمین بھی شک نہین کہ علم امام
شافعی کا امام مالک سے کم امام احمد کا امام شافعی سے زیادہ تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قلت
علم امام صاحب کی ساتھہ کتاب وسنت واقوال صحابہ کی خود امام صاحب کے وقت مین بھی
اونکے تلامذہ وغیرہم کو ثابت تھی اسیلیے امام شافعی نے علم اونکا قیاس مین منحصر کیا یہ کہا لوگ
عیال ہین ابی حنیفہ پر فقہ یعنی رامی قیاس مین گویا قیاس ورامی مین وہ سب کے مربی تھے
سو قیاس کی حقیقت اوسکا مرتبہ بنسبت بعلم کتاب وسنت معلوم ہو چکا معہذا بدل مقابلین
کا ساتھہ اہل سنت واصحاب قرآن کے جنکو سارا قرآن نوک زبان پر تھا لاکھون یا ہزار ہا
یا سیکڑون حدیث اونکو از بر تھین خصوصا متاخرین محدثین جو علم لغت وادب واصول فقہ
مین فرد زمانہ تھے تعجب انصاف ہی ہم قسم کھا کر کہہ سکتے ہین کہ علم شیخ الاسلام ابن تیمیہ
حرانی حافظ ابن القیم جوزی حافظ ابن عبد الهادی مقدسی علم مجتہدین قطریین کا امام صاحب

بلکہ یہ تو فقہا و مجتہدین سے ہزار مرتبہ زیادہ تھا پھر اونکے اجتہاد کا ماننا انکی روایت کا
قبول نکرنا یہ کیا داد و سداد ہی تاج مکلل مین جن مجتہدین کا ذکر ہی اون سب کا درجہ علم ہمگو
سے بہت زیادہ تھا تقوی و طہارت مین بھی کچھ کم نتھے بلکہ مجرد کثرت عبادت پر کثرت علم کو
شرف و فضل ہی یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہو چکی ہی امام صاحب ہون یا اور کوئی
صاحب اونکے زہد و عبادت و کثرت نماز و روزے کو کچھ دخل وجوب اطاعت و لزوم
تقلید مین نہین ہی نہ تنہا عبادت موجب مزید قوت اجتہاد ہوتی ہی اجتہاد کے لیے باتفاق
فقہا و حنفیہ وغیرہ وجود شرائط اجتہاد کا ضرور ہی نہ عبادت و زہد پھر جس شخص مین یہ شرائط
زیادہ ہون گے ہمین کہو کہ وہ عالم زیادہ لائق قبول و اقتدا کے ہوگا یا وہ شخص جسمین یہ شرائط
موجود نہون یا ہون مگر ساتھہ نقصان کے اسکا جواب تو گذر چکا کہ تابعیت و تبع تابعیت کو بھی
کچھہ دخل وجوب تقلید مین نہین ہی اگر ہی تو تابعین و تبع تابعین مین صدہا مجتہدین گذرے
ہین اونھون نے کیا قصور کیا ہی کہ اونکی تقلید منظور خاطر عاطر مقلدین نہین ہی صرف ایک
تابعی یا تبع تابعی کی تقلید پر قصر حصر ہی جو لوگ نافی تقلید شوم مثبت اتباع مرحوم ہین وہ کچھہ انکار
تنہا امام صاحب ہی کے تقلید کا نہین کرتے ہین بلکہ سارے جہان کے علماء و فقہاء کی تقلید کو
شرک فی الرسالۃ حرام فی الدین جانتے ہین جبکہ یہ تقلید اونکو اتباع قرآن و حدیث سے دور ڈالے
باطل کو حق سمجھا وے جو قول کسی مجتہد مطلق یا مجتہد فی المذہب یا مجتہد فی المسئلہ یا کسی عالم
امت کا موافق کتاب و سنت ہی وہ سب کے نزدیک مقبول ہی اسی وجہ سے جماعۂ متبعین
بھی اپنی کتابون مین علماء امت و مجتہدین ملت سے نقل کرتی ہین خواہ وہ قول امام اعظم رضی اللہ
عنہ کا ہو یا کسی اور امام یا عالم کا اہل سنت کو کسی عالم سے کچھہ خصومت نہین ہی نہ کسی سے
ایسا اعتقاد ہی کہ اوسکی بات کو خدا و رسول کی بات پر غالب و مقدم کیا جاوے جو کوئی اگلا
پچھلا موافق کتاب و سنت ہی اوس سے انکو دلی محبت ہی یعنی خدا کے واسطے جو کوئی مخالف
خدا و رسول ہی اوس سے اونکو دلی ناخوشی ہی یعنی اللہ کے لیے الحب للہ والبغض للہ آمرہ

اربعہ مین ہمکو کسی ایک امام سے بھی کچھ بغض نہین سبکی خدمت مین نیازمندی حاصل ہی ہان
اتنی بات ہی کہ ہم اونکو معصوم نہین جانتے المجتہد یخطئ ویصیب کے قائل ہین اس جملے کو
حنفیہ نے بھی اپنے اصول مین لکھا اور قبول کیا ہی لکن افسوس یہ ہی کہ بمصداق یقولون ما لا
یفعلون موہ سے تو کہتے ہین کہ مجتہد سے خطا ہوتی ہی لکن جب کوئی اوس خطا کو اونہین بتاتا
تو نہین مانتے نہ موجب کوئی بات اونکی خطا نہ ٹھہری بلکہ اونکی خطا کو حق سمجھا تو ضرور ہی کہ جو قول
مقابل اس صواب کے ہوگا آیت قرآن ہو یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی خطا
ہوا یہ لزوم ایسا ہی جس سے اگر آسمان پھٹ پڑے زمین دہس جاوے تو کچھ عجب نہین اگلے
حنفی تو کچھ لحاظ بھی رکھتے تھے گو اپنی تائید کے لیے روایات کشی کرتے تھے آج کل کے مقلدون
نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ گالی گلوج کرتے ہین اسیکو اسلام سمجھا ہی جدل کرتے ہین اسی کو عین ایمان
ٹھہرایا ہی اوس پر طرہ یہ ہی کہ اب جابجا موحدین متبعین پر مسائل کا افترا بھی ہونے لگا جسکی خبر
اونکے فرشتون کو بھی نہین الحمد للہ الذی جعلنا محسودین ولم یجعلنا حاسدین
ہر بیچ کتاب مذکور سے یہ بھی سمجھ مین آتا ہی کہ جب شرائط اجتہاد کے یہی ٹھہرے جو ذکر کیے
گئے ہین تو اجتہاد کچھ بڑی مشکل بات نہوئی اسلیے کہ اسقدر علم دین کا بعد ائمہ اربعہ کے بہت
علماء امت فضلاء ملت کو حاصل تھا اسکی تصدیق کے لیے کتب طبقات اہل علم کافی ہین انظر
اون طبقات کے جو علماء اہل سنت نے لکھے ہین تعدد دعوی ختم اجتہاد کا کرنا محض تہافت ہی
حنفیہ کے نزدیک مدت سے اجتہاد مطلق اونکے مذہب مین پایا نہین گیا اس سے صاف
بے علمی مولویان وملایان اس مذہب کے ثابت ہی سچ بھی یہی ہی کیونکہ یہ سب مدعی تقلید
امام کے ہین مقلد ہر سے سے داخل زمرۂ علما نہین جب عالم نہ ٹھہرے تو پھر مجتہد کسطرح ہونگے
بخلاف مذاہب ائمہ ثلثہ کے کہ اونکے یہان ہمیشہ مجتہد مستقل ہوتے رہے مالکیہ مین بھی بڑے
بڑے مجتہد تھے جیسے ابن عبد البر ابن خلدون ابن العربی وغیرہم شافعیہ مین بھی صدہا مجتہد ہوئے
حنابلہ مین بھی مجتہد ہوئے جنکا ذکر نام بنام کتاب بدر طالع وغیرہ مین لکھا ہی حنفیہ مین کوئی

مجتہد مطلق ہنوا بہت قدم بڑہا یا تو مجتہد منتسب یا مجتہد فی المذہب ہوئے وہ بھی تھوڑی بہر بندہ اوس کثرت سے جو دوسرے مذاہب مین پائی گئی انصاف طاعت سے بڑہا ہوا ہے مگر جب کسی کو نصیب ہو اعدلوا ھو اقرب للتقوی ان اللہ یامر کم بالعدل الخ ایک افترا اہل حدیث پر یہ بھی کیا گیا ہی کہ یہ لوگ امام صاحب کی تقلید تو نہین کرتے مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہ یا ابن القیم یا شوکانی یا انکے امثال کے قول کو وحی آسمانی سمجھتے ہین اسکا جواب بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین اور کیا ہو سکتا ہی کوئی کہتا ہی یہ گروہ لامذہب مقلد ہی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہ بھی محض بہتان ہی جواب ہابیہ کا ترجمان وہابیہ مین مفصل لکھا گیا ہے شوکانی ہون یا اور کوئی سب کے ساتھ اہل اتباع کو معاملہ خذ ما صفا دع ما کدر کا ہی آن لوگون کے ذریعے سے سنن نبویہ پر اطلاع حاصل ہوئی وجوہ رفع تعارض اسباب جرح وتعدیل طرق جمع بین الروایات سبل توفیق وتطبیق معلوم ہوئی یہ کچھہ اونکی تقلید نہین ہی نہ اونکے قول کی اطاعت ہی اسلیے کہ علم حدیث کے لیے جاننا احوال سند اقسام متن کا ضرور رہے وہ بدون معلوم کرانے ائمہ اس علم کے کسیکو حاصل نہین ہوسکتا اسکو خود شرح مسلم الثبوت مین معتبر رکھا ہی عبارت اوسکی یہ ہی والسنۃ متناقیل التی یدور علیہا العلم الف و ماتنان وسند اولی بالنقل عن ائمۃ ھذا الشان انتہی یہ لوگ جنسے شوکانی وغیرہ اہل علم ناقل ہین ائمہ اس شان کے تھے انسے اوس نقل کو نقل کیا تو کیا برائی ہوئی کسطرح اونکی تقلید لازم آئی ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ۞ ہان جس جگہہ ان صاحبون نے اپنے اجتہاد سے کوئی بات کہی ہو تو اوس جگہہ وہی قاعدہ مقرر رہے کہ اگر اجتہاد موافق ادلۂ صحیح ہے تو اوسکا قبول کرنا عین اتباع دلیل ہی اگر خلاف اوسکے ہی تو غیر مقبول ہی اسمین سب چھوٹے بڑے برابر ہین ابن تیمیہ ہون یا اور کوئی ابن تیمیہ قائل ہین فنا نار کے اسی طرح ابن القیم پھر بعض صحابہ وتابعین کا بھی یہی مسلک تھا مگر یہ قول اونکا خلاف ظاہر ونص کتاب وسنت معلوم ہوتا ہی اسلیے ہم اوسکے قائل نہین شوکانی رحمہ نے

مسئلہ سفر للزیارۃ مین سکوت کیا وہ بھی سفر خاص مدینے کے باب مین نہ عموماً ہمارے نزدیک
کوئی دلیل صحیح واسطے وجوب اس سفر خاص کے حسب دعوی اہل بدعت موجود نہین ہے
اسی طرح بہت جگہہ خلاف انکا انکے معاصرین وغیرہ کا کیا گیا ہی مگر جسکی جیبی کی پہوٹ جاوین
تو اونکا کیا علاج ولا اصلح ہم عشارہ ہم سو سو طرح تماشی کرتے ہین تقلید مشابہ تجدید
ہمیشہ سے لکن مخالفین کو یقین نہین آتا وفی آذانہم وقرا مسلمان کی یہ شان نہین کہ جھوٹ
بولے خصوصاً دین مین پھر ہمکو کس کا ڈر پڑا ہی کہ ہم تقیہ کرین شوکانی وغیرہ کے مقلد بنکر یا
دروغ انکی تقلید سے انکار کرین ہمکو اگر تقلید کرنا لازم ہو تو بلا شبہہ ہمارے نزدیک امثلہ شوکانی
ابن تیمیہ انکے امثال کی بہتر ہی تقلید ائمہ فقہا رسے اسلیے کہ انکو اعلی درجے کا علم قرآن و
سنت مین عنایۃ ماہر تھے غالب ملل ونحل سے ہم اگر تقلید شوکانی وحرانی کرتے تو صاف کہتے
کہ ہان ہم اونکے مقلد ہین جسطرح حنفیہ کو دعوی تقلید امام صاحب کا ہی سو اسی طرح کی یہ
ہماری تقلید بھی ہوتی لکن جبکہ ہم ابن تیمیہ وشوکانی کو فقط بڑا عالم مجتہد جانتے ہین مخطی ومصیب
مانتے ہین تو کسطرح اونکی رای کو واجب الطاعۃ کہین گے ہم اونکی تقلید کیون کرنے لگے کیا
ہمارے پاس قرآن شریف نہین ہی قرآن کی تفسیرین نہین ہین یا دنیا مین صحیح بخاری وصحیح مسلم
وسنن اربعہ وغیرہ موجود نہین ہین یا فتح الباری نووی وغیرہ شروح میسر نہین ہین یا تاج العروس
صحاح جوہری قاموس مصباح وغیرہ کتب لغت کہین کھو گئے ہین جو انکو چھوڑ کر تیری میری بات پر
چلین روایت کا قبول کرنا تقلید نہین شوکانی وابن تیمیہ پر کیا فتح وشکست ہی ہم سب محدثین
ثقات کی روایت کو قبول کرتے ہین ہمارے پاس سارے آلات اجتہاد علی وجہ الکمال
حاضر ہین مگر کیا کرین ہمکو مزاولت کتاب وسنت نے نئے نئے اجتہاد وتجدید سے بے نیاز
کر رکھا ہی وللہ الحمد ایسا اجتہاد ایسی تجدید جس سے کتاب وسنت رد ہو رائی وقیاس معتبر
ٹھہرے اوسی قوم کو مبارک ہو جس قوم نے اپنے جہل قدیم وعتیق کا اعتراف واقرار کرکے
ختم اجتہاد مطلق کا اپنے مذہب مین دعوی کیا ہی معہذا ہمپر تقلید شخصی کی تہمت لگانا محض کید

مقلدین کا ہی اغوای عوام کے لیے ورنہ یہان بمقابلہ ادلہ کتاب وسنت کے بیٹکے سیر کا جاوٗہی سبحان اللہ دیکھا کید وافترا وبہتان تو مقلد کرین سو سو طرحکے جھوٹے طوفان باندہین مگر بدنام کرنیکے لیے اولٹا الزام اہل اتباع کو دین

مینخور د باد یگران مستانہ بر ما بگذرد   در فرنگ این ظلم واین بیداد حاشا بگذرد

جواز اجتہاد حدیث سے ثابت بھی ہو تو اوسکا محل بعد قرآن وحدیث کے ہی جنھون نے پہلے یا پیچھے اجتہاد کیا تھا اسلیے کیا کہ اوس مسئلے مین اونکو کوئی آیت یا حدیث مستحضر نہوئی پھر جب کسی کو اونمین سے اوسوقت یا دوسرے وقت دلیل پر اطلاع ہوئی حجت مل گئی تو فی الفور اوسنے رجوع کیا سلف مجتہدین کا یہی طریقہ تھا جب سے احادیث مدون ہو گئے ہین ہر طرحکی جانچ پرتال چھان بین ہو چکی ہی چندان حاجت اجتہاد کی باقی نہین رہی ہی اگر رہی بھی ہو تو شاذ فاذ مسائل مین جنکا وقوع بھی نادر وکیاب ہی اب کیا ضرورت ہی جو ہر شوریدہ سر دعوی اجتہاد کرے خصوصاً کوئی ایسا جاہل غبی جو تعصب و بغض وحسد و بطر حق وجہل و بدعت کا پتلا ہو نہ آداب مناظرہ سے واقف نہ سلیقہ استدلال سے آگاہ نہ قائل جواب باصواب نہ قابل دلیل سنت وکتاب جدل اوسکا پیشہ ہو سب وشتم اوسکا اندیشہ سچ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر وہ تھے مگر دی گئی جدل پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیہ شریفہ پڑھی ماضربوہ لک الاجدلا بل ہم قوم خصمون اس حدیث کو احمد وترمذی وابن ماجہ نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی دیکھو یہ حدیث کسقدر موافق حال اہل رای وقیاس و اصحاب ہوا ہی گویا حضرت کا معجزہ ہی رہی یہ بات کہ تقلید امام صاحب کی اسلیے ہی کہ وہ مجتہد عدل تھے تو جواب اسکا یہ ہی کہ انکے سوا جتنے مجتہد ہوئے ہین وہ سب بھی متصف بعدالت تھے اونمین بھی کوئی متہم بفسق نہ تھا امام صاحب مین حصر عدالت کی کیا دلیل ہی خصوصاً جبکہ نزدیک حنفیہ کے اجتہاد کے لیے عدالت شرط بھی نہو گو اشتراط اوسکا نزدیک بعض حنفیہ کے جیسے صاحب مختتم الحصول بعید نہین ہی فواتح الرحموت

مین لکھا ہی واما العدالة فشرط لقبول الفتوی فان الفاسق واجب التوقف فی
اخباره بالنص ولیس شرطا فی نفس تحقق الاجتهاد انتہی اس سے معلوم ہوا کہ فاسق
بھی مجتہد ہوسکتا ہی مگر اب تو عدالت قبول فتوے کے لیے بھی شرط معلوم نہین ہوتی جیسے
کہ ہم دیکھتے ہین سیکڑون اخبار و مقلدین وکلا عدالت فتوے دینے لگے ایک ایک جبہ
موٹے موٹے مین پچاس پچاس مہرین ثبت ہونے لگین کیا یہ سب صاحب لوگ متقی عدول
ہین یا جو مفتی اپنے رسائل مین سب و شتم خصم کرتے ہین یا غیبت و ازالة عرض اہل اسلام
مین کوشش فرماتے ہین یہ بھی عادل ہین حدیث شریف مین تو یہ آیا ہی سباب المسلم فسوق
غیبت بعض شارع زنا سے بدتر ہی مسلمان کے عرض و مال و جان کا ایک ہی حکم ہی اسلام
بنیاد دیگر گویا اب فتوی و اجتہاد کے لیے عدالت شرط نہ ٹھہری فسق مانع ان امور کا نہوا
یارون کی خوب بن آئی الحمد للہ اہل سنت بن ائمہ سلف سے نقل دین کرتے ہین اور ان مین
انشاء اللہ تعالی ایک بھی ایسا فاسق مفتی یا مجتہد فاسق نہین ہی جیسے آج کل کے لوگ ہین یا
نہ ایسا کوئی جاہل ہے جیسے یہ اصحاب مواہیر ہین پڑھتے نہ لکھے نام ملا فاضل ف
ابن خلدون نے نقل کیا ہی کہ ابو حنیفہ رح نے سترہ حدیث یا مثل اسکے روایت کی ہین
قلت روایت بوجہ مطاعن و علل طرق ہی خصوصا جبکہ اکثر کے نزدیک جرح مقدم ہی اسلیے
انکا اجتہاد مؤدی طرف قلت روایت کے ہوا حالانکہ اہل حجاز نسبت اہل عراق کثیر الحدیث
ہین طحاوی نے مسند لکھا لکن وہ برابر صحیحین کے نہین ہی انتہی جواب قلت روایت کا امام
عراقی نے کہا جسکے نزدیک مجرد رویت صحابی کافی ہی اوسکے نزدیک ابو حنیفہ بھی تابعی ہین
نے انس بن مالک کو دیکھا تھا جسکے نزدیک معتبر نہین اوسکے نزدیک تبع تابعین ہین ابن حجر
عسقلانی نے کہا کسی نے ایک جزو انکی روایت کا صحابہ سے جمع کیا ہی لکن اسناد اوسکے
خالی ضعف سے نہین ہی سخاوی نے کہا کسی صحابی سے انکو روایت نہین ابن جوزی
کہا انھون نے آٹھ صحابہ کو پایا کردی نے کہا محدثین منکر ہین کہ کسی صحابی سے انکی ملاقات

ہوسنے سے مگر اسکے یا ملاقات ثابت کرتے ہین انکے مسندات کو جمع کیا ہی اور مین بہت
پچاس محدثین ہین جنکی روایت صحابہ سے بتاتے ہین یعنی مگر ثابت نہین جب ان المحدثین مین
لکھا ہی مسند امام اعظم کو محمد خوارزمی نے جمع کیا ۶۶۵ھ مین اوسکو رواج دیا یہ مسند درحقیقت
اونکا نہین ہی یہی حال مسند شافعی کا ہی کہ کتاب الام و مبسوط مین جو احادیث مرفوعہ مرویۂ
شافعی ہین اونکو محمد اصم نے ربیع بن سلیمان سے سنکر جمع کیا ہی البتہ مسند امام احمد تالیف امام احمد ہی حافظ
ابن کثیر نے باعث حثیث مین لکھا ہی التابعي من صحب الصحابي وفي كلام الحاكم ما
يقتضي اطلاق التابعي على من لقي الصحابي وروى عنه وان لم يصحبه قلت
لم يكتفوا بمجرد رؤية الصحابي كما اكتفوا في اطلاق اسم الصحابي على من راٰه صلعم
والفرق عظمة شرف رؤيته طیبی نے خلاصہ مین کہا ہی التابعي هو كل مسلم صحب
صحابيا ونسب اکثرین ہی هو من لقي اي الصحابي مع الوفاق انتهى اصول حدیث سے
ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہی کہ تابعی وہی ہی جسنے صحبت صحابی کی پائی مجرد رؤیت
صحابی کے واسطے تابعیت کی کافی نہین یہ رتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہی کہ اون کا
دیکھنا ہمراہ اسلام کے دیکھنے والے کو صحابی بنا دیتا ہی صحابہ اس خصوصیت مین شریک نہین
ہوسکتے ورنہ تابع کے دیکھنے سے بھی ہر کوئی تبع تابع بن سکتا ہی انصاف مین لکھا ہی مجتہد
مطلق وہ ہی جو احکام متعلقۂ قرآن وحدیث کو زبان عرب کو اقوال صحابہ ومن بعدہم کو قیاس کو
جانتا ہو اجماع اختلاف کو پہچانتا ہو پھر مجتہد دو طرح کے ہوتے ہین ایک مستقل جو سائر مجتہدین
سے تین امر مین ممتاز ہو کما ترى ذلك في الشافعي ظاهرًا ایک یہ کہ اصول و قواعد مین
متصرف ہو جس سے فقہ نکل سکے دوسرے جامع احادیث و آثار ہو بعض کو بعض پر ترجیح
دے سکے دو تہائی علم شافعی کا اسی طرح پر ہی تیسرے تفریع کرسکتا ہو جہان سلف نے
جواب نہین دیا چوتھی خصلت یہ ہی کہ آسمان سے اوسکی قبولیت اوترے مفسرین محدثین
اصولیین اوسکے علم کو قبول کرین دوسرے مجتہد منتسب یہ وہ مقتدی ہی جس مین

پہلی حصلت مسلم ہو جو بجای دوسری خصلت کے ہو سکی تیسرے مجتہد فی المذہب
جسمین پہلی دوسری خصلت تسلیم کی گئی ہو منہاج تقاریع پر جاری ہوا تھی آج کل نوبت جہل کی
یہانتک پہونچی ہی کہ جو کوئی کتب طبقات و تاریخ وغیرہ سے کلام اہل علم کو دربارۂ امام
اعظم نقل کرتا ہی قلت روایت حدیث یا عدم تابعیت کا ذکر زبان پر لاتا ہی اوسکو تخفف
امام خیال کرتے ہین یہ نیا استخفاف دیکھا سنا گیا جرح و تعدیل کا گویا دروازہ بند ہوا شیخ
جیلی نے غنیہ مین حنفیہ کو مرجئہ لکھا ہی منسوب طرف ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے کیا ہی اسے یاران
نے کہا کہ یہ کتاب ہی اونکی نہین ہی اگر آج یہ فقرہ اوس کتاب مین نہوتا کوئی انکار نکرتا یہ
انکار جب مفید ہو کہ سب نے یہی کہا ہو فقہ اکبر کا انکار بھی بعض نے کیا ہی مگر ملا علی قاری نے اوسکو
امام صاحب کی تالیف سمجھکر شرح لکھی اچھا مانا یہ کتاب شیخ جیلی رح کی نہین ہی تو پھر کسکی ہی
یہ دلیل کہ اوسمین اثبات جہت فوق ہی اشعریہ کو معتزلہ کہا ہی کچھ بھی نہین شیخ جیلی حنبلی
المذہب تھے سارے حنابلہ اثبات علو و فوق کرتے ہین ابوالحسن اشعری شاگرد جبائی
معتزلی کے تھے بعض عقائد مین اشعریہ مطابق معتزلہ ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہی کشف الظنون
مین غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی وفات ۵۶۱ھ مین بتائی ہی تحفہ اثنا عشریہ میں حضرت شاہ صاحب
نے جواب ارجاء بتوجیہ مناسب دیا ہی مگر انکار کتاب کا نہین کیا اسی طرح قرۃ العینین مین
غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی ازالۃ الخفا مین غنیہ سے کئی جگہہ نقل کیا ہی عنوان تفسیر مذکور
یہ ہی اما بعد فقد سألني عن قول امام الطريقه قطب الحقيقه الشيخ عبد القادر
الجيلي عند ذكر الفرق الغير الناجية في الغنية حيث قسم المرجئة الى اثنى عشر
فرقة منهم الحنفية ثم قال بعد التفصيل واما الحنفية فهم اصحاب ابي حنيفة نعمان
بن ثابت الى قوله قلت الارجاء انواع ان لم طبقات ابن حجر مکی میں ہی وللشيخ عبد القادر
رحمه الله كلام حسن في التوحيد والصفات والقدر وفي علوم المعرفة موافق للسنة
وله كتاب الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل وهو معروف وله كتاب فتوح الغيب

الی قوله وکان متمسکا فی مسائل الصفات والقدر ونحوهما بالسنة مبالغا فی الرد
علی من خالفها قال فی کتابه الغنیة المشهور وهو بجهة العلو مستو علی العرش محتو
علی الملک محیط علمه بالاشیاء الخ انتہی ابن رجب سلف ائمۂ اعلام ہین انکا زمانہ شیخ
جیلی سے کچھ زیادہ دور تھا ملا علی قاری حنفی نے بھی شرح فقہ اکبر مین اس کتاب کو انہین کی
کتاب لکھا ہی اگرچہ حنفیہ کے مرجئہ ہونے پر انکار کیا ہی علاوہ اسکے شیخ جیلی اس قول مین متفرد
بھی نہین انسے پہلے ائمۂ اہل حدیث نے بھی ابو حنیفہؒ کو مرجی کہا ہی دراسات اللبیب مین امام
بخاری سے نقل کیا ہی کان مرجئا سکتوا عن رأیه وحدیثه انتہی امام بخاری شیخ جیلی
سے بہت پہلے تھے شاگرد امام احمد ہین انھون نے بھی امام صاحب کو مرجی لکھا ہی پھر اگر شیخ
جیلی نے بھی حنفیہ کو مرجئہ لکھا تو کیا گناہ ہوا کیون انکار انکی کتاب کا اتنی بات پر کیا جاتا ہی کوئی
نئی بات تو نہین لکھی ہی پرانی حکایت مشہور کو نقل کیا ہی پھر صاحب دراسات نے ایسے معنی
ارجاء کے بیان کیے ہین جس سے کوئی عیب امام صاحب پر نہ آوے یہ خود ایک حنفی فاضل تھے
انھون نے کتاب کا انکار نہین کیا اختطابات بنائی بلکہ نسائی سے یہ قول بھی نقل کیا ہی ابو حنیفة
لیس بالقوی فی الحدیث انتہی پھر کہا یہ دوسری مرتبہ کی تجریح ہی پھر اوسپر قول بخاری لکھا
کہ وہ مرجی تھے پھر کہا کہ یہ کوئی فسق یا رذالت قادحہ نہین ہی نہ سوء حفظ و قلت ضبط ہے
بلکہ ایک علم و رای ہی جسکو عالم عقائد مین اختیار کرتا ہی اسکو بخاری نے بدعت گمان کیا خلاف
طریقۂ اہل سنت وجماعت کے مگر یہ نہین تصریح کی کہ وہ مبتدع ہین بلکہ جب امام نے معتزلہ کو
بزور برہان مقہور کیا یہ کہا کہ عصات مومنین مرجی امر اللہ ہین خدا خواہ انکو سزا دے یا
توبہ قبول کرے اور معاصی ہمراہ ایمان مضرت نہین کرتے تو اوسوقت سب پکار اوٹھے
کہ یہ مرجی ہین اسلیے کہ قول امام و قول مرجئہ مین کچھ فرق نہ تھا پھر کہا کہ ابو الحسن اشعری نے
ابو حنیفہؒ و اونکے اصحاب کو مرجئۂ اہل سنت مین گنا ہی علی ما قال الالقا انتہی پھر کہا قول
غوث اعظم کا غنیہ مین بحق حنفیہ ہی نہ بحق ابی حنیفہ مگر کتاب کا انکار نہ کیا پھر جو غوث اعظم

نے فرمایا تھا جسطرح نفحات الانس مین منقول ہی کہ زمین کے پردے پر مذہب ابی حنیفہ
مین ایک شخص بھی ولی نہوا اسکی تاویل بیان کی پھر جزری سے نقل کیا کہ بعضے کہتے ہین امام
قائل قول خلق قرآن تھے کسی نے کہا قدری تھے کسی نے کہا مرجئہ تھے ظاہر یہی کہ وہ
ان سب باتون سے پاک تھے اسلیے کہ ابو جعفر طحاوی نے کتاب موسوم بعقیدۃ ابی حنیفہ
مین جو عقائد اونکے لکھے ہین وہ مطابق اہل سنت وجماعت کے ہین اوسمین کوئی بات
ایسی نہین ہی جو اونکی طرف منسوب کی گئی ہی واصحابہ اخبر بحالہ وقولہ من غیرہم
انتہی حاصل کلام الجزری فی المجلد العاشر من جامع الاصول فی فصل النون
ہمکو بھی یہی خیال ہی کہ امام صاحب ہرگز ایسے نہون گے لکن اسمین بھی کچھہ شک نہین کہ اہل
مذہب اہل سنت کا اتباع کتاب وحدیث ہی نہ رای اہل بیت و قیاس علماء امت طحاوی کو
دیکھو کیسے بڑے عالم حنفی تھے تمسک مرفوع وموقوف مذہب حنفیہ کا استخراج کیا کرتے
لکن جہان قول امام کا مخالف حدیث ہوتا ہی وہان صاف براہ انصاف کہتے ہین فبطل
قول ابی حنیفۃ محمد معین حنفی نے کہا و من یری قولا من اقوال احد کائنا من کان باطلا
یری العمل بہ حراما کما حنفیہ بھی بعض مواضع مین مقر ہین کہ یہ حدیث اونکو نہین پہنچی
شعرانی نے کہا ان علماء ابی حنیفۃ فی کثرۃ القیاس عدم بلوغ الاحادیث الصحیحۃ
الیہ فی زمنہ واقع مین یہ عذر صحیح معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے وقت مین تدوین سنن
کما حقہ نہین ہوئی تھی انکو جانے دو خلفاء راشدین وغیرہ کو بھی بعض احادیث نہین پہونچی تھی
یہ حال قدرے جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی مگر اب تو یہ سب احادیث حنفیہ کو پہونچ گئی ہین
گو امام صاحب کو نہ پہونچی ہون اب کیا عذر باقی ہی یہ قول یارون کا کہ امام کے پاس
ہر مسئلے کی دلیل ہر معارضہ کا جواب تھا گو ہم اوسکو نجانین ہمکو اعتقاد اونکے جواب اجمالی
کافی ہی بقول صاحب دراسات سفسطۂ محض جہالت شنیعہ ہی اذ یتبرء منہ کل متاخر
فی مذہب کل امام والا لما وسع منہم القول بان الحدیث حجۃ علیہ وان قولہ

في معارضة الحديث باطل وان الحديث لم يبلغه فان الجواب المذكور لا اجمال
لو لم يكن من ترجيح صبي حول مهده لم يخل مع وجوه نسبة بطلان القول الى
امامهم والحكم بكونه مجتهدا مخطئا لم يبلغه الحديث فيه ولما حل ايضا خلاف
علماء المذاهب بامامهم وفتوى المتاخرين بخلاف قوله في مواضع لا يحصرها العدد
بسهولة الى قوله وقد قال بعض الكبراء ان الخلاف في اتباع ابي حنيفة مع اكثر من
خلاف الشافعي له انتهى حاشا وكلا کہ کسی مسلمان صحیح الاعتقاد کو کسی طرح کا بغض یا حسد
یا انکار یا استحقار حق مین امام صاحب کے منظور ہو مگر یہ بھی نہین ہو سکتا ہی کہ دیدہ و دانستہ
حق پوشی کیجاوے بندون کا بندہ بنا جاوے ہم خدا کے بندے رسول کی امت ہین بس ہا

ف جب اسلام مین یہ چار مذہب نکلے تو مقلدون نے اپنے اپنے امامون کے مناقب مین
کتابین بنائین یہ بھی ہوا کہ بعض شوافع نے امام حنفیہ کی تعریف لکھی بعض حنفیہ نے توصیف
شافعی لکھی اسکے سوا ایک یہ بات بھی ہوئی کہ انھون نے بعض احادیث فضائل کو مصداق
اپنے امام کا ٹھہرایا اسکا کچھ مضائقہ نہین ہی لیکن کوئی مصداق تو البتہ کسی قدر کسی امام پر
چپکتا ہی جسطرح سفیان بن عیینہ نے کہا کہ مراد اس حدیث سے یوشک ان یضرب
الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینة رواہ
الترمذي عن ابي هريرة امام مالک ہین یہی بات عبد الرزاق نے بھی کہی ہی پھر عبد العزیز
بن عبد اللہ عمری زاہد کو بھی مصداق اسکا بتایا ہی مگر امام مالک اسکے زیادہ تر مصداق
ہو سکتے ہین اسلیے کہ طالب علم انکے پاس دور دور سے آئے انکا علم دور دور تک پہونچا
انکی کتاب حدیث ابتک اسلام مین باقی ہی زاہد عمری کا یہ حال نہین تھا مقصد اہم حصر اسکا
امام مالک مین نہین کر سکتے امام الحرمین نے حدیث الائمة من قريش حدیث تقدموا قريشا
سے استدلال ترجیح مذہب شافعی پر کیا ہی مگر یہ صحیح نہین اسلیے کہ مورد ان دونو حدیثون کا خلافت
ملک ہی نہ امامت مذہب اسی طرح حنفیہ نے کہا حدیث مین آیا ہی ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم

وضع یدہ علی سلمان فقال لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال من هؤلاء اخرجه
الشیخان عن ابی هریرة سو مصداق اس حدیث کے امام ابو حنیفہ ہین اسلیے کہ اسمین منقبت
اہل فارس کی ہی امام صاحب فارسی الاصل تھے جمہور اہل طبقات وتراجم نے انکے جد زوطی
یا مرزبان نام کو مردم کابل مین سے لکھا ہی یہی قول قوی ہی کسی نے بابل انبار نسا ترمذ سے بھی
بتایا ہی گو یہ قول ضعیف ہی بلفظ قیل منقول ہوا ہی سو یہ مصداق نزدیک محققین کے کئی
وجہ سے صحیح نہین اول یہ کہ حدیث مین لفظ رجال ہی نہ رجل اگر رجل بھی ہو تو مصداق اوسکے
سلمان فارسی ہین نہ اور کوئی پھر جب لفظ رجال ثابت ہی تو مصداق اوسکے بخاری ومسلم
وابو داود ونسائی وابن ماجہ وترمذی وغیرہ اہل حدیث ساکنہ ممالک فارس ٹھہرینگے نہ امام
صاحب دوسری حدیث مین خبر ایمان دار ہونے کی دی ہی نہ انکے تقلید کرنیکی سو معاذ اللہ
امام صاحب کو کوئی غیر مومن نہین کہتا یہ حدیث بھی اگر نہ آتی تو بھی ایمان اونکا بخبر متواتر
ثابت ہی بلکہ مرجیہ بھی ٹھہرین تو بھی مومن ہین تیسری حدیث مین ان رجال کا فارسی ہونا
فرمایا ہی نہ فارسی الاصل ہونا انکے باپ کوفے مین آئے تھے یہ کوفے مین پیدا ہوئے نہ
فارس مین انکے بیٹے حماد کہتے ہین ثابت کے باپ مرزبان احرار ابناء فارس سے تھے
یہ اسلیے کہا کہ جسنے اونکو غلام کہا ہی اوسکی نفی کرین تا کہ یون ہی ہو لکن فقہا کے نزدیک
جب کوئی چار برس کسی جگہہ لگاتار رہتا ہی یا گھر کر لیتا ہی تو وہی شہر اوسکا وطن سمجھا جاتا ہے
یہ باپ کے وقت سے کوفے مین رہی کوفی تھے نہ فارسی تیسرے یہ کہ کابل جو اصلی وطن آبائی امام
صاحب کا ہی خواہ بطریق حریت ہو یا بطریق رقیت رقبہ مملکت فارس سے خارج ہی قاموس
مین لکھا ہی کابل کآمل من ثغور طخارستان انتہی وطخارستان بالضم د انتہی [illegible]
کما روطی من اهل کابل انتہی قاموس مین کابلی کے معنی تفسیر کئے ہین آبو العباس احمد بن یوسف
دمشقی شہیر بقرمانی نے کتاب اخبار الدول آثار الاول مین لکھا ہی کابل مدینة مشهورة [illegible]
الهند بها الفلفل واهلها مسلمون وکفار انتہی اسی کتاب مین کشمیر قندہار کو بھی مدائن سندھ سے

لکھا ہی حظیرۃ القدس مین ہی کابل شرقی آن پشاور و بعض بلاد ہندست و غربی آن
کوہستان ست کہ مسکن قوم ہزارہ و نکدری ست و شمالش قندز و اندراب و کوہ ہندوکش
و جنوبی افغانان و اطراف شن ہمہ کوہستان زبدۃ الاخبار گفتہ ثابت شد بزرگوار امام ابو حنیفہ
در کابل گذرانیدہ بطرف کوفہ ہجرت کرد انتہی شفیق اورنگ آبادی نے تذکرۂ شام غریبان
مین لکھا ہی تحقیق آنکہ کابل برزخی ست در ہندوستان و خراسان و از مدتی در عمل پادشاہ
ہند ست شیخ ابو الفضل در اکبرنامہ آنرا داخل ممالک محروسۂ اکبر پادشاہ کردہ و ازان
عہد تا زمان محمد شاہ ہمیشہ نائبان سلطان ہند بحکومت آنجا می پرداختند و در آخر عہد آن
پادشاہ کابل و خراسان در تصرف احمد ابدالی رفت انتہی غرضکہ اس زمانے سے بھی پہلے جب
ہند مین سلطنت ہنود کی تھی تو کابل مین ہنود رہتے تھے حدود ہند اس شہر کو شامل ہین کتب
جغرافیۂ قدیم و جدید اسکے شاہد ہین بڑے محقق اس فن کے حکام وقت ہین انھون نے
بھی اپنے جغرافیہ مین کابل کو بلاد فارس مین نہین گنا ہی کپتان ہارالڈ نے مفتاح الارض
کے فصل ہشتم مین جہان حدود افغانستان بیان کیے ہین لکھا ہی افغانستان کے حدود اربعہ
یہ ہین شمال مین کوہ ہندوکش مشرق مین ہندوستان جنوب مین بلوچستان مغرب مین
ایران اس ملک مین بڑے بڑے شہر مین کابل اسکا دار الامارۃ ہی فصل یازدہم مین ذیل
فارس لکھا ہی حد غربی ایران کی ترکی سے پیوستہ ہی حد شرقی کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہی
شمال مین بحیرۂ خضر اور تاتار ہی حد جنوبی خلیج فارس ہی انتہی جغرافیہ جیمس کارنولیس مؤلفہ ۱۸۶۲ء
و نقشۂ ہند مرتبہ جانسٹن صاحب مین بلاد کابل کو سرحد مغربی ہند ملک نیپال و تبت و بھوٹان
کو سرحد شمالی ملک برہما سیام کو حد مشرقی لکھا ہی اسی طرح غالب کتب جغرافیۂ ہنود و برطانیہ
مین بھی کابل کو ہند یا سرحد ہند لکھا ہی غرضکہ کابل نہ ملک فرس ہی نہ ملک فرس کا بلکہ ہی جب
کابل فرس نہ ٹھہرا تو امام صاحب بھی فارسی نہوئے جب فارسی نہوئے تو مصداق حدیث
بھی نہ ٹھہرے پھر یہ کہنا کہ ابناء فارس مین کوئی شخص مرتبۂ علم ابی حنیفہ کو نہین پہونچا ایسی بات

ہی جیسے کوئی سورج کو کالا بتاوے تو کیا جانے اس ہوئی کی کیا دلیل ہوگی تم دو چار نہین
دس بیس نہین سو پچاس ایسے بتا سکتے ہین جو علم مین انسے زیادہ تھے بااختلاف متہم ابنا
فارس تھے پھر کیا وجہ کہ وہ تو مصداق حدیث کی نہون مہین مصداق حدیث کے ٹھہرین
مانا کہ پارسیون مین امام صاحب اپنے عصر مین سب سے زیادہ اعلم تھے اس سے یہ تو لازم
نہین آتا ہی کہ سارے عجم سے یا سارے عرب سے بھی عالم تر تھے اس حدیث کا مصداق
کچھ بھی ہو پھر یہ ایک ہی حدیث ہی یمن کے حق مین چند حدیث اس سے بھی زیادہ عمدہ وار
ہین جیسے الایمان یمان والحکمة یمانیة والفقه یمان رواہ مسلم حدیث کو جانے دو
اہل یمن کی منقبت آیات کتاب اللہ سے بھی ثابت ہی جسطرح سلسلة العسجد مین لکھا گیا ہی
پھر فاضل کو چھوڑ کر مفضول کے پیچھے پڑنا کیا ضرور ہی ترجیح ایک مذہب کی دوسرے مذہب
پر کرنا یا ایک طریقے کو دوسرے طریقے پر راجح بتانا کام مقلدین متعصبین کا ہی نہ محصلین
محققین کا اسلیے قول جمیل مین وصیت کی ہی یہ لکھا ہی منہا ان لا یتکلم فی ترجیح مذاہب
الفقہاء بعضہا علی بعض بل یضعہا کلہا علی القبول بجملة ویتبع منہا ما وافق
صریح السنة ومعروفہا فان کان القولان کلاہما محتجین اتبع ما علیہ الاکثر
فان کان سواء فھو بالخیار ویجعل المذاہب کلہا کمذہب واحد من غیر تعصب
ومنہا ان لا یتکلم فی ترجیح طرق الصوفیة بعضہا علی بعض ولا ینکر علی المغلوبین
ولا علی المتاولین فی السماع ولا یتبع ھو نفسہ الا ما ھو ثابت فی السنہ وسمی علیہ
اصحاب العلم من المحققین الراسخین واللہ الموفق والمعین انتہی سو بحمدہ تعالی ہمارا عمل اسی
وصیت پر ہی ہم سب مذاہب وطرق کو بمنزلہ ایک مذہب وطریق کے سمجھکر ظاہر کتاب پر
صریح سنت پر عمل کرتے ہین خواہ کسیکو برا لگے یا اچھا ؎ اب کیا رہا ہی جسپہ رقیبون کا
ڈر کرین ٭ ہم تو بُرون کی جان کو پہلے ہی رو چکے ٭ منقبت علم و ایمان یمن کی طرف جو
اشارہ کیا گیا کوئی یہ نسمجھے کہ مراد ترجیح مذہب اہل یمن ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ

مراد اتباع کتاب اتباع سنت ہی اسلیے کہ علما، یمن عمل بالحدیث مین اقدم زمرۂ اہل دین
تھے انکا کوئی مذہب سوا اتباع سنت اقتدا رکتاب کے نہین ہی یہی انکا ہمیشہ سے طریقہ
رہا ہی بدر طالع مین شوکانی رحہ نے آپکو طریقہ نقشبندیہ مین لکھا ہی سب طرق صوفیہ مین
یہی ایک طریقہ اقرب باتباع سنت ہی اس تیرہ سو برس مین بہتر فرقے نکلے اونمین سے اکثر
مٹ گئے تھوڑے دنیا مین رہ گئے یمن مین ایک ہی فرقہ اہل حدیث کا رہا ہی ملوک یمن
سوا اونکا زیدیہ ہونا کچھ حنفیہ کو مضر نہین اسلیے کہ زیدیہ مذہب مین انکے بھائی بند ہین فروع
مین حنفی اصول مین اشعری ہین معتزلہ بھی فقہ مین دم امام صاحب کا بھرتے ہین اونکو امام
فقہ رامی سمجھتے ہین زمخشری معتزلی نے کشاف مین امام صاحب کا مدد کرنا زید بن علی بن
حسین رضی اللہ عنہم کو لوگون کو اونکی مدد پر ترغیب دینا لکھا ہی زیدیہ انھین کی طرف منسوب
ہین ابجد التواریخ مین امام یافعی سے نقل کیا ہی کہ وجہ تسمیۂ رافضہ و زیدیہ کی یہ ہی کہ یارون نے
امام زید بن علی سے کہا تم ابو بکر و عمر سے تبرا کرو انھون نے کہا جو انسے تبرا کرے مین اس سے
تبرا کرتا ہون اونھون نے زید کو چھوڑ دیا انھون نے کہا یہ رافضی ہین جو انکے ساتھ رہے
وہ زیدیہ کہلائے منجملہ اونکے جو دلہ سے انکے ہمراہ تھے ایک امام صاحب بھی ہین اسلیے
بعض اہل علم نے انکو بھی زیدیہ کہا ہی جو زیدیہ یمن مین تھے محدثین یمن نے اونپر رد کیا ہے
یعنی اون مسائل مین جو خلاف قرآن و حدیث ہین و لہذا محدث و بل الغمام سیل جرار کو جلانے وہ
نیل الاوطار مین جا بجا مذہب زیدیہ نقل کرکے رد کیا ہی نقل و حکایت کسی مذہب کی کوئی
اوس مذہب مین شمار نہین کیا جاتا اگر کیا جاتا ہی تو وہ شخص زیادہ مستحق ہی جسنے تمییز الکلام
مین چار مذہبون کے ساتھ پانچوان مذہب اثنا عشری بھی جدول مین بلا رد و قدح درج کیا ہی
بلکہ خاص بوجہ سکونت لکھنؤ و حکومت رافضہ یہ کام کیا ہی ؎

مرزم اندر حسرت فہم درست ۔۔۔ اینکہ میگویم بقدر فہم تست

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق

مین اتنا توسع کیا کہ حد سے باہر ہوگئے ابو حنیفہ کی نظر گو دقیق ہو لکن اصول کے موافق ہین
بلکہ اکثر نظر اونکی خلاف کتاب یا سنت یا آثار یا اجماع امت کے ہی محمد و ابو یوسف زمانہ
شافعی مین تھے مگر جو کوئی یہ کہے کہ یہ دونو منصب اجتہاد مین برابر شافعی کے تھے تو یہ
افترا عظیم ہی بلکہ یہ دونو بطریق استفادہ کے شافعی سے گفتگو کیا کرتے تھے اونکے
سامنے ایسے بیٹھتے جیسے کسی کے سر پر ہو نہایت احترام و احتشام سے پیش آتے
ان دونو نے کسی مذہب کا دعوی اپنے لیے نہین کیا جہان کہین خلاف ابی حنیفہ کیا ہی
وہ بسبب کلام شافعی کے کیا ہی کہ وہ تزئیف مذہب ابی حنیفہ کرتے تھے ہم مسائل اجماع
مین تعرض نہین کرتے کہ یہ فن فقہ مین موجود ہین اس کتاب مین غرض ہمارا کلیات مین
ہی مسائل شرع یعنی احکام شرع معاملات عبادات مناکحات حدود حکومات آداب جنایات
ہین پھر ہر ایک قاعدے کے لیے ان قواعد مین سے کچھہ امثلہ ذکر کیے ہی ضمن مین حکایت
نماز خوانی قفال مروزی کو مطابق مذہب حنفی و شافعی روبرو سلطان محمود غزنوی کے
ذکر کیا ہی سکا انکار علی قاری نے کیا ہی یعنی مجرد استبعاد تحقیق کی بنا پر نہ کسی دلیل قوی سے
یہ بھی تاریخ سے بہت پہلے تھے جو صحت حکایت اونکو ثابت ہوئی ہوگی وہ قاری صاحب
کو نہین ہو سکتی اس قصے کو امام یافعی نے مرآۃ الجنان مین ابن خلکان نے وفیات الاعیان
مین ذکر کیا ہی یافعی نے رسالہ مغیث الخلق کو تالیف جوینی کہا ہی پس وقوع اس واقعہ مین
شک نہین علم الدین عبد الرزاق حنفی نے سیف مسلول مین اول تو اس قصے پر انکار کیا تھا
پھر کتاب یافعی مین نقلا عن امام الحرمین اوسکو پاکر یہ کہا فظهر ان القصة واقعة و ان
الحكاية على ما هي شائعة بلکہ اس قصۂ نماز کا کچھہ پتا جزیل المواہب سیوطی و منہاج السنہ
شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے بھی چلتا ہی ہان یہ ہو سکتا ہی کہ یہ نماز مرکب ملفق مبنی مسائل حنفیہ
پر تھے ماخوذ اونکی تفریعات فقہیہ سے نہ یہ کہ امام صاحب ہمیشہ اسی طرح کی نماز پڑھتے ہون
یا دوسرون کو اوسکا حکم کرتے ہون ایسی ترکیب تلفیق بے شبہہ امتزاج بعض مذاہب

رگیرسے بھی نکل سکتی ہی پھر کہا شافعی نے فرمایا ہی ذکر تو دیا تی الغیر چاہیے مرنے سے زکوۃ
ساقط نہین ہوتی پھر صوم کا حج کا عقود و معاملات کا آیات کا مناکحات کا جنایات کا حدود کا
محکومات کا ذکر کیا ایک ایک دو دو مسئلے لکھکر خلاف ابی حنیفہ کا اصول شرع سے استنباط کیا
ہین بتایا پھر عمارہ بن یزید سے چوٹ کرتا محمد بن حسن کا شافعی پر دربار ہارون رشید مین
بابت تابل خلافت نقل کیا جب رشید کی گفتگو شافعی سے ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ نسب قریشی
تھا شافعی کا کمال علم قرآن وخبر وعلم طب وشعر وانساب مین ثابت ہوا ہارون نے کہا
کچھ حاجت ہو تو کہو فرمایا اتامرني من بعد مكس النصيحة وتقديم الموعظة ان اسود
وجهي بالمسئلة پھر محمد بن حسن نے کہا یہ مسئلہ کسطرح ہی کہ ایک مرد کی چار عورتین ہون اوس نے
پہلی جورو کو دوسری جورو کی عمہ پایا تیسری جورو کو چوتھی جورو کی خالہ معلوم کیا انھون نے
کہا پہلی تیسری کو چھوڑ دے کہا کس حجت سے کہا ابی ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کیا ہی لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها پھر کہا تم تو بتاؤ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین کسطرح داخل ہوئے کس در سے آئے کرسی پر
اور تیرے پہلے پیل کیا بات کی اوس وقت کا بیان کیا تھا تاقہ پر سوار تھے یا گھوڑے پر محمد بن
حسن متحیر ہوکر رہ گئے کچھ جواب نہ بنا انھون نے کہا ای امیر المومنین انھون نے مجھسے کیا
مسئلہ حرمت کا پوچھا مین نے بتا دیا مین نے انسے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پوچھا اٹکنے لگے ہارون نے شافعی کو بہت سا مال دیکر رخصت کیا انھون نے محل سے
اوٹھکر سب مال دربانون وغیرہ کو بانٹ دیا خالی ہاتھ چلے آئے انتہی ماحصلہ بعضی علماء
حنفیہ کسی صوفی عالم حق پسند کے طریقے مین مرید ہوتے ہین خدمت مین پیر کے نہایت
عقیدت رکھتے ہین مگر عقیدے مین خلاف اوسکے عمل کرتے ہین جیسے علامہ محمد معین
کہ حنفی ہوکر معتقد شیخ ابن عربی صاحب فتوحات کے ہین مگر یہ مقلد ہین شیخ اکبر مقلد
نہ تھے بلکہ متبع سنت تھے اونکی کتاب فتوحات مین جابجا ترغیب اتباع سنت کی ہے

اور جیسے شیخ عبدالحق دہلوی کہ بڑے حنفی عالم ہین طریقت مین قادری مشرب کہتے ہین
حالانکہ شیخ جیلانی حنبلی المذہب غیر مقلد تھے غرضکہ مذہب تو اور کچہہ ہی اوسمین پیر کی تحقیقات
مریدون کو منظور نہین مشرب مین پیر کی راہ پر ہین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی امام صاحب
کے زہد وعبادت وکثرت فقہ کا معتقد ہو مگر اونکے مذہب پر نچلے بلکہ حدیث پر عمل کرے
تو اسمین کچہہ امام کی منقصت نہین ہی نہ اس شخص پر کوئی اعتراض آتا ہی محققین اہل علم
ہمیشہ سے سلفاً عن خلف جرح وتعدیل رواۃ وعلماء اسلام کے اپنی کتابون مین نقل
کرتے آئے ہین اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکو محتقر سمجہکر یہ کام کیا ہی بلکہ بیان کرنا امر
حق کا واسطے ذب کے شرع مطہر سے اظہار کرنا صواب کا واسطے تمیز کے خطا سے ہر عالم
کتاب وسنت پر واجب ہی علماء سے عہد لیا گیا ہی کہ وہ حق کا بیان لوگونمین کرین بلکہ
مخفی رکہنا ایسے امور کا سخت بد دینی ہی بیوقوف جاہل لوگ اپنی کم عقلی وحماقت سے اسکو
موجب حقارت امام صاحب تصور کرتے ہین تا تا کہ امام صاحب نے عیب محض تھے نہ اونکے
علم مین کوئی قصور تہا نہ اونکی فضیلت مین کسیطرح کا فتور آسکتا کچہہ وہ مفترض الطاعت
واجب التقلید نہین ٹھہرتے اونکے مطاع ہونے کی کوئی دلیل صحیح اگر موجود ہی تو پہر
اس سے کیا بہتر جسطرح شیعہ قائل عصمت ائمۂ اثنا عشر ہین بوہرے اپنے پیر کو نائب
صاحب الزمان امام عہد اعتقاد کرتے ہین اسی طرح حنفیہ بہی سمجھے جاوینگے انکے نزدیک
اگر عصمت ساتھ انبیاء کے مخصوص نہین ہی تو انسے ہمین کیا وہ جانین اونکا کام جانے
ہمین اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اسی اتباع سنت پر چلاوے مارے فتن مذاہب
شرور مشارب آفات عصبیت مصائب حمیت جاہلیت سے اپنے نبی کریم رسول رحیم کے
طفیل مین بچاوے اللہم آمین اصول فقہ مقلدین مین یہ بات لکہی ہی کہ مجتہد مخطی ومصیب ہوتا ہی
مگر جب خطا کسی امام کی بیان کرو تو نہین مانتے اوسکی تصحیح مین جان مارتے ہین آج ہمام نے
شرح ہدایہ مین کیا کچہہ کوشش وکشش تائید مذہب حنفی مین نہین کی صحیحین کو برابر سنن کے

ٹھہرا دیا اسمین گو خرق اجماع جمہور ہوا مگر تب بھی اثبات جملہ فروع مذاہب جیسا چاہیے تھا
نکر سکے جابجا تہافت مین گرفتار رہے جہان کہین صحیحین کی حدیث مطابق مذہب کے
ملی وہان خلاف قاعدۂ مخترعۂ خود حدیث کو بوجہ روایت بخاری و مسلم ترجیح دیدی جہان نملی
وہان بات بنائی غرضکہ کوئی نفع اس ضابطۂ اصول کا معلوم نہوا انھون مالا یعلمون
جب کسی امام کی نسبت یہ بات قرار پاویگی کہ اوسکا کوئی مسئلہ خطا نہین گو خلاف قرآن و حدیث
صحیح کیون نہو تو درحقیقت یہ اعتقاد اوسکے عصمت کا ہی گو مونہسے کوئی اوسکو معصوم نکہے
عصمت میں اور کیا ہوتا ہی یہی ہوتا ہی کہ معصوم خطا سے پاک ہی سبحان اللہ انبیا علیہم السلام سے تو سہو و
صغائر جائز ہوا اونکی بھول چوک پر تنبیہ کیجاوے مگر امام صاحب سے کبھی کوئی بھول چوک
نہین ہوئی پیغمبرون سے بھی زیادہ ٹھہرے رسولون سے بھی بڑھ گئے انا للہ وانا الیہ
راجعون **ف** آدم علیہ السلام سے اس دم تک جتنے بنی آدم گذرے ہین خواہ وہ ملوک
تھے یا سوقہ ہر ایک کا کچھ نہ کچھ مذہب تھا خواہ وہ مذہب بذریعۂ وحی آلہی ہو یا بواسطۂ وحی
شیطانی کوئی آدمی دنیا مین لامذہب نہ تھا حتی کہ جو لوگ قائل کسی مذہب یا ملت یا نحلت کے
نہ تھے بلکہ دہریے طبایعی یا وحشی آزاد منش تھے یا اونکا کچھ مذہب مسمی ظاہر مین نہ تھا جیسے دہری
سو وہ بھی خالی کسی ایک خیال سے نہ تھے۔ دہریت جسکے معنی لامذہب ہونا ہی یہ خود درحقیقت ایک مذہب
ہی گو سفسطہ محض کیون نہو تیس جب تمذہب ایک امر شائع ٹھہرا تو ہر مذہب مین التزام اوس
مذہب کے راہ و رسم کا بھی ہمیشہ پایا گیا ہی نوع انسان کے لیے جمود مذہبی یا تعصب بشری
ایک ایسی چیز ہی جس سے کسی فرد بشر کو نجات حاصل نہین ہی گو کوئی شخص یہ دعوی کیون نہ
کرے کہ ہم متعصب نہین ہین مگر ممکن نہین کہ یہ دعوی اوسکا سچ ہو سکے دنیا مین ہزارون فتنے
ہوئے اور سب فتن مین فتنۂ مذہب سے بڑھکر کوئی فتنہ موجب تفرق کلمہ و خرابی ملک
و ملت کا نہوا اسلام سے پہلے جو جو ملتین اس جہان فانی مین تھین اونمین بھی تعصب مذہبی
موجود تھا باوجودیکہ یہ رواج و زندقت خالص کے تھے اسلام کے بیچ جتنے فرقے اس ملت حقہ مین

نکلے یا امت دعوت مین اہل کفر باقی رہے آنھین بھی ہمیشہ فتنۂ مذہبی پایا گیا کتب تاریخ
اسلام وغیرہ اسکے گواہ عادل ہین مثلاً بعد وفات نبوی کئی گروہ زکوۃ دینے سے رک
گئے اسلام سے پھر گئے آنسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا ۱۱ہجری مین
لڑائی ہوئی یہ ارتداد بھی ایک مذہبی فتنہ تھا پھر اوسدن سے جو لڑائیان زمانۂ خلفاء
راشدین مین ملوک بنی امیہ مین سلاطین عباسیہ مین حکام ارض سے بابت فتوح ممالک
ہوئین وہ سب مذہبی لڑائی تھی حدیث مین آیا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا
لا الہ الا اللہ فاذا قالوھا عصموا مني دماء ھم واموالھم الحدیث وقائع زمان ہر خلیفہ
وامام وملک وسلطان اسلام کو مورخین اسلام نے بقید سنوات ضبط کیا ہی جو لڑائیے
فقط ملک گیری کے لیے قبل اسلام یا بعد اسلام ہوئے وہ بھی ایک طرح کے تعصب وفتنہ
مذہبی سے خالی نہ تھے بادشاہ کا جو مذہب ہوتا تھا وہ اوسکے جاری کرنےمین آپنے خلاف
مذہب کے رسوم مٹانے مین کچھہ نہ کچھہ ضرور تعصب ظاہر کرتا تھا یہ فتنہ ہمیشہ دنیا مین رہا
اور رہے گا کسی ملت ونحلت کو اس بلا سے نجات نہین ولا یزالون مختلفین الا من
رحم ربک جب دنیا مین ملت اسلام آئی تو صدر اول مین سب لوگ ایک ہی طریقے پر
تھے یعنی سب کے سب تابع کتاب وسنت رہی اتفاقاً اگر کوئی شخص دین اسلام مین کوئی
نئی بات کہتا تو سب اہل دین مل جل کر اوس قول کے فساد کو ظاہر کر دیتے جسطرح مذہب
قدر وجبر زمانۂ صحابہ مین نکلا آو سپر او نھون نے بہت شد و مد سے انکار کیا تین سو برس
تک تو یہی حال رہا کہ کلمۂ اسلام متفق تھا پھر چوتھی صدی سے کچھہ کچھہ تقلید مذاہب حادث
ہونے لگے بہتر فرقے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے انھین ہمیشہ باہم فساد وعناد وقتال وجدال رہا
اسکی بڑی کہانی ہی ان فرقون کو جانے دو اہل سنت مین چار مذہب نکلے چار مصلے ٹھہرے
چار اصول مقرر ہوئے کتاب وسنت واجماع وقیاس باہم انکے بھی لڑائی رہی کبھی بابت
اصول عقائد کے کبھی بابت فروع مسائل کے پھر جو بادشاہ جس مذہب کا ان مذاہب مین سے

مستولی ہوا لک ستونی مسالک ہوا اور اپنے مذہب کے اجرا مین کوشش کی چونکہ مذہب
بادشاہ کے مذہب کے موافق تھا وہ بڑھ رہا دوسرے مذہب والے ستم رسیدہ ہوئے
سنہ دوسو چار ہجری مین بزمانہ مامون فتنہ عظیم برپا تھا و مسئلہ خلق قرآن قائم ہوا
واثق باللہ کے زمانے مین بھی یہ فتنہ رہا مذہب اعتزال سربلند تھا مذہب اہل سنت معمول تھا
متوکل کے زمانے مین محدثین کا نہایت اکرام ہوا معتزلہ خوار ہوگئے معتضد نے اپنے زمانے
مین کتب فلاسفہ و جدل و نجوم کا رواج بند کر دیا ۳۱۷ھ مین فتنہ برپا ہوا یہ سبب انکے
بغداد مین باہم حنابلہ وغیرہ کے اس مسئلے پر مقاتلہ ہوگیا کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے ۳۳۴ھ
مین حکومت رافضہ بغداد مین ہوگئی مغرب مصر عراق میں یہ مذہب پھیل گیا ۳۴۸ھ مین
شیعہ سنی باہم بغداد مین لڑے سخت مقاتلہ ہوا ۴۰۸ھ مین قادر باللہ نے ایک کتاب
رد معتزلہ و رافضہ مین بنائی وہ مجمع علماء مین پڑھی جاتی تھی ۴۳۶ھ مین ابی حنیفہ کی قبر
پر ایک قبہ بنایا گیا ۴۶۹ھ مین جب ابو القاسم قشیری بغداد مین آئے موافق اشعری کے
کلام کیا حنابلہ سے اور رافضے مقاتلہ ہو کر سخت فتنہ برپا ہوا ایک جماعت ماری گئی کسی نے کہا
یہ فتنہ درمیان شیعہ سنی کے ہوا تھا ۴۸۴ھ مین دعوت باطنیہ اصبہان مین جاری ہوئی
یہ سب ملحد تھے ۵۲۰ھ مین ایک آدمی نہاوند سے نکلا وہ مدعی نبوت تھا آخر مارا گیا ۵۵۴ھ
مین شافعیہ و حنفیہ نیشاپور مین لڑمرے یہ فتنہ اتنا بلند ہوا کہ مدرسہ حنفیہ جلا دیا گیا یافعی کہتے ہیں

انہا من مصیبۃ حطمت فی الاسلام وھی التعرف بالحنفیۃ والشافعیۃ وتعصبہما
وتعصب کل زمرۃ للمذھب الذی تمذھب بہ بحیث یصیر کل فئۃ مذھبہ علی
صلحاء غیر مذھبہ ویرون ذلک نصرۃ الحق وھو خلاف اوامر الشرع ونواھیہ
قال تعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا وقال عز من قائل ان الذین فرقوا
دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیء ولقد عمت ھذہ البلوی وطمت فی اما
اکثر البلاد الی ان قال اللہ عزوجل المشتکی انتہی ۵۶۲ھ مین ایک فتنہ بلاد اصبہان مین

تعصب مذاہب کی بنا پر واقع ہوا جسمین ایک خلق کثیر ماری گئی گھر کے گھر جلا دئے گئے
سنہ ۶۳۱ مین بغداد کے اندر مدرسہ مستنصریہ بنایا گیا اوسمین چارون مذہب کے علما مدرس
مقرر کیے گئے زمانہ برقوق چرکسی سے حرم شریف مین چار مصلے الگ الگ قائم کئے گئے
ورنہ پہلے ایک ہی مصلا تھا نصاری مین تثلیث ہی مقلدین مین تربیع ہی شیعہ مین تخمیس ہی
کروہ پنجتن کے قائل ہین اہل حدیث مین توحید ہی اصل اصول شریعت قرآن پاک ہی حدیث
علم قرآن مین ہر ان هو الا وحي يوحى متبعین سنت کا انھین دونو پر عقیدہ و عمل ہی پس بس

میریان دو ہی پیالون پہ قناعت کیجی — خانۂ چشم ہی یہ خانۂ خمار نہین

تیرہ صدی سے پہلے اگرچہ علما دین حنفی یا شافعی کہلاتے تھے تصنیف مذہبی کرتے تھے
لکن یہ جمود جو آخر اس صدی مین تقلید کذائی پر ہوا ہرگز نتھا اگر تھا بھی تو یہ طریقہ رفض کہ
مناظرے مین سب و شتم ہو کتابون مین گالیان دی جاوین کسی کا حفظ مرتبہ نہو مفقود تھا
یہ فتنہ آخر زمان اسی صدی مین ایجاد ہوا ہی یہ تباہی دین کی اسی وقت مین پائی گئی ہی
جمود تقلید اسکا منبع ہی ترک توحید اسکا منشا ہی سے تو فتنۂ زمانہ شدی ورنہ روزگار
بود ست پیش ازین قدری آرمیدہ تر + غرضکہ کوئی زمانہ آدم سے لیکر اب تک فتنۂ مذہبی
نہ بچا اہل باطل نے ہمیشہ اہل حق پر انکار کیا اہل حق نے بھی ہمیشہ حق کا اظہار کیا ان چارون
مذہب مین مذہب حنفیہ کی بنیاد رائی و قیاس پر تھی اسلیے ان سے زیادہ بکھیڑا رہا کیا
اس مذہب نے اور مذہب مالکی نے جو رواج پایا ہی وہ ذریعۂ سلطنت پایا ہی مذہب
شافعی و حنبلی کا رواج محض بتائید الٰہی ہوا ہی ملا حبیب اللہ قندھاری نے ابجد التاریخ مین لکھا
ہی ان الصفدي قيد فقه ابي حنيفة بالرأي والقياس وكانه هو مراد الذهبي ولهذا
اضاف فقه الشافعي الى الحديث تميزا ويوافق هذا ما اشتهر من ان ابا حنيفة من
اصحاب الرأي والشافعي من اصحاب الظواهر انتهى اصحاب ظواہر کہتے ہین اہل حدیث کو
ظاہریہ کہتے ہین مقلدین داؤد ظاہری کو یہ تفرقہ ملا محمد معین نے ذکر کیا ہی سبکی نے طبقات

کبری مین شافعی رح سے نقل کیا ہی وجدت کتاب ابی حنیفة انما یقولون کتاب الله
وسنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانما هم مخالفون له انتہی پھر ایک مناظرہ لمبا چوڑا
محمد بن حسن کا ساتھ شافعی کے ذکر کیا جسمین اعلم ہونا شافعی کا نسبت شاگرد الیہ ثابت ہوا اس
مناظرے کو یاقوت حموی نے بھی معجم الادبا مین ذکر کیا ہی اوسمین یہ بھی لکھا ہی کہ شافعی نے
محمد بن حسن سے کہا اما کتابك الذي ذكرت انك وضعته علی اهل المدينة فكتابك
من بعد بسم الله الرحمن الرحيم خطأ الی آخره الی قوله فاصفر محمد بن الحسن ولم یحر جوابا
اس مناظرے کا حال رازی نے بھی رسالہ ترجیح مذہب شافعی مین لکھا ہی شاہ ولی الله محدث
دہلوی نے بھی انصاف مین طرف اوسکے اشارہ کیا ہی اس مناظرے کے سوا رازی نے
اور بہت سے مناظرے بھی ذکر کیے ہین جس سے بطلان درکاکت مسائل وضعف دلائل حنفیہ کا
ثابت ہی جسطرح شافعی نے انکو ہرایا اسیطرح کئی مناظرون مین ابو یوسف کو بھی الزام دیا
کتاب الرد علی محمد بن الحسن تالیف شافعی ہی یاقوت حموی وغیرہ نے ذکر اوسکا معجم الادبا
وغیرہ مین کیا ہی غزالی نے منخول مین لکھا ہی اما ابو حنیفة فلم یکن مجتهدا لانه کان لا یعرف
اللغة وعلیه یدل قوله ولو رماه بابو قبیس فکان لا یعرف الاحادیث ولهذا اعترض
بقبول الاحادیث الضعیفة ورد الصحیح منها ولم یکن فقیه النفس بل کان یتکایس
لا في محله علی مناقضة ماخذ الاصول انتہی اسی کتاب مین قاضی ابو بکر باقلانی سے
تسفیہ ابی حنیفہ نقل کی ہی یہ بھی لکھا ہی ولا اکترث بمخالفة ابي حنيفة فاني اقطع بخطائه
في تسعة اعشار مذاهبه الی قوله ان ابا حنیفة نزق حمام ذهنه في تصوير المسائل
وتقرير المذاهب فكثر خبطه لذلك ولهذا استنكف ابو یوسف ومحمد عن اتباعه
في ثلثي مذهبه لما رأيا فيه من كثرة الخبط والخلط والتورط في المتناقضات الی قوله
واما ابو حنيفة فقد قلب الشريعة ظهرا لبطن وشوش مسلكها وغير نظامها الی قوله
ولولا شدة الغباوة وقلة الدراية وتدرب القلوب علی اتباع التقليد والمالوف

الما اتبع مثل هذا التصرف فی الشرع من سلم حسه فضلا عمن یشتد نظرہ وھذا
اشد المطعن عن سلف الامة فیه انتھی ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین یافعی نے
اپنی تاریخ مین جسکا نام مرآۃ الجنان ہی ملا علی قاری نے رسالہ ۔ دامام الحرمین مین زین الدین
عراقی نے فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث مین پھر کتاب التقیید والایضاح مین ابن جماعہ نے
طبقات شافعیہ مین حافظ دمیاطی نے اپنے طبقات مین سیوطی نے رسالہ الرد علی من اخلد
الی الارض مین تاج الدین مکی حنفی نے کتاب کفایۃ المتطلع مین منخول کو تالیف غزالی لکھا ہی
اسیطرح شیخ حسن عجیمی شیخ احمد قشاشی شیخ شہاب خفاجی شمس الدین رملی شیخ عبد الحق سنباطی
وغیرہ ایک جمع جم نے اس کتاب کو تالیف غزالی کہا ہی انمین بعض نے روایت اس کتاب
کی باسند متصل تا مؤلف بھی کی ہی غرضکہ علما حنفیہ شافعیہ قریب بیس شخص کے متفق ہین
اسپر کہ یہ کتاب غزالی صاحب احیاء العلوم کی ہی اس کتاب مین غزالی نے مسائل فروع حنفیہ
پر بھی خوب ہی رد کیا ہی جسطرح معتزلہ پر بھی انکار فرمایا ہی خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد
مین بہت کچھ نسبت ابی حنیفہ لکھا ہی ابن خلکان نے بھی طرف اوسکے اشارہ کیا پھر کہا
ثم اعقب ذلک بذکر ما کان الالیق ترکه والاعراض عنه اس تاریخ کے مختصر کا نام
مختار ہی تالیف یحیی بن عیسی بغدادی اوسمین لکھا ہی والمحفوظ عند نقلة الحدیث من
الائمة المتقدمین وھؤلاء المذکورین منھم فی ابی حنیفة خلاف ذلک وکلامھم
فیه کثیر لامور شنعة حفظت علیه یتعلق بعضھا باصول الدیانات وبعضھا
بالفروع الخ اس جگہہ اکثر اشخاص اعلام وعلماء کبار اسلام اہل سنت کا نام لیا ہی جنھون نے
امام ابوحنیفہ پر جرح کی رد کیا خطیب نے کہا انه ای ابا حنیفة کان مذھبه مذھب جھم ابو علی
یحیی نے خطیب سے یہ بھی نقل کیا ہی کہ ابوحنیفہ قائل خلق قرآن تھے یعنی جسطرح مذہب اہل اعتزال
کا ہی ابو قتیبہ دینوری نے کتاب المعارف مین امام صاحب کو مع دو شاگرد کے مرجی
لکھا ہی حافظ سلیمانی نے بھی ابوحنیفہ کو مرجیون مین گنا ہی چنانچہ ذہبی نے میزان مین بقول

کو نقل کیا ہی تبکہ مختار مختصر تاریخ حلیب بغدادی مین یہ بھی ذکر کیا ہی کہ ابو اسحق فزاری نے
کہا کنت اتی ابا حنیفة واسأله عن الشئ من امر الغزو فسألته عن مسئلة فاجاب
فیہا فقلت له یروی عن النبی کذا وکذا قال دعنا من ھذا انتہی یہ اسلیے مروکا کہ سب
صراحت جسمیہ امام صاحب کے نزدیک قبول روایت مین تشدد و تعظیم تھا اور یہ گفتگو یعنی یہ خطیب
کہنا ما ولد فی الاسلام مولود اضر منه عرضکہ خطیب نے جو کچھ حق مین امام صاحب رحمة اللہ تعالی
ابو یوسف صاحب کے لکھا ہی اگرچہ اوسکے جواب مین یارون نے بہت کچھ باتین بنائین مگر
لکن صاحب علم و انصاف پر مخفی نہین ہی کہ خطیب نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا ائمہ ثقات
سے جراحات مذکورہ نقل کیے ہین شیخ عبد الحق دہلوی کا تحصیل الکمال مین یہ کہنا کہ خطیب اس
تحریر مین متعصب تھے مکابرہ تھے ٹھیک نہین اسلیے کہ تنہا خطیب نے جرح نہین کی ہی بلکہ ایک جمع
جم نے جو حال امام صاحب کی قلت عربیت و قلت علم حدیث و قلت علم لغت وغیرہ کا تھا وہ
صاف صاف کہدیا ہی بچارے خطیب کا اسمین کیا قصور ہی ہر عالم نے تراجم اہل علم مین یہی
کیا ہی کہ مدح وقدح دونو کو لکھا ہی ہان جسکے حق مین کوئی جرح معلوم و ماثور نہین ہوئی نا
تحریر جرح سے سکوت کیا بخاری نے بسند خود فزاری سے روایت کیا ہی کنت عند
سفیان فنعی نعمان فقال الحمد لله کان ینقض الاسلام عروة عروة ما ولد فی الاسلام
اشأم منه لکن سبکی نے طبقات کبری مین یہ کہدیا ہی وایاك ثم ایاك ان تصغی الی ما
اتفق بین ابی حنیفة وسفیان الثوری او بین مالك وابن ابی ذئب او بین احمد بن
صالح والنسائی او بین احمد بن حنبل والحارث المحاسبی وھلم جرا الی زمان الشیخ
عز الدین بن عبد السلام والشیخ تقی الدین بن الصلاح فانك ان اشتغلت بذلك
خشیت علیك الهلاك انتہی اس عبارت کو شعرانی نے بھی میزان مین نقل کیا ہی انصاف
کی بات بھی یہی ہی کہ آخر امت کو اول امت پر لعن وطعن کرنا ہرگز لائق نہین کیونکہ یہ لوگ
کچھ معصوم تھے مگر افسوس ہی ایسے امور کی حکایت خود یہی مقلد لوگ جسے کرواتے ہین

اہل حق کو مجبور کرتے ہیں بیان واقع پر انا اللہ رازی نے رسالہ ترجیح شافعی مین لکھا ہے
کہ بخاری نے ذکر شافعی کا اپنے تاریخ کبیر میں کیا ہی پھر کہا ولو کان من الضعفاء في هذا
الباب اي في علم الحديث لذكره كما ذكر ابا حنيفة في هذا الباب یعنی ابو حنیفہ کو
علم حدیث میں ضعیف کہا ہی یحیی بن معین نے کہا ابو حنیفہ رح سے حدیث نکرو انکی حدیث لائق
اعتماد نہیں علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے پچاس حدیثیں روایت کی ہیں سب میں خطا
و غلط و لغزش و سقط ہی اسی طرح ابو حفص فلاس و ابو زرعہ نے انکی تضعیف کی ہی چنانچہ انساب
سمعانی و تراجم الحفاظ بدخشانی سے ظاہر ہی انکو مضطرب الحدیث و واہی الحدیث لکھا ہی ابو بکر
بن ابی داود نے کہا کل ڈیڑھ سو حدیث کو امام اعظم نے روایت کیا ہی نصف میں خطا و غلط
واقع ہوا ابن الجوزی نے کتاب المنتظم میں ان سب اقوال کو ذکر کیا ہی نسائی و ابن عدی نے
بھی انمیں جرح و قدح کی ہی میزان الاعتدال میں لکھا ہی النعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنيفة
الكوفي امام اهل الرأي ضعفه النسائي من جهة حفظه وابن عدي وآخرون وترجم
له الخطيب في فصلين واستوعب كلام الفريقين معدليه ومضعفيه عبد الرؤف
مناوی نے فتح القدیر شرح جامع صغیر میں لکھا ہی قال ابو داود اخاف الله في الرواية عنه
اي عن شعيب بن ايوب والنعمان بن ثابت الامام اورده الذهبي في الضعفاء وقال ابن عدي
عامة ما يرويه غلط وتصحيف وزيادات وله احاديث صالحة امام احمد نے
مالک و اوزاعی سے انکا ضعیف الرای ہونا نقل کیا ہی اسیطرح بیہقی نے بھی کہا ہی رازی نے
کہا وانما قال في ابي فلان ذلك لانه كان يقبل المجاهيل والمقاطيع والمراسيل وما وقع
اليه من حديث بلده وان كان ضعيفا يترك القياس لاجله وما رفع اليه من احاديث
سائر البلاد وان كان صحيحا لم يقبله بل عدل الى الاستحسان والقياس انتهى مختصر تاریخ
خطیب سے یہ بات بھی ثابت ہی کہ خود امام صاحب نے ذکر اپنی عدم توجہ کا طرف علوم حدیث
و قرآن کے ابتدای طلب علم میں فرمایا ہی ولیس بعد عبادان قرية صاحب قاموس نے

بھی بعضے امام صاحب کی علم لغت مین بیان کی جسپر علی قاری نے برا مانا غرضکہ جسقدر جرح
انپر ائمہ جرح و تعدیل نے کی ہی اوتنی کسی دوسرے امام کے حق مین نہین کشیدہ نے رد حنفیہ مین
زمین آسمان کے قلابے ملائے ہین کتب اہل سنت سے جرح انکے امام کی نقل کی ہی یہ لوگ
اونکا جواب نہین لکھتے انکی فرصت کا زمانہ اسی رد اہل سنت مین بسر ہوتا ہی سچ ہی الکل
میسر لما خلق لہ یہ سارے جھگڑے بکھیڑے اسی مذہب قیاس ورای مین ہین ولو کان من
عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اہل حدیث کے آپس مین کوئی جھگڑا ہی کوئی کھیرا

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم　　　　صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

جسنے اپنا باعمہ دامن کتاب و سنت مین مارا وہ ساری بلاؤن سے بچ گیا اللھم ارزقنا
ف حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہی لو کان الایمان بالثریا لنالہ رجال من ھؤلاء
رواہ الشیخان ایمان اگر ثریا پر ہو تو بھی اوسکو کچھ لوگ فارس کے پالینگے اس حدیث مین
منقبت ہی مومنین فرس کی امت فرس وسط معمورہ مین رہتے ہی جسکو ارض فارس کہتے ہین
کرمان اہواز وغیرہ بہت اقالیم اسی زمین مین ہین جیحون کی ورے جو ملک ہی اوسکا نام ایران
ہی یہ داخل ارض فارس ہی اسیکو عراق عجم بولتے ہین جو ملک پرے جیحون کی ہی وہ ارض
ترک ہی اوسکو توران کہتے ہین فرس اولاد فارس بن ارم بن سام ہین یا ولد یافث بن نوح
علیہ السلام یہ کہتے ہین ہم ولد کیومرث ہین نسل بنی آدم اونھین سے ہی یہ بہت فرقے ہین
دیلم سکان جبال ہین جیل ساحل بحر طبرستان پر بستے ہین کرد شہر زور کی جبال پر رہتے ہیں
منجملہ بلاد فارس کے چند شہرون کے نام لکھے جاتے ہین جنمین بڑے بڑے محدث پیدا
ہوئے سب مین نہین تو اکثر مین تو ضرور اس علم مبارک کے علماء اوٹھے کتب طبقات
سے ان بلاد کے علما کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہی **ابرقوہ** ارض فارس کا مشہور شہر ہی
فارسی مین اسکا نام برکوہ ہی یعنی فوق الجبل **آبہ** ری و ہمدان کے بیچ مین ہی قریب ساوہ
کے آبہ کے لوگ شیعہ ہین ساوہ کے لوگ سنی ہین آصفہان مین ایک گانون کا نام بھی آبہ ہی

آذربیجان ایک ملک ہی اسمین بہت شہر ہین **آمل** اس نام کا ایک شہر طبرستان مین
ہی جہان سکے ابن جریر طبری ہین دوسرا غزنی جیحون مین بخارا کی سمت پر ہی **ابلس** ایک شہر
اس نام کا ارض جبال مین ہی دوسرا نواحی اصبہان مین **ابیورد** خراسان کا شہر ہے
اردبیل آذربیجان کا شہر ہی **اسفراین** خراسان کا شہر ہی **اصبہان** مشہور شہر ہے
فارس کا **آمل** اس شہر کے چارون طرف دجلہ ہی **انبار** ایک فرات کے کنارے پر
ہی پہلا شہر عراق کا یہی ہی دوسرا ایک گانون ہی بلخ کا تیسرا مرو مین ہی **ارجان** فارس کا
شہر ہی **اصطخر** پرانا شہر فرس کا ہی **ایلاق** ایک نیسابور مین دوسرا نواح بخارا مین تیسرا
بلاد شاش مین قریب فرغانہ ہی **استراباد** تین شہرون کا نام ہی ایک درمیان ساریہ و
جرجان سکے دوسرا کرخ بیسان مین تیسرا نواح نسا مین اعمال خراسان سے **بیضا** ارض فارس
کا شہر ہی بیضاوی صاحب تفسیر یہین کی تھی **بابل** ارض عراق کا شہر ہی **بغداد**
پہلے ایک قریہ تھا فرس کا پھر وہان شہر آباد ہو گیا **بدخشان** یہ اعلای طخارستان مین
آباد ہی **بست** سجستان کا ایک شہر ہی **بلخ** خراسان کا ایک عمدہ شہر ہی **باخرز** خراسان
کا شہر ہی **بغشور** ہرات و مرو کے بیچ مین ہی بغوی یہین سکے تھے **باب** بخارا کا ایک
گانون ہی **بلاد دیلم** یہ قزوین کے پاس ہین سب جبال ہین **بخارا** عمدہ شہر خراسان
فرس کا ہی امام بخاری یہین کے باشندے تھے رح **تستر** ارض اہواز کا شہر ہی **تبریز**
آذربیجان کا بلدہ ہی **ترمذ** ایک قریہ ہی بخارا کا **جبال** ایک مشہور ناحیہ ہی فارسی مین
اسکو کوہستان کہتے ہین اسکے جانب شرق مین خراسان فارس غرب مین آذربیجان ہے
معظم بلاد اسکے اصفہان ری ہمدان قزوین ہین **جرد بادقان** چھوٹا سا شہر ہے
کوہستان کا اصفہان و ہمدان کے بیچ مین **جرجان** قریب طبرستان ہی **جوہستان**
ہمدان کا ایک گانون ہی **جوین** ایک ناحیہ ہی درمیان خراسان و کوہستان کے امام الحرمین
جوینی اسی کی طرف منسوب ہین **جیلان** درمیان قزوین و بحر خزر کے ہی صاحب غنیۃ الطالبین

بیہن سے تھے جوبید ایک قریہ ہی نیسابور کا حلوان ہمدان و بغداد کے بیچ مین ہی ایک
نیسابور کے پاس ہی دوسرا کوہستان مین آخر حد عراق پر تھا شہر ہی خراسان مشہور شہر
ہین ماوراءالنہر کے خواف خاوران خراسان کے شہر ہین خوارزم یہان نہر
جیحون ہی بلاد بدخشان سے نکلکر آئی ہی دامغان رے و نیسابور کے بیچ مین ہی دو منزل
ارض جبال کے شہر مین دے مشہور شہر ہی سمرقند ماوراءالنہر کا شہر ہی عمارت و حسن
مین مثل بخارا کے ہے سناباذ طوس کا گانون ہی ہارون رشید کی قبر یہین ہی سرخس
مرو و نیسابور کے بیچ مین ہی سہرورد ارض جبال کا شہر ہی قریب زنجان سیستان
ایک بڑا ناحیہ ہی سجستان بن فارس کا بسایا ہوا اسوس پرانا شہر خوزستان کا ہی سامرا
تکریت و بغداد کے بیچ مین ہی ۲۲۱ مین معتصم باللہ نے بسایا سندل ہند و کرمان کے بیچ
ہی شعب بوان ایک زمین ہی بلاد فارس مین منجملہ چار جنت کے شیراز اسکو
احسن بلاد فارس کہا ہی شاذیاخ خراسان کا شہر ہی قریب نیسابور شہر زور اربل و
ہمدان کے بیچ مین ہی شہرستان نیسابور و خوارزم کے درمیان ہی صاحب ملل و نحل
اسی جگہ کے تھے دوسرا قصبہ کورۂ نیسابور ہی ارض فارس سے تیسرے اصفہان کا نام بھی ہے
شروان نوشیروان کا آباد کیا ہوا ہی صنعا قصبۂ بلاد یمن ہی ارض حجاز سے دنیا کی
چار جنتون مین ایک جنت یہ بھی ہی یہان صدہا محدث عامل بحدیث پیدا ہوئے جو مجتہد
مطلق تھے طبرستان یہ ناحیہ درمیان عراق و خراسان کے ہی طوس خراسان کا
شہر ہی عسکر مکرم اہواز کا شہر ہی عراق موصل سے عبادان تک طول مین قادسیہ
حلوان تک عرض مین ہی اسکو اعدل ارض اصح تربت کہا ہی فارس مشہور ناحیہ ہی
اسمین پانچ کورہ ہین ایک ارجان جسکو کورۂ سابور کہتے ہین دوم اصطخر اسمین بہت شہر ہین
سوم کورۂ سابور شال چہارم شادروان جسکا دار الملک شیراز ہی پنجم موس فاراب
ماوراءالنہر کا شہر ہی فیروزاباد ایک شیراز مین ہی دوسرا مرو سے تین کوس پر تیسرا

آذربیجان مین چوتھا ہرات کے پاس قنوج کسی وقت مین اعظم مدن ہند تھا یہان بڑے
بڑے عالم صوفی حکیم شاعر محدث ہوئے چار سو برس سے یہ شہر میرے آبا کرام کا مسکن اجداد
عظام کا موطن ہی قندھار بلاد ہند سے ہی مثل کابل کے قزوین یہ دو شہر ہین
چھوٹے شہر کو شہرستان کہتے ہین سابور نے اسکو بنایا اسکے فضائل مین جو احادیث سنن
ابن ماجہ مین آئے ہین موضوع ہین قم ارض جبال کا ایک بلدہ ہی اصفہان کے پاس
اکی فہ اسکو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے شہر بنایا فرات کے کنارے پر آبادہی ابوحنیفہ
اسی کی طرف منسوب ہین کابل قرمانی نے کہا مدینۃ مشہورۃ بارض الہند بھا نخیل
واھلھا مسلمون وکفار انتہی کازرون فارس کا شہر ہی کرمان فارس و خراسان
کے بیچ مین ہے کش قریب سمرقند کے ہی مکران ارض سند مین ہی ماوراء النہر
سے مراد نہر جیحون ہی یہان بہت سے مدائن وقری ومزارع عامرہ وغامرہ ہین مرو
اشہر مدن خراسان سے ہی مدائن بناء اکاسرہ سے ہی ساحل دجلہ پر جانب شرقی
بغداد کے نیچے نسا خراسان کا ایک شہر ہی قریب سرخس فیروز بن یزدجرد کا بسایا ہوا
امام نسائی یہین کے تھے نصر آباذ خراسان کا قریہ ہی نہاوند ہمدان کے پاس ہے
نیسابور خراسان کا شہر ہی مسلم صاحب صحیح یہین کے تھے ہرات بلاد فارس کا
بہت عمدہ شہر ہی ہمدان من جبال سے ہی اہواز ایک قطر کبیر قاعدہ مملکت فارس
ہی یمن عمان سے نجران تک لنبا ہی قرمانی نے کہا اھلھا ارق الناس نفوسا واعرفھم
للحق سماھم اللہ تعالیٰ الناس حیث قال ثم افیضوا من حیث افاض الناس اشارۃ الیھم
سے نکلتا ہی کہ علماء یمن کی پیروی کرنا چاہیے کہ آدمی یہین ہین ؎ نہ اوٹھا فرقہ زہاد سے
کامل کوئی ٭ کچھ ہوسے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے ٭ ابتداء اسلام سے ہمیشہ یہان کی حکومت
بنی حسن مین رہی علم حدیث کا یہ ملک منبع ہی یہان کے علما ہمیشہ مجتہد مطلق ہوا کیے متبع سنت
صحیحہ رہے انمین تقلید کا مرض پیدا نہوا اس بیماری سے خدا نے انکو تندرست رکھا تھا اس

ملک کا دار الملک رہا ہجر وشوکان اسی شہر کا ایک مشہورہ قریہ ہی آمام شوکانی یمین کے تھے قضا
کے قاضی القضاۃ تھے آمام منصور باللہ نے انکو اس عہدۂ جلیلہ پر مقرر کیا تھا انھون نے بدعت
ندیہ کا کمال حقہ قلع قمع کیا ہمیشہ قضا مطابق کتاب وسنت کے فرمائی غرض حال جتنے محدثین بلاد
وممالک نواح فارس کے ہین وہ سب مصداق حدیث مذکورہ کے ہین حدیث مذکور کو ایک شخص
مین حصر کرنا وہ بھی اوس شخص مین جو کابل کا تھا نہ فارس کا انصاف کا خون کرنا ہی فارس ہی کوئی
سہی لکن لفظ حدیث جمع ہی نہ مفرد اہل فارس نے کیا گناہ کیا ہی کہ باوجود مزید علم وفضل کے وہ مصداق
حدیث کے نہوسئے تماشہ ہے فارس کے ملک مین باوجود اس طول وعرض بلاد ومدائن وقریٰ کے
صرف ایک امام صاحب ہی اوسکے محل ومورد ٹھیرے انا للہ وانا الیہ راجعون

تنبیہ

امام ابوحنیفہ رح کے باپ ثابت دادا زوطی تھے ابن خلکان نے کہا زوطی نبطی نام ہی تیم وطی
کابل کے تھے کابل ناحیہ معروف ہی بلاد ہند سے ۸۰ھ مین آپکی قبر پر ایک مدرسہ بنایا گیا ۱۵۰ھ
مین پیدا ہوئے ۱۵۰ھ مین مرگئے انتہی آپکے وقت مین انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی
کوفے مین سہل بن ساعد مدینے مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکے مین تھے مگر نہ کسی کو دیکھا نہ
کسی سے کچھ سیکھا یہ شاگرد تابعین ہین اس لیے تبع تابعین ٹھہرے مگر ابن حجر نے کہا ابن ابی اوفی
سے ایک حدیث روایت کی ہی خطیب نے کہا انس کو دیکھا ہی ذہبی نے کہا یعنی صغر سن مین
کسی نے کہا تین حدیثین انسے روایت کی ہین عینی نے کہا انکو ایک جماعت صحابہ سے سماع ہی
شیخ قاسم حنفی نے عینی پر اس نقل کا رد کیا علی قاری حنفی نے کہا سخاوی کہتے ہین معتمد عدم
روایت ہی صحابہ سے غرضکہ اگر یہ بات بھی مان لیجاوے کہ انکے طفولیت مین بعض صحابہ بعض
بلاد دور دست یا انس کوفے مین موجود تھے تو بھی رویت و روایت انکی اونسے صحیح طور پر ثابت
نہین ہوتی مجرد معاصرت سے کوئی شخص تابعی نہین ہوسکتا ہی اس باب مین اعتبار قول محدثین
کا ہی نہ فقہاء متقدمین کا انکا تو یہ حال ہی کہ درمختار مین لکھا ہی عیسیٰ علیہ السلام جب آوینگے

انکھین کے مذہب کے موافق حکم کرینگے علی قاری نے اسکا رد کیا ہی بعض حنفیہ نے کہا مہدی
موعود انکے مقلد ہونگے خضر نے ایک عمر دراز انسے علم سیکھا ہی علی قاری نے اسکا رد بھی کیا ہی
ابن عربی نے کہا مقلد مہدی کے دشمن ہونگے شعرانی نے کہا انکا مذہب آخر مذاہب ہی انقطاع
مین یہ کشف اگر صحیح ہی تو وہ زمانہ اب آگیا کہ مذہب حنفیہ منقطع ہو جاوے اسلیے کہ مہدی موعود
کے ظہور کا وقت بھی بحسب مکشوفات و قرائن آثار نزدیک آگیا ہی مہدی کے وقت مین کوئی
مذہب نہوگا نہ حنفی نہ مالکی نہ شافعی فقط اتباع کتاب و سنت ہوگا اسیطرح عیسی علیہ السلام تابع احکام اسلام
ہونگے موسی علیہ السلام اگر زندہ ہوتے تو اونکو بھی کچھ چارہ سوای اتباع کے نہوتا عقود الجمان
مین کہا ہی کہ آخر ۹۰۰ھ مین ایک کتاب شائع ہوئی جسمین نکمی باتین بحق امام ابو حنیفہ لکھی تھین
اسلیے یہ کتاب مین نے اونکے مناقب مین لکھی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ تین سو برس پہلے بھی
کچھ لوگ حقیقت حال اس مذہب سے متنبہ ہو گئے تھے آخر اصحاب روئے زمین موت مین
ابو الطفیل صحابی ہین انکا انتقال ۱۰۰ھ یا ۱۰۲ھ یا ۱۱۰ھ یا کچھ کم و بیش مین ہوا انس بن مالک
انسے بھی پہلے تھے امام صاحب کی عمر اوسوقت بہت کم ہوگی پھر روایت اونسے کسطرح ہوسکتی ہے
بخاری بخارا کے مسلم نیشاپور کے ابوداود سجستان کے ترمذی ترمذ کے نسائی نسا کے ابن ماجہ
قزوین کے تھے یہ سب ملک فارس کے رجال و ابطال و فحول ہین حدیث ابی ہریرہ جو صحیحین مین
ہی لناله رجال من هؤلاء انھین پر صادق آتی ہی انکے بعد اونپر جو انکے تلامذہ تھے مملکت
فارس سے اوٹھے ایک عالم اہل حدیث کا فارس سے نکلا یہ خبر گویا معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک علم ہی اعلام نبوت سے انکا علم امام ابی حنیفہ سے سو چند ہزار چند بلکہ لاکھ چند
زیادہ تھا وللہ الحمد یہ بات سارے کتب طبقات و تراجم سے بلا خلاف ثابت ہی امام صاحب کو
بعض اہل علم نے زیدی جہمی معتزلی مرجی کہا ہی قیاس و رای کا امام بتایا ہی سبکو انکا عیال
ٹھہرایا ہی اصحاب امہات ست مین کسیکی نسبت یہ جروح نہین کیے گئے پھر و تقدم زمان موجب
فضیلت و تقلید امام نہین ہوسکتا ہی امام صاحب اگر تابعی ہین تو ہون ع دل ما شاد چشم ما روشن

افضل تابعین سعید بن المسیب کو علم مین اویس قرنی کو زہد مین بتایا ہی پھر اونھین کی تقلید
کرنا اچھا ہوگا کہ الامثل فالامثل تاج سبکی و ابن عبد البر نے کہا ہی انکو بدی سے یاد کرو
یہ افضل و اورع تھے انتہے اہل حدیث تو کسیکو بھی بدی سے یاد نہین کرتے سب کے لیے دعا
کرتے ہین جرح و تعدیل جو ایک عمدہ فن علم حدیث کا ہی وہ اس بدی مین داخل نہین ہی خود
سبکی و ابن عبد البر نے برتا و اس علم کا کیا ہی مقلدین جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید ناس سے
مانع ہی تو اس منع کو امام صاحب کی بدی سمجھتے ہین یہ انکے عقل کا قصور ہی امام صاحب نے
تو یہی فرمایا ہی کہ اتباع کتاب و سنت کرو تقلید نکرو وہ تو یہ فرماکر چھوٹ گئے اہل اتباع اونکی
کہنے پر چلے حنفیہ نے یہ کہنا اونکا بالکل نہ سنا ایک نیا مذہب اونکا بجای خود پنچایت سے مقرر
کیا اوس مذہب کی تقلید کو واجب بتایا یہ لاکھون تفریعات جو اس مذہب مین نکلے ہین جو
طبقات والون نے نکالے ہین خدا جانتا ہی امام صاحب کے فرشتون کو بھی اوسکی خبر نہین تھی
امام صاحب اگر آج زندہ ہوتے تو بیزاری اونکی ان مقلدون سے نسبت اوس بیزاری کے
جو اہل اتباع کو مقلدون سے ہی زیادہ تر ہوتی خیر اب حشر و نشر بھی قریب ہی وہان یہ سب
جھگڑا چکا جاویگا یہ چند جواب جگہ جگہ لکھے گئے گو خاطر عاطر اہل زمان پر ناگوار ہونگے لیکن چندا
گواہی دل دردمند آگاہ ہی کہ مقصود اس بیان سے رد کرنا بدعات مقلدین کا ہی نہ توہین
ائمہ مجتہدین اعاذنا اللہ منہ یہ سب ہمارے ائمہ تھے سلف صلحا تھے اس امت کے امام
وقت کو جو حق پسندی حق گوئی پیروی حق چاہیے ویسی ہی انسے ثابت ہوئی ہی انھون نے
تبلیغ حق مین کوتاہی نہین فرمائی سو عوام جو اتباع ہر ناحق اذناب ہر ناحق ہوا کرتے ہین جو انکی
ارشاد کے موافق اگر نچلے تو اسمین انکا کیا قصور ہی جسطرح صلحاء امت اولیاء ملت تابع حق
تھے اونھون نے کسیکو نہین کہا کہ تم ہماری گور پر گنبد بنانا نذر نیاز لانا ہمسے حاجت مانگنا مگر
اونکے مریدون نے بنا اسمین اونپر کوئی الزام عائد نہین ہوتا مولوی اسمعیل شہید کی قبر پر
بعضے لوگ نشان حجرہ باستے ہین اپنا ایمان ستیاناس کرتے ہین بعضی لوگ سید احمد بریلوی کو

مہدی وسط مظہر اکر غائب بتاتے ہین مثل روافض کے اوسکے ظہور کا اعتقاد رکھتے ہین بھلا
کہو اسمین انکا کیا جرم ہی یہ تو سرخیل اہل رد شرک و بدعت تھے مگر جہل کا برا ہو ہمیشہ اہل علم کو
ان جاہلون سے حیات و ممات مین ایذا پہونچی سوای اہل حدیث و متبعین سنت کے کوئی
گروہ ایسا نہ نکلا جسنے خلاف اپنے امام یا پیر کا نکیا ہو ایک یہی گروہ تو اس آفت سے بچگیا
باقی سب کے سب بدعت کے جال یا شرک کی دلدل مین پھنس کر رہگئے کانون مین سیسا ڈال کر
بیٹھ رہے کتنا ہی اونکو سمجھاؤ سو آیتین حدیثین سناؤ کب سنتے ہین کسکی بات مانتے ہین پشت با
پشت سے مرضِ تقلید سقیم قیاس علتِ رای وا ر جہل بیماری شرک و رد بدعت مین گرفتار
چلے آتے ہین اہل کتاب کے قدم بقدم چلتے ہین حدیث رسالت کو بنظر حقارت دیکھتے ہین
علماء حدیث کی توہین کرتے ہین مسائل منصوصہ کے منکر ہین فروع مدسوسہ کے مقر ہین قرآن
و حدیث گویا انکے نزدیک منسوخ ہوگیا ہی یہی رای و قیاس محکم ہی کہتے ہین دین یہی ہی جو وقایہ
کنز قدوری در مختار وغیرہ مین لکھا ہی جو صحاح و سنن مین ہی وہ لائق عمل نہین سے

کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے . خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

یہ شکوہ کچھ خاص نسبت حنفیہ کے نہین ہی سارے مقلدین مذاہب مخترعہ اصحاب مشارب
مبتدعہ کا یہی شیوہ ہی ظلمت کو نور سمجھ لیا ہی نور کو دل سے دور کر دیا ہی اسلام خالص کے بعد
پھر کفر شرک بدع مین گرتے ہین خدا و رسول سے زیادہ محبت مجتہدین کی رکھتے ہین حالانکہ
حدیث شریف مین آیا ہی ثلاث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ
و رسولہ احب الیہ مما سواھما و من احب عبدا لا یحبہ الا للہ و من یکرہ ان یعود
فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار رواہ البخاری عن انس
دیکھو مصداق اس حدیث کے اہل حدیث ہین یا ارباب رای رثیث الانصاف احسن
الاوصاف وباللہ التوفیق

بیان فروق فرقان محبب

قرآن شریف مین کئی جگہہ کئی چیزون کے حق مین یون فرمایا ہی کہ یہ چیز اور وہ چیز برابر نہین
ازانجملہ سورۂ آل عمران پارۂ چہارم لن تنالوا مین فرمایا ہی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء
بسخط من اللہ وماواہ جہنم ہم درجات عند اللہ کیا ایک شخص جو تابع ہوا اللہ کے
مرضی کا برابر ہی اوسکے جو کما لایا غصہ اللہ کا اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہی کیا بری جگہہ پہونچا لوگ
کئی درجہ مین اللہ کے ہان معلوم ہم متبع و مبتدع برابر نہین جسطرح نبی اور سب خلق برابر نہین
مراتب لوگون کے جدا جدا ہین سورۂ نساء پارۂ پنجم محصنات مین ارشاد کیا ہی لا یستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم
برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہین اور لڑنے والے اللہ کی راہ مین اپنے
مال وجان سے فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ
بڑائی دی اللہ نے لڑنے والون کو اپنے مال وجان سے اونپر جو بیٹھے ہین درجے مین اس
آیت مین یہ فرمایا کہ مجاہد غیر مجاہد برابر نہین ہین گو خوبی اسلام مین برابر ہین لکن مرتبہ مجاہد کا
بڑہا ہوا ہی قرار دیا ان جہاد فی سبیل اللہ ہی اگرچہ آیت ہر قسم کی جہاد کو جسمین مال وجان ہوں
صرف ہو شامل ہی سورۂ مائدہ پارۂ ہفتم اذا سمعوا مین فرمایا ہی قل لا یستوی الخبیث
والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون تو کہہ
برابر نہین گندا اور پاک اگرچہ تمکو خوش لگے کثرت گندی کی سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقل والو
شاید تمہارا بھلا ہو یعنی موافق حکم شرع جو ہاتھ لگے وہ پاک ہی تھوڑا بھی بہتر خلاف شرع
جو ہاتھ لگے وہ ناپاک ہی اوسکی زیادتی پر نظر نکرے بکری کا گوشت سیر بھر سور کے من بھر
گوشت سے بہتر ہی یہان حلال حرام رزق کا فرق بتایا حلال رزق وہ ہی جو ہاتھ کی محنت سے
پیدا ہو یا ترکے مین یا ہبہ مین یا عطیہ سلطنت مین ہاتھ لگے یا مثل اسکے حرام رزق کی بہت
شکلین ہین چوری خیانت رشوت غصب وغیرہ سورۂ انعام پارۂ مذکور مین ہی قل ہل
یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون تو کہہ کب برابر ہوسکے اندہا اور دیکھتا کیا تم دھیان

نہین کرتے یعنی پیغمبر لوگ آدمی کے سوا کچھہ اور نہین ہو جاتے کہ اونسے محال باتین طلب کیجیے ایک اندہے
دیکہنے کا فرق ہی تم سب اندہے ہو وہ دیکھتا ہی اسیطرح جو وارث انبیا رہین یعنی علما قرآن وحدیث
دہ دیکھتے ہین مقلد جو خلاف قرآن وحدیث لوگون کی رای پر چلتے ہین اندہے ہین اسلیے فرمایا کہ ذرا
دہیان تو کرو دین مین تقلید کا فتنہ کچھہ کم نہین ہی قیامت کی نشانی ہی ؏ آنکہ دیدہ تحقیق دہ ہر
یک مقلد را + چو بینا ست تا کے ہر سوئے چشم دیگران بیند + سورۂ انعام پارۂ ہشتم ولو اننا مین ہی اومن کان میتا
فاحییناہ وجعلنا لہ نورا یمشي بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منہا کذلک زین
للذین کفروا ما کانوا یعملون بہلا ایک شخص کہ مردہ تھا پہر ہمنے اوسکو زندہ کیا دی اوسکو روشنی کہ لیے پہرتا ہے
لوگونین برابر ہی اوسکے کہ جسکا حال یہ ہی کہ اندہیرونمین پڑا ہی وہان سے نکل نہین سکتا اسیطرح بہلا دکہایا ہے
کافرون کو جو کام کر رہے ہین یہ مثال فرمائی مومن و کافر کی کہ مومن زندہ و با نور ہی کافر مردہ ہی اندہیرمین پڑا ہوا
دونو برابر نہین سورۂ توبہ پارۂ دہم واعلموا مین ہی اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ
والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ واللہ لا یھدی القوم الظالمین کیا تمنے ٹہرایا
حاجیونکا پانی پلانا مسجد الحرام کا بسانا برابر اوسکے جو یقین لایا اللہ پر پچھلے دن پر لڑا اللہ کی راہ مین نہین برابر اللہ کے
پاس اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو یہان فرق بتایا کہ یہ دونو کام برابر نہین مشرکون کی خدمت قبول نہین
کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہی سورۂ ہود پارۂ دوازدہم ومامن دابۃ مین ارشاد کیا مثل الفریقین کالاعمی
والاصم والبصیر والسمیع ھل یستویان مثلا افلا تذکرون مثال دونو فرقون کی جیسا ایک اندہا بہرا ایک دیکھتا
سنتا کیا برابر ہی دونو کا حال پہر کیا تم دہیان نہین کرتے مراد دو فرقون سے ایک فرقہ کفار کا ہی جو خدا کی راہ سے
روکتے ہین اوسمین ٹیڑہ پن ڈہونڈتے ہین آخرت سے منکر ہین یہی ہین جو ہار بیٹھے اپنی جان گم ہوگیا اون سے جو جہوٹ
باندہتے تھے ایسا فرقہ اس حدیث مین خیریہ کا گروہ ہی دوسرا فرقہ اہل اسلام کا ہی جو ایمان لائے نیکیان کین اپنے رب
کیطرف جھکے عاجزی کی یہ ہین جنت کے لوگ یہ اوسمین رہا کرینگے پہلے گروہ کو اندہا بہرا کہا دوسرے کو دیکھتا سنتا
بتایا دونو کا فرق سمجہا دیا سورۂ رعد پارۂ ۱۳ وما ابرئ نفسی مین فرمایا قل ھل یستوی الاعمی والبصیر ام ھل تستوی
الظلمات والنور کہہ کوئی برابر ہوتا ہی اندہا دیکھتا یا کہین برابر ہی اندہیرا اوجالا آسی آیت کے اول مین ایک
ہ

ذکر کیا ہی جو یہ تفرقہ بیان فرمایا معلوم ہوا سونہ شرک کسیطرح برابر نہین ہو سکتا توحید سے بارے دونو شرک کو دوری
وتا بیکی ہی اسی سورہ و پارہ مین کہا ہی افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ہو اعمی انما یتذکر اولوا
الالباب بھلا جو شخص جانتا ہی کہ جو کچھ اوترا تجھکو تیرے رب سے تحقیق ہی برابر ہوگا اوسکے جو اندھا ہی سمجھتے ہین جنکو
عقل ہی یہ مثال ہی مومن کافر کی متبع جو قرآن و حدیث کو مانتا ہی مومن ہی مبتدع جو ان دونو کا انکار کرتا ہی
کو مونہ سے نکے اندھا ہی سورہ نحل پارہ ۱۴ ربما یود الذین مین کہا ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی
شیء ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فہو ینفق منہ سرا وجہرا ہل یستوون الحمد للہ بل اکثرہم لا
یعلمون اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک بندہ پرایا مال نہین مقدور رکھتا کسی چیز پر اور ایک جسکو ہم نے روزی
دی اپنی طرف سے خاصی روزی سو وہ خرچ کرتا ہی اوسمین سے چھپے کھلے کہین برابر ہوتے ہین سب خوبی
اللہ کو ہی پر بہت لوگ نہین جانتے یعنی اللہ ہر چیز کا مالک ہی جسکو جو چاہے دے بت کسی چیز کے
مالک نہین ہین بلکہ آپ پرایا مال ہین یہان فرق بتایا معبود برحق رب برحق کا رب باطل معبود باطل
سے اسکے بعد اسی سورہ و اسی پارے مین اسی آیت کے بعد یہ فرمایا وضرب اللہ مثلا رجلین
احدہما ابکم لا یقدر علی شیء وہو کل علی مولاہ اینما یوجہہ لا یأت بخیر ہل یستوی ہو ومن
یأمر بالعدل وہو علی صراط مستقیم بتائی اللہ نے ایک مثال دو مرد ہین ایک گونگا کچھ کام
نہین کر سکتا وہ بوجھ ہی اپنے صاحب پر جسطرف اوسکو بھیجے کچھ بھلا نکر لاوے کہین برابر ہی وہ
اور ایک شخص جو حکم کرتا ہی انصاف پر ہی سیدھی راہ پر یعنی خدا کے دو بندے ایک بت نکما نہ
بول سکے نہ چل سکے جیسے گونگا غلام دوسرا رسول جو اللہ کی راہ بتاوے ہزارون کو آپ بندگی
پر قائم ہی اوسکے تابع بہتر یا اسکے آگے اسی سورہ اسی پارے مین فرمایا ہی افمن یخلق کمن لا یخلق
افلا تذکرون بھلا جو پیدا کرے برابر ہی اوسکے جو پیدا نکرے کیا تم سوچ نہین کرتے یعنی خالق
و عاجز برابر نہین اسمین انکار ہی مشرکون پر جو مخلوقات کو برابر خالق کے اعتقاد کرتے ہین کہان
وہ جسکو ہر چیز کے پیدا کرنے پر قدرت حاصل ہی ہر خیر و شر اوسکے خلق سے ہوتا ہی کہان وہ
جو کچھ پیدا نکر سکے بلکہ خود مخلوق ہو جیسے انداد و اصنام و انبیاء و اولیاء و شیاطین و جن وغیرہ

کہ یہ سب مخلوق ہین خالق نہین سورۂ قصص پارۂ بستم امن خلق السموات مین ہی افمن وعدنٰہ
وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیاۃ الدنیا ثم ہو یوم القیامۃ من المحضرین
بہلا ایک شخص جو ہمنے وعدہ دیا ہی اوسکو اچہا وعدہ سو اوسکو پانے والا ہی برابر ہی اوسکے
جسکو ہمنے برتوا لیا برتنا دنیا کے جیتے پہر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا اس آیت مین فرق بتایا
مومن و کافر کا مومن سے وعدہ جنت کا ہی کافر کے لیے یہی متاع دنیا ہی فقط یہ دونو برابر
نہین ہوسکتے ایک کا چہٹکا را ہوگا دوسرا پکڑا جاویگا سورۂ احزاب پارۂ ٢١ اتل ما اوحی مین ہے
افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون بہلا ایک جو ہی ایمان پر برابر اوسکے ہی
جو بےحکم ہی نہین برابر ہوتے یعنی یہ دونو اسکے بعد فرمایا ہی جو لوگ ایمان لاے کیے کام بہلے اونکو
باغ ہین رہنے کے مہمانی اوسپر جو کرتے تہے اور جو فاسق ہوے اونکا گہر ہی آگ جب چاہین کہ
نکل پڑین اوسمین سے اولٹے جاوین پہر اوسی مین اور کہا جاوے اونسے چکہو آگ کی مار جسکو
تہے تم جہٹلاتے معلوم ہوا فسق کا اطلاق کافر پر بہی آتا ہی جسطرح مسلمان بےحکم پر یہ لفظ
بولا جاتا ہی سورۂ فاطر پارۂ ٢٢ ومن یقنت مین فرمایا وما یستوی البحران ہذا عذب فرات
سائغ شرابہ وہذا ملح اجاج برابر نہین دو دریا یہ میٹہا ہی پیاس بجہاتا ہی پینے مین چتا ہی
اور یہ کہاری کڑوا یعنی کفر و اسلام برابر نہین حند الکفر کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونو سے
فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین کے کافرون سے جزیہ خراج جیسے گوشت کہ میٹہے کہاری
دونو سے نکلتا ہی یعنی مچہلی گہنا اسی سورے مین اسی پارے مین کئی آیت کے بعد فرمایا ہی
وما یستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما
یستوی الاحیاء ولا الاموات برابر نہین اندہا دیکہتا نہ اندہیرا نہ اوجالا نہ سایہ نہ لو نہین
برابر جیتے نہ مردے یہ الفاظ عام شامل ہین ہر خیر و شر ہر زشت و خوب ہر راحت و زحمت
ہر حق و باطل ہر صواب و خطا کو سورۂ ص پارۂ ٢٣ مین ہی ام نجعل الذین امنوا وعملوا
الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار کیا ہم کرینگے ایمان والونکو

جو کرتے ہین نیکیان برابر او سکے جو خرابی ڈالین ملک مین کیا ہم کرینگے ڈر والون کو برابر ڈھیٹھ
لوگون کے آستین یہ فرمایا کہ نیک و بد متقی و فاجر برابر نہین یعنی مومن اچھے ہین کافر نسبتاً بُرا
متقی اچھے ہین فاسق فاجر اونکی برابر نہین سُورۂ زمر پارہ ۲۳ و ۲۴ مین فرمایا ہی قل ھل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب تو کہہ کوئی برابر ہوتے
ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی یہان صراحت ہی اس بات کی کہ عالم
جاہل برابر نہین عالم کو عقلمند بتایا اس سے معلوم ہوا کہ جاہل عقلمند ہی نہ عقلمند اس آیت سے
پہلے یہ کہا تھا جب لگی آدمی کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہو کر اوسکی طرف پھر بخشے اوسکو
نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہراوے اللہ کی برابر
اور تاکہ بہکا دے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھ اپنے منکری کے تھوڑے دن تو ہے
آگ والون مین بھلا جو ایک بندگی مین لگا ہی گھڑیون رات کو سجدہ کرتا کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہی
آخرت کا امید رکھتا ہی اپنے رب کے مہر کی یہ فرق بیان کیا مشرک و موحد عابد کا اور اشارہ کیا
کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہی یہ دو نو آدمی برابر نہین ہین اس جگہ اہل شرک سے نفی علم
کی معلوم ہوا کہ مشرک کتنا ہی پڑھا دے کیسی ہی حکمت نکالے کسی درجے کی اوسکو عقل کیون نہو
وہ درحقیقت جاہل ہی موحد عابد گو فن حکمت نجانے فن معقول نہ سیکھے پر عالم ہی اسی طرح حال
مقلد و محقق کا ہی کہ پہلا جاہل ہے پچھلا عالم ہی سُورۂ زمر پارہ ۱۹ مذکور مین دوسری جگہ فرمایا ہی
ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون و رجلا سلما لرجل ھل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہی اوسمین کئی شریک
ضدی ایک مرد ہی پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہی انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پر وہ
بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے یعنی ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نسمجھے تو اوسکی پوری خبر
نہ لی ایک غلام جو سارا ایک ہی کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے پوری خبر لی یہ مثال ہی اونکی جو ایک
رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے انتہی مطلب یہ کہ موحد مشرک برابر نہین

یہ مثال مقلدین پر بھی صادق آتی ہی دیکھو متبع ایک ہی رسول کے تابع ہین اہل تقلید نے
کتنے مولوی درویش ٹھہرا لیے ہین اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون الله
[۲۰] سورۂ مومن پارۂ ۲۴ فمن اظلم مین ہی وما یستوی الاعمی والبصیر والذین امنوا وعملوا
الصالحات ولا المسیئ قلیلا ما تتذکرون برابر نہین اندھا دیکھتا نہ ایمان دار جو بھلے
کام کرتے ہین نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو یعنی ایکدن چاہیے کہ انکا فرق کھلے اسکے بعد فرمایا
تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دھوکا نہین لکن بہت لوگ نہین مانتے یعنی قیامت کا انکار
کرتے ہین حالانکہ قیامت بے شک آئیگی بے آئے نرہیگی اب تو سوا اسلام کے جتنے فرقے دنیا
مین ہین سبکو قیامت کا انکار ہی گو اونکے کتب قدیم یا مذہب سابق مین ذکر قیامت کا موجود
ہو جیسے توریت انجیل وغیرہ مین یہ لوگ اہل کتاب کہلاتے ہین مگر مضمون کتاب کے منکر ہین ان
دونو کتابون سے معاد جسمانی ثابت ہی یہ سکتے ہین نہین اگر ہی تو فقط روحانی ہی اب اوس
روحانی کا بھی اتا پتا انہین نہین چلتا صاف صاف انکار ہی جو کچھ ہی یہی دنیا کا جینا مرنا ہی مرے
پیچھے کسی نے دیکھا کہ کیا ہوگا جو بات عقل مین نہ آوے جو چیز آنکھ سے نظر نہ پڑے بھلا اوسکی
توقع پر نقد چھوڑنا اودھار کے پیچھے لگنا بے عقلی نہین تو پھر کیا ہی لاحول ولا قوۃ الا بالله
اس آیت مین یہ فرق بتایا کہ صالح و فاسق برابر نہین وہ دیکھتا ہی قیامت پر یقین لاتا ہی یہ اندھا
ہی اسکو قیامت کا آنا نہین سوجھتا اگر سوجھتا ہوتا تو یہ جرأت فسق و فجور و اساءت عمل پر نہوتی
[۲۱] سورۂ حم سجدہ پارۂ ۲۴ مین ہی ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع بالتی ھی احسن
برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر اسمین فرق بتایا نیکی بدی کا اور یہ سکھلایا کہ
بدی کا جواب نیکی سے دینا اچھا ہی گو دل مین دوست نہو ظاہر مین اس برتاؤ سے دشمن دوست
ہو جاتا ہی اسکے بعد یہ کہا ہی کہ یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین جسکی بڑی قسمت ہی
دیکھو متبعین سنت مقابلۂ اہل بدعت مین کیا کچھ صبر نہین کرتے اونکے دشنام کے جواب مین اپنی
تہذیب نہین چھوڑتے [۲۲] سورۂ جاثیہ پارۂ ۲۵ الیہ یرد مین فرمایا ہی ام حسب الذین اجترحوا

السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما
یحکمون کیا خیال رکھتے ہین جنھون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کر دینگے اونکو برابر اونکے
جو یقین لائے اور کئی کام نیک ایک سا ہی اونکا جینا مرنا برے دعوے ہین جو کیتے ہین معلوم
ہوا کہ بُرون کا جینا مرنا نیکون کے جینے مرنے کی برابر نہین نیکون کے دونو حال اچھے بُرون کے
دونو حال بُرے حدیث مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے کو دیکھکر فرمایا
کہ یہ مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نے کہا مستریح کون مستراح منہ کون فرمایا مستریح وہ ہی
جو مرکر دنیا کے آفات سے چھوٹ گیا یہان کی تکلیف سے نکل کر آرام مین ہوگیا مستراح منہ
وہی جسکے مرنے سے لوگون نے چین پایا اوسکے ظلم وایذا رسانی سے خلق کو نجات ملی اوسکا ہی

توچنان زی کہ چو میری برہے · نجنان گر تو میری برہنہ

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پارۂ ۲۶ حم مین ارشاد کیا ہی افمن کان علی بینۃ من ربہ
کمن زین لہ سوء عملہ واتبعوا اھواءھم بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھے راہ پر اپنے رب کی برابر ہی
اوسکے جسکو بھلا کر دکھایا اوسکا کام چلتے ہین اپنی خواہشوں پر اسمین فرق بتایا درمیان متبع و
مبتدع کے متبع دلیل پر چلتا ہی مبتدع تابع ہوا ہی سورۂ حدید پارہ ۲۷ قال فما خطبکم مین فرمایا ہی
لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین
انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے
اور لڑا اون لوگون کا درجہ بڑا ہی اونسے جو خرچ کرین اوس سے پیچھے اور لڑین سبکو وعدہ دیا ہے
اللہ نے خوبی کا یہ آیت اگرچہ حق مین صحابہ کے اوتری ہی لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص
سبب کا مطلب یہ ہی کہ حاجت وضرورت کیوقت جو کام اللہ پاک کے لیے کیا جاوے اوسکا
اجر اوس کرنے والے کا درجہ بڑا ہی اوس سے جو وقت فراغت کے کام کرے اسی لیے حدیث
مین آیا ہی کہ زمانۂ فتنے مین عبادت کرنا ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا فساد امت کے وقت
سنت پر چلنا برابر سو شہید کے ثواب لینا ہی جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو جو کیا ہی کو کیا

بہت ہوا تھا اوس کام کی مزدوری مل گئی یہ تو نہوا کہ خلعت ملتے عہدہ ملتا منصب بڑھتا
درجہ بلند ہوتا قرآن شریف مین جتنے فرق بیان کیے ہین اونکا ظہور اگرچہ وقت نزول
قرآن موجود تھا لکن اس زمانہ آخر مین پورا پورا ڈول اوسکا نظر آتا ہی لوگ یہ سمجھتے ہین
کہ جنکے حق مین یہ آیتین اوترین وہ گذر گئے ہو چکے یہ نہین سمجھتے کہ مصداق اونکا قیامت تک
پایا جاویگا کوئی بلا آفت خرابی ایسی نہین ہی کہ جو اوسوقت تھی اب نہو اتنی بات ہی کہ اہل ایمان
کو جو متبع کتاب وسنت ہین یہ مصداق ہر زمانے مین معلوم ہوتا رہتا ہی جو مبتدع پابند
رای وقیاس ہین اونکو نہین سوجھتا سورۂ حشر[۲۵] پارۂ ۲۸ قد سمع اللہ مین فرمایا ہی لایستوی
اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون برابر نہین لوگ دوزخ
کے اور لوگ بہشت کے بہشت کے لوگ وہی ہین مراد کو پہونچے یہان ذکر دوزخیونکا شاید
اسلیے پہلے کیا گیا ہی کہ دوزخ والے بہت ہین بہشت والے کم ہین دیکھو آدم سے لیکر اسلام
تک جتنی امتین گذرین جنہین پیغمبر آئے اونمین ایمان لانے والے کم تھے مٹھی بھر باقی سب کے
سب کافر تھے خواہ دنیا مین اونپر عذاب آیا یا نہ آیا یہ سب دوزخی ہین بے گنتی بے شمار ہین
بہشت والے اونمین بہت کم ہوئے سب سے زیادہ بہشتی یہی مسلمان ہین لکن جبکہ شرک و
بدعت وکفر سے جلی ہو یا خفی بچتے رہین نہین تو پھر وہی بات ہی جو قرآن مین فرمایا ہی وما
یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون معلوم ہوا کہ ایمان زبانی کے ساتھ کفر وشرک بھی
جمع ہوتا ہی یہ بات نہین ہی کہ جسنے موںہ سے اقرار ایمان کا کیا کلمہ پڑہا اوسکو شرک نقصان
نہ پہونچاوے جو لوگ ایمان لاکر مسلمان بنکر اعمال شرکیہ وکفریہ افعال فسقیہ وبدعیہ کرتے ہین
جیسے گور پرستی پیر پرستی آبام پرستی مجتہد پرستی تقلید پرستی آنداد پرستی بت پرستی تعزیہ پرستی
بدعت پرستی دولت پرستی شہوت پرستی حکومت پرستی زر پرستی زن پرستی وغیرہ یہ درحقیقت
ایمان کو بھول گئے ہین نام کے مسلمان ہین کام کے مشرک ہین اسی لیے اس آیت شریف کے اول
مین یہ فرمایا تھا ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے چاہیے دیکھ لے کوئی جی کیا بھیجا ہی کل کیلیے

ڈرتے ہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہی جو کرتے ہو مت ہو ویسے جنھون نے بھلادیا اللہ کو پھر
اونے بھلادئے اونکو اونکے جی وہی لوگ ہین بیحکم پھر اس آیت کے آخر مین یہ کہا اگر ہم
اوتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے یہ کہاوتین
ہم سناتے ہین لوگون کو شاید وہ دہیان کرین یعنی کافرون کے دل بڑے سخت ہین کہ
یہ کلام سنکر ایمان نہین لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جاوے انتہی سورۂ نون پارہ
۲۹ تبارک الذی مین ہی افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون کیا ہم
کرینگے حکم بردارون کو برابر گنہگارون کے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹھہراتے ہو معلوم ہوا کہ
مسلمان و نافرمان برابر نہین اسکے بعد یون فرمایا ہی ام لکم کتاب فیہ تدرسون
کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہی جسمین تم پڑھ لیتے ہو ان لکم فیہ لما تخیرون اوسمین
ملتا ہے تمکو جو پسند کرو

بیان علم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کیا چاہتا ہی اوسکو
دین مین سمجھ دیتا ہی لوگ ایسے ہین جیسے سونے چاندی کی کان جو جاہلیت مین بھلا تھا وہ
اسلام مین بھی بھلا ہی جب علم سیکھے آدمی جب مرتا ہی عمل کرنا اوسکا موقوف ہوجاتا ہی
مگر تین چیزین باقی رہتی ہین ایک صدقہ جاریہ دوسرے علم جس سے کسی کو نفع ہو تیسرے
ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے صدقہ جاریہ جیسے مسجد پل سرای نہر بنایا درخت میوہ دار
سایہ دار لگانا علم جیسے دین کی کتابین مطابق قرآن وحدیث تالیف تصنیف کرنا اس مین
علما کی بڑی فضیلت ہی جنکی تالیف سے ایک عالم کو نفع ہی علم سے مراد اس جگہہ دین کا علم
ہی نہ علم کلام و علوم فلاسفہ وغیرہ دین کا علم وہی ہی جو قرآن وحدیث مین ہی نہ وہ جو
کتب رای وقیاس مین ہی اولاد صالح خدا کے فضل سے نصیب ہوتی ہی جو کوئی چلتا ہی
طلب علم کے رستے مین آسان کردیتا ہی اللہ اوسکو رستہ جنت کا اسمین فضیلت ہے

طالب العلم کی تعلیم ایکبارگی چھینا نہین جاتا لکن اسطرح سے لیا جاتا ہی کہ اہل علم مر جاوین
کوئی عالم نرہے لوگ جاہلون کو رئیس بنا دین اونسے پوچھا جاوے وہ بغیر علم کے فتوی
دین دوسرون کو گمراہ کرین آپ گمراہ ہون جسنے نکالی اسلام مین راہ اچھی اوسکو اجر ہی
اپنا اور اوسکا جو اوسپر چلا بے نقصان کے جسنے نکالی بری راہ اوسپر وبال ہی اپنا اور
اوسکا جسنے اوسپر عمل کیا بلا نقصان راہ نیک کا نکالنا یہ ہی کہ سنت مردہ کو زندہ کرے
بدعت تازہ کو مارے منکر کو دور کرے بری راہ کا نکالنا یہ ہی کہ دین مین سنت کو چھوڑ کے
بدعت نکالے یا بدعت کی طرف بلاوے طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہین
عالم کے لیے سب آسمان زمین کی چیزین مغفرت مانگتے ہین یہانتک کہ مچھلی پانی مین عالم کی بزرگی
عابد پر ایسی ہی جیسے چودہوین رات کے چاند کی بزرگی سب تارون پر علما وارث ہین
پیغمبرون کے پیغمبرون نے نہ دینار چھوڑا نہ درہم ہین علم چھوڑ گئے جسنے اوسکو لیا وہ بڑا
نصیب والا ہی ادریس کو علم تھا وہ آسمان پر پہونچے قارون کے پاس مال تھا وہ تحت الثری
مین گیا عالم کو عابد پر ویسی ہی فضیلت ہی جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکے
امتی پر اللہ و فرشتے و سارے آسمان زمین والے چیونٹی اپنے بل مین مچھلی تک سب دعای خیر
کرتے ہین اوسپر جو لوگون کو اچھی بات سکھاتا ہی اچھی بات قرآن ہی اچھی چال حدیث ہی
بندون مین اللہ سے وہی ڈرتے ہین جو عالم ہین لیکنے جاہل کو خوف خدا نہین ہوتا جنت ڈرنے
والون ہی کے لیے ہی جب لوگ جابجا سے دین سیکھنے کو آوین تو اونسے بھلائی کرے حکمت
کی بات حکیم کا مطلب ہی جہان کہین اوسے پاوے وہی اوسکا زیادہ مستحق ہی قرآن و حدیث
مین مراد لفظ حکمت سے علم سنت ہی نہ حکمت یونان ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ
بھاری ہی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے کوئی سور کو
جواہر موتی سونا پہناوے نا اہل وہ ہی جو علم دنیا کمانے کو لوگون سے مجادلہ مکابرہ کرنے کو
سیکھتا ہی نہ آخرت درست کرنے کو منافق مین حسن خلق و علم دین جمع نہین ہوتا جو علم کو حاصل

کرنے کے لیے نکلتا ہی وہ اوس کی راہ مین چلتا ہی جب تک پھر کر آوے تمام کا طلب کرنا کفارہ ہی پچھلے گناہون کا
تو مرگ میت علت نہین بھر دیتا ملک کہ انجام اوسکا بہشت ہی جس سے کوئی بات علم کی پوچھی اور وہ اوسکو
چھپاوے قیامت کے دن اوسکو آگ کی لگام لگا دینگے علم اسلیے سیکھا کہ مولویون سے مقابلہ کرے یا بیوقوفون
سے لڑے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے اوسکو خدا آگ میں داخل کریگا جسنے وہ علم سیکھا جس سے خدا تعالیٰ
کی رضا ہی اسلیے کہ کچھ سامان دنیا لے وہ قیامت کے دن بہشت کی بو بھی نپاویگا جسنے حدیث سنی اوسکو یاد رکھا اور
اوسکو سرسبز رکھیگا جسنے حدیث سنکر دوسرے کو پہونچائی جیسی سنی تھی وہ ہرا بھرا رہیگا اس لیے کہ کبھی
وہ اپنے والے سے زیادہ اوسکو یاد رکھتا ہی حضرت پر جھوٹی حدیث بنا اوسکا دوزخ میں اپنا
ٹھکانا مقرر کرنا ہی جسنے قرآن مین اپنی رائے سے کچھہ کہا وہ جہنم میں بیٹھے گا جسطرح اہل
بدعت وہوا قرآن کی تفسیر بدون علم کے اپنی رائے سے لکھتے کہتے ہین قرآن مین اگر رائے
سے کہا اور ٹھیک بھی کہا تو بھی چوک گیا قرآن مین لڑنا جھگڑنا کفر ہی کچھہ لوگ قرآن مین
اختلاف کرتے تھے حضرت نے فرمایا اگلے لوگ یون ہی تباہ ہوئے خدا کی کتاب مین بعض
آیات کو بعض سے لڑا مارا کتاب تو اسلیے اوتری ہی کہ بعض اوسکا بعض کی تصدیق کرے
تم بعض کی بعض سے تکذیب نکرو جو جانو وہ کہو جو نجانو تو اوسکو عالم کے سپرد کرو علم یہی محکم
قرآن ہی یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ اسکے سوا جو ہی وہ فضول ہی جسکو بے علم سے فتوے
لیا جاوے اوسکا گناہ فتوی لینے والے پر ہی جاہل لوگ جیسے یا اکثر اہل رائے سے فتوی
لیتے ہین گنہگار ہوتے ہین اہل سنت سے فتوی لین تو دونوں اچھے رہین مغالطے کے
سوال کرنا منع ہی احمق اسکو قابلیت جانتے ہین حیرت الفقہ بلائی ہی قریب ہی لوگ
اونٹون پر چڑھکر علم سیکھنے کو جاوینگے مدینے کے عالم سے زیادہ کسیکو عالم نپاوینگے ابن عیینہ
نے کہا مراد امام مالک ہین اسمین شک نہین کہ موطا کتاب قدیم اور نہایت مبارک ہی سنت
مین بے مثل ہی لیکن اخبار و آثار اوسکے بخاری وغیرہ مین آگئے ہین بخاری مین سارا علم
مدینے ہی کا علم ہی یعنی سنت صحیحہ رسول خدا اوسپر جو عمل کرے جو کوئی اوسکو دیکھے وہ اپنا

بخشا ہی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر ایک ایسا شخص اس امت کے لیے بھیجتا ہے
جو دین کو تازہ کر دیتا ہی سو برس مین غالباً راہ و رسم دین کو تغیر ہو جاتا ہی اسلیے ایک
بندۂ خدا شروع صدی پر آکر معروف کو ہاتھ یا زبان سے تازگی بخشتا ہی بدعات و محدثات
کو مٹاتا ہی ہر صدی کے سرے پر اب تک یہی ہوا اُن مجددین کے نام حجج الکرامہ مین لکھے ہین
تجدید کے یہی معنی ہین پرانی بات کو نیا کرنا نہ یہ کہ نئی بات نکالے پرانی بات کو مٹا دے
ایسا آدمی مجدد نہین ہی مخرب دین ہی جو بدعتی مقلد ہو کر دعوی تجدید کا کرے رای و
قیاس کو زندہ کرے اوسکی ایسی مثال ہی کہ چھوٹا مونہ بڑی بات اس علم کے اوٹھانے
والے ہر پچھلے زمانے مین وہ ہین جو عادل ہین بڑھ بڑھ کر باتین کرنے والون کی تحریف کو
دور کرتے ہین اہل باطل کی تبیین خبیث کو جاہلون کی بات بنانے کو مٹاتے ہین یہ کام
اس امت مین خاص محدثین نے کیا انکو رسول خدا نے عدول فرمایا اور رون کو ہمنے تمنے
عادل ٹھہرایا دیکھو دو لوامر مین کتنا فرق ہی جسکو موت آجاوے اور وہ طلب علم مین ہو
اسلیے کہ اسلام کو زندہ کرے تو اوسمین اور نبیون کے بیچ مین فقط ایک درجے کا فرق
ہی محدثین مرتے دم تک طلب حدیث مین رہے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون
کے رستے کا سفر کیا امت کو زبان سے تالیف سنن سے ایک ایک حدیث پہونچائی
اللہ تعالیٰ ہمکو بھی اسی طلب و اشاعت مین مارے دین کا عالم کیا اچھا آدمی ہی اگر اوسکی
طرف حاجت ہو تو نفع دے اگر نہو تو خود بے نیاز ہی طالب علم کو اگر علم حاصل ہوا تو دوہرا
اجر ہی نہ ملا تو اکہرا اجر ہی مرنے کے بعد یہی علم جسکو پھیلایا ہی کام آتا ہی اسی لیے
اہل علم مرتے دم تک پڑھتے پڑھاتے رہتے ہین جو طالب علم کے رستے مین چلا اوسپر جنت
کا رستہ آسان ہوا علم کا زیادہ حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے بڑھ کر ہی ابن عباس نے
کہا ایک ساعت درس علم کرنا ساری رات کے جگنے سے یعنی عبادت سے بہتر ہی تفسیر العزیز
دہلوی نے کہا ایک مسئلہ معلوم کرنا ہزار رکعت نفل سے افضل ہے حضرت کا گذر مسجد پر

اور وہان دو طرح کے لوگ تھے فرمایا اچھے تو دونو ہین لکن ایک دوسرے سے بہتر ہی یہ تو
دعا کرتے ہین او مین مشغول ہین خدا تعالی انکو چاہے دے چاہے نہ دے اور یہ لوگ علم
سکہاتے ہین جاہل کو راہ بتاتے ہین تو یہ افضل ہین وانما بعثت معلما مین تو علم سکہانے
ہی کو بہیجا گیا ہون پہر انہین مین بیٹھ گئے کسینے پوچھا علم کی حد کیا ہی کہ جب اوتنا علم حاصل ہو
تو آدمی عالم ٹھہرے فرمایا جسنے چالیس حدیثین دین کے مقدمے مین میری امت کے لیے یاد
کرلین وہ قیامت مین شافع و شہید اوٹھے گا خیال کرو چالیس حدیث کی یاد کرنے کا اجر یہ ہو
کو پہونچانے کا تو یہ اجر ٹھہرا پہر جسکو ہزارہا حدیث یاد ہو بلکہ لاکھون اور اوسنے اون حدیثون کو
جابجا امت مین پہونچایا اور قیامت تک اس علم کو چہوڑ گیا اوسکے اجر کا کیا حساب ہی علم حدیث
ایسی چیز ہی جسکا قوٹیا اور علم کے بہت سے کہین زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہی اسی لیے ہزارون
لوگ اس امت مین علم حدیث حاصل کرتے تھے ایک ایک مجلس مین ستر ستر ہزار آدمی حدیث
سننے لکھنے کو جمع ہوتے تھے کسی نے نہ سنا ہوگا کہ کسی کتاب رای و فقہ کے سننے کے لیے اتنی
بہیڑ لگی ہو جب تک خلافت اسلام عباسیہ مین رہی علم حدیث کا بہت چرچا تھا خود بہی سماع
حدیث کرتے تھے اورون سے روایت کرتے تھے زور شور غل غپاڑا تقلید کا اوس وقت تک تھا
ہلاکو خان کا جب سے غلبہ ہوا شرع کی جگہہ تورہ نکلا اوسی وقت سے عوام مسلمین نے تقلید نکالی
ہلاک ہونے لگے خواص مین کسی جگہہ زیادہ کسی جگہہ کم درس حدیث و سلوک سنت جاری رہا
اونکے طفیل مین ہم تک بہی پہونچا حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو جراحتی کون ہی اللہ سب
زیادہ سخی ہی پہر مین ہون میرے بعد دو آدمی ہی جسنے علم سیکہا اوسکو پہیلایا وہ قیامت کے دن
اکیلا ایک امیر بنکر آوے گا یا ایک امت کی جگہہ ہوگا یہ بڑی بشارت ہی محدثین کے لیے کہ ہر محدث
حکم مین ایک امت یا ایک امیر کے ہے اوسدن ہوگا علم اسی گروہ سے پہیلا بخاری کا اونکے عہد
مین بالاحادیث المحمدیہ لقب تھا اسی طرح ہر محدث نے علم کو پہیلایا اب بہی جسکا حصہ
توفیق الہی پکڑتی تہی اوس سے کام نشر و اشاعت سنت و خدمت حدیث کا لیا جاتا ہی دو حرص

ہین جنکا پیٹ نہین بہرتا ایک علم مین گہسا ہوا دوسرا دنیا مین سو یہ دونو برابر نہین علم والا خدا کی رضامندی مین بڑھتا جاتا ہی دنیا دار اپنی سرکشی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اس سے فضیلت علم کی مال و دولت پر ثابت ہوئی عالم سے خدا ہر دم راضی ہی دولتمند سے ہر لحظہ ناراض ہی علم ایسی دولت ہی جتنا صرف کرو بڑھے مال جتنا اوٹھاؤ کم ہو مال کو چور لیجاتے ہین علم کو کوئی چرا نہین سکتا مال کی حفاظت کرنا پڑتا ہی علم خود حافظ عالم کا ہوتا ہی آدم علیہ السلام کو فقط علم لغت یعنی اسمار اشیاء دیا گیا تھا مسجود ملائک ہوئے جسکو علم قرآن و حدیث دیا گیا ہی وہ دیکھئے وہان کس مرتبۂ عالی کو پہونچیگا شکاری کتے کو علم شکار سکھایا جاتا ہی اسلیے اوسکا شکار حلال ہی یہ شرف اوسکو بطفیل علم کے حاصل ہوا علم کی فضیلت لکھنے کو ایک دفتر چاہیے سمجھدار کو ایک حرف بس ہی

ذم علماء دنیا دار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ اس امت کے دین مین فقیہ بنتے ہین قرآن پڑھتے ہین پہر کہتے ہین امیرون کے پاس چلین کچھ دنیا حاصل کرین دین مین اونسے جدا رہین مگر یہ کہان ہوسکتا ہی کانٹے کے درخت سے کانٹا ہی ہاتھ آتا ہی اسیطرح امیرون کے قرب سے خطائین حاصل ہوتی ہین محدثین ہمیشہ امراء سے الگ رہے اور زہے تو اونکی ایچ کہینچ سے فقیہ لوگون نے بڑے بڑے عہدے حاصل کیے پہر اوس آگ سے یاد اوسکے دہوئین سے بچ نکلے اگر علم کو بچاتے اور جو اوسکا اہل تھا اوسکو سکہاتے تو اہل زمانہ کے سردار ہوجاتے لیکن انہون نے اہل دنیا کو سکہایا تاکہ دنیا ملے اسلیے اونکے نزدیک بھی حقیر ہوگئے علم کی آفت یہی ہی کہ اوسکو بھول جاوے یا نااہل کو سکہاوے کعب احبار سے کسی نے پوچھا ارباب علم کون ہین کہا جو عمل کرتے ہین علم پر کہا کون چیز علم کو علماء کے دلون سے نکالتی ہے کہا لالچ دنیا کا کسی آدمی نے حضرت سے حال شر کا پوچھا کہا تم مجھسے شر کو کیون پوچھتے ہو خیر کا حال پوچھا کرو پھر فرمایا شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء سب شرون مین بدتر شریر علماء ہین سب

خیر دین مین بہتر خیر خیار علماء مین سب سے بہتر درجہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہی جسنے
اپنے علم سے نفع نہ لیا عمرو بن قتادہ نے کہا تم جانتے ہو کون چیز اسلام کو ڈھاتی ہی کہا نہین
فرمایا لغزش عالم کی جدال منافق کا قرآن سے حکم گمراہ اماموں کا یہ تینون چیزین مٹا دینگی اسلام
کو اس امت مین موجود ہین دن بدن انکی ترقی ہی جو علم لبون ہی وہ نافع ہی جو علم فقط
زبان پر ہی وہ اللہ کی حجت ہی بنی آدم پر ابن مسعود نے کہا ای لوگو جسکو کوئی چیز معلوم
ہو وہ اوسکو کہے جسکو معلوم نہو وہ اللہ اعلم کہے یہ بھی ایک علم ہی کہ نامعلوم چیز کو اللہ
اعلم کہے خدا نے اپنے نبی کو فرمایا ہی وما انا من المتکلفین یہ علم دین ہی دیکھو کس سے
اس دین کو تم حاصل کرتے ہو جو عالم متقی خوش عقیدہ نہو اوسکا ہرگز شاگرد نبنے ورنہ
شاگرد کو گمراہ کردیگا پناہ مانگو جب الحزن سے کہا جب الحزن کیا ہی فرمایا ایک گھاٹی ہے
جہنم مین جس سے خود جہنم پناہ مانگتی ہی ہر دن مین چار سو بار کہا اوسمین کون جاویگا فرمایا
قاری ریاکار بڑے مبغوض نزدیک خدا کے وہ قاری ہین جو امیرون کے پاس جایا کرتے ہین
زمانہ نبوت مین جسکو قرآن یاد ہوتا قرآن کے احکام معلوم ہوتے اونکو قرا کہتے تھے
جنکو حدیث یاد ہوتی وہ حفاظ کہلاتے تھے جو زاہد و صالح ہوتے اونکا نام فقہا تھا اب
فقیہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ قرآن آوے نہ حدیث کسی مجتہد کی رای و قیاس کا مقلد ہے
جس علم سے نفع نہین وہ جیسے ایک خزانہ جسمین سے کچھ بھی راہ خدا مین صرف نہو فرمایا
سیکھو علم سکھاؤ لوگون کو فرائض سیکھو سکھاؤ قرآن پڑھو پڑھاؤ مین مرنے والا ہون اور علم
بھی جلدی مر جاویگا فتنے ظاہر ہونگے دو آدمی ایک فریضے مین اختلاف کرینگے کسی کو
نپاوینگے جو اونکے بیچ مین فیصلہ کرے اس زمانے مین جو علم فرائض بالکل کم ہو گیا ہے سیر حاصل
کرنے والے کم ہوگئے حضرت کا فرمانا درست ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
بات کا ذکر کیا کہ یہ جب ہوگی کہ علم جاتا رہیگا زیاد بن لبید نے کہا علم کیونکر جاویگا ہم تو
قرآن پڑھتے ہین اپنی اولاد کو پڑھاتے ہین اور وہ اپنے بچون کو سکھاتے ہین قیامت تک

فرمایا تیری مان تجکو روئی مین تو سمجھتا تھا کہ تو مدینے کے لوگون مین سب سے زیادہ سمجھدار
فقیہ ہی کیا یہ یہود و نصاری توریت انجیل نہین پڑھتے ہین کسی چیز پر جو اونمین ہی
عمل نہین کرتے اس سے معلوم ہوا کہ بقار علم بقار عمل پر موقوف ہی جب عمل نہوا تو علم
نرہا یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہی آج کل جتنے نصاری
دیکھے سب برای نام نصرانی ہین اور درحقیقت دہری انجیل سے بھی انکو کچھ کام نہین اسلام
سے تو پہلے ہی الگ ہو چکے ہین افسوس تو یہ ہی کہ علمار اسلام نے بھی عمل چھوڑ دیا جاہل
لوگ اگر نہ بہکین تو کیا ہو حضرت کا معجزہ سنو فرمایا ہی قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایسا
زمانہ کہ نرہیگا اسلام سے مگر نام اور نہ قرآن سے مگر نشان مسجدین آباد ہونگی مگر ہدایت
سے ویران علما بدتر ہونگے اونکے جو آسمان کے نیچے ہین انھین کے پاس سے فتنہ نکلے گا
انھین مین لوٹ کر جاویگا اس حدیث کا مصداق اس زمانے مین خوب پورا پورا موجود ہی
مسجدین بہت بنتی ہین مگر ہدایت کا نام نہین عبادت کا کام نہین قرآن رات دن لاکھون
چھپتے ہین ایک ایک گھر مین چند مطبع کے قرآن مع ترجمہ متعدد کے موجود ہین لیکن نہ سمجھنے
عمل کرنیکو بلکہ طاق مین رکھنے چومنے چاٹنے کو مولویون کو دیکھو تو رات دن طرح طرح کے
فساد فتنے برپا کرتے ہین حکام کے مصاحب بنکر اسلام مٹاتے ہین جھوٹے جھوٹے مسئلے
خوشامد کے لیے فقہ کی کتابون سے جسکے مقلد ہین نکالکر بتاتے ہین جاہلون نے جسکو دیکھا
کہ وعظ کہتا ہی فتوی لکھتا ہی مولوی ملا کہلاتا ہی کتاب بغل مین دابے پھرتا ہی ہر مسئلے مین
بولتا ہی شاگردون کو کچھ پڑھاتا ہی اوسکو عالم سمجھ لیتے ہین حالانکہ عربی فارسی سمجھنے لکھنے
سے کوئی عالم نہین ہوتا جب تک کہ اوصاف علم دین کے اوسمین موجود نہون شفار العلیل
ترجمۂ قول جمیل مین بہت اچھا فرق درمیان عالم برحق اور مولوی ناحق کے لکھا ہی اوسکو دیکھو

فرق درمیان ایمان و اسلام و احسان رزقنا اللہ جمیع ذلک

اس باب مین حدیث جبریل علیہ السلام جو بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ صحیحین مین

آئی ہی قول فیصل ہے جو افرقہ درمیان اسلام و ایمان و احسان کے حدیث مذکور مین آیا ہی
وہی ٹھیک ہی حاصل اسکا یہ کہ اسلام اسکا نام ہی کہ گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی نماز پڑہے زکوۃ دے روزہ رمضان کا رکھے مقدور ہو تو حج کرے جس مین یہ پانچون باتین
ہون وہ مسلمان ہی جو بات جسمین کم ہوگی اوسیقدر اوسکے اسلام مین نقصان ہی بلکہ نماز
ایسی چیز ہی کہ عمداً اوسکے ترک کرنے سے کفر لازم آتا ہی نام کے مسلمان نماز نہیں پڑہتے
بعضے پڑہنے والے کسی وقت کی نماز عمداً ترک کر دیتے ہین وقت نکل جاتا ہی بیٹھے رہتے ہین
ایسے لوگ بے شبہہ بموجب احادیث صحیحہ و تحقیق علماء راسخین حکم مین کفار کے ہین جسطرح
ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکھا ہی حدیث متفق علیہ ابن عمر مین مرفوعاً یہ بھی آیا ہی کہ
اسلام کی بنیاد یہی پانچ چیزین ہین ایمان یہ ہی کہ اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے و کتابون
و رسولون پر ایمان لاوے پچھلے دن کو مانے تقدیر کی برائی بھلائی کا یقین کرے یہ چھ چیزین
ہین جنپر ایمان لانے سے مومن ہوتا ہی جس بات پر انمین سے ایمان نہ لاویگا مومن نہوگا
آج کل ایک گروہ نے وجود ملائکہ کا انکار کیا ہی معاد کو روحانی بتایا ہی تقدیر کا انکار کیا ہے
تدبیر پر دارمدار رکھا ہی یہ لوگ ہرگز مومن نہین آسکے سوا حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہ بھی
آیا ہی کہ ایمان کے کچھ اوپر ستر شعبے ہین افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی اور ادنی یہ ہی کہ
ایذا کی چیز راہ سے دور کرے حیا ایک شاخ ہی ایمان کی یعنی جسمین حیا نہین اوسکے ایمان مین
قصور ہی اسوقت مین اکثر مقلدون نے حیا کو جواب صاف دیا ہی احسان یہ ہی کہ جب
خدا کو پوجے یہ سمجھے کہ مین خدا کو دیکھتا ہون مراد اس سے حاضر ہونا دل کا ہی وقت عبادت
کے ورنہ خدا تو ہر دم حاضر ناظر ہی یہ نہ سمجھے تو اتنا تو ضرور ہی خیال کر لے بلکہ یقین جانے
کہ خدا مجھکو دیکھ رہا ہی اس صورت مین بھی کوئی حرکت بے ادبی کی اس سے وقت عبادت کے
صادر نہوگی یہ مرتبہ بعد اسلام و ایمان کے بمنزلہ نتیجے کے ہی صوفیہ صافیہ امت قدس اللہ
سرہم نے اسکو خوب برتا استقرا سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ عالمین و عاملین اس امت مین

دوسری گروہ خاصہ ملت مین ایک جماعۃ اہل حدیث جنکی صورت وسیرت مثل سلف کے
ہی دوسرے صوفیہ جنکا اخلاص عبادت طیبت سریرت سب سے بڑھا ہوا ہی مراد صوفیہ سے
وہ لوگ ہین جو سلف مین تھے جیسے حضرت جنید خواجہ نقشبند قائلین وحدت شہود نہ وہ
لوگ جو گرفتار رسوم بدعت وعقائد فاسدہ ہین مثل قائلین وحدت وجود قرین مین جو بلا
آئی ہے وہ ہاتھ سے انھین کٹ ملّون دنیادار رفقون بدکردار کے آئی ہی اعاذنا اللہ تعالی منہ

بیان اسلام

اسلام یہ ہی کہ مسلمان لوگ اسکے زبان وہاتھ سے سلامت رہین اس زمانہ آخر مین یہ
سلامتی اوٹھہ گئی مقلدون کے زبان وہاتھ سے سخت ایذا مسلمانون کو پہونچتی ہی کتابوں مین
ہجو وذم وسب وشتم کی دہوم دہام ہی افترا کا بانا ہی لکن اپنی مسلمانی مین کچھ فرق نہین
سمجھتے مسلمان کی آبرو کا وہی حکم ہی جو اوسکی جان ومال کا ہی غیبت زنا سے بدتر ہی بڑی
ربا مسلمان کی آبرو ہی مگر بے تکلف یہ مبتدعین اوسکو استعمال کرتے ہین سود کھانیوالے کا
گناہ متعرض عرض مسلم کا گناہ شرعا برابر ہی بلکہ پچھلے کا اگلے سے زیادہ گناہ ہی تصویر کھچوانا
بے شبہ حرام ہی لکن تصور شیخ اوس سے بھی بدتر ہی کیونکہ یہ تو فقط کبیرہ ہی استعمال اسکا
بطریق مذلت نزدیک فقہا کے بھی جائز ہی چنانچہ آج کل کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہی
جسمین تصویر کا لگاؤ نہو طعام لباس مسکن مرکب فرش کرسی چاقو قلم کاغذ چوبدستی وغیرہ
تصور شیخ تو شرک جلی ہی غرضکہ وہ مثل اس جگہ صحیح ہی کہ مسلمانان درگور مسلمانی درکتاب

بیان ایمان

ایمان کامل کا یہ نشان ہی کہ دوستی دشمنی دینا ندینا اللہ ہی کے لیے ہی اسکو ابوداود وترمذی
نے ابی امامہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اہل حق کو جو بغض اہل باطل سے ہی وہ اسی لیے ہی
کہ یہ لوگ کتاب وسنت پر عمل نہین کرتے علما وفقرا کے قول کو سند پکڑتے ہین تو یہ دشمنی
خدا کے لیے ہوئی مبتدعین کو جو بغض اہل حق سے ہی وہ ہوای نفس کے لیے ہی نہ واسطے

خدا کے جو کوئی دشمن ہی خدا کے دوست کا وہ گویا خدا سے لڑائی کرتا ہی آہل علم نے کہا ہی
دنیا مین جو مبتدع ہی وہ منزورہ دشمن ہی اہل حدیث کا عمرو بن عبسہ کی حدیث مین مرفوعا
آیا ہی اسلام کا نشان طیب کلام و اطعام طعام ہی ایمان کا نشان صبر و سماحت ہی اخلاق
اسلاف دیکھو یہ وصف اہل حدیث مین موجود ہی مقلدین مبتدعین مین مفقود ❊

بیان احسان

اس شعبے کا حال و مآل کتاب ریاض المرتاض مین لکھا گیا ہی سنن احسان کو بدعات صوفیہ
زمان سے بخوبی علحدہ کر کے بیان کیا گیا ہی جسکو منظور ہو کہ طریقہ تصوف و سلوک و فقر
کو مطابق سنت صحیحہ کے بجا لائے جسکا نام شرع مین احسان ہی اوسکو چاہیے کہ اول علم حدیث
و قرآن حاصل کرے پھر صوفی و متصوف کا فرق سمجھے پھر بدعت کو سنت سے جدا کرے
جسطرح علم حدیث مین سلسلہ روایت کا مسلسل چلا آتا ہی اسیطرح صوفیہ مین بھی سلسلہ باطن کا
جاری ہی ان دونو کا سلسلہ وار علی وجہ الصواب حاصل کرنا موجب قوت اسلام و صحت
ایمان ہی ایک بزرگ نے کیا خوب فیصلہ کر دیا ہی کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ ہی رسوم
ایشان ہیچ نی ارزد اس فن کی عمدہ کتابین عوارف المعارف التعرف فی التصوف رسالہ
امام قشیری غنیۃ الطالبین وغیرہ ہین معہذا یہ کتابین ہون یا اور کوئی کتاب قاعدہ خذ
ما صفا ودع ما کدر کا نہ چھوڑنا چاہیے علوم امت فنون ملت کو کسی وقت مین ہرگز مجتہدات
علما و مکشوفات اولیا سے کتاب و سنت پر استغنا حاصل نہین ہے

بیان کبائر ذنوب

بڑا گناہ یہ ہی کہ خدا کا کسی کو شریک ٹھہراوے اولاد کو جان سے مارے زنا ہمسایہ
زنا کرے کبائر یہ ہین کہ شرک کرے مان باپ کی نافرمانی کرے کسیکو قتل کرے جھوٹی قسم
کھاوے جھوٹی گواہی دے سات چیزون کو ہلاک کرنے والا فرمایا ہی ایک شرک دوسرا
جادو کرنا تیسرے قتل کرنا اوسکا جسکا جان سے مارنا حرام ہی چوتھے سود کھانا پانچوین

یتیم کا مال کھانا چھٹے معرکہ جہاد سے بھاگنا ساتوین بیاہی بیبیون ایمان والیون غافل مزاجون کو تہمت زنا کی لگانا ـ زنا چوری شراب خواری غارتگری خیانت کرنے کے وقت ایمان انسان سے جدا ہوجاتا ہی پھر توبہ کرنے سے ایمان اوسکا پھرآتا ہی بخاری نے کہا ایسا آدمی پورا مومن نہین ہی اوسکے پاس نور ایمان نہین ہوتا ابن حجر مکی نے کتاب زواجر مین چارسو سے زیادہ کبیرہ گناہ لکھے ہین جنکا خلاصہ دلیل الطالب مین بیان کیا گیا ہی اصل بات یہ ہی کہ آدمی سے اگر زیادہ عبادت نہو سکے فقط فرائض ادا ہون لکن گناہ سے بچتا ہو تو وہ اوس شخص سے بہتر ہی جو باوجود کثرت عبادت کے کبائر مین مبتلا رہتا ہی مثلاً ایک شخص غیبت نہین کرتا گالی نہین بکتا کسی کو نہین ستاتا کسی کا مال نہین چھینتا حق بات مین بھی کسی سے جدل نہین کرتا مگر عبادت اسکی تھوڑی ہی تو یہ شخص اوس مولوی واعظ فقیہ سے بہتر ہی جو راتدن رد اہل حق مین مبتلا ہی غیبت وافترا و دایذا رسانی اسلام مین راتدن اوسکا گذرتا ہی صغائر تو راتدن ہر کسی سے ہوتے ہین نماز روزہ وضو صدقہ خیرات وغیرہ حسنات سے خود بخود دھلتے رہتے ہین صغیرہ پر اصرار کرنا بھی صغیرہ ہی کبائر توبہ سے بخشے جاتے ہین بے توبہ بھی جسکو خدا چاہے معاف کردے مگر حدود توبہ سے معاف نہین ہوتے ہان جس نے ایسا گناہ کیا جسپر حد شرعی واجب ہی مگر وہ حاکم پر ظاہر نہوا مستور رہا تو خدا سے امید ہی کہ وہان بھی اوسکو مستور رکھکر عفو فرما دے رسول نکرے ایسے گناہ کا عفو حق تعالی کی مشیت پہ موقوف ہی

بیان نفاق

منافق کی تین نشانیان ہین گو نماز پڑھے روزہ رکھے دعوی مسلمان ہونے کا کرے ایک یہ کہ جب بات کہے جھوٹ کہے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت کسی کی رکھے خیانت کرے دوسری روایت مین چوتھی بات یہ آئی ہی کہ جب جھگڑے گالی بکے یہ مضمون حدیث متفق علیہ مین بروایت ابو ہریرہ مرفوعاً آیا ہی گالی بکنا فقط اسی کا نام نہین ہی کہ فحش بات کہے ماں بہن کی گالیان کسیکو دے بلکہ جو بات منفعت کے

حق مین کسی عالم دیندار کی زبان سے نکالے یا کوئی حرف خلاف واقع خفت اہل دین کا
کسی رسالے کتاب مین لکھے یہ سب داخل شتم و خوریہی گناہ اوسکا بادی پر ہی جسنے بلا تحقیق
گالی کھائی وہ بری ہی جسنے گالی کے عوض گالی دی وہ معذور ہی جسنے گالی گلوچ کا طریقہ ایجاد
مکابرہ مین نکالا وہ منافق ہی من سن سنۃ سیئۃ کا مصداق ہی بلکہ بخاری نے حذیفہ
سے روایت کیا ہی کہ نفاق عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا آج تو یہی کفر ہی یا ایمان
ہر چند اوس وقت نفاق کامل تھا اوس وقت مین نفاق مثل دبا لکن سچ پوچھو تو آج کل نفاق ایسا ہی
ہی جیسا حذیفہ نے کہا کیا تمنے نہین دیکھا کہ متبعین اسلام و مقلدین مذاہب ذرات مسئلے
مین اپنے مخالف کی تکفیر کرنے لگتے ہین مسئلہ بہی کون جسمین خدا و رسول ایکطرف تمام ساری
دنیا مع ایکطرف افسوس ہی انکے نزدیک متبع سنت کا ایمان کچے تاگے سے بہی کمزور ٹھہرا
انکی بدعت مین دین ٹھہرے کفر و کافری کا فتوی گویا بچون کا کھیل ہی جسکو چاہا انکار محفل
مولد پر کافر بنا دیا جسکو چاہا آمین بالجہر رفع یدین پر مسجد سے نکلوا دیا جسکو چاہا انکار تقلید
شخصے پر اسلام سے خارج کر دیا سبحان اللہ و بحمدہ بہت اچھا اسلام و ایمان ہے ۞

بیان ایمان بالقدر

حدیث شریف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہر شی خدا کی تقدیر سے ہی
یہانتک کہ عاجزی و دانائی اسکو مسلم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہی جب موسی نے
آدم علیہما السلام پر طعنہ کیا کہ تمنے ہمین جنت سے نکالکر زمین پر پھینکا تو آدم نے اونکو برا دیا
یہ کہکے کہ جو بات چالیس برس پہلے میرے پیدا ہونے سے خدا نے مجھپر لکھی تھی اوس پر کیا
او لہنا ہی آدم جیت گئے یہ قصہ مسلم مین مفصل مرفوعاً بروایت ابی ہریرہ آیا ہی مان کے
پیٹ مین فرشتہ چار باتین لکھہ جاتا ہی عمل اجل رزق اور یہ کہ بدبخت ہی یا نیکبخت پھر
اسکے مین روح پھونکتا ہی اعتبار اعمال کا خاتمے پر ہے کوئی عمر بھر برے کام کرتا ہی دوزخ
ایک ہاتھ رہجاتی تھی لکن مرتے وقت ایمان پر مرتا ہی تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے

اسی طرح کوئی عمر بھر اچھے عمل کرتا ہی بہشت با تھہ بھر رہ جاتی ہی مرتے وقت کوئی کام
ایسا کرتا ہی جس سے دوزخی ہوجاتا ہی آیا ہی ایک آدمی کسی بزرگ کے پاس توبہ کرنیکو یا ذہنوں
نے کہا بڑی دیر مین آئے اوسنے کہا موت سے پہلے آیا ہون کچھہ دیر مین نہین آیا جلدی آیا
اون بزرگ نے فرمایا تو نے سچ کہا پھر اوس سے توبہ لی بہشت دوزخ کے لیے پہلے سے لوگ
مقرر ہو چکے ہین پیدا ہونے سے قبل لکھن توفیق خیر کا دنیا مین ہونا دلیل سعادت ہی
بدبختی کے کام کرنا دلیل شقاوت ہی اسلیے عمل کرنا ضرور ہوا ہر آدمی پر حصہ زنا کا لکھا گیا
ہی وہ زنا اوس سے ضرور ہوتا ہی آنکھہ کا زنا دیکھنا کان کا زنا سننا زبان کا زنا بات کرنا
پھر جی کسی بات کو چاہتا ہی شرمگاہ اوسکو سچا کرے یا جھوٹا ہاتھہ کا زنا پکڑنا ہی پانون کا
زنا اوس طرف چلنا ہی قرآن شریف مین فرمایا ہی ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا
وتقوٰیھا قلم سوکھہ گئے لکھہ کر اوس کام کو جو آدمی کریگا اب چاہے خفی ہو یا نہو بنی آدم کے
دل رحمن کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایکدل جسطرح چاہے اوسکو ادہر سے پھیرے
بچا جب پیدا ہوتا ہی اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی پھر مان باپ اوسکو یہودی یا نصرانی
یا مجوسی بنا لیتے ہین اسیطرح بتدریج مقلد بھی کر لیتے ہین کسیکو زیادہ رزق دیتا ہی کسیکو
کم رات کا کام دن سے پہلے دن کا رات سے پہلے اوسکے پاس جاتا ہی وہ نور کے پردے
مین ہی اگر پردہ اوٹھا دے تو انوار اوسکے مونھہ کے خلق کو جلا دین جہانتک نظر پہونچے
کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کسکی ہی پردہ چھوڑا ہی وہ اوسنے کہ اوٹھائی نبنے
اوسکا ہاتھہ بھرا ہوا ہی کوئی چیز رات دن مین اوسکو کم نہین کرتی اوسکے ہاتھہ مین ترازو
ہی اوسکو اوٹھاتا رکھتا ہی خیال کرو جب سے آسمان زمین بنائے کتنا خرچ کیا ہوگا مگر کچھہ
کمی نہین ہوئی سب سے پہلے قلم بنائے کہا لکھہ کہا کیا لکھون فرمایا تقدیر کو اور جو کچھہ پیدا
ہونیوالا ہی جب آدم کو پیدا کیا اونکی پیٹھہ پر ہاتھہ پھیرا ذریت نکالی فرمایا انکو جنت کے
لیے بنایا ہی یہ کام بھی جنت والون کے کرینگے پھر ہاتھہ پھیرا اور ذریت نکالکر فرمایا انکو

دوزخ کے لیے بنایا ہی تو دوزخ والون کے کام کرینگے ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر آئے تو دو ہاتھوں مین کتابین تھیں جو کتاب سیدھے ہاتھ مین تھی اوسکو کہا یہ کتاب
ہی طرف سے رب العالمین کے اسمین جنت والون کے نام مع اونکے باپ و قبیلے کے
لکھے ہیں اب کچھ کم و بیشی نہوگی پھر جو کتاب بائین ہاتھ میں تھی اوسکو فرمایا کہ یہ کتاب ہی
طرف سے پروردگار عالم کے اسمین نام دوزخ والون کے لکھے ہین مع نام اونکے باپ
و قبیلے کے اسمین کچھ کم و بیشی نہوگی پھر اون دونو کتابوں کو ہاتھ سے چھوڑ دیا اور فرمایا
تمھارا رب فارغ ہوا بندون کے دھندے سے فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر اسکو
ترمذی نے مرفوعًا ابن عمرو سے روایت کیا ہی منتر کرنا دو اگر نا کسی چیز سے بچنا یہ سب تقدیر
کے کھیل ہین وہ منتر جائز ہی جو کسی آیت یا حدیث سے ہو معنی اوسکے سمجھ میں آوین جو
ایسی زبان مین ہو کہ معنی اوسکے معلوم نہین یا معلوم ہین مگر اوسمین کوئی کلمہ شرک یا کفر
کا ہی یا نام ہین ملائکہ یا فرعون یا کسی اور مخلوق کے تو وہ جائز نہین صحابہ تقدیر مین گفتگو
کرتے تھے حضرت کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا گویا گال میں انار توڑ دیا ہو فرمایا کیا تمکو یہی
حکم ہوا کیا میں یہی لیکر تمھاری طرف بھیجا گیا ہون اگلے یوں ہی تباہ ہوئے جب اس امر مین
جھگڑنے لگے تمکو قسم ہی کہ کبھی اس امر مین پھر آپسمین جھگڑا کرو فرمایا دو گروہ ہین میری
امت مین جنکا کچھ حصہ اسلام مین نہین ایک مرجیہ دوسرے قدریہ اسکو ترمذی نے ابن عباس
سے روایت کیا ہی اور غریب کہا غریب ایک قسم ہی حدیث صحیح کی مرجیہ وہ ہین جو سب کامونکو
بتقدیر خدا کہتے ہیں آدمی کا کچھ اختیار اونمین نہین بتاتے انکے نزدیک ایمان کے ساتھ
کوئی معصیت نقصان نہین پہونچاتے انکے خیال مین عمل مفہوم ایمان سے خارج ہی مگر
اگلے حنفیہ جیسے قاضی ثناء اللہ مرحوم وغیرہ قائل ہین اعتبار عمل کے ہمراہ ایمان کے
فی الجملہ قدریہ وہ ہین جو تقدیر کا انکار کرتے ہین جیسے بعض یہود و اکثر نصاری اور سائے
دہریہ نیچریہ آج کل باعث الحاد کا بڑا زور ہی بہت جاہل مسلمان بھی تدبیر پر قانع ہین تقدیر

نکے مانع حق نہ بیان ان دونوں کے ہی یعنی انسان نہ مختار مطلق ہی نہ مجبور محض فرمایا
اس امت مین مسخ وخسف ہوگا لکن اوس قوم مین جو تقدیر کے مکذب ہی پھر فرمایا قدریہ
مجوس ہین اس امت کے انکے بیمار کی عبادت نکرے مُردے کے جنازے پر نجاوے
ابن عمر نے کہا قدریہ کے پاس نہ بیٹھو انسے ابتداءً سلام وکلام نکرو مکذب قدر پر لعنت ہی
آئی ہی سارے نصاری ونیچریہ آجکل مذہب قدریہ رکھتے ہین اکثر حنفیہ مرجئہ ہین جب
کسی بندے کے لیے یہ حکم ہوتا ہی کہ فلانی زمین مین مرے اوسکو کوئی حاجت وہان لیجاتی
ہی بچون کے حق مین فرمایا ہی خدا ہی جانے جیتے تو کیا کام کرتے یعنی مومن ہوتے یا
مشرک لکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان اور اونکے بچے بہشت مین ہین مشرک اور
اونکی اولاد دوزخ مین جاوے گی جسنے معاملۂ تقدیر مین کچھہ گفتگو کی ہی اوس سے قیامت کے
دن پوچھہ پانچھہ ہوگی جسنے نہین کی اوس سے سؤال نہوگا آدم علیہ السلام نے عالم ذر مین چالیس
برس اپنی عمر سے داؤد علیہ السلام کو بخشدئے جب جانا کہ انکی عمر ساٹھہ برس کی ہی پھر مرتے
وقت ملک الموت سے کہا ابھی تو میری عمر کے چالیس سال باقی ہین غرضکہ یہ مکر گئے اسلیے
انکی ذریت نے بھی نکر ناسیکھا بھولے سے درخت کھالیا اولاد بھی بھول گئی آپسے خطا ہوئی
ذریت نے بھی خطا کی آوس عالم مین ذریت آدم سے عہد توحید لیا گیا تھا ساتون آسمان ساتون
زمین خود آدم کو گواہ ٹھہرایا تھا لکن دنیا مین آکر منکر ہوگئے الا ما شاء اللہ تعالی پہاڑ تو اپنی
جگہہ سے سرک بھی جاوے لکن آدمی اپنی جبلت وعادت سے نہین پھرتا

ثواب امت اسلام

یہ امت دو طرح کی ہی ایک عرب ایک عجم عرب کے فضائل بہت ہین اونسے محبت رکھنے مین
ترغیب فرمائی ہی قرآن عربی ہی سنت عربی ہی زبان اہل جنت عربی ہی رسول خدا
خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی ہین یہی فضیلت کیا کم ہی جو جامی اسکے کہ مناقب صحابہ
مین عموماً وخصوصاً قبائل عرب خصوص یمن کے مدائح مین بہت اخبار وآثار وارد ہون مراد

عرب سے وہ لوگ ہین جنکا نسب عربی ہی جزیرۂ عرب کے رہنے والے ہین خواہ وہ لوگ جو
عربی زبان بولتے ہین اور وہ عجم جو عرب سے حرمین سے نہین رہا اسی تعریف مین یا
سادات وشیوخ عجم سب عرفی اصل مین انسے زیادہ بہت کم ہو تو لازم ہا باب عجم کی فضیلت
مین ایک تو حدیث ابی ہریرہ وقصہ سلمان فارسی مین نزدیک ترمذی کے ہی لوکان الایمان
عند الثریا لتناوله رجال من الفرس دوسری حدیث یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ذکر
اعاجم کا ہوا و یا لانا بہم او بعضہم اوثق منی بکم او بعضکم اسکو بھی ترمذی نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ان دونو حدیث کا مصداق صحیح تمام اصحاب فارس ہی ائمہ
سائر محدثین بالعموم ہین گو مورد حدیث کا خاص ہوا اسلیئے کہ اعتبار عموم سبب کا نہین
اعتبار عموم لفظ کا ہی جسنے اس حدیث کو کسی شخص خاص پر حمل کیا اوسکی یہ حدیث رد کرتی ہی
اسلیئے کہ اسمین لفظ رجال کا آیا ہی نہ رجل کا کسی روایت مین اگر رجل بھی آیا ہو تو روایت رجال
زیادت ثقہ ہی ایسی زیادت ہمیشہ مقبول ہوتی ہی بخاری ومسلم وترمذی وابو داود وابن ماجہ
ونسائی سب عجمی ہین عجم مین پیدا ہوئے عجم مین رہے عجم مین مرے اسی طرح تمام اہل حدیث
عجم سے اوٹھے ہین تمامت کوفہ مین سب نعمان ہی وہان پیدا ہوئے ایک حدیث مین و
اہل حدیث کی یون تعدیل فرمائی تھی کہ یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ہی
حدیث مین اکی توثیق بھی کی تیسری حدیث مین دعاء سر سری دی اللہ تعالی نے ان سب
دعاؤن وغیرہ کو قبول فرمایا ابن عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ
تمہاری مدت اگلی امتون کی مدت مین اتنی ہی جتنی مدت درمیان نماز عصر کے ہی تا غروب
آفتاب تمہاری مثال اور یہود ونصاری کی مثال ایسی ہی جیسے ایک آدمی نے کچھ مزدور نوکر
کیے اور کہا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کون کام کریگا تو یہود نے کام کیا پھر اوسنے کہا دوپہر سے
تا شام کی نماز عصر کون کام کریگا ایک ایک قیراط پر تو نصاری نے یہ کام کیا پھر کہا کون کام کریگا
عصر سے غروب تک دو دو قیراط پر تم ہو وہ مزدور جو کام کریگا عصر سے تا غروب

شمس ہی ہی کہ تمکو وہ میری مزدوری اپنی تجھ تمہاری تھا ہوست کہ کام تونے زیادہ کیا ہمکو
مزدوری کم پس اللہ تعالی نے فرمایا کچھ تمہارے حق میں نا انصافی ہوئی کہا نہیں فرمایا تو یہ
میرا فضل ہے جسکو چاہوں دوں یعنی تم اسمین بولنے والے کون ہو اس حدیث کو بخاری نے
روایت کیا ہی فرمایا حضرت نے میری محبت میں وہ لوگ ہین جو میرے بعد آوینگے ہر کوئی اونمین
یا ہیگا کہ گھر بار مال دیکر مجھکو دیکھے یہ مسلم مین ہی بروایت ابی ہریرہ یہ محبت سوای اہل حدیث
کے کسی فرقہ اسلام مین پائی نہیں گئی جنکو بمقابلہ رای و قیاس سنت پر عمل کرنے سے عار
ہی اونکا دعوی بابت محبت صاحب سنت کے محض کذب وبی اعتبار ہی جو کوئی جسکو چاہتا ہے
وہ اوسکی مرضی کا کام کرتا ہی اسی سے محبت ثابت ہوتی ہی یہ نہی محبت ہی کہ محبوب کے خلاف
مرضی کام کرے پھر دوستی جتلاوے قرآن مین تو یہ فرمایا ہی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ آج کل جہرے محبوں کا جی بڑا زور شور ہی انکی محبت انعقاد محفل مولد تالیف
غزلیات و قصائد نعت مین منحصر ہی کون محفل ہی جسمین سومنکر نہین کون قصیدہ ہی جسمین ہزارا
کلمۂ کفر نہین لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین معاویہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا حکم خدا پر ضرر نہ پہونچا ویگا
اوسکو جو اوسکی مدد نکریگا اور نہ وہ جو اوسکے خلاف کریگا یہانتک کہ قیامت آوے اور وہ
اسی حال پر ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہی اور ایک معجزہ ہی معجزات جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صدر اول سے لیکر اس صدی تک ہر صدی ہر قطر مین غالبًا ایسا ایک گروہ
پایا گیا ہی جسنے اعدا اسلام کا قافیہ تنگ کیا اشاعت سنت کی بدعت کے مٹانے مین سخت
کوشش فرمائی اہل بدعت نے بہت چاہا کہ اپنے افترا و بہتان سے حکام و ملوک و امرا کو
اغوا کر کے اونکو نقصان پہونچاوین لکن ہمیشہ خدا نے ابتک اونھین کو غالب وظاہر رکھا
الا ان حزب اللہ ہم الغالبون اسکے نظائر علاوہ اقالیم دیگر کے اقلیم ہند مین بھی بہت موجود
ہین سید احمد بریلوی کے زمانے سے ابتک مقلدین و مبتدعین نے کیا کچھ سعی اطفاء نور اسلام

مین نہین کی صدہا رسائل ومسائل رد وتقویۃ الایمان وغیرہ وکتب اہل توحید وسنت مین
قلمہ ڈالے مگر شان الٰہی وصدقہ رسالت پناہی کو دیکھو کہ رات دن گروہ اہل حدیث بڑھتا جاتا ہے
خدا کے فضل وکرم سے مقصد اہل بدعت کا حاصل نہوا اہل حق سے جس مسئلے مین بحث پیش
ہوئی دانت کھٹے کر دئے جو غریب خدا ورسول کا نام لینے والے تھے اونکی تالیف دور
دور پہونچی مقبول عالم ہوئی ترب مجمم کا تعصب کسیقدر دور ہوگیا ہدایت کا شیوع ہونے لگا
توحید کا ڈنکا بجا تقلید شوم کا گھر ویران ہوگیا حتٰے دہری سے کوئی انکار کرے تو خدا منتقم
حقیقی موجود ہی جسطرح اول امت بہتر تھی اسیطرح آخر امت کو بھی بہتر ٹھہرایا ہی بیچ میں
ایک فوج کجروں کا پتا دیا ہی جسکا مصداق سواے مقلدین واصحاب راے کے اور کوئی ڈھونڈہے
نہیں ملتا اسلیے کہ صدر اول مین جو زمانہ صحابہ وتابعین وغیرہم کا تھا اوسمین عمل کتاب وسنت
پر تھا بیچ مین قیاس والے نے اپنی ٹانگ اڑائی پچھلی امت مین جو تبع سنت ہین وہ اوسی
اگلی راہ پر ہین یہ بیچ کے فقرے ادہر ہین نہ ادہر زبردستی دین کے دشمن ہوگئے ہین مگر
کیا ہوا اور کیا ہوگا اللہ ناصر ہی وکان حقا علینا نصر المؤمنین رسول خدا نے فرمایا ہی قریب ہی کہ
آخر اس امت مین ایک قوم ہوگی کہ اونکو برابر اول امت کے اجر ملیگا یہ قوم حکم کریگی نیکی کا
منع کریگی منکر سے لڑیگی اہل فتن سے اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ عن عبد الرحمن
الحضرمی بھلا تبلاؤ تو سوائی اہل حدیث کے کوئی فرقہ بھی مصداق اس حدیث کا ہوسکتا ہے
چار ناچار انکو مقلدین مبتدعین سے لڑنا پڑتا ہی تقلید کا فتنہ سب سے زیادہ ہی اسلیے کہ اسمین
اسلام کی بالکل بربادی وتحریف ہی رسول معصوم کا کلام تو طاق نسیان پر چھوڑا جاوے
امام غیر معصوم کا قول دین ٹھہرے معاویہ کی دوسری حدیث مین مرفوعًا آیا ہی جب شام
والے بگڑ جاوین تو پھر کچھ خیر تمہارے اندر نہین لکن ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا منصور
رہیگا جو اونکی مدد نکریگا وہ اونکو نقصان نہین پہونچا سکتا یہانتک کہ قیامت کی گھڑی
قائم ہو اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہی علی بن المدینی بخاری کے شیخ ہین انھون نے کہا

مراد اس گروہ سے اہل حدیث ہین یہ بزرگوار متصل زمانہ مشہود لہا بالخیر کے تھے سو یہ
شرح یا تفسیر اس حدیث کی اوسوقت مین بیان کی گئی جسکو بارہ سو برس سے زیادہ کا زمانہ گذرا
کسی نے آج کل مین یہ معنی حدیث موصوف کے نہیں کیے ہین کہ اوسکو بیوقوف بی علم
ٹھہرایا جاوے وللہ الحمد

اعتصام بکتاب و سنت

حدیث صحیح مین بروایت جابر نزدیک مسلم کے آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا اما بعد بہت بہتر
بات خدا کی کتاب ہی بہت بہتر خصلت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصلت ہی بہت بدتر
کام وہ ہین جو دین مین نئی نکالے گئے ہین ہر بدعت گمراہی ہی حدیث متفق علیہ مین بروایت
عائشہ وارد ہی جسنے نکالا ہمارے اس کام مین یعنی دین مین ایسی چیز کو جو دین مین سے نہ تھی
تو وہ چیز یا وہ شخص مردود ہی آیمہ حدیث نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی ہر بدعت
کی ضلالت ہونے پر انکار کیا ہی اوسکی تقسیم کا طرف حسنہ سیئہ کے بلکہ تقسیم بدعت کی
ہوا بھی کسی حدیث مین نہین آئی یارون نے اپنے جی سے جسطرح چاہا قسمت کر دیا قسمت
کا لکھا آگے آیا عرباض بن ساریہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہی تم مین جو کوئی بعد میرے جیئے گا
وہ بڑا اختلاف دیکھے گا تمپر واجب ہی کہ میری سنت خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر
چلو اوسی کے ساتھ تمسک کرو اوسکو دانتون سے پکڑو لازم ہی کہ بچو تم نئے نئے کامون سے
اسلیے کہ ہر نیا کام دین مین بدعت ہی ہر بدعت گمراہی ہی اسکو احمد و ابوداؤد و ترمذی
و ابن ماجہ نے روایت کیا ہی یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جسطرح
فرمایا ویسا ہی ہوا بال برابر کا فرق اوسمین نہ پڑا ابن مسعود نے کہا رسول خدا نے ایک خط
کھینچا پھر فرمایا یہ راہ ہی اللہ کی پھر اور کئی خط داہنے بائین طرف کھینچے فرمایا یہ راہین ہین
ہر راہ پر ایک شیطان ہی جو اوسطرف بلاتا ہی پھر یہ آیت پڑھی ھذا صراطي مستقيما
فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله اس حدیث کو احمد و نسائی و دارمی

نے روایت کیا ہی خیال کرو کہ ایک راہ جسکا نام اتباع کتاب و سنت ہی اسی راہ پہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے صحابہ و سلف صالحین تھے باقی سب راہین گمراہ کرنے والی ہین جتنے مذاہب اسلام مین نکلے ہین وہ انھین راہون کے بستے ہین کتاب اللہ ایک ہی رسول اللہ ایک ہین دین اسلام ایک ہی آس دین کے اصول یہی اللہ و رسول و قرآن و حدیث ہین پھر چار مذہب یا پانچ مذہب یا بہتر مذہب کیسے کہان سے آئے اگر یہ چار مذہب علحدہ علحدہ اور یہ چار مصلے ٹھیک ہین تو باقی فرق اسلام نے کیا قصور کیا ہی کہ اونکے مذہب باطل ٹھیک جاتے ہین شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی مین شیخ کامل رحمہ نے ارشاد السائل مین اسیطرح دیگر اہل علم نے اپنے مؤلفات مین تصریح کی ہی کہ یہ چارون مصلے بدعت ہین سنہ ہجری سے سو برس کے بعد آٹھوین صدی ہین یہ مصلے حرمین شریفین مین نکلے پہلے انکا کہین کچھ اتا پتا نہ تھا اب جو اس تفرقہ جماعت سے منع کرتا ہی اوسکو وہی لامذہب گمراہ ٹھیرایا جاتا ہی الحمد للہ شروع کتاب سے یہانتک جو کچھ لکھا گیا یہ سب داخل فتن ہی اسلیے کہ ان فتن کی وجہ سے سارے حقائق اسلام مبدل ہو گئے منکر معروف معروف منکر ٹھیرا الحمد للہ کہ اللہ و رسول ہماری طرف ہین انھون نے پہلے سے ہمین حال ان نئی نئی راہون اور محدثات کا بتا دیا اب کوئی ہزار بار ہمین برا کہے کچھ پروا نہین ہی

گر دوست موافق ست سعدی ۔ سہل ست جفای ہر دو عالم

حدیث مین یہ بھی ہمکو سنا دیا ہی کہ کوئی نبی مجھسے پہلے خدا نے کسی امت مین نہین بھیجا لیکن اوسکی امت مین حواری اور ایسے اصحاب تھے جنھون نے اوس نبی کی سنت کو لیا اوسکے حکم کی پیروی کی پھر بعد اونکے ایسے ناخلف آئے جنھون نے وہ کہا جو نکیا وہ کیا جسکا حکم اونکو نہ تھا جو کوئی ایسون سے لڑا ہاتھ سے وہ ایماندار ہی جسنے زبان سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہی جسنے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہی اس سے سوا رائی کے دانے کے برابر بھی پلہ ایمان نہین یہ حدیث مسلم مین ہی بروایت ابن مسعود ہاتھ سے لڑنا کام ملوک و والیان

ملک کا ہی لیکن اب ایسے حاکم وامیر دنیا مین باقی نہین رہے جب تک سلطنت بغداد قائم تھی یہ طریقہ بھی جاری تھا زبان سے لڑنا کام علما، دین کا ہی الحمد للہ کہ محدثین ملت نے ہر عصر مین خوب ہی قلع وقمع شرک وبدعت کا کیا تقلید کی حرمت اتباع کی فضیلت جیسا حق تھا ثابت کر دی فقہ سنت کو بمقابلۂ فقہ رای وقیاس تدوین کیا اپنا ذمہ خدا ورسول کے نزدیک بری کیا اس مائۃ آخر مین بھی ایک جماعت نے یمن وہند وغیرہ مین جہاد لسانی کما حقہ کیا و للہ الحمد دل سے جہاد کرنا عوام اسلام کا کام ہی جنکو نہ ہاتھ کی طاقت ہی نہ زبان کی قدرت سوا ان قسم کے غربا، اب بھی ہند وغیرہ مین صدہا بلکہ ہزارہا موجود ہین جنکو صورت اہل بدعت کی بُری لگتی ہی تقلید سے نفرت ہی اتباع کا بازار رکھتے ہین جو کوئی ان تینون قسم جہاد سے علحدہ ہی اوسکو ذرہ برابر بھی ایمان نہین وہ ناحق آپکو مومن سمجھتا ہی خصوصاً وہ علما دسوء اہی پرست قیاس دوست جو راتدن اولٹا جہاد زبانی اہل حق سے کرتے ہین اونکے پاس تو کوئی بھی دلیل صحت ایمان کی موجود نہین ہی بلکہ وہ پورے مصداق ہین اون حدیثون کے جو مذمت فقہاء وعلماء مین آئی ہین

فصل احیای سنت مردہ وذم ایجاد بدعت

بلال بن حارث مزنی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے زندہ کی کوئی سنت میری سنتون مین سے جو مر گئے تھے بعد میرے اوسکو اجر ہی مثل اجر اون لوگون کے جنھون نے عمل کیا اوسپر بدون اسکے کہ اونکے ثواب مین کچھ کمی ہو جسنے نکالی کوئی بدعت گمراہی جسے اللہ ورسول پسند نہین کرتے اوسکو گناہ ہی مثل گناہ اون لوگون کے جنھون نے اوسپر عمل کیا نہین کچھ کمی اونکے گناہون مین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اسکو عمرو بن عوف سے روایت کیا ہی عمرو بن عوف نے یہ بھی روایت کیا ہی مرفوعاً دین شروع ہوا غربت کے ساتھ قریب ہی کہ پھر غریب ہو جاوے سو خوشی ہو غریبون کو جو درست وٹھیک کرتے ہین میری سنت کو جو بعد میرے لوگون نے بگاڑ دی ہی آخرجہ

الترمذی یہ بھی انصاف کی ہی کہ زندہ کرنے والے اس سنت مردود کے جیلو غریب فرمایا گیا
یہی اہل حدیث ہین جو عالم سنن ہین نہ اہل رای و قیاس و اجتہاد ہین یہی لوگ غربا ہین کہ
ہمیشہ بدعت کو سنت سے جدا کرکے بتاتے رہتے ہین یا وہ لوگ جو طوما رفقہ مصطلح کے
موافق راتدن فتوی دیا کرتے ہین اونکا بھی سنن ہونا اوسوقت ثابت ہوگا جب وہ یہ
بات ثابت کردینگے کہ رای و قیاس بھی سنت ہی حالانکہ یہ دعوی خلاف تصریح مذہب حنفیہ
ہی کہ انھون نے خود قیاس کو مرتبہ چہارم مین بعد اجماع کے رکھا ہی اصل اول و دوم قرآن
و سنت کو قرار دیا ہی پس قیاس داخل سنت نہوا اگر قیاس لائق اعتبار بھی ٹھہریگا تو اوس
جگہہ جہان سنت موجود نہین ہی سنت کے ہوتے حمایت قیاس کی کرنا پھر آپکو مومن گننا
ایسا ہی ہے جیسے اندہے کو بصیر کہتے ہین یا مجلا ہے کو مومن لاحول ولا قوۃ الا باللہ
حضرت کے وقت مین ایک لاکھہ چوبیس ہزار آدمی ایمان لائے بڑا گروہ عمدہ اسلام کا یہی
لوگ تھے اسلیے فرمایا تم اتباع کرو سواد اعظم کا جو اسنے جدا ہوا وہ جدا ہوکر دوزخ مین گیا
اسکو ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ترمذی کی روایت مین ابن عمر سے
مرفوعا یہ خوشخبری آئی ہی کہ اللہ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نکریگا اللہ کا ہاتھہ ہی جماعت پر مراد
اس جماعت سے اہل سنت ہین یعنی محدثین امت اسلیے کہ سنت حدیث کو کہتے ہین نہ رای
و قیاس و بدعت کو یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا کا کہ باوجود تفرق امت کے بہتر فرقون پر
ایک جماعت امت کی گمراہی سے جدا ہی جسپر خدا کا ہاتھہ ہی دیکھو جو اختلاف مذاہب و اقوال
کتب فروع مین ہی وہ اس جماعت کی کتابون مین نہین جب اہل حدیث موافق حدیث کے
کہتے کرتے ہین تو ساری دنیا مین اس جماعہ مبارکہ سے بڑہکر عدم اختلاف مین کوئی طائفہ
نہین ہاں گنتی کے بعض مسائل ہونگے جنمین محدثین کا باہم کچھہ ذرا سا خلاف ہوگا سو اسکا
سبب بھی یہ ہی کہ کسی نے کسی حدیث کے موافق کہا اوسکو دوسری حدیث نملی کہ وہ بعد
دفع کرنے تعارض اور ابتلاع توفیق یا جمع کے ایک قول کہتا یا کسی نے اسناد پر نظر کی

دوستی رسول میں تساہل کیا سو یہ اختلاف بیسبب کچھہ چیز نہیں متاخرین اہل حدیث
نے جنکو علم کامل حدیث حاصل ہے اون سب مسائل مختلفہ کو فروع مؤتلفہ کردیا
جمع یا تطبیق وغیرہ سے آپسکا خلاف مٹا دیا و للہ الحمد بخلاف کتب فقہ اہل رای کے
کہ ہزاروں کتابیں آجتک بنیں سبکو جمع کرکے دیکھو تو ہزاروں قول ایک سے دوسرا
علیحدہ نظر آئینگے اور یہ اختلاف تو کچھہ بھی نہیں ہی کہ ایک چیز کو مثلا کسی نے واجب کسی نے
جائز کسی نے مستحب کہا ہو اوس اختلاف کو دیکھو جہاں ایک نے ایک چیز کو حلال جائز
دوسرے نے مکروہ یا حرام کہا ہی انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے دوست رکھا میری
سنت کو اوسنے مجھے دوست رکھا جسنے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھہ ہی جنت
مین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا کہ دعوی دوستی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدون دوست رکھنے آپ کے سنت کی جہوٹا دعوی ہی مائلین
رای وقیاس ہرگز دوستدار سنت نہین ہوسکتے بلکہ دشمن سنت ہین یہ ہزار محفل مولود
کرین رسول خدا ان سے راضی نہین محفل مولد خود ایک بدعت منکرہ ہی جسکو اول بعض
مالکیہ نے نکالا تھا پھر شافعیہ اوسپر چلے امام اعظم اور اونکے تلامذہ نے یہ محفل کبھی نہین کی
مگر حنفیہ نے اس جگہہ اپنا مذہب چھوڑکر تقلید مالکیہ یا شافعیہ اختیار کی ہی سماعت موتی مین
بھی بعض محققین حنفیہ نے مذہب شافعیہ کا اختیار کیا ہی معہذا حنفی ہین پھر اگر کسی شخص نے
آمین بالجہر یا رفع یدین مین مطابق مذہب شافعی کے عمل کیا تو اوس بیچارے پر کیون
ملامت ہی وہ بھی باوجود اس عمل کے حنفی رہ سکتا ہی کسی کتاب حنفی مین تعداد مسائل
کی نہین لکھی کہ جب اتنے مسئلو نمین حنفی غیر کے مذہب پر عمل کریگا تو حنفی نرہیگا اسیوجہ سے
یہ بات کتب طبقات حنفیہ وغیرہ مقلدین سے ثابت ہی کہ بہت علما نے ہر عصر وہر قطر مین
تفرد کیا ہی ساتھہ بعض ایسے مسائل کے جو اونکے مذہب مشہور مفتی بہ کے خلاف تھے
لکن اونکو کسی نے زمرۂ حنفیہ وغیرہ سے خارج نہین کیا نہ دوسرے مذہب مین داخل

اسمین جو شخص خالص قرآن وحدیث کا عامل ہے اوسکے مذہب کے سارے مسائل فقہاء اربعہ کے مذاہب مین موجود ہین بلکہ خاص مذہب حنفی مین مگر اسطرح پر کہ کوئی مسئلہ موافق ابویوسف کے ہی تو کوئی موافق امام محمد کوئی مطابق امام صاحب ہی لیکن حنفیہ نے تائید مذہب اور تمسک بقیاس کے لیے غالبا اون مسائل موافقہ حدیث کو اپنے مذہب مین غیر مفتی بہ یا قول مرجوح یا مرجوع عنہ ٹھہرا دیا ہی سنت صحیحہ کو چھوڑ کر افتاء و قضا موافق اقیسہ و آراء جاری رکھا ہی سو اسمین اگر کچھ قصور ہی تو ان مقلدون کا ہی محدثون کا کچھ قصور نہین یہ بھی ایک امر اتفاقی ہی کہ مختارات محدثین دائرۂ مذاہب فقہاء اربعہ سے خارج نہین ہین ورنہ سچی بات یہ ہی کہ اگر وجود ایک حدیث صحیح کا ثابت ہو اور معلوم ہو کہ ساری امت اسلام سے عمل اوس حدیث پر فوت ہوگیا خواہ اونکی عذر پر ہمکو اطلاع ہو یا نہو تو اس شخص کو جسکو یہ حدیث پہونچی ہی عدم عمل امت ہرگز مانع عمل کا اوس حدیث پر نہین ہی اسلیے کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا کلام امت سے نازل نہین ہیگا حدیث مذکور خود ایک حجت صحیحہ ہی مثل قرآن کے کسکا مجال ہے کہ بعد اوسکی صحت کے اوسپے عمل کرنیسے باز رہی یا مانع ہو اگر مانع ہو تو ایمان سے ہاتھ دھو ڈالے یہ منع اوسکا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ کے بالکل خلاف ہی

عمل بسنت نزد فساد امت

ابوہریرہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہی اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے بھی روایت کیا ہی جابر کہتے ہین عمر نزدیک رسول خدا کے آئے کہا ہم یہود سے کچھ حدیثین سنتے ہین جو ہمکو پسند آتی ہین اگر ارشاد ہو تو ہم بعض احادیث اونکے لکھ لیا کرین فرمایا کیا تم حیران ہو جیسے یہود و نصاریٰ حیران ہوئے تمین تو لایا ہون تمہارے پاس شریعت روشن صاف پاک اگر موسیٰ جیتے ہوتے نہ بنتا اونکو مگر اتباع میرا اسکو احمد نے مسند مین بیہقی نے

شعب الایمان مین روایت کیا ہی سبحان اللہ عمر کو احادیث یہود کے لکھنے سننے سے منع کیا جاوے
موسیٰ علیہ السلام سے نبی اولوالعزم کو اپنا متبع بصورت اونکے موجود ہونے کے قرار دیا جاوے
اپنی شریعت کو پاک وصاف کہا جاوے لکن امت کے لوگ خلاف اس ارشاد کے یہ کام کرین
کہ احادیث فلاسفہ واقوال حکماء یونان وغیرہ کو جو اہل کتاب بھی نہین ترجمہ کر کے اپنے کتب
مذہبی مین شامل کرین وقت مناظرہ وتحریر فتاوی کے انھین قواعد کا استعمال فرماوین
کمال مہارت کو ان کفار کے اقوال مین سرمایۂ فضیلت ٹھہراوین بمقابلہ اس جہل کے جسکا
نام حکمت وعلم رکھا ہی علماء قرآن وحدیث کو جاہل سمجھین وہان تو موسیٰ علیہ السلام کو چارہ کار
بجز اتباع کتاب وسنت نہو تا جسطرح عیسیٰ علیہ السلام وقت نزول کے تابع احکام اس
ملت حقہ کے ہونگے یہان یارون نے اتباع سے مونہ پھیر کر تقلید ائمہ فقہا اختیار کی ہی
جو منجملہ افراد اس امت کے تھے اور غیر معصوم تھے مہدی وعیسیٰ کو جو امام تھے معصوم تھے
مقلد امام اعظم کا اپنے کتب دین ومذہب مین لکھدیا ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا + تا آنکہ محققین حنفیہ نے اسپر انکار کیا ہی لکن وہ بھی تو حنفی ہین جو اسکے قائل ہین درمختار
مین راد قول امام پر لعنت کی ہی گو شامی نے اوسکو نمانا حالانکہ دراسات مین بعض حنفیہ
مسائل متعددہ مین یہ لفظ نقل کیا ہی فبطل قول ابی حنیفۃ دیکھیے یہ لعنت کسپر جاتی ہی
حدیث مین آیا ہی لعون اگر مستحق لعنت نہین ہوتا ہی تو وہ لعنت لاعن پر واپس کیجاتی ہی
کالای بد بریش خاوند اسیطرح تکفیر وتضلیل مبتدعین کی اہل حدیث کو دیکھیے کسکے سر
پڑتی ہی جو کوئی کسیکو کافر کہتا ہی اگر اوسمین وہ وصف کفر کا نہین ہوتا ہی تو قائل کافر ہوجاتا ہی
محدثین کے نزدیک تکفیر اہل قبلہ ممنوع ہی مگر مقلدین کے نزدیک ایک سہل بات ہی فقط انکار
تقلید ہی پر کافر ہوجاتا ہی کیونکہ منکر تقلید کا گویا منکر امام ہی امام کی اطاعت کا انکار گویا کفر ہی
گو رسول کی اطاعت کا انکار کفر نہو بلکہ بمقابلہ امام قول نبی ماؤل ہی خدا جانے جبکہ ایسے

[illegible]

مخالفت یہ ہی کہ امام اسلام بھی تو ہر طبقہ از زمین کے امداد ہونگے بلکہ تعجب نہیں کہ بشست جہتہ
و مجدد زمانہ بہ حال سکے بھی وہان موجود ہون اسطرح کی تالیف رد اہل حق مین وہان تک
جاری ہو گیا کہین اگر تفصانی الانص او سلطان السماء کا کبھی سوتع ان صاحبون کے آگے
لگتا تو یہ اوسے ملاقات بھی کر آسکتے اور نئے تالیف اوسکے لکھنؤ و غیرہ مین چہپ کر اکر اور و
حیدر آباد مین شائع کرتے آسمان پر چڑہ کر حارث سے امام صاحب کے سارے علیہم السلام
کو بابت عدم وجوب تقلید امام صاحب قائل کرتے بلکہ اوسے اقرار نامہ اسکا اور اپنا
امامت امام صاحب کا بطور محضر لکھوا کر لے آتے تیک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا سچ ہی کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکریون کا گرگ ہوتا ہی شاذہ و قاصیہ و ناحیہ
کو اوٹھا لیجاتا ہی سو تم ان پگڈنڈیون سے بچو جماعت کو پکڑو روایت اسکی احمد نے معاذ
سے حاصل حدیث مین لفظ جماعت سے مراد جماعت اہل سنت ہوتی ہی اسلیئے کہ یہ سب ایک مین
مجتمع ہین انمین اختلاف نہین یا اتنا کم ہی کہ حکم عدم مین ہی نہ گروہ اہل مذاہب او
کل نفس ودیعتا ہی انمین جہان دیکھو افتراق ہی اجتماع کا پتا نہین حتی کہ دو چار تنکے گھر مین
بھی چار رستے چلے جاتے ہین پھر ہندون کو اسے کیا امید ہو گی جب کوئی بدعت کتنی ہی ایک
سنت مثل اوسکے دنیا سے اوٹھ جاتی ہی بلکہ تا قیامت پہر کر نہین آتی اسوقت مین یہی
حال ہی بڑا بختا۔ ہی وہ آدمی جسنے بدعت کو چھوڑ کر سنت کو پکڑا ہی سب سنی جتنا کہ
جس سنت پر بن جاوے غنیمت ہی اسلیئے کہ یہ وقت نہایت نازک ہی مسلمان گنتی مین تو
بہت ہین مگر سچا ایک بھی نہین الا ما شاء اللہ سارے امم در پئے ازالہ اسلام ہین ایسی
حالت پر ملالت مین اگر دس مین ایک حصہ پر بھی توفیق عمل میسر ہو تو بڑی سعادت
و خوش نصیب ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم ایسے زمانے مین ہو کہ اگر دسوان
حصہ بھی اوس چیز کا تم مین سے کوئی چھوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہی تو ہلاک ہو جاوے پھر ایک
ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی عمل کریگا اوسمین دسوین حصے امر مامور بہ پر تو نجات پاوے گا

رواہ الترمذی اس بشارت پر بشارت کو سنو ہماری بدنصیبی کو دیکھو کہ تقلید کی زنجیر
مین گرفتار ہین قیاس کے دام مین پھنسے ہوئے ہین دس حدیثون مین سے ایک حدیث پر
دس آیتون مین سے ایک آیت پر بھی عمل نہین کرتے اگر بڑی توفیق ہوئی تو ایک دو رسالے
رد حدیث مین لکھدیے محدثین کو گالی گفتہ کرکے چپ کر دیا حوض مناظرے کے جدل کا
بانا لیا روایت کے بدلے رای کا تانا تنا مالک نے موطا مین مالک بن انس سے روایت
کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہے تم مین دو چیز کو چھوڑا ہی تم گمراہ نہوگے جب تک ان دونو کو
پکڑے رہوگے ایک اللہ کی کتاب دوسرے سنت اوسکی رسول کی یہ نہین فرمایا کہ اجماع و قیاس
یا اجتہاد و رای کو چھوڑا ہی ابن عمرو کی روایت مین مرفوعاً یون آیا ہی کہ علم تین ہین ایک
آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ دوسرے سنت قائمہ یعنی ثابت صحیح تیسرے فریضۂ عادلہ یعنی علم
میراث اسکے سوا جو کچھ ہی وہ فضول ہی رواہ ابی داود و ابن ماجۃ علم میراث وہی ہے
جو کتاب و سنت مین وارد ہی علحدہ ذکر اوسکا اسلیے کیا کہ لوگ اوسمین زیادہ تر تساہل کرتے ہین
اس علم پر عمل کرنے کو اکثر امت نے چھوڑ دیا چنانچہ حدیث اسکی مؤید ہی ابن مسعود نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سیکھو علم فرائض کا سکھاؤ اوسے لوگون کو سیکھو
قرآن سکھاؤ لوگون کو اسلیے کہ مین مرنے والا ہون علم بھی جلدی جاتا رہیگا رواہ الدارمی
والدارقطنی اشارۃ نص سے معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کے سیکھنے سکھانے سے علم فرائض کا
سیکھنا سکھانا ہوتا ہی یہ علم جلد مٹ جاویگا غرضکہ اصل علم تعلم کتاب و سنت ہی جس نے
فریضۂ عادلہ کے یہ معنی کیے ہین کہ مراد اوس سے احکام مستنبطہ باجتہاد ہین اور وہ مساوی
قرآن و حدیث ہین وجوب عمل مین اوسنے اس حدیث کی تحریف کی حدیث مین جو لفظ فریضہ
موجود ہی جو بحسب عرف شرع میراث ہی پر بولا جاتا ہی اطلاق فریضہ کا اجتہاد پر احادیث سے
کسی جگہ بمحاورہ زبان شارع پر جاری نہین ہوا نہ لغت عرب مین فریضہ بمعنی اجتہاد یا حکم
مستنبط باجتہاد آیا ہی یارون نے اکثر احادیث و آیات کو اسی طرح بگاڑا ہی اسیوا سطے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشتر سے ان لوگوں کے حال پر اطلاع دیکر فرمایا ہی
لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب
تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ من حدیث
ابی سعید تحریف وتبدیل معنوی پیشہ اہل کتاب کا ہی تقلید احبار و رہبان میں انہیں کا
شیوہ ہی اہل بدعت ان دو نو امر میں انکے خلیفہ برحق و جانشین مطلق ہیں جو لوگ اس تحریف
سے بچتے بچاتے ہیں اونکی مدح فرمائی ابراہیم عذری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ اس علم دین کو ہر خلف کے عادل لوگ
اوٹھاوینگے ہر خلف سے مراد ہر دوسرا طبقہ بعد طبقہ اولی کی ہے سو بحمدہ تعالی ہر قرن میں
جتنے محدثین گذرے ہیں کتب طبقات میں خصوصا تاریخ الاسلام ذہبی میں
نام بنام بقید قرن مذکور ہیں ینفون عنہ تحریف الغالین انکا کام یہ ہی کہ غالین کی تحریف
کو مٹاتے ہیں دین حق سے اوسکو دور کرتے ہیں وانتحال المبطلین یہ مبطل وہی ہیں جنہوں نے
علم حکما و فلاسفہ کو علوم شریعت میں نقل کیا ہی اوسکی بنا پر طرح طرح کے شکوک اس امت میں
پیدا کیے انہیں کا ایک شعبہ فرقہ تقلیدیہ بھی ہی و تاویل الجاہلین کا مصداق انکے دو
گروہ اس ملت کے ہیں ایک جملہ صوفیہ جو اپنے عقائد فاسدہ کو بتاویل فاسد کتاب و سنت سے
ثابت کرتے ہیں دوسرے اہل رای مقلدہ مذاہب جو آیت و حدیث مخالف مذہب امام کو
تاویل کرکے اپنے مذہب کی تائید کرتے ہیں یہانتک کہ بعض نے انہیں سے اس مطلب کے
لیے خلاف جمہور بلکہ خلاف اجماع غالب امت صحیحین و سنن وغیرہ کتب سنت کو ایک ہی
مرتبہ میں رکھ دیا ہی تاکہ مذہب حنفی حدیث سے ثابت ہو جاوے مگر نعوذ باللہ منہ بعض جگہہ
خلاف اس اپنے قاعدہ مقررہ کے صحیحین کو ترجیح دی ہی ہم نہیں سمجھتے کہ یہ کس القضیہ
کس طرح داخل علم و دین ہی کتاب و سنت کا باقی رکھنا قیامت تک اگر واسطے کسی کے
کے سہی ہی اور اسیے کہ ہر ... میں امت اجتہاد و اہتداء ...

قرآن شریف مین فتنے کو بُرا کہا ہی الفتنة اشد من القتل و قولہ ان الذین فتنوا المؤمنین
والمؤمنات اصل معنی فتنے کے لغت میں پرکہنا سونے کا ہی آگ مین کہ کھرا ہی یا کھوٹا
اسی طرح وقت فتنے کے آدمی پرکھا جاتا ہی اگر ایمان پر قائم رہا ابتلا، فتنے سے بچگیا تو کھرا ہے
جو اوسمین پہسکر ایمان کھو بیٹھا تو کھوٹا ہی بچنے سے یہ مراد ہی کہ جہان تک ہو سکے آپکو اوس
سے بچاوے کھوٹنے سے یہ مراد ہی کہ خود فتنہ کھڑا کرے یا دوسرے کے فتنے مین شریک ہو
ایمان رہے یا جائے فتح الباری مین کہا ہی عذاب کو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالیٰ ذوقوا
فتنتکم جس سے عذاب مین پڑے اوسکو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالیٰ الا فی الفتنة سقطوا
آزمایش کو بھی فتنہ بولتے ہین قال تعالیٰ و فتناک فتونا جس سختی رنج مین آدمی پھنسایا جاوے
اوسکو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالیٰ بلونکم بالشر والخیر فتنة و قولہ و ان کادوا لیفتنونک یعنی
لگا ہی کہ تجکو کام سے پھیر کر کسی بلا و سختی مین ڈالدین قرآن مین فرمایا واتقوا فتنة لا
تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة یعنی بچو فتنے سے ایسا نہین ہی کہ خاص ظالمون ہی
کو پہونچے بلکہ بچو گناہ سے جسکا اثر تم سب مین ہو جیسے منکر امر کا اپنے درمیان مین قائم
رکھنا امر معروف مین سستی و مروت کرنا مسلمانون کے جہاد مین فرق ڈالنا بدعتون کا قائم
کرنا جہاد مین کاہلی کرنا قرطبی نے کہا اسمین بہت بڑا ڈر دیا ہی سخت تنبیہ کی ہی بچنے پر
فتنون سے بہرحال اطلاق فتنے کا ہر بلا و آفت دینی و دنیاوی پر ہو سکتا ہی اس زمانے
آخر مین وہ کثرت فتنون کی ہی کہ مومن کو ایمان کا تھامنا مشکل پڑگیا ہی اگر ایک بلا سے
بچا تو دوسری آفت لگی دوسری بلا سے بچگیا تو تیسری مصیبت سے نجات کہان جتنے فتنے
ہین سب دراصل ایک دین سے یہ فتنے ایک ہین باہم کہ زلف یار نے رات + جو دل
پسند کیا خود تو جان قضا کے لیے ہ ہم ہزار جا ہین کہ ایمان بچائین لکن لاکھون بلائین جال
لیے بچھائے گئے ہین کس کس دام سے بھاگین اون جالون کا ذکر نہیں جنکو جنے جال سمجھ
لیا ہی اونسے تو جون تون بچاؤ ہو بھی سکتا ہی اون جالون کو کہو جو ہمرنگ زمین ہین اخ

سبز کی سیر کراتے ہین دنیا کو دین کے لباس مین دکھاتے ہین دوزخ کو بہشت بناتے ہین
بہشت کو دوزخ کا جامہ پہناتے ہین سنی کو بدعتی بدعتی کو دہریا کر دیتے ہین ایسے نقشون کے
بنانے کی کیا صورت ہی آجکل دنیا دجال کی بہشت و نار ہو رہی ہی جو مسلمان کامل ہی وہ
اوس سے کونے کونے چھپا پھرتا ہی جسکا ایمان مکڑی کا گھر ہی وہ مگس کی طرح دوڑ دوڑ کر
اوس بہشت کے مزے جو دراصل نار ہی لوٹتا ہی حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار
بالشہوات دنیا مومن کا قیدخانہ کافر کی بہشت ہی عقائد اسلام مین سخت تزلزل آگیا ہی
کوئی ملائکہ و جن کا انکار کرتا ہی کوئی معاد کا منکر ہی کوئی منکر تقدیر ہی کوئی قائل تدبیر ہے
کوئی زمانے کو قدیم کہتا ہی کوئی آخرت کو معاد روحانی سمجھ بیٹھا ہی طرح طرح کے کذاب اہل
وضلاع دجال نکلے ہین جو دین کے پردے مین سبکو بے دین کرنا چاہتے ہین ہرچند زمان
آدم علیہ السلام سے اسدم تک کوئی زمانہ فتنے سے خالی نرہا اگر رہتا تو امم عالم پر عذاب ظاہر کیون
آتا لکن اس زمانے مین ہر قسم کے فتنے آسمانی و زمینی روز افزون ہین عذاب ظاہری تو
اس امت پر آویگا نہین مگر تباہی آخرت کے لیے بہت سا سامان ہر طرف سے ہر جگہہ طیار
ہی فساق اہل تقوی پر ہنستے ہین اہل بدعت اہل سنت پر طعن کرتے ہین کفار اہل اسلام کو
احمق کہتے ہین مقلد اہل اتباع کے درپے ہین سو طرح کے بہتان باندہ کر نظر عوام وحکام
مین بے اعتبار کرنا چاہتے ہین علما گفتگو مین ہین صوفیہ جستجو مین عوام بچارے مارے مارے
پھرتے ہین چرب زبانون کے دام مین آجاتے ہین اور کیون نہ آوین کہ اسلام کامل تو منافی
طلب دنیا ہی آس طریقے مین جو گبر و ترسا و نیچر و ہنود نے نکالا ہی دنیا بھی کسیقدر ہاتھ
آتی ہی عوام مین تشہیر بھی ہو جاتی ہی اس ٹوٹے پھوٹے ناو کا ناخدا خدا ہی جسکو دیکھو حلاوت
ایمان سے جدا ہی ہزار مین اگر ایک بھی مسلمان پکا کسی جگہہ ہی جو خوف خدا اور وزجر اسے
ڈر کر ایمان اپنا لیے ہوے بیٹھا ہی تو سمجھو کہ اندہے کے ہاتھ بٹیر لگی خلیل خان نے فاختہ ماری
نہین تو شش جہت سے فتنون کی گولہ باری تاریکی اور بار یکی کے بھرمارسے ساری

ہمت ہمارے مسلمانوں کی ہاری باقی ہے

اللہ ہی طبیب ہے مجھ درد مند کا　　عاشق ہوا ہی درد سے درد مند کا

قرب قیامت کا بیان

قرآن شریف میں فرمایا ہی قیامت قریب ہو گئی چاند پھٹ گیا اور راہ دیکھتے ہیں یہ لوگ
کی کہ ناگہاں آجاوے سو اوسکی علامتیں آگئیں تھے کیا خبر ہی شاید قیامت قریب ہی ہو
لوگوں سے حساب اونکا نزدیک آگیا اللہ کا حکم آگیا جلدی کیوں کرتے ہو ان آیتوں سے
نزدیکی قیامت کی معلوم ہوئی تو اقیامت کا تو بہت جگہہ قرآن سی ثابت ہی حدیث میں
آیا ہی تمہاری مدت اگلی امتوں میں عصر سے مغرب تک ہی دوسری حدیث میں یہ لفظ ہی
کہ بقا تمہارا نسبت اونکے عصر سے مغرب تک ہی یہ بھی فرمایا کہ میں اور قیامت ساتھہ
ساتھہ آئے ہیں جیسے یہ دو انگلی یہ سب احادیث صحیحین میں ہیں مستورد نے یون روایت
کیا ہی کہ میں بھیجا گیا ہوں نفس ساعت میں لیکن آگے ہو گیا اوسکے جیسے یہ انگلی اسپر آگے
گئی ہی پھیرا اشارہ فرمایا طرف سبابہ و وسطی کے اخرجہ الترمذي مطلب یہ کہ اب
قیامت آنے کو کچھہ زیادہ مدت باقی نہیں رہی قرآن میں کہا ہیں معاملہ قیامت کا مگر
جیسے پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک یہ بھی فرمایا یہ لوگ تو اوسکو دور دیکھتے
ہیں ہم قریب دیکھہ رہے ہیں سو جب آنا قیامت کا قریب ٹھہرا تو ضرور ہوا کہ اوسکی نشانیاں
کہانیاں بتا دیجاویں تاکہ حجت خدا کی نوع انسان پر تمام ہو جاوے اسلیے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چھوٹی بڑی سب نشانیاں بیان کر دیں لیکن وقت اوسکا نہیں بتایا اسلیے
کہ یہ علم خدا ہی کو ہی سو علامات صغری تو سب کے سب ظاہر ہو چکے دنیا میں پھیل رہی جگہہ
موجود ہیں ایک کی جگہہ ہزار گنی ہوتی جاتی ہیں بڑی علامتوں کا پہلا نکلنا مہدی کا اور اترنا
مسیح کا ہی اسکا وقت بھی معلوم نہیں لیکن جو نشانیاں متصل اس زمانہ ظہور و نزول کے
ہو نیوالے ہیں اونکا لگا تو لگ چلا اس سے یقین ہوتا ہی کہ یہ دو لوگ اب جلد رونق بخش ہوں گے

اس جگہ ہم ذکر فتن مذکورہ کا علحدہ علحدہ لکھتے ہین ؛

فتنۂ بدعت وخلاف سنت

سنت کے معنی لغت مین راہ کے ہین ابن الجوزی نے تلبیس ابلیس مین لکھا ہی کہ اسمین شک نہین کہ اہل نقل واثر جو متبع آثار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآثار صحابہ ہین یہی اہل سنت ہین اسلیے کہ یہ لوگ اوسی راہ پر ہین جسمین کوئی نئی بات نہین نکلی یہ حوادث وبدع بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اونکے اصحاب کے واقع ہوے ہین بدعت وہ کام ہی جو نتھا پھر کلا غالب بدعات مین یہ ہی کہ وہ مصادم سنت ہین موجب کی تراوکے ہین بیشی وکمی کے ساتھ پھر اگر ایسی چیز نکلی ہی جو مخالف شریعت نہین ہی نہ موجب بری برتاوکے ہی تو سلف اوسکو بھی مکروہ جانتے تھے اوس سے نفرت کرتے تھے ہر بدعتی سے بھاگتے تھے گو وہ کام جائز کیون نہوتیہ اسلیے کرتے کہ اصل کار جو اتباع سنت ہی وہ محفوظ رہی شیخین نے جب زید بن ثابت سے کہا قرآن جمع کرو زید نے کہا جو کام رسول خدا نے نہین کیا وہ کام تم دونو کسطرح کرتے ہو سعد بن مالک نے ایک آدمی کو سنا کہتا ہی لبیك یاذا المعارج کہا ہم اسکو نہین کہتے تھے عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص نے ابن مسعود سے کہا کچھ لوگ مسجد مین بعد مغرب کے بیٹھتے ہین اونمین ایک آدمی کہتا ہی تکبیر کہو اسطرح تسبیح کرو اسطرح حمد کرو اسطرح کہا جب وہ یہ کرتے ہون مجھکو خبر دو پھر ابن مسعود آئے اور بیٹھے جب اونکا کہنا سنا کھڑے ہوگئے اور تھے آدمی تیز مزاج کہا مین عبد اللہ بن مسعود ہون قسم ہی خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہین تمنے یہ سیاہ بدعت نکالی ہی تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی علم مین بڑھ گئے عمر بن عتبہ نے کہا لازم کرو اپنے اوپر طریق سنت کو اگر لوگے تم دائین بائین رستے کو گمراہ ہوجاؤگے سخت گمراہ بعض اہل حدیث نے ذوالنون سے حال خطرات ووساوس کا پوچھا کہا مین ان باتون مین گفتگو نہین کرتا کہ یہ محدث ہین مجھسے کوئی بات نماز یا حدیث کی پوچھو انھون نے اپنے بیٹے کو دیکھا لال موزہ پہنے ہوئے کہا

اسکو نکال ڈال کہ یہ لباس شہرت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کبھی نہین پہنا
سیاہ سادے موزے پہنے ہین ابن جوزی کہتے ہین سلف ہر بدعت سے بچتے تھے گو کیسی ہی اوسمین بہتری ہو کیونکہ
محدث ہون اوس چیز کے جو دین مین نہتھے حسن نے کہا قصص بدعت ہین جب بدعت کو تم سمجہا تو گویا
شریعت کو ناقص جانا جب بدعت مضاد ہوئی تو بڑی خرابی ہی اس سے ظاہر ہوا کہ اہل سنت ہی تبع لوگ
ہین بدعتی اوس چیز کی ظاہر کرنیوالے ہین جو تھی اسی لیے اپنی بدعت کے پردہ مین چھپتے ہین ولہذا کلمۃ اہل
السنۃ مذہبھم وکلمتہم ظاہرۃ ومذہبہم متہورۃ والعاقبۃ لہم انتہی آسکے بعد ابن جوزی نے حدیث
لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الناس کو ذکر کر کے کہا ہی کہ مراد اوس سے اہل حدیث ہین جیسا کہ
علی بن المدینی نے کہا پھر اہل بدعت کی تقسیم حدیث سے تہتر فرقون پر ثابت کی پھر کہا ہم جانتے ہین فرقون
واصول فرق کو یہ چھ فرقے ہین حروریہ قدریہ مرجئہ رافضہ جبریہ جہمیہ بعض اہل علم نے کہا ہی اصل بدعت
یہی چھ فرقے ہین ہر فرقے مین بارہ فرقے ہین یہ سب بہتر ہوے پھر ہر فرقے کا انقسام
بارہ فرقون پر نام بنام ذکر کیا پھر کہا کہ سب سے پہلے اشتباہ امر حق مین ابلیس کو ہوا
جس نے نص صحیح سجود سے مونہ پھیرا اپنی اصل پر تفاضل کرنے لگا کہ مین آگ سے پیدا
ہوا ہون یہ مٹی سے پھر مالک پر اعتراض کیا کہ اسکو مجہپر کسطرح بزرگی دیگئی پھر تکبر
کیا اور کہا مین آدم سے بہتر ہون اپنی جان کی تعظیم چاہی تھی اوسپر لعنت وعقاب کے لائق
ٹھہرا اسیطرح ہر آدمی کو چاہیے کہ جب دلمین کوئی بات ٹہانی تو اوس سے نہایت درجہ بچے
شیطان اپنی سونڈ لیے ابن آدم کے لگا رہتا ہی اگر اوسنے خدا کو یاد کیا تو سٹک گیا
نہین تو دل کو لقمہ کر گیا شیطان آدمی سے کہتا ہی کفر کر جب وہ کفر کر لیتا ہی تو کہتا ہی مین تجھسے بری ہون
مین رب العالمین سے ڈرتا ہون اسنے انبیاء کو دھوکہ دینا چاہا اولیاء کو بہکا دیا عالمون کو
گمراہ کر دیا اور کوئی تو کس قطار شمار مین ہی خون کیطرح آدمی کی رگو نمین دوڑتا پھرتا ہی اسلیے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سکہایا گیا ہی معوذات نازل ہوئے اسکے فتنے سے بچنا
بہت مشکل ہی جو بچگیا بازی اوسکے ہاتھ رہی جو خدا کے خالص بندے ہین متبع کتاب

دست اونپر البتہ اس لعین کا زور نہین چلتا جو اس سیدہی راہ سے بہکاوہ گڑہے مین
گرا اسکی تلبیسات اتنی ہین کہ اونکی گنتی نہین ہوسکتی تلبیس کہتے ہین اس باتکو کہ باطل کو
حق کی صورت مین ظاہر کرے تفرقہ ایک جہل ہی جس سے آدمی اعتقاد فاسد کو صحیح ردی کو
جید سمجہہ لیتا ہی سبب اس فرقت کا شبہہ ڈالنا ہی ابلیس کا امر حق مین جس کسی پر جتنا قابو
پاتا ہی اوتنا اوسکو شبہے مین ڈالتا ہی جنکو خدا نے فطنت صحیحہ عقل سلیم علم نافع بخشا ہی اونکو
شبہہ کم ہوتا ہی انسان کا دل ایک قلعہ ہی اس قلعہ کی فصیل ہی فصیل کے دروازے ہین
دروازہ نہین رخنے ہین اس قلعے مین عقل رہتی ہی فرشتے گرداگرد اس قلعے کے پہرا کرتے
ہین ایک طرف اس قلعے کے ربض ہی اوسمین ہوی کا گہر ہی اوسکے گرد شیاطین چکر مارا کرتے
ہین کچہہ روک ٹوک نہین ہمیشہ درمیان اہل حصن اور ان اہل ربض کی لڑائی بھڑائی ہوا کرتی
ہی شیطان لگاتار آس پاس اس قلعے کے پہرتے ہین نگہبانون کی غفلت تاکتے ہین چاہتے
ہین کہ رخنہ باب سے اندر فصیل کے گھس جاوین اسلیئے نگہبان کو چاہیے کہ سب دروازونکو
پہچانے حفاظت جنکا حارس ہی سب سوراخون کو دیکہہ لے تاکہ کسیوقت حراست مین سستی نہو
اسلیے کہ دشمن سست نہین ہی حسن بصری سے کسی نے پوچہا شیطان سوتا بھی ہی کہا اگر سوتا
تو ہمکو کچہہ چین ملتا اس حصن کا اوجالا ذکر ہی چاک ایمان ہی اوسکے اندر ایک شیشہ صیقل
کیا ہوا ہی جسمین سارے گذرنے والون کی صورتین نظر آتی ہین ذرا سا کام شیطان کا اس
ربض مین یہ ہی کہ بہت سا دہوان کرتا ہی جس سے دیوارین حصن کی کالی ہوجاوین آیینے مین
زنگ آجاوے سو فکر سے دہوان دور ہوتا ہی ذکر سے آیینے کو صیقل ہوتی ہی دشمن کے
حملے ہمیشہ ہوا کرتے ہین کبھی اندر قلعے کے گھس جاتا ہی حارس اوسکو روکتا ہی تو نکل بھاگتا ہی
کبھی گھس کر چھپ رہتا ہی کبھی غفلت نگہبان سے وہان ٹھہر رہتا ہی کبھی وہ ہوا جو دہوئین
کو اوڑا لیجاوے نہین چلتے تو دیوارین قلعے کی کالی ہوجاتی ہین شیشے کو زنگ لگ جاتا ہی
پھر جو شیطان کا وہان گذر ہوتا ہی تو معلوم نہین ہوتا کبھی حارس کو اوسکی غفلت کے سبب

ڈالدیتا ہی یا قید کرلیتا ہی یا اپنا مدمقابل بنالیتا ہی خود زبان رہ کر طرح طرح کے حیلے سوانگ بنایا کرتا ہی کبھی شیطان پاس مرد ذکی ہوشیار کے آتا ہی اوسکے ہمراہ تھوڑی کی دلفریبی ہی اوسکا جلوہ دکھا کر دوسرے ہوشمند کو مشغول اوسکے دیکھنے مین کر دیتا ہی جب وے اوسکو دیکھنا شروع کیا اسنے جھٹ اوسکو اسیر کیا سے آج یارو نظر اک جادو سی صورت آئی تو لو یارک تھیں میری جی تماست آئی مہ قوی تر دشمن جہل ہی اوسط درجہ قوت مین تھوڑی ہی ہمت غفلت ہی مگر جب کہ مومن پر پردہ ایمان کی ہی بہمن کا وا و نہین چلتا حسن بن صالح نے کہا شیطان ننانوے دروازے خیر کے آدمی کے لیے کھولتا ہی اس ارادے سے کہ ایک ہی دروازہ شر مین کہین پہنس جاوے اعمش نے کہا ایک آدمی کی باتین جن بہی شیطانون سے ہوتی تھین اوسنے کہا جن کہتے ہیں ہمپر کوئی چیز زیادہ تر سخت تحص متبع سنت سے نہین رہے اصحاب اہوا انکے ساتھ تو ہم ہمیشہ لعب و لہو کیا کرتے ہین بعض اہل علم نے کہا ہے دنیا مین حربہ عتق ہی اوسکو اہل حدیث سے بغض ہو

ذکر فتنۂ عقائد و دیانات خلق

ایک آدمی کا نام سوفسطا تھا فرقہ سوفسطائیہ اوسیکی طرف منسوب ہی انکو شیطان نے یہ سمجھا دیا کہ اشیا کے لیے کوئی حقیقت نہیں اسکا جواب علما سنت نے یہ دیا کہ تمہارے اس قول کی بھی کچھہ حقیقت ہی یا نہین اگر نہین ہی تو یہ دعوی تمہارا ٹھیک نہ ہوا جسکی حقیقت نہین اوسکا ادعا کیا اور اگر ہے تو تمنے اپنا مذہب خود چھوڑ دیا ٭ ٭

ذکر فرقہ دہریہ

اس قوم کو شیطان نے یہ سمجھا دیا کہ نہ کوئی معبود ہی نہ کوئی صانع یہ سب اشیا بلا مکون آپ انھون نے صانع کو حس سے نہین پایا عقل کو اوسکے پہچاننے مین صرف نہین کیا نقل کو نہیں مانا وجود اللہ کا انکار کر بیٹھے ورنہ کسی عقلمند کے نزدیک وجود صانع مین کچھہ اشکال نہین اگر کسی آدمی کا ایک دشت مین گذر ہو جہان بنیاد کا نام نہین پھر دوبارہ وہان دیوار

در کو دیکھے تو ضرور جان لیگا کہ کسی بانی نے اسکو بنایا ہے پھر بھلا یہ فرش بچھا ہوا یہ چھت اونچی یہ بنائیں عجیب یہ قوانین جو قاعدۂ حکمت پر جاری ہین کیا صانع کے وجود پر دلالت نکرینگے ایک گنوار نے کیا اچھی بات کہی ہے البعرۃ تدل علی البعیر و اثر المشی یدل علی مر العبیر فہیکل علوی بہذہ اللطافۃ و مرکز سفلی بہذہ الکثافۃ اما یدلان علی اللطیف الخبیر ان سب صنائع بدائع کو جانے دو آدمی اپنے نفس مین اگر غور کرے تو یہی غور کافی ہے کہ اس جسم مین کیا کیا حکمتین رکھی گئی ہین اسکی مثال واضح تلبیس ابلیس مین ابن جوزی نے خوب لکھی ہے حظیرۃ القدس مین دوسری مثال بیان کی گئی ہے وفی انفسکم افلا تبصرون یہ سب چیزین بآواز بلند کہہ رہی ہین انی اللہ شک جسکے لیے کیفیت و ماہیت نہو اوسکے حق مین یہ کہنا کیف ہو و ما ہو محض جہل ہے سورۂ اخلاص واسطے دریافت وصف صانع کے کافی ہے صفات جو کتاب و سنت مین آئے ہین جنکی تفسیر کتاب الجوائز والصلات مین مبین ہے ایمان درست کرنے کو وافی و شافی ہین آسکے قسم کا نام دہریہ کا نتیجہ یہ ہے انکو جسطرح وجود صانع اور ملائکہ اور نبوت اور معجزات و ایام اللہ کا انکار ہے اسیطرح معاد جسمانی کا بھی انکار ہے عالم کو حادث نہین کہتے قدیم جانتے ہین وما یہلکنا الا الدہر حالانکہ حدوث عالم کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ عالم کبھی حوادث سے خالی نہین کون و فساد کا ہمیشہ عمل رہتا ہے سو جب تک حوادث جدا نہون وہ حادث نہوگا تو پھر کیا ہوگا اس حادث کے لیے کوئی سبب چاہیے وہ سبب خالق سبحانہ ہے وللہ الحمد

ذکر طبائعیین

شیطان نے جب دیکھا کہ انکار صانع مین تھوڑے سے آدمی اوسکے موافق ہین اسلیے کہ عقلا اتفاق ہین اس امر پر کہ مصنوع کے لیے صانع کا ہونا ضرور ہے تو ایک قوم کے گلے یہ اوتارا کہ یہ سب مخلوقات فعل طبیعت ہے جو چیز پیدا ہوتی ہے انھین چار طبائع سے ملکر بنتی ہے سو یہی طبیعت فاعل ٹھہرے یہ کا ٹھہ سکے آلو اتنا نسمجھے کہ اجتماع طبائع تو خود دلیل ہے وجود صانع پر مشتمل

طبیعت پر اس لیے کہ طبائع کچھ نہین کر سکتے جب تک مجتمع نہون اور یہ خلاف انکی طبیعت کے ہی اسلیے کہ ہر طبع مقتضی ہی ہرب و فرقت کی طرح دیگر ہست پس ضروری ہی کہ سوا ان طبائع کا کوئی اور ہی ہو جسکے سامنے یہ سب طبائع مقہور ہین وہ ہمین مگر واحد احد فرد صمد جل اسمہ

ذکر ثنویہ

انھون نے کہا صانع عالم دو ہین ایک فاعل خیر ایک فاعل شر اول نور ہی دوسرا ظلمت یہ دونو قدیم ہین نور کا جوہر روشن صاف ستھرا پاک خوشبودار خوش صورت کریم حکیم نفاع ہی خیر و لذت و سرور و صلاح سب اسی سے ہی ظلمت کا جوہر برعکس اسکے ہی انکے مذہب سخیفہ کا جواب علما اسلام نے خوب خوب دیا ہی یہ کتاب کچھ علم کلام و مناظرہ کی کتاب نہین ہی کہ وہ سب سوال و جواب اسجگہ لکھے جاوین مقصود فقط اشارہ ہی طرف تاثیر ابلیس کے ساتھ ہر فرقے کے ہمین تو یہی آیت کافی وافی شافی ہی کہ لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا اس دلیل کو اقناعی کہنا جہل ہی یا کفر ✤

ذکر فلاسفہ

انپر شیطان نے یون قابو پایا کہ انھون نے اپنے آرا و عقول پر ناز کیا اور موافق اپنے اوہام و ظنون کے تکلم کیا انبیا کیطرف التفات نہ کیا انمین کوئی دہری ہی ارسطو اور اوسکے یارون نے یہ گپ لگائی کہ زمین ایک کوکب ہی اندر اس فلک کے اسیطرح ہر کوکب مین جہان کے جہان ہین جیسے اس زمین مین اور نہرین اور درخت بھی ہین صانع کا انکار کیا سال ماضی گذشتہ مین جب کلکتہ جانے کا اتفاق ہوا تھا تو ایک مجلس مین ایک صاحب نے ہر شکل دلوں کے نقشے چاند کے دکھلانے بیان کیا کہ اس چاند مین بھی پہلے آبادی تھی اب تک وہ گھر باقی ہین ستر کہین ہی مین نہرین موجود ہین گو اب وہ آبادی ویران ہو گئی ہی ہند کے بعض جہلا نے دعوی کیا زمین کے سات طبقے ہین ہر طبقے مین یہی رنگ روپ ہی جو

اس طبقے مین سے عہدی بلث سفیہا فمتی صرت فقہا بعض فلاسفہ نے ایک علت
قدیم ثابت کی ہی قدم عالم کے قائل ہوئے ہین کہتے ہین اللہ کے ساتھ یہ عالم ہمیشہ رہیگا جسطرح
معلول علت سے جدا نہین ہوتا بلا سے یہی کہا ہوتا کہ یہ عالم حادث ہی بارادۂ قدیم جسوقت
اوس آرادے نے اقتضا اس عالم کی وجود کا کیا وہ اوسوقت مین موجود ہوا جالینوس نے
کہا سو یہ اگر ایسا ہوتا کہ منعدم ہوسکتا تو ضرور اوسمین ڈبلاپن اس مدت دراز مین ظاہر ہوتا
یہ نسمجھا کہ بعضی چیز ناگہان بگڑ جاتی ہی اوسمین ذبول نہین ہوتا ایک قوم نے کہا کہ ہمنے
عالم کو دیکھا اسمین اجتماع افتراق حرکت سکون کو پایا اس سے جانا کہ یہ حادث ہی حادث کے
لیے محدث کا ہونا ضرور ہی پھر ہمنے دیکھا کہ ایک آدمی پانی مین گر جاتا ہی اوسکو تیرنا نہین آتا
وہ صانع کی دہائی دیتا ہی مگر صانع اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا یا آگ مین گر جاتا ہی چلاتا ہی
اوسکو صانع نہین بچاتا اس سے ہمنے جانا کہ صانع معدوم ہی پھر اس قوم مین تین فرقے
ہوگئے جو منکر صانع ہین یہ احمق اتنا نسمجھے کہ کشتی نوح کو کسنے طوفان سے بچایا ابراہیم
علیہ السلام کو آگ سے کسنے نجات دی آخر یہ دونو واقعے تو اسی دنیا مین ظاہر ظہور رکھکر کھلا
ہزارون کے سامنے ہوئے ہین کچھہ خواب وخیال کی کہانی نہین ہی اکثر فلاسفہ نے
کہا ہی کہ اللہ اپنی جان کو تو جانتا ہی اور کچھ نہین جانتا حالانکہ یہ بات بخوبی ثابت ہی کہ مخلوق
کو اپنی جان کا بھی علم ہی خالق کا بھی علم ہی اس سے مرتبہ مخلوق کا خالق سے زیادہ ٹھہرا
ابو علی بن سینا نے کہا خدا کو علم اشیاء کلیہ کا ہی جزئیات کا علم نہین اس مذہب کو معتزلہ نے
ابن سینا سے حاصل کیا ہی الحمد للہ کہ اہل سنت نے اللہ پاک سے جہل ونقص کو دور کیا
اس قول پر ایمان لائے الا یعلم من خلق ویعلم ما فی البر والبحر ابن الجوزی نے کہا فلاسفہ
نے انکار کیا بعث اجساد ورد ارواح کا طرف ابدان کے اور وجود جنت ونار کا اور یہ زعم
کیا کہ یہ امثلہ عوام کے لیے بیان کیے گئے ہین نفس بعد موت کے ہمیشہ باقی رہتا ہی لذت
مین اور یہ نفس کامل ہے یا الم مین اور یہ نفس متلوث ہی کبھی مراتب الم کے بحسب مقادیر ناس

متفاوت ہوتے ہین کبھی بعض نفس سے الم محو ہو جاتا ہی یہ مذہب بعینہٖ فی الحال نیچریون کا ہے ہان وجود نفس کا بعد موت کے مسلمان بھی انکار نہین کرتے اسی لیے عود نفس کرا ماً کاتبین کہتے ہین نعیم وشقاوت کے قائل ہین لیکن حشر اجساد سے کوئی مانع نہین لذات جسمانیہ بہشت و نار کا ذکر شریعت اسلام مین آیا ہی اسلیے اہل اسلام اوسکے قائل ہین جو اعادۂ نفس بعد موت کر سکتا ہی اوسپر اعادۂ جسد کیا دشوار رہی رہی یہ بات کہ تمثّل حقائق کو بجای اشیا قائم کیا یہ محض تمہارا تحکم ہی اسپر کوئی دلیل نہین ہی ابن جوزی نے کہا شیطان نے اس گروہ مین دخل کیا تو تیز ذکاوت و فطنت کے دروازے سے سقراط بقراط افلاطون ارسطو جالینوس علوم ہندسہ و فنون منطقیہ و طبعیہ کے عالم تھے لیکن جب آیات مین بولے تو آپ بیخبر اور ناواقف ہوگئے یہ لوگ منکر صانع و دافع شرائع تھے اعتقاد انکا یہ تھا کہ حدود شرع کو بہ نیت عبث اسلام کی رسّی اپنے گلے سے اتار پھینکا اللہ انکے حال پر رحم کرے یہ وہ لوگ ہین کہ اللہ الی یہود و نصاری نسبت انکے معتقدون زیادہ اس لیے کہ متمسک ہین ساتھ شرائع کے جنپر معجزات دال ہین انسے زیادہ اہل بدعت ہین اسیلیے کہ اونکو دعوی نظر کا اولہ مین ہے انکا ستمد سوای کفر کے اور کچھ نہین انبیا تو حکیم بھی تھے حکیمون سے زیادہ علم رکھتے تھے ثبت امراست کے متفلسفہ کو دیکھا سوای تحیر کے اور کچھ اونکو اس تفلسف سے حاصل نہین ہوا نہ تو وہ مقتضای فلسفت پر عمل کرتے ہین نہ مقتضای اسلام پر کہ دونون سے گئے پانڈے نہ حلوا ملا نہ مانڈے انمین ایسی بھی ایک جماعت دیکھی جو نماز روزہ کرتے ہین لیکن خالق و نبوت سے منہ پھیرے ہوے ہیں بعث اجساد مین کلام کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے نبی سے کہا انا لانشاہم الامن یوافق العلاث وکان یقول فی ذلك اشعارا کثیرۃ جو کہ فلاسفہ ہمارے شریعت کے زمانے سے کسیقدر قریب تھے اسیطرح رہبان بعض اہل ملت اسلام نے فلاسفہ کے ذہن کو ابعث نے رہبان کا پاتھ تھاما چنانچہ بہت سے احمق اعتقاد مین فلسفی ہوگئے رہ مین رہبان بن گئے

ذکر اہل ہیاکل

یہ ایک قوم ہی جسکا مقولہ یہ ہی کہ ہر روح علوی کا ایک جرم سماوی ہی جو اوسکی ہیکل ہے
اور روح کو نسبت اوس جرم سے ایسی ہی جیسے ہماری ارواح کو ہماری ابدان سے نسبت ہے
انھین ہیاکل مین سے یہ سیارات و ثوابت ہین، روح کی طرف ہمکو کوئی راہ نہین اس لیے
عبادت و قربان ہیکل کرتے ہین بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ ہر ہیکل سماوی کے لیے ایک شخص سفلی
ہمصورت و ہمجوہر اوسکا ہوتا ہی اسلیے انھون نے مورتین مورتین بنائین اونکے گھر ٹھہرائے
بعض نے سبع سیارہ کو مدبر اس عالم کا ٹھہرایا ہی اونکی صورت کے بت بنائے ہین مشتری کے لیے
ایک لڑکی لیکر خدام اصنام کو حوالہ کرتے ہین جو اونکے وطن مین رہتے تھے مریخ کے لیے ایک بوڑھا
مرد سرخ سفید لیکر تیل کے حوض مین کھڑا کرتے ہین شمس کے لیے ادمی مریخ کے جاریہ کو لیکر گرد
آفتاب کے پھرتے ہین زہرہ پر ایک بڑھیا نکمی چڑھاتے ہین عطارد کے نذر مین ایک جوان
گندم گون کاتب ادیب تجویز ہوتا ہی چاند کے لیے ایک بڑے موٹہ کا آدمی تجویز کرتے ہین جو
جو الفاظ دعا وقت اس نذر کے کہتے ہین جو انجام ان نذور کا ہوتا ہی اوسکو ابن جوزی نے تلبیس
ابلیس مین مفصل لکھا ہے

ذکر بت پرستان و عابدان اصنام

سب سے پہلے بت پرستی یون نکلی کہ جب آدم مرے اولاد شیث نے اونکو پہاڑ کے ایک گڑھے مین
رکھا یہ پہاڑ وہی ہی جسپر اونکا ہبوط زمین ہند مین ہوا تھا اس پہاڑ کا نام نوذ ہی سارے پہاڑون
سے زیادہ سرسبز تھا یہ لوگ وہان آتے اونکی تعظیم کرتے ایک آدمی نے اولاد قابیل سے یہ کہا
کہ اولاد شیث کے لیے تو ایک دوار ہی جسکے گرد پھرتے ہین اوسکی بڑی آؤبھگت کرتے ہین
تمھارے پاس خاک بھی نہین اسلیے اوس نے بت تراشا اوسکی پوجا ہونے لگی ود سواع یغوث
یعوق نسر نیک لوگ تھے ایک ہی مہینے مین سب مرگئے سب مرگئے کنبے والون نے بہت رنج
کیا ایک شخص نے اولاد قابیل سے کہا کہو تو پانچ مورتین اونکی سی تمھارے لیے بنا دون اتنی بات
ہی کہ جان اونمین نہین ڈال سکتا ہون پھر پانچ بت اونکی صورت کے بنا کے کھڑے کر دیے آدمی

اپنے بھائی چچا وغیرہ کے پاس آتا اوسکی تعظیم کرتا اوسکے آس پاس روتا یہانتک کہ وہ
قرن گذر گیا دوسرا قرن آیا اس قرن والون نے اور بھی زیادہ اوسکی تعظیم کی تیسرے قرن
والون نے کہا ہمارے اگلون نے انکی تعظیم اسی لیے کی ہی کہ وہ انکی شفاعت کے امیدوار
نزدیک خدا کے تھے پھر خوب انکو پوجا بڑی تعظیم کی کفر مین سخت تر ہو گئی اللہ نے ادریس
علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا قوم نے انکو جھٹلایا اللہ نے انکو اوٹھا لیا قوم کا کفر بڑھتا گیا
یہانتک کہ زمانہ نوح علیہ السلام کا آیا خدا نے اونکو نبی کیا وہ اوسوقت چارسو اسی برس کے
تھے ایکسو بیس برس تک اونھون نے دعوت الی اللہ کی کسی نے نمانا نہ سنا آخر اونکو حکم ہوا
کہ ناؤ بناؤ جب بنا کر اوسپر سوار ہوے چھ سو برس کے تھے ڈوبنے والے ڈوب گئے تین سو
پچاس برس تک بعد طوفان کے زندہ رہے آدم اور انکے بیچ مین دو ہزار دو برس گذرے تھے
پانی نے بتون کو ایک زمین سے بہا کر دوسری زمین پر پہونچا دیا کچھ بت جدہ مین اوڑ اسکے
جب پانی سوکھا ہوا چلی بت مٹی مین دب گئے عمرو بن لحی ایک کاہن تھا جن سے میل رکھتا تھا
جن نے اوس سے کہا جدے مین بت ہین اونکو تہامہ لیجا عرب لوگون سے اوسکی پوجا کروا
اوسنے ایسا ہی کیا اتفاقاً سخت بیمار ہو گیا کسی نے کہا بلقا رشام مین ایک چشمہ ہی وہان جاؤ
تو اچھے ہو جاؤ گے وہ گیا اچھا ہو گیا اوسنے دیکھا وہان کے لوگ بت پوجتے ہین پوچھا یہ کیا ہی
کہا ہم انسے پانی مانگتے ہین دشمن پر مدد چاہتے ہین کہا ایک ہمکو بھی دو جب دیا تو اوسکو لیکر
مکے آیا کعبے کے گرد کھڑا کیا پھر عرب نے اور بت بنا لئے یہ اون سب مین مقدم تھے مناۃ ہذیل
وخزاعہ کا بت تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بھیجکر سال فتح مین اوسکو ڈھا دیا لات
طائف مین تھا ایک مربع پتھر اوسکے پوجاری ثقیف تھی اوسپر ایک گھر بنا یا تھا سارے عرب
و قریش ان بتون کی تعظیم کرتے اونپر اپنے نام رکھتے زید لات تیم لات آج جہان مسجد طائف
کا منارہ ہی یہان وہ بت تھا جب ثقیف مسلمان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مغیرہ بن شعبہ کو بھیجکر اوس بتخانے کو ڈھا دیا آگ سے جلا دیا پھر لات کو ظالم بن سعد جو نخلہ شامی

مین رہتا تھا لے بھاگا اوسپر گھر بنایا لات سے آواز سنتے تھے مسلمانون نے مناۃ کی ایک نانی
لات پر لات ماری عزّی ایک شیطانی تھی تین درختون پر آتی بعد فتح مکے کے حضرت نے خالد
بن الولید کو بھیجکر اون درختون کو کٹوا ڈالا جب تیسرا درخت کاٹا اوسکے نیچے ایک جنیہ دیکھی
پریشان موی کندے پر ہاتھ رکھی ہوئے دانت نکالے ہوے خالد نے کہا کفرانک لا سبحانک
انی رایت الله قد اهانک پھر ایک ہاتھ ایسا مارا کہ سر اوسکا اوڑا دیا جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خبر ہوئی فرمایا تلک العزی ولا عزی بعدھا للعرب الحمد للہ کہ خدا نے اس عزی
کی عزت مٹا دی خوب ہی ذلیل کیا انکے سوا اور بہت بت قریش میں تھے اندر و باہر کعبے کے
سب مین بڑا ہبل تھا آدمی کی صورت سید ہا ہاتھ ٹوٹا ہوا اوسکی جگہ سونے کا ہاتھ لگا دیا تھا
یہ کعبے کے اندر تھا خزیمہ بن مدرکہ نے سب سے پہلے اوسکو وہان کہڑا کیا تھا ابن جوزی نے بہت سے
بتون اور بت پرستون کا نام بنام ذکر کیا ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ پتھر ہی کا پوجنے کا نام بت
پرستی ہی حالانکہ جسکے دلمین غیر خدا کی تعظیم ہی خلاف شریعت سلام وہ بھی اصل بت پرست
ہی اکثر مولوی لوگ بھی معنی توحید کے نہین سمجھے جب تو افعال شرکیہ کو جائز بتاتے ہین طرح
طرح کی باتین بناتے ہین بچارے عوام کیا کرین خلل توحید سے ایک جہان مشرک ہو گیا قصور
علم سنت سے ایک عالم بدعتی بنگیا دین خالص ایک کتاب ہی اوسمین کلمہ طیبہ کے معنی خوب
لکھے گئے ہین ہان جو آدمی قرآن و حدیث کے معنی سمجھتا ہی اپنی رای و ہوا و قیاس کو اوسمین
دخل نہین دیتا وہ البتہ شرک سے بچ سکتا ہی ورنہ یہ شرک وہ بری بلا ہی کہ توحید کے پردے مین
اسنے بہت لوگون کی راہ ماری ہی چونٹی کی چال سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہی اسیطرح بدعت ایک
بڑی آفت ہی جس نے سنت کے دہوکے مین ایک جہان کو گمراہ کر کہا ہی الا لله الدین الخالص
سوا اوس راہ کے جسپر رسول خدا اور اونکے اصحاب تھے کوئی راہ نجات کی نہین جو برخلاف
اوس طریقے کے ہی وہ لاکھہ دفعہ آپکو مسلمان کہے یا ہزارون لوگ اوسکو مسلمان سمجھین در اصل
وہ اسلام سے بہت دور ہی خلف کی راہ سلف کے شرع سے اتنی دور ہی جتنی دور زمین سے

آسمان ہی افسوس یہ ہی کہ جسکے سامنے سچی بات کہو وہ خفا ہوتا ہی بلکہ جان کا دشمن آبرو کا
خواہان بنجاتا ہی اب وہ زمانہ آیا ہی جسمین بجز سکوت اور لزوم میت سکے مجال امر بمعروف
ونہی عن المنکر باقی نہین رہا صدہا برس سے شرک و بدعت نے ایسا رواج پایا ہی کہ لوگ اوسکو
اسلام سمجھتے ہین سنن اسلام کو منکر و بدعت جانتے ہین سچ ہی ع ہر کفر کہ کہنہ شد مسلمانی شد

ذکر آتش پرستان

شیطان نے انکے کان مین یہ پھونکا ہی کہ آگ ایک ایسا جوہر روشن ہی جسکے بغیر کام جہان کا نہین
چلتا سورج اسی کی شکل ہے اسلیے دو لوگ عبادت مین پہسایا آبن جریر طبری نے کہا ہی جب
قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اپنی باپ آدم سے بھاگ کر یمن کیطرف آیا تو ابلیس نے اوس سے
ملاقات کرکے کہا ہابیل کی نذر قبول ہوئی اوسکو آگ آکر کھا گئی اسلیے کہ وہ خادم نار تھا عابد
آتش تم آگ کو رکھو کہ تمھارے اور تمھاری اولاد کے کام آوے قابیل نے ایک آتشخانہ بنایا سب
سے پہلے آگ کو اسی نے پوجا جاحظ نے کہا ہی جب زردشت آیا اوسنے کہا کوہ سیلان مین پیغمبر ہو
اوتری ہی آوس نواحی بارود کے لوگون کو جو سوا بردے کے کچھ نجانتے تھے اپنی طرف بولا
وعیدکو دوچند کیا یہ کہا میں انہین پہاڑوالون کیطرف بھیجا گیا ہون اپنے یارون کے لیے
دہونا پیشاب سے صحبت کرنا اون سے تعلیم کرنا آگ کی دین ٹھہرایا کہا اللہ اکیلا تھا جب تنہائی
لمبی ہوئی تو فکر کی اوس سے ابلیس پیدا ہوا جب سامنے آیا چاہا کہ اوسکو قتل کرے اوس نے
نہ مانا جب دیکھا کہ نہین مانتا تو ایک مدت کے لیے اوسکو چھوڑ دیا آگ کے بہت سے گھر بنائے
گئے سب سے پہلے افریدون نے طرطوس مین بنایا پھر بخارا مین پھر بہمن نے سجستان مین لہو تیار
نے بخارا کیطرف زردشت نے جو آگ رکھی تھی اوسکو یہ زعم تھا کہ یہ آگ آسمان سے اوتری
پھر کسی نے انہین چاند کو پوجا کسی نے تارون کو کسی نے افلاک کو کسی نے بتون کو ایک تھا
کوہ اصفہان کی چوٹی پر تھا اوسمین بہت بت تھے جب بشتاسف مجوسی ہو گیا اوس نے
بتخانے کو آتشخانہ کر دیا دوسرا تیسرا گھر آگ کا زمین ہند مین تھا چوتھا بلخ مین اوسکو نوشہر

نے بنایا تھا جب اسلام آیا اہل بلخ نے اوسکو ویران کر دیا پانچوان گھر صنعا مین تھا جسکو منہاک نے طیار کیا تھا زہرہ کے نام پر اوسکو حضرت عثمان بن عفان نے ویران کر دیا چھٹا گھر قابوس پادشاہ نے سورج کے نام پر فرغانہ مین بنایا تھا اوسکو معتصم باللہ نے برباد کر دیا ساتوین گھر چین مین تھا او نہی نے اوا ہی شریعت ہند کا واضع ایک شخص برہمن نام تہا اوسنے بت بنائے سب سے بڑا گھر ان بتون کا ملتان نام شہر مین تھا جو ملک سندھ مین ہے ہی اس بت کلان کو صورت ہیولاے اکبر پر بنایا تھا زمانہ حجاج مین جب یہ شہر فتح ہوا اوس بت کا توڑنا چاہا شہر والون نے کل مال کا ثلث دینے کہا عبد الملک بن مروان نے کہا بت کو دیدو مال لیلو دو دو ہزار کوس سے ہند والے اوسکی پوجا کو آتے تھے روپیہ اوسپر چڑھاتے تھے سو روپیہ سے لیکر دس ہزار روپیہ تک جو مال نہ چڑھاتا تھا اوسکا حج نہوتا ابن جوزی کہتے ہین انظر کیف تلاعب الشیطان بھؤلاء وذھب بعقولھم نحتوا بایدیھم ما عبدوہ اسیطرح ہر قوم ہر گھر مین عرب کے بت پوجے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے پر غالب ہوئے مسجد الحرام مین آئے دیکھا کعبے کے گرد کھڑے ہین ہاتھ مین کمان تھی اوس سے اونکی آنکھون اور مونہ کو مارنے لگے فرمایا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وہ سب بت اوندھے مونہ گر پڑے مسجد سے نکالکر اونکو جلا دیا

ذکر جاہلیت

بت پرستی کا حال تو معلوم ہو چکا سب سے بدتر دہر کا شیطان کا اہل جاہلیت پر یہ تھا کہ وہ تقلید کرتے تھے اپنے آبا کی بدون نظر کرنے کے دلیل مین جسطرح اللہ تعالی نے فرمایا ہی واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا اولو کان اباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون پھر انمین بعضے دہریہ مذہب تھے خالق و بعث کا انکار کرتے انہین کے حق مین خدا نے یہ فرمایا ہی ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر بعضے جو مقر خالق تھے وہ جاحد رسل منکر بعث تھے بعضے فرشتون کو دختران خدا کہتے

بعضی مائل بمذہب یہود تھے بعضے مائل بمذہب مجوس جیسے بنی تمیم بعضے مقر تھے خالق اور
ابتدا اعادہ و ثواب وعقاب کے جیسے عبد المطلب بن ہاشم و زید بن عمرو بن نفیل و قس
بن ساعدہ و عامر بن الظرب غرضکہ مشرک بت موحد کم تھے ہمیشہ اہل جاہلیت طرح طرح
بدعات نکالا کرتے جیسے نسئی بحیرہ وصیلہ حام وغیرہ ابن جوزی سے کہا ومن اشہد الصحیفة
التی ابتدعوها کثیرة لا تصلح لتصنیع الزمان بذکرها ولا هی مما یحتاج الی تکلف ردها
انتہی حاصل یہ کہ تقلید و دہریت عادات جاہلیت سے ہی اس زمانے میں ان دونوں کا
بڑا زور شور ہی بلکہ یہ زمانہ بعد فترت و عصر جاہلیت سے بھی بڑھ گیا ہی جیسے سلطنت میں طوائف
الملوک ہوتے ہین اسیطرح دین میں طوائف المذہب ہوگئے ہین مسلمان عیسائی ہنود مجوس
یہود وغیرہ میں ہزار قوم پیدا ہوئے ہین جو سے نئے مذہب کیطرف بلاتے ہین بعضی تحقیق
تقلید سے بھی بدتر ہی عوام کو سنا کر اپنی پنتھ میں لاتے ہین انہین سے بعض کا ذکر جداگانہ
تو آئندہ آوے گا

ذکر منکرین نبوات و رسالات

براہمہ ہند منکر ہین نبوت و نبی کے بعض انمین دہری ہین بعض تنوی بعض ایسے بھی ہین جو
فقط آدم و ابراہیم کے نبوت کے معتقد ہین ایک قوم کہتی ہی خالق و رسول و جنت و دوزخ ہی
لکن رسول انکا فرشتہ تھا جو بشر کی صورت میں آیا کتاب نہ لایا چار ہاتھ بارہ سر تھے ایک
سر تو آدمی کا کوئی سر شیر کا کوئی گھوڑیکا کوئی ہاتھی کا کوئی سور کا اوس نے انکو حکم دیا کہ آگ کی
تعظیم کرو قتل سے منع کیا کذب و شرب خمر سے بھی روکا مگر زنا کو مباح کر دیا گؤ کی پوجا سکہائی
جو اوس دین سے پھرے اوسکی داڑھی سر بھون پلک منڈوا کر گاؤ کا سجدہ کرایا جاوے علی ہذا سینے
چہ شعبے براہمہ کے دلمین ڈالے تلبیس ابلیس میں ان شعبات کا ذکر ہی پھر انکے دیانات
شاقہ کا ذکر کیا ہی بیان کرنے میں اوس ہذیان کے بجز اضاعت زمان اور کچھ حاصل نہیں
فسبحان من حفظ هذه الملة وبیّن کلمتها حتی ان کل الطوائف الباطلة تحت

قہرہا انبالامن اللہ تعالی علی حراسات الذنبات وقمسالاہل المحال انمین بعض ایسے
بھی ہین جو جنت و نار کے قائل ہین کہتے ہین جنت کے بتیس ۳۲ درجے ہین جنتی ادنی مرتبہ مین
چار لاکھ تینتیس ۳۳ ہزار چہ سو بیس برس رہیگا ہر مرتبہ ادنی مرتبے سے دو چند مدت کا ہی اکیس
درجے دوزخ کے بتاتے ہین سولہ ۱۶ درجو نمین زمہریر ہی تسولہ مین حریق عذاب طرح طرح کا ہے

فسبحان من اعمی قلوبہم حتی قادہم ابلیس الی ہمن المقاد

ذکر یہود

انکو شیطان نے بہت دہوکے دئے از انجملہ ایک تشبیہ خالق ہی ساتھ خلق کے دوسرے عزیر
کو خدا کا بیٹا کہا تیسرے گوسالے کو پوجا چوتھے قائل ہوئے عدم نسخ شریعت کے حالانکہ جانتے تھے
کہ شریعت آدم مین بہن بھائی کا نکاح درست تھا سنیچر کو کام کرنا بھی جائز تھا لکن موسی کی شریعت
مین منسوخ ہوگیا پانچوین یہ کہا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات مراد ایام سے وہ دن ہین
جنمین عجل کو پوجا تھا اسطرح کے اور بہت فضائح ہین منجملہ اوسکے ایک عناد خاص ہی خاتم رسل سے
اونکی صفت کو جو توریت مین تھی چھپا ڈالا بدل ڈالا

ذکر نصاری

یہ اس دہوکے مین آگئے کہ تین خدا ہین خدا کا ایک خدا ہی آب و ابن و روح القدس پھر ہمارے پیغمبر کا
انکار کیا حالانکہ انجیل مین اونکا ذکر موجود ہی انمین سے بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ وہ نبی تھے مگر خاص
عرب کے یہ نسمجھے کہ جو نبی ہوگا وہ جھوٹ کاہے کو بولیگا رسول خدا نے تو یہ فرمایا ہی بعثت الی
الناس کافۃ کسری و قیصر و سائر ملوک عجم کیطرف پیغام دعوت بھیجا ایک یہ بھی دہوکا ہی کہ بسبب
مسیح علیہ السلام انکو عذاب نہوگا نحن ابناء اللہ واحباؤہ یہ نسمجھے کہ جب خدا تعالی کا کوئی
شخص ماخوذ ٹھہرا تو کسی کی قرابت و دوستی کام نہین آتی حضرت نے فاطمہؓ سے فرمایا لا اغنی عنک
من اللہ شیئا جب سید رسل اپنے پارۂ گوشت کو نجات نہ دلا سکین تو پھر وہ دوسرا رسول کیونکر انسا
ہے جو اپنی امت کو جو چاہے وہ کرے بخشوا دیگا

ذکر صابئین

قتادہ کے قول مین انکے مذاہب مین ایک یہ کہ بین النصاریٰ والمجوس ہین دوسرے بین الیہود والمجوس ہین تیسرے بین الیہود والنصاریٰ ہین چوتھے یہ کہ ایک شاخ ہین نصاریٰ کے مگر نصاریٰ سے زیادہ نرم ہین پانچوین یہ کہ مشرکین مین سے ہین لیکن کتاب نہین رکھتے چھٹے یہ کہ مجوس ہین ساتوین یہ کہ اہل کتاب سے ہین زبور پڑھتے ہین آٹھوین یہ کہ نماز قبلہ کی طرف کرتے ہین فرشتون کو پوجتے ہین نوین یہ کہ انکی کتاب حادث ہی دسوین یہ کہ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین مگر عمل و کتاب نہین رکھتے یہ اقوال تو اہل تفسیر کے ہین متکلمین کہتے ہین انکے مذہب مختلف ہین کوئی ہیولیٰ کا قائل ہے کوئی قدم عالم کا کوئی کواکب کو مانتا ہے کوئی اونکو یعنی آفتاب زحل وغیرہ کے نام پر گھر بناتے ہین کوئی ہر دن مین تین نماز بتلاتا ہی ہر نماز آٹھ رکعت ہر رکعت مین تین سجدے کوئی انمین تناسخ کا قائل ہے کوئی متوسل روحانیات ہی غرضکہ یہ سب منکر بعث اجساد ہین ومثل ہذہ المذاہب لا تحتاج الی الکلف بدحضہا اذ ہی دعاوی بلا دلیل انتہی اس زمانے مین ایک مذہب ہین مین نکلا ہے یہ مذہب شاخ ہی صابئین کی اسپر آنحضرت کا فرمانا سچ ہوا لتتبعن سنن من قبلکم الحدیث

ذکر مجوس

یحییٰ نہاوندی نے کہا پہلا بادشاہ انمین کیومرث ہوا وہ دین لایا اوسکے بعد مجوس نے نبی سمجھا جسپر زرادشت ظاہر ہوا اوسنے کہا اللہ ایک روحانی شخص ہی یہ سب روحانی اشیا اوسکے ساتھ ظاہر ہوئے ہین سورج کیطرف نماز کرنا آگ کا پوجنا اسی نے نکالا ہی فرقہ امہات کو حلال کر دیا کہا بیٹا لائق تر ہی واسطے تسکین شہوت مادر کے جب شوہر مر جاوے تو اوسکا بیٹا احق ہی ساتھ اوسکی جورو کے اگر بیٹا نہو تو مال میت سے کسی شخص کو کرایہ کرے جب عورت حیض سے پاک ہو ایک دینار آتشخانے پر چڑھاوے مزدک مجوسی نے ایام قباد مین یہ دین نکالا عورتون کو ہر کسی کے لیے مباح کر دیا پھر نوشیروان نے اس رسم کو اوٹھایا مجوس کے نزدیک شیخ سے زمین کی

قتادہ نہین آسمان شیاطینون کی کھال ہے ہر ہفتہ بہی سانپون کا جو آسمانون مین قید
ہین پیٹ اونکی ہڈیان ہین دریا اونکا منہ ہے ہفتہ اسکا ... خیر خدا ہی قاصر شر ابلیس ہی اول
نور ہی دوم ظلمت ہی نیکی کا نام یزدان ہی بدی کا نام اہرمن ہی جب سلطنت بنی امیہ
بتکلہ عباسیہ مین گئی اوسوقت ایک آدمی مجوسی ہو گیا ایک خلق کو اوسنے گمراہ کر دیا اوسکا
قصہ بہت لنبا چوڑا ہی اسکے بعد مجوسیون مین کوئی ظاہر نہین ہوا

ذکر منجمین و اصحاب ذوات

ایک قوم نے کہا فلک قدیم ہی کوئی اوسکا صانع نہین دوسری قوم نے کہا فلک کی طبیعت
پانچوین طبیعت ہی اوسمین نہ خشکی نہ تری نہ گرمی نہ سردی نہ ہلکا ہی نہ بھاری ہی بعض کے
نزدیک فلک جوہر ناری ہی قوت دوران کے سبب سے زمین کو اوچک لیا ہی کسی نے کہا فلک
پانی ہوا آگ سے بنا ہی کرہ کی صورت دو حرکت کرتا ہی ایک مشرق سے مغرب کیطرف دوسرے
مغرب سے مشرق کیطرف زحل تیس برس مین مشتری بارہ برس مین مریخ ساٹھہ برس مین
سورج زہرہ عطارد ایکسال مین چاند تیس دن مین دورہ فلک کا کرتے ہین سورج سب مین
بڑا ہی زمین سے ایکسو چھیاسٹھہ بار کی برابر ہی غرضکہ انکا ہذیان سب سے زیادہ ہی سہ

تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی

ذکر جاحدین بعثت

ایک خلق کی خلق کو شیطان نے دہوکا دیکر بعث کا انکار کرا دیا بعد بوسیدگی کے اعادے کو
مشکل سمجھا دیا قرآن مقدس مین انکے اقوال کی حکایت جا بجا کی ہی ایعدکم انکم اذا متم
وکنتم ترابا وعظاما انکم مخرجون ہیہات ہیہات لما توعدون جاہلیت والے
بھی یہی کہتے تھے جو یہ منکر حشر و نشر کہتے ہین انکے شاعر نے کہا ہے سہ

حیوۃ ثم موت ثم نشر حدیث خرافۃ یا ام عمرو

جیسے انبیاء کے ہاتھہ پر لاٹھی کو سانپ کر دیا پتھر سے ناقہ نکالا عیسی کے ہاتھہ سے مردون کو

زندہ کردیا اور اسکو مار ڈالا کیا مشکل ہے یہی دلیل بعث کے لیے کافی ہی ہر سال زمین مردہ
کو زندہ کرتا ہی لاکھون بے گنتی کیڑے مکوڑے اوسمین سے نکالتا ہی وہ کیا حشر ونشر پر قادر
نہین ہو سکتا اسکا انکار وہی کریگا جسکے ہیے کی پھوٹ گئے ہین

ذکر قائلین تناسخ

اس قوم کا یہ عقیدہ ہی کہ اچھی روح جب بدن سے نکلتی ہی اچھے بدن مین جاکر استراحت
کرتی ہی بدون کی روح بد بدن مین جاکر محنت اوٹھاتی ہی اس مذہب کا ظہور زمانہ موسیٰ
علیہ السلام و فرعون مین ہوا آج ہند مین بھی اسکے قائل بہت ہین زمانے شاعر کا بھی یہی مذ
ہب یہ دہ مین پیدا ہوا کرتا تھا من نظامی ہون پہلے گنجہ مین ظاہر ہوا تھا اب یزد سے نکلا

در گنجہ درشدم سپے دید ۔ از یزد برآمدم چو خورشید

لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس تناسخ کی ترتیبات کا ذکر ابن جوزی سے کیا ہی پھر کہا انظر الی

ھذہ التی دیجہا الوھم للبیس علی ما عن لہ لایستند الی شی

ذکر فتنہ عقائد و دیانات امت اسلام

ابن جوزی نے کہا شیطان اس امت کے عقائد مین دو طرح سے گھسا ہی ایک تو آبا و اجداد
کی تقلید کی راہ سے دوسرے خوض کرنے کی راہ سے ایسی چیز مین جسکی تھاہ نہین ملتی یا
خوض کرنے والا اوسکے گھراے تک پہونچ نہین سکتا سو پہلی راہ کی یہ صورت ہی کہ شیطان
نے مقلدین کو سمجھا دیا کہ دلیلین تو مشتبہ ہوتی ہین اور امر صواب کبھی مخفی ہوتا ہی سو سلامتی
تقلید مین ہی اس راہ مین ایک خلق گمراہ ہو گئی تمام لوگ ہلاکت مین پڑ گئے یہود و نصاریٰ
بھی اپنے آبا و علما کی تقلید کرتے تھے اسی طرح اہل جاہلیت یہ احمق نہ سمجھے کہ جب دلیلین
مشتبہ ٹھہرین صواب پوشیدہ رہا تو تقلید کا چھوڑنا واجب ہوگا ایسا نہو کہ یہ تقلید گمراہی
مین ڈالدے صواب سے دور پھینکدے اللہ تعالیٰ نے اونکو برا کہا ہی جنھون نے آبا و اسلاف
کی تقلید اختیار کی ہی قالوا انا وجدنا آباءنا علی امۃ وانا علی آثارہم مقتدون قل

اولو جئتکم باھدی مما وجدتم علیہ اباءکم پھر فرمایا انہم الفوا اباءھم ضالین
فھم علی اٰثارھم یھرعون اسکے بعد ابن جوزی نے یہ لکھا ہی اعلم ان المقلد علی غیر
ثقۃ فیما قلد وفی التقلید ابطال منفعۃ العقل لانہا خلق للتامل والتدبر
وقبیح بمن اعطی شمعۃ یستضیئ بہا ان یطفئہا ویمشی فی الظلمۃ پھر یہ کہا ہی کہ سارے
مذہب والون کا یہ حال ہی کہ ایک شخص اونکے دلونمین معظم ہوجاتا ہی اوسکی بات سب بے سوچے
سمجھے ماننے لگتے ہین یہ عین ضلالت ہی اسلیے کہ نظر قول کیطرف چاہیے نہ طرف قائل کے
علی مرتضی نے کہا اعرف الحق تعرف اھلہ امام احمد نے فرمایا من ضیق علم الرجل ان
یقلد فی اعتقادہ رجلا اسلیے خود امام احمد نے بھی بمقدمہ جد قول زید کو مانا قول ابوبکر
صدیق کو چھوڑ دیا دوسری راہ جو خوض کی راہ ہی اوسکا حال یہ ہی کہ شیطان نے اغنیاء پہ
قابو پاکے اونکو تو ورطہ تقلید مین پھینکا اور جیسے دوابہ کو ہانکتے ہین اوسطرح اونکو طرف
خوض کے ہانکا جنمین کچھ تیزی و سمجھہ پائی اونکو اورطرح پر گمراہ کیا کسی کی نظر مین جمود کو تقلید
قبیح کرکے دکھایا حکم نظر کرنے کا دیا پھر ہر کسیکو ایک فن سے ہانکا بعضون نے دیکھا کہ قوت
ساتھہ ظواہر شرائع کے عجز ہی اونکو طرف مذہب فلاسفہ کے ہانکا یہانتک کہ اسلام سے
نکالکر باہر کردیا کسی کو یہہ سمجھا دیا کہ اعتقاد اوسی چیز کا چاہیے جو حواس سے دریافت ہوسکتا ہے
بعض کو تقلید سے نفرت دلاکر علم کلام مین خوض کرنے کی راہ بتائی متکلمین کا حال طرح
طرح پر ہی کسیکو اس علم کلام نے شکوک مین ڈالا کسیکو الحاد مین پھانسا قدماء اس امت نے
جو اس علم سے سکوت کیا تو کچھہ عجز کے سبب سے نہین کیا بلکہ یہ دیکھا کہ نہ علیل کو شفا دیتا ہے
نہ پیاس کو بجھاتا ہی بلکہ صحیح کو بیمار کرتا ہی اسلیے خود بھی اوس سے باز رہے دوسرون کو بھی
اوسمین خوض کرنے سے منع کیا امام شافعی نے کہا ہی جس چیز سے خدا نے منع کیا ہی اگر آدمی
اون سب منہیات مین مبتلا ہو سوای شرک کے تو وہ ابتلا بہتر ہی اس سے کہ علم کلام مین نظر
کرے منجملہ اسی علم کلام کی تفصیل سے یہ ہے کہ معتزلہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کو علم اشیاء کا بالاجمال ہی نہ تفصیل

اونکی معلوم نہین ابن جوزی نے اس جگہ بہت اقوال ذم کلام مین نقل کیے ہین مذاہب
متکلمین کو حق مین باستدلال کے ذکر کیا ہی جو سراسر کفر ہین پہر کہا جب طریق مقلدین و
طریق متکلمین عیب دار ہوا تو سلامت کو رستہ تلبیس ابلیس سے کیا ہی اسکا جواب یہ ہے
انہ ما کان علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وتابعوہم باحسان
من اثبات الخالق واثبات صفاتہ علی ما وردت بہ الآیات والاخبار من
غیر تعبیر وکا بحث عما لیس فی وسعۃ البشر ادراکہ

ذکر خوارج

سب سے پہلے جو آدمی خارجی مذہب اس امت مین ظاہر ہوا وہ سب سے بدتر تھا ذو الخویصرہ نام
جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا تھا کہ ذرا خدا سے ڈرو آنحضرت نے فرمایا
اسکی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑہینگی قرآن اونکے گلے سے نیچے نہ اوتریگا دین سے
ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے تب پہر خارجی ایک گہر مین جمع ہوئے علی مرتضی پر
خروج کرنا چاہا جب اونکو خبر دی تو فرمایا میں اونسے نہین لڑتا جب تک یہ نہ لڑین لیکن عنقریب
ایسا کرینگے انکے قصے و مذہب نہایت طویل و عجیب ہین بعض کا ذکر تلبیس ابلیس مین بیان
کیا ہی یہ قوم علی مرتضی کو خطا پر جانتی ہی خون اطفال انکے نزدیک حلال ہی اگرچہ ایک کہجور
بے قیمت کا لینا حرام کہتے ہین عبادت مین بہت مشقت کرتے ہین راتون کو جگتے ہین
صحیحین مین مرفوعاً آیا ہی ایک قوم تم مین نکلے گی جسکے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز
روزے کو حقیر جانوگے الحدیث ابن ابی اوفی نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے الخوارج
کلاب اہل النار انکے مذہب میں علم و زہد سے لیاقت امامت کی حاصل ہوجاتی ہے
اگرچہ وہ شخص نبطی ہو حسن و قبح عقلی معتزلہ نے انہین سے لیا ہی رافضی ضد سے اہل سنت کو
خارجی کہتے ہین حالانکہ سنی خوارج کی تکفیر کرتے ہین باعث اس ضد کا جہل و نفسانیت
و ہوا ہی شہر مسقط میں اب بہی خارجی بستے ہین جسطرح بعض بلاد ہند جیسے لکہنو و حیدر آباد

وغیرہ مین رافضی بستے ہین سلطنت ایران بھی رافضی ہی سنیون کو رافضیون کا خارجی ناصبی کہنا ناؤ مین دہول اوڑانا ہی

ذکر قدریہ و مرجیہ

انکا مذہب عہد صحابہ مین نکلا معبد جہنی غیلان دمشقی جعد بن درہم قائل قدر تھے انہین کی چال پر واصل بن عطا معتزلی وغیرہ چلے اسی زمانے مین مرجیہ بھی ظاہر ہوئے پھر معتزلہ نے مطالعہ کتب فلاسفہ کا زمان مامون عباسی مین کیا غلاف نظام جاحظ نے استخراج کر کے فلسفت کو اوضاع شریعت مین ملایا جیسے لفظ جوہر و عرض و زمان و مکان و کون و حیز وغیرہا خلق قرآن کا مسئلہ بھی انہین نے نکالا ہی اوسی وقت سے اس کام کا نام علم کلام ہوا اس مسئلے کی بدولت مسائل صفات سب بے اعتبار ٹھہرے جیسے علم و قدرت و حیات و سمع و بصر ایک قوم نے کہا یہ معانی ذات پر زائد ہین معتزلہ نے اوسکی نفی کی کہا عالم لذاتہ قادر لذاتہ ابو الحسن اشعری پہلے مذہب جبائی پر تھے پھر اثبات صفات کے قائل ہو کر اوس سے الگ ہو گئے

ذکر رافضہ

جسطرح خارجی دشمنی علی بن ابیطالب مین راندے گئے اسیطرح رافضی اونکی دوستی مین ایمان سے ہاتھ دہو بیٹھے کسی نے اونکو خدا ٹھہرایا کسی نے انبیاء سے بہتر بتایا کسی نے دشنام دہی ابو بکر و عمر کو عبادت سمجھا بعضوں نے انکو کافر کہا ابن جوزی کے وقت میں ایک شخص اسحق معروف باحمر تھا اوس نے کہا علی اللہ ہین ہر وقت مین ظاہر ہوتے ہین کسی وقت مین حسن تھے کبھی حسین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انھین نے بھیجا تھا بعض نے کہا سوائے علی کے سب سے تبرا کرنا چاہیے شیعہ نے زید بن علی سے تبرا کرنا چاہا اونھون نے نمانا شیعہ نے اونکو چھوڑ دیا اوس دن سے رافضی کہلائے انکے بہت فرقے ہین ایک سے ایک کفر و ضلالت مین زیادہ ہی ابن جوزی کہتے ہین رافضیون کو غلو نے حب علی مین اس امر پہ آمادہ کیا

کہ بہت سے احادیث اوسکے فضائل مین بناڈالے جنکا اسیقدر ذکر ہے جنے کتاب موضوعات
مین کیا ہے تحفہ اثنا عشریہ رد شیعہ مین نہایت اچھی کتاب ہی اگرچہ اوسکا جواب بعض شیعہ نے
لکھا ہی لیکن نظر انصاف مین وہ جواب نہین ہے خواب و سراب ہے

ذکر باطنیہ

اس قوم نے پردۂ اسلام مین اپنے کو چھپا دیا ہے وہ مائل ہین طرف عقائد و اعمال روافض کے
حاصل انکے قول کا تعطیل صانع و ابطال نبوت و عبادات و انکار بعث ہی لیکن اول اول
اسکو ظاہر نہین کرتے بلکہ یہ زعم کرتے ہین کہ اللہ حق ہی محمد رسول خدا ہین دین صحیح ہی مگر کی
بات بطور راز رکھتے ہیں انکے آٹھ نام ہین ایک باطنیہ اسلیے کہ قرآن و احادیث کے لیے
ایک باطن خلاف ظاہر ثابت کرتے ہین باطن کو لب ظاہر کو قشر بتاتے ہین دوسرے اسمعیلیہ
اسلیے کہ امامت کو محمد بن اسمعیل بن جعفر تک بتاتے ہین کہتے ہین آسمان سات ہین زمین
سات ہین ہفتے کے دن سات ہین اسیطرح دورۂ امامت بھی ساتوین امام پر تمام ہی قوم بوہرہ
جنکے پیر دستگیر بندر سورت مین رہتے ہین اور یہ خود گجرات و دکن و مالوہ مین تجارت
کرتے ہین بلکہ حجاز و یمن و عراق وغیرہ مین بھی پھیلے ہوئے ہین یہ سب اصل مین اسمعیلیہ ہین
انکا اتفاق باہمی لائق دید ہی انہین ایک گروہ سنی بھی ہی جنکا نام جماعت کلان ہین جدا
علاحدہ ہی تیسرے سبعیہ چوتھے بابلیہ بابل نام ایک شخص باطنیہ مین تھا ولد الزنا آذربیجان
کے پہاڑون مین نکلا سنہ دو سو ایک ہجری مین ایک خلق اوسکے تابع ہوگئی معتصم نے اوسکو
لڑکر ہرایا اب بھی ایک جماعت بابلیہ موجود ہی پانچوین محمرہ یہ لال کپڑے پہنتے ہین چھٹے
قرامطہ اس تسمیہ کے کئی وجوہ بیان کیے ہین حمدان نام ایک آدمی کوفے سے نکلا وہ دعوت
باطنیہ مین پھنس گیا اوسنے اورون کو بھی ایسا ہی بنایا اونکا نام قرامطہ ہوا انہین بڑا نامی
ابو سعید تھا سنہ دو سو چھیاسی مین ظاہر ہوا بے حساب آدمی اوسنے قتل کیے مساجد کو
ویران کر دیا مصاحف کو جلا دیا حاجیون کی خونریزی کی اسکے یار اسپر درود بھیجتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہین بھیجتے اسکا بیٹا ابوطاہر تھا وہ بھی باپ کی راہ
پر تھا حجر اسود کو مکہ معظمہ سے اوکھاڑ کر اپنے گھر لیگیا لوگون کے وہم مین یہ ڈالا کہ خدا ہی ہے
ساتوین عجز ہے آٹھوین تعلیمیہ وجہ حدوث اس مذہب کی یہ ہوئی کہ بعض اقوام نے دین
سے نکلنا چاہا ایک جماعت مجوس مزدکیہ ثنویہ ملاحدہ فلاسفہ سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر
کرین جس سے استیلا اہل اسلام کا جاتا رہے یہ لوگ ہمارے عقائد کی رد سے خاموش ہو بیٹھیں
اوسوقت یہ صلاح ٹھہری کہ ایک گروہ اسلام کا عقیدہ اختیار کرین جنکی عقل بہت کم ہے
محالات کو قبول کرتے ہین اکاذیب کی تصدیق کرتے ہین ایسا گروہ انکو فرقہ روافض ملگیا
جھٹ پٹ اوسطرف منسوب ہوگئے غم اہل بیت ظاہر کرکے اونکے دوست بنے اس پردے مین
دین سے نکل گئے اس قوم کو لوگون کے لغزش دینے مین بہت حیل آتے ہین استدراج مین
بڑی دستگاہ رکھتے ہین یہ بھی دو آلہ قدیم کے قائل ہین جنکے وجود کا ہمرا نہین ہی مگر ایکیہ
کو علت وجود ثانی کہتے ہین باطنیہ کی چنگاری سنہ چارسو چورانوے مین خوب بھڑکی تھی
سلطان برکیارق نے اونکا استیصال کیا سیکڑون مارے سارا مال لیلیا بعض حالات حرب
وضرب وذکر عقائد باطنیہ تلبیس ابلیس مین ذکر کیے پھر یہ کہا کہ من زندیق فی قلبہ حقد
علی الاسلام خرج فبالغ واجتهد وزخرف دعاوی یلتقی بها من یصحبه فکان غرض
مقصده فی الاعتقاد الانسلال من ربقة الدین وفی العمل نیل اللذات فی استباحة
المحظورات الخ اس زمانے کے نیچیر بھی اسی منوال پر ہین ابو العلاء معری شاعر وابن راوندی
بڑے ملحد اسی طریقۂ باطنیہ کے تھے

ذکر قراء

یہان سے بیان تلبیس ابلیس کا علماء است کو فنون علم مین شروع ہوتا ہی قاریون مین یہ آفت
آگھسی کہ قراآت شاذہ کی تحصیل مین ساری عمر ضائع کردی تجوید کے قواعد مین رہے فرائض
وواجبات قرآن سے آگاہ نہوئے کسی مسجد کے امام ہیں مگر مقتدیات نماز نہین جانتے

مان ملکہ مقصد وحمد قرآن سے سیدہا کرنا الفاظ کا ہی پہر او کیا سمجھنا پہر او نپر عمل کرنا یہی اصلاح
نفس کیطرف متوسل ہونا پہر امور مہمہ شرع میں مشغول ہونا دمن العبن العاسش فقیہ
الرمان دیاعیۃ حسن بصری نے کہا ہی انزل القرآن لیعمل بہ فاتخذ الناس تلاوتہ
علامہ ابن جوزی کہتے ہیں ایک جماعت قراری الحان نکالے ہیں حمد قریب تک آئم اہل
اوسکو مکروہ کہا ہی شافعی نے لاباس بہ کہا ہی اسلیے کہ اونکے رلمنے میں بعض لیسیرتھا یہ قول
قانون اعالی چلتا ہی وکلما قرب ذلک من مشابہۃ الغناء ازدادت کراہتہ وان اخرجہ
القرآن عن حد وضعہ حرام آج کل جتنے مصریوں کا قرآن کو پڑہنا کہ سعظمہ وغیرہ میں
سنا ہوگا اسیطرح قرارکے کا ۱۰۰ اس بات کی تصدیق کرسکتا ہی کہ محض محض غنائی ہی نہ قرآنی
سمجہ میں آتا ہی نہ اوسکے معنی معلوم ہوتے ہیں آنکہہ ناک کان موہہ کا ٹیڑہا کرنا حلق پہاڑ
یہی تلاوت کتاب اللہ رہگئی ہے

ذکر اصحاب حدیث

امیں ایک گروہ ایسا ہی جسنے اپنی عمر سعد عالی کی حاصل کرنیمین گنا دی رحلت کی طرف
کو جمع کیا متون عزیزہ کو بہم پہونچایا یہ دو قسم ہین ایک وہ جنکا مقصد دانس کا مہت حفظ شرع
بمعرفت صحیح و ضعیف حدیث تھا وہ تو مشکور و ممدوح ہین جبکہ دریافت فرض عین اور تفقہ
فی الحدیث سے محروم نرہے آدا اور لازم مین خوب کوشش کی جیسے بخاری و مسلم و یحیی بن معین
وابن المدینی وغیرہ ائمہ حدیث اسلیے کہ انھون نے علم و عمل کو جمع کیا دوسرے وہ جنھون نے
صرف جمع پر اکتفا کیا پچاس برس تک لکھا سالک کچہہ سمجا نا کہ اسمین کیا ہی اگر ایک حادثہ انکو
مین ہو تو کسی فقیہ رائی سے مسئلہ پوچھتے پہرتے ہیں خود تو کچہ بھی نہین جانتے پوچھتے آ
وجہہ ہے تو یار دن لوگ حمایت ہیں لی کہتے ہیں زواحل اسفار ما ۱۰ ۲
کسی نے اگر اتفاقاً کبھی توجہ طرف معنی کے کی تو حدیث منسوخ پر مثلاً عمل کرنے بیٹھے کبھی جانتے
وہی مطلب سمجھا جو عامی جاہل یا اہل رای سمجھتے ہیں یا صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے

حدیث سے تمسک کیا جسطرح اصحاب رای یا ارباب باطن کرتے ہین اسی لیے احادیث
فقہا و صوفیہ لائق اعتماد نہین بلکہ انمین بعضے ایسے ہین جو موضوعات کو بمقابلہ صحیحات
پیش کرتے ہین کہتے ہین ائمۂ حدیث نے گو ان احادیث کو موضوع یا منکر کہا ہی لکن فقہا
و صوفیہ کے نزدیک ثابت ہین انکے جمہور کا یہی مذہب ہی یہ نہین سمجھتے کہ ہر علم و فن مین
اوس علم و فن کے ائمۂ اعلام کا اعتبار ہوتا ہی نہ ہر خاص و عام کا نحو مین نحوی کی بات
معتبر ہے یا منطقی کی ادب مین محاورۂ علماء عربیت کا معتبر ہوگا یا ہندی مولویون کا
حدیث مین اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کا قول صحیح ہوگا یا فریدالدین گنج شکر قطب الدین کاکی
رحمہم اللہ تعالی کا ابلیس پر تلبیس نے انکی عقل بالکل سلب کر لی ہی سطح مستوی سا فرج بنا کر
چھوڑ دیا ہی رای و قیاس مین جو رتبہ امام اعظم رح کے قول کا ہوگا بھلا وہ دوسرے کسی
محدث کا کب ہوسکتا ہی اللہ تعالی نے ہر کام کے لیے آدمی بنائے ہین وہ کام اونھین سے
خوب بنتا ہی ایک کا کام دوسرے سے نہین ہوسکتا لکل فن رجال و لکل محل مقال ع

خلق اللہ للحروب رجالا　　و رجالا لقصعة و ثرید

ابن صاعد ایک بڑے محدث تھے لکن جواب فتوی مشکل سے سمجھتے ایک بی بی نے اونسے
پوچھا مرغی کوئین مین گر گئی ہی پانی پاک ہی یا نجس کہا کیونکر گر گئی اوسنے کہا سو نہ کوئین کا چھپا
نہ تھا کہا کیون نہین چھپایا کہ مرغی نہ گرتی ابوبکر ابہری وہان موجود تھے اوتھون نے کہا سنو
بی بی اگر پانی متغیر ہوگیا ہی تو نجس ہے نہین تو پاک ہی ایک شخص اس حدیث کا نہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یسقی الرجل ماءہ زرع غیرہ یہ مطلب سمجھے کہ باغ کا
پانی مراد ہی دوسرے باغ مین اوس پانی کو نجانے دے یہ نسمجھے کہ مراد وطی زنان حاملہ ہی
جو قید ہو کر آئے ہین دوسرے صاحب نے یہ حدیث سنی نہی عن الحلاق قبل الصلوۃ یوم
الجمعۃ چالیس برس تک نماز سے پہلے سر نہ منڈا یا یہ نہ بوجھے کہ حلاق جمع حلقۃ ہی یعنی ل
اون مولویون کا ہی جو راتدن کتب رای کے مزاول ہین یہ جب کسی غرض کے لیے رجوع

طرف حدیث کے کرتے ہین اوٹے معنی اوسکے سمجھتے ہین اوسپر طرہ یہ ہی کہ اگر کوئی سیدھے
معنی بتاوے تو ہرگز نہین مانتے حدیث کے معنی سمجھنے مین اونہین محدثین کا اعتبار ہے
جو اس علم کے امام باعمل تھے نہ اہل رای وقیاس کا یہ لوگ اگر معنی حدیث سمجھتے تو کبھی ایسی
جرات نکرتے کہ غیر کے قول کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر ترجیح دیتے یا مطلب
اوس قول کی باتین بناکر حدیث کو پھیر دیتے ابن الجوزی نے کہا انظر الی ہاتین الفضیحتین
فضیحة الجہل وفضیحة الاقدام علی الفتوی بمثل ہذا التخلیط مین کہتا ہون اسوقت
کے بعض جاہل عامل بالحدیث بھی اسطرح کے ہین کہ مسائل فقہ وسنت کو تو نہین سمجھے فقط
آمین بالجہر ورفع الیدین پر قناعت کرتے ہین گویا سارا عمل بالحدیث یہی ہی انکے مقابلے مین
بعض جہلہ حنفی بھی ایسے ہی ہین کہ انھین دو چار کام پر لاٹھی پونگا لیے پھرتے ہین اور باقی سنت
اونکو بھی کچھہ غرض نہین غرضکہ جہل ہر جگہ آفت ہی ایک بلا یہ ہی کہ بعض قدح کرتے ہین
بعض مین تشفی خاطر کے لیے اور اسکو جرح وتعدیل سمجھتے ہین حالانکہ سلف یہ کام واسطے
ذب کے شرع سے کرتے تھے نہ واسطے نفسانیت ودنیا رحمیت کے علی بن المدینی اپنے باپ سے
راوی تھے اونکے باپ ضعیف تھے کہدیتے تھے وفی حدیث الشیخ مافیہ اغمات
اسکا نام ہی ابن جوزی نے کہا واما غیبة العلماء فمنبعہا من خدعة النفس علی اہل
النصیحة وتاویل ما لا یصح ولو صح ما کان عونا علی الغیبة ایک بلا یہ ہی کہ بعض روایت
حدیث موضوع کرتے ہین بدون بیان وضع کے جب وہ حدیث شیعہ یا فقہا کے ہاتھہ لگتی ہے
تو واسطے تائید مذہب کے بمقابلہ حدیث صحیح پیش کرتے ہین کہتے ہین کہ اس حدیث پر تکلم
نہین ہوا کوئی روایت مین تدلیس کرجاتا ہی کوئی کسی وضاع کذاب سے راوی ہی حالانکہ
روایت موضوع حرام ہی خصوصاً بعد علم وضع کے مگر ہمراہ بیان وضع

ذکر فقہاء

ابن جوزی نے کہا قدیم زمانے مین اہل قرآن وحدیث کو فقہاء کہتے تھے پھر رواج اوسکا

کم ہمت چیلا متاخرین نے کہا اتنا ہماکو کافی ہے کہ آیات احکام قرآن سے بیان لین کتب مشہورہ
پہ جیسے سنن ابی داؤد وغیرہ ہی اعتماد کرین پھر اس کام مین بھی سستی ہونے لگی یہانتک کہ
آیت سے احتجاج کرنے لگے جسکے معنی نہین جانتے حدیث سے سند لانے لگے جسکی صحت
معلوم نہین بلکہ اکثر قیاس پر معتمد ہوئے جو معارض حدیث صحیح ہی حالانکہ استخراج حکم کا
کتاب وسنت سے چاہیے تھا مگر جسے نہین جانتے اوس سے کیا کام لینگے اوسپر یہ حاشیہ
ہی کہ تعلیق حکم کی ایسی حدیث پر کرتے ہین جسکی صحت وعدم صحت معلوم نہین حالانکہ
معرفت نوع حدیث ایسی مشکل چیز تھی جسکے لیے لنبا سفر کرتے سخت تکلیف اوٹھاتے پھر
اس فن مین کتب بنگئے سنن جمع ہوگئے حدیث صحیح سقیم سے جدا کردیگئے لیکن متاخرین پر
ایسا کسل غالب ہوا کہ اونھون نے مطالعہ علم حدیث کا بالکل چھوڑ دیا یہانتک کہ مین نے
بعض اکابر کو دیکھا کہ اپنی تصنیف مین ایسے الفاظ صحاح کا ذکر کیا ہی جنکا کہنا ہرگز رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز نہین ہی انتہی جسکو اتفاق ملاحظہ کتب فقہ حنفی کتب صوفیہ
کا ہوا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ غالب احادیث ان کتب کے اسی جنس کے ہین جو ابن جوزی
نے فرمایا بعد اسکے یہ کہا ہی کہ ایک تلبیس ابلیس کے فقہا پر یہ ہی کہ بڑا اعتماد انکا تحصیل علم
جدل پر ہے اپنے زعم مین تصحیح دلیل حکم کی استنباط کرنا دقائق شرع وعلل مذاہب کا چاہتے ہین
اگر یہ دعوی سچا ہوتا تو جملہ مسائل مین مشغول ہوتے مسائل کبار مین دخل ہی کرکے اتساع کلام
چاہتے ہین مناظر صاحب لوگو نمین بڑھ بڑھ کر وقت خصام باتین بناتے ہین مطلب اس
ترتیب مجادلے سے یہی طلب مفاخرت ومباہات ہے یعنی اپنا جیتنا دوسر یکا ہارنا اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ چھوٹا مسئلہ جو عام البلوی ہی وہ حضرت کو معلوم نہین ہی مگر بڑے مسئلے مین بحث
کرنے کو طیار ہین ایک تلبیس یہ بھی ہی کہ کلام فلاسفہ کو جدل مین داخل کرتے ہین اونھین کے
اوضاع پر معتمد ہوتے ہین اسی وادی سے یہ بات بھی ہی کہ قیاس کو مسئلے مین حدیث مستدل
پر مقدم کرتے ہین تاکہ مجال نظر مین گنجایش حاصل رہے اگر کوئی اتفاقاً حدیث سے دلیل

لاتا ہی تو اوسکو ناپسند کرتے ہین ومن الاذب تقدیم الاستدلال علی الحدیث و
مسائل الخلاف وان کانت من علوم الشرع الا انہا لا تنتہض بکل مطلوب ومن لم
یطلع علی اسرار سیر السلف وحال الذي تمذہب له لم یمکنه سلوك طریقتهم
وینبغي ان یعلم ان الطبیع لص فاذا ترك مع اهل هذا الزمان سرق من طباعهم
فصار مثلهم واذا نظر في سیر القدماء زاحمهم وتادب باخلاقهم انتہٰی تلبیس
مذکور کے ایک یہ بات ہی کہ ان لوگون نے اقتصار کیا ہی مناظرے پر باقی علوم شریعت
سے مونہ پھیر لیا ہی کسی فقیہ مفتی سے اگر کوئی شخص کوئی آیت یا حدیث پوچھے نہین جانتا یہ
صریح غبن ہی علاوہ اسکے مناظرہ اسلیے ہوتا ہی کہ ٹھیک بات معلوم ہو جاوے سلف کا
مقصود مناظرے سے نصیحت تھی واسطے اظہار حق کے اسی لیے ایک دلیل سے دوسری دلیل
کیطرف نقل کرتے تھے جب ایک شخص پر وہ دلیل مخفی رہتی تو دوسرا اوسکو خبردار کر دیتا
اب تو اگر ہزار بار آگاہ کرو ایک ہی ٹانگ کی مرغی کہے جاوینگے یہ مناظرہ کاہیکو ہوا دھینگا مشتی
ہٹ دہرمی بے شرمی ہوئی لاحول ولا قوة الا باللہ ابن الجوزی کہتے ہین ان احدهم
یتبین له الصواب مع خصمه ولا یرجع ویضیق صدره کیف ظہر الحق مع خصمه
وربما اجتهد في رده مع علمه انه الحق وهذا من اقبح القبیح لان المناظرة انما
وضعت لبیان الحق اي لا لاثبات الباطل پھر کہا کہ مناظرہ کرنے سے مطلب ریاست
وجاہ کا حاصل کرنا ہی جب اپنے کلام مین ضعف دیکھا مکابرہ کرنے لگے خصم نے اگر کوئی لفظ
طہور کا بولا گالی گلوج سے مقابلے کو کھڑے ہو گئے انتہی یہ حال زمانہ ابن الجوزی کا ہی جسکو
صدہا برس گذر گئے اس زمانے کا حال لائق لکھنے کہنے کے نہین رہا وہ بڑا لجتیا نکجت ہی جو
اس شغل مین نہین ہے اللهم وفقنا پھر یہ کہ ایسے فتوے پر تو اقدام کرتے ہین حالانکہ ابھی اس
رتبے کو نہین پہونچے بلکہ بعضا فتوی برخلاف منصوص دیتے ہین ابن ابی لیلیٰ نے کہا ایکسو
بیس صحابی کو مین نے پایا کوئی اون سے مسئلہ پوچھتا تو وہ دوسرے پر حوالہ کرتے وہ دوسرا

تیسرے کو بیتا تا یہانتک کہ پہراوسی پہلے کے پاس آتے ابراہیم نخعی سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا کہا کیا تمہین میرے سوا اور کوئی نہیں ملتا ہی دانما کانت ھذہ ہ سجیۃ السلف رحمتہم اللہ عزوجل وخوفہم وحرمتہ ومن نظر فی سیرھم تادب آج کل تو ہر طفل کو یہ حوصلہ ہی کہ مین اگلون پر معترض ہون معاصر بیچارے کس قطار شمار مین ہین سلف اگر انکے اعتراض سے بچ جاوین تو غنیمت ہی پہر ابن جوزی نے یہہ کہا کہ ایک تلبیس ابلیس یہ ہی کہ فقہاء مدرسہ وقفی سے کہاتے ہین خیرات کے تنکرے بازارمین ڈکار کام تو کچہہ نکرین وقف کا مال اوڑاوین بعضے سونے کی انگوٹھی ریشم کا کپڑا پہنتے ہین اصل مین تو بدعقیدہ ہین انکو وقف کہانے کو مناظرہ کرنے کو ستر نفس کرتے ہین بعض جنکا عقیدہ درست ہی وہ سب شہوات مین گرفتار ہین کوئی صارف اونکے نزدیک نہیں اسلیے کہ نفس جدل ومناظرہ محرک کبر وعجب ہی بعض کو شیطان نے یہ دہوکا دیا ہی کہ ہم عالم فقیہ مفتی واعظ حافظ مجرد مذہب ہین علم خود عالم کا حافظ ہی حالانکہ فقیہ وہ ہی جو خدا سے ڈرے دنیا مین زاہد آخرت مین راغب غیبت سے جدا جدل سے علحدہ ہو غزالی نے لفظ فقہ کو بھی منجملہ اون الفاظ کے شمار کیا ہی جنکے معنی سلف کے نزدیک اور کچہہ تھے یاروں نے اور کچہہ چپکائے ہین یہ فقہ اس زمانہ کے عہد نبوت مین کہان تھے جو احادیث مدح فقہ او سپر صادق آوین اوسوقت کی فقہ تو یہی فہم کتاب وسنت تھی اسلیے وہ حدیثین حق مین اہل حدیث وقرآن کے سمجھی گئی ہین اسکے بعد ابن الجوزی نے حال تلبیس ابلیس کا ہمراہ ہر فرقے کے بیان کیا ہی جیسے وعاظ وقصاص جیسے اہل لغت وادب جیسے شعراء وعلماء کاملین جیسے ولاۃ وسلاطین جیسے عباد و زہاد پہر انکے ہر کام مین جو تلبیس ہوئی ہی او سکا ذکر کیا ہے کہانا پینا نماز روزہ لباس وضو پہر غزاۃ کا ذکر کیا پہر آمرین بالمعروف ناہین عن المنکر کا پہر صوفیہ کا ذکر کیا انکے بیان مین بہت طول دیا طہارت ونماز ومسکن واموال ولباس ومطعم وسماع ورقص وصحبت احداث وادعاء توکل وقطع اسباب وترک تداوی وتخشع وسرنگونی واقامت ناموس وترک نکاح وسیاحت وعدم زاد وقدوم وطن وترک تشاغل بعلم وعرس

سیت و انکار پر مشغول ہیں تو شیخ نے اون دونوں کا ذکر ملامتیہ و اہل اباحت و دیگر اباحتیان جیسے
وشرح لکھا ہی تیسرہ نہ پاتے جیسے عوام یہ بات لکھی ہے کہ فوت ابلیس کی تلبیس مین بقدر قوت دل
ہر فرقے کے ہی فقط عوام اس کثرت سے ہین کہ اونکا ذکر کرنا مشکل ہے پھر بعض فتن کا ذکر کرکے
یہ کہا ہی کہ تلبیس ابلیس کے حق مین عورتون کی سب سے زیادہ ہی وقد اوردت کتابا للنساء ذکرت
فیہ ما یتعلق بهن من جمیع العبادات وغیرها پھر ذکر تلبیس کا حق مین سب لوگون کے ساتھ
طول امل کے کیا اسی تلبیس کے ذکر پر کتاب مذکور ختم ہی وسید احمد نے کتاب جسکا نام تلبیس ابلیس ہے
تالیف ہی شیخ عبد الرحمن بن علی معروف بابن الجوزی جنکی کشف الظنون مین اسکا ذکر کیا
اور یہ کہا قال ان الانبیاء جاؤا بالبیان الکافی وقابلوا الامراض بالدواء الشافی وتوافقوا
علی منہاج لم یختلف فاقبل الشیطان اللعین یخلط بالبیان شبہا وبالدوا سما
وبالسبیل الواضح جردا مضلۃ وما زال یلعب بالعقول الی ان فرق الجاہلیۃ فی
مذاہب سخیفۃ وبدع قبیحۃ فاصبحوا یعبدون الاصنام فی البیت الحرام الی ان بعث
سبحانہ محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرفع المقابح وشرع المصالح فسار اصحابہ معہ و
بعدہ فی ضوء نورہ سالمین من العدو وغرورہ فلما انسلخ نہار وجودہم اقبلت
الظلمات فعادت الاہواء تنشئ بدعا وتضیق سبیلا ما زالت متسعۃ ففرق الاکثرون
دینہم وکانوا شیعا ونہض ابلیس یلبس ویزخرف ویفرق ویؤلف وانما یصح لہ التلصص
لیلۃ الجہل فلو قد طلع علیہ صبح العلم افتضح فرأیت ان احذر من مکائدہ وادل علی
مصائدہ فان فی تعریف الشر تحذیرا عن الوقوع فیہ الی قولہ وقد قسمتہ ثلثۃ عشر بابا
یکشف مجموعہا التلبیس انتہی اس عبارت کو کشف الظنون مین مختصر کرکے ذکر کیا ہی بہرحال
یہ کتاب مستطاب ایک بڑی نعمت ہی اونکے لیے جو مخلص اسلام ہی جسکو لذت ایمانی و
احسان حاصل ہے اسکا نسخہ قلمی سنہ ۲۳ ہجری کا میرے پاس ہے بقدر ضرورت اوس نسخہ سے
اس جگہ جستہ جستہ لیا گیا جاہل فقیرون کاہل مولویون نے جو پیٹ کے بندے ایمان کے

[illegible] شیخ [illegible] ابوالبرکات [illegible] سے کہ آپ [illegible] نسبت
شیخ [illegible] بن شاس [illegible] شیخ عبدالقادر جیلانی [illegible]
[illegible] خود انکو [illegible] کے سبب ابن جوزی کا انتقال ہوا اور یہ ایسا ہی [illegible]
کہ [illegible] ابن جوزی [illegible] شیخ جیلی [illegible] اور کہا آپ تصوف
[illegible] جیسا [illegible] تعصب [illegible] جواب [illegible] اس [illegible]
بیشتر [illegible] حالات [illegible] وفات شیخ جیلی کی ابن جوزی سے
پہلے ہوئی ہی طبقات محدثین اور کتب [illegible] مین وفات ابن الجوزی ۵۹۷ھ ہجری سے
اور شیخ جیلی کی وفات ۵۶۱ھ مین ہوئی ہے اس حساب سے ابن جوزی نے چھتیس
برس بعد شیخ جیلی کے انتقال کیا اوس وقت شیخ جیلی کہان تھے جنسے درخواست مغفرت کی گئی
سوا اسکے تلبیس ابلیس مین صوفیہ کا تو بیشک ذکر ہی لیکن شیخ جیلی کی مذمت کسی جگہ نہین
ہی کما قال اللہ تعالی انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون غرض تو یہ ہی کہ جسطرح ابن الجوزی
اہل حدیث مین حنبلی المذہب تھے اسیطرح شیخ عبدالقادر شیخ تصوف مین حنبلی المذہب تھے
ابن الجوزی نے اس کتاب مین اور شیخ نے غنیۃ الطالبین مین ذکر فرق اسلام و طوائف بدعتین
کا کیا ہی دونو کا ایک مسلک ہی زمانہ بھی قریب ہی پھر کسطرح یہ حکایت ٹھیک ہو سکتی ہے
سچ پوچھو تو یہ شیوہ اہل رای کا ہی جسپر چاہا طوفان باندھ لیا جب چاہا جھوٹ کہہ یا خواب بنالیا
تو قائل ہوے بلکہ دوسرے افترا و اعتراض کے حامل ہوے حنبلی ہمارے تو دراصل عامل
بالحدیث ہین مذہب خاص نہین رکھتے وہ کیون ایسے کام کرنے لگے اونکی بلا کو کیا غرض پڑی
ہی کہ وہ ایسے ہذیانات و لاف و گزاف و جہالات مین اپنی اوقات ضائع کرین ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان ابلیس کا داؤ تو انھین پر خوب چلتا ہی جو اوسکے دلی دوست ہین
جامی رحمہ نے ایک حکایت مین یہ قصہ نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال
بیٹھا ہی تعجب سے پوچھا کہ تمھارا کام تو تلبیس کرنا وسوسہ ڈالنا اغوا خلق کرنا ہی تم چین سے بیفکر

کیسے بیٹھے ہو کہ تمھین نہین معلوم ہے میرے نائب جو تمھارا زمانہ ہین ا‌ھون نے ا‌نکا ماحاصل
اودیا اوٹھا لیا ہی انمین کا ایک تن ہزار کے ٹکٹ کے لیے کافی ہی اب مجھے تکلیف کرنیکی کیا
حاجت رہی سبحان اللہ وبحمدہ واقعی ہین الیسون کا الیسا ہی قدردان چاہیے جہان مین ٹھاکر
مرید کوٹ سے کیسا سولویان حنفیہ کو جتایا یہ کام بھلا کہین بہت ثانیہ علم الملکوت ہو سکتا ہے
سوای شیخ ابی مرو کے کسکو ایسی کامل دستگاہ حاصل ہے کہ خیر کے پردے مین شہریر بنا دے
مال وقف زر خیرات کملاوے مشرع کے عوض مہریر بنا دے

ذکراون فتن کا جو عبادات اسلام مین واقع ہوئے ہین
کتاب الطہارۃ

لوگون کی راہ مین ہگنا یا اونکے سایہ اور اوترنے کی جگہہ مین ہگنا یا پانی وغسل کی جگہہ اور سوراخ
مین موتنا یا ہگنے مین باتین کرنا منع ہی اکثر لوگ مرد وعورت اسکا خیال نہین رکھتے حالانکہ ان
کامون پر صحیح حدیثون مین لعنت آئی ہی پیشاب سے کپڑے کا نہ بچانا موجب عذاب قبر ہے
بخاری نے اسکو کبیرہ ٹھہرایا ہی ننگے بدن حمام مین جانا منع ہی مرد وعورت دونونکو بلکہ ایک
حدیث مین آیا ہی کہ حمام حرام ہی اس امت کی عورتون پر یعنی جب وہان مجمع ہو اسیطرح وضو
سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے جو عمداً نکہے اوسکا وضو نہین وضو مین بعضی وسواسی بہت پانی بہاتے ہین
یہ فتنہ وسوسہ شیطانی ہی بڑے بڑے ملا اسمین گرفتار ہو چکے

کتاب الصلوۃ

قبلے کیطرف مسجد مین تھوکنا یا گمی چیز وہان ڈھونڈنا منع ہی اب مسجد ونمین ادھر اودھر کی باتین
دنیا کی ہر جگہہ کے اخبارون کا ذکر ہوتا ہی یہ فتنہ علامات قیامت سے ہی مسجد مین پیاز لہسن
گندنا وغیرہ بدبودار چیز کھا کر آنا منع ہی لکن نام کے مسلمان جو حقہ بہت پیتے ہین اونکا مونہ گویا
سنڈاس ہو جاتا ہی وہ مسجد مین آکر اپنی بدبو سے پاس کھڑے ہونے والون کو سخت ایذا پہونچاتے
ہین بعضے تمباکو گنجیڑی بھنگیری بھی نماز پڑھتے ہین جنکی نماز ایسے کامون سے اونکو نہین روکتی

اونکی نماز کیا قبول ہوگی صحیح حدیثون مین پنج وقتی نماز کی تاکید اول وقت مین آئی ہی بہت
نمازی ایسے ہین جو عمدًا وقت اخیر مین نماز پڑھتے ہین بعضے نماز کی محافظت نہین کرتے سارے
دن رات مین کوئی دو نماز کوئی تین نماز پڑہتا ہی یہ نماز نہوئی دین کے ساتھہ استہزا ہوا
پھر جو پنج وقتی نماز ادا کرتے ہین وہ قیام و رکوع و سجدہ پورا پورا بجا نہین لاتے انکی نماز بموجب
حدیث صحیح کے ادا نہین ہوئی بعضے فقط رمضان و عید کی نماز پڑھتے ہین ایسے لوگ شرعًا
مسلمان نہین ہین ایک نماز کا عمدًا ترک کرنا کفر ہی فی الفور لائق قتل ہو جاتا ہی اگر توبہ نکرکے
مر جاوے تو مقابر اسلام مین دفن نکیا جاوے جو مسلمان شرک و بدعت مین گرفتار ہین جیسے
گور پرست پیر پرست تعزیہ دار مولود ساز وہ کتنی ہی نماز پڑہین یہ نماز اونکے لیے وبال ہی
محنت کرتے ہین تھکتے ہین نماز اول تو جماعت سے چاہیے کہ سنت مؤکدہ ہی پھر اوسطرح
چاہیے جسطرح حضرت سے ثابت ہوئی ہی صلوا کما رأیتمونی اصلی حضرت کے نماز کا حال
حدیثون مین لکھا ہی نماز مین دل سے باتین کرنا لذت عبادت کو کھوتا ہی حضور قلب اگر کامل
طور پر نہوسکے تو اوسقدر تو ہو جیسا رسالہ حقیقۃ الصلوۃ مین لکھا ہی یہ اردو رسالہ ہر جگہ میسر
آتا ہی مسک الختام و حظیرۃ القدس مین بھی ہیئت نماز سنی کو بیان کیا گیا ہی ہر نماز کے حق مین
وقت پر پڑھنے کی تاکید و فضیلت آئی ہی لکن جو علم حدیث پڑھے یا پڑہوا کرے وہ اوسکو
جانتا ہی شرح وقایہ و ہدایہ سے یہ بات ہاتھ نہین لگتی جنگل مین جو نماز پڑہتا ہی وہ نماز پچاس
نماز کی برابر ہی افسوس ہی کہ دیہاتی لوگ باوجود قدرت کے اس فضیلت سے محروم ہین نماز کو
تاخیر کے ساتھہ پڑہنا بیقدری نماز کی کرنا ہی ایسی نماز کو منافق کی نماز کہا ہی کہ جب وقت
جانے لگا اوٹھ کر دو چار ٹکرین لگائین فرض کے سوا سارے نفل نماز گھر مین پڑہنا بہت بہتر
ہی جو مسجد مین انتظار نماز بیٹھا ہی وہ گویا نماز ہی مین ہی صبح کی نماز پڑھکر مصلے پر بیٹھکر سورج
نکلنے تک ذکر اللہ کرنا ثواب مین برابر پورے حج و عمرہ کے ہی اسیطرح عصر سے سورج ڈوبنے
تک کا حکم ہی صبح و شام کے وظیفے حصن حصین و غنیۃ و فرزند ابن السنی و نزل الابرار وغیرہ

کتب اذکار مین لکھے ہین سب وظیفے نہ پڑھ سکے تو ایک سا اور ہی دعا کافی ہی جو سب سے زیادہ صحیح
ہو اوسکو اختیار کرے حدیث مین ہی جسکی نماز عصر گئی اوسکے عمل اکارت گئے صف اول کا بڑا
ثواب ہی جو پیچھے پڑا وہ پیچھے رہا صف کو کندھے سے کندھا ملا کر قائم کرے دراز چپ ہوے تشہد لا
اوسی دمارت لگتا ہی امام کے پیچھے الحمد پڑھے آمین کہے جہر سے آمین کہنا رفع یدین کرنا
سنت صحیح ہی جو چپکے سے کہے یا رفع نکرے اوسکی نماز ہوگئی مگر فضیلت سے محروم رہا تو ہے
اس سنت کا اوسکو منع نہ کرے ہان اگر فاتحہ بھی پیچھے امام کے نہ پڑھے تو نزدیک اہل حدیث کے جو
پیشوای امت ہین نماز نہو گی مقتدی کو کوئی کام امام سے پہلے کرنا نچاہیے رکوع و سجدہ وغیرہ
سب ارکان بعد اوسکے رکوع و سجود کی کرے نماز مین آسمان کیطرف ندیکھے آنکھین بند کرکے نماز
نہ پڑھے ادھر اودھر نجھانکے تا کے سجدے کی جگہہ سے مٹی کنکر کو نہ ہٹا دے نماز ہی کے ساتھ
سے نہ نکلے نماز سے پہلے جو سنتین مقرر ہین اونکو نچھوڑے جو اوپر محافظت کریگا بہشت مین
جاویگا جو پاک صاف سوتا ہی فرشتے اوسکے لیے دعای مغفرت کرتے ہین بعد نماز فرض کے کوئی
نماز تہجد سے زیادہ اجر و ثواب مین نہین لکن اوسکے پڑھنے والے ہزار مین شاید ایک دو آدمی
ہون جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہی کہ اوسمین جو دعا کرو قبول ہی وہ گھڑی امام کے
منبر پر کھڑے ہونے سے تا ختم نماز یا سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے ہوتی ہی الحمد للہ تعالی مجھکو تجربہ
اس گھڑی کا بارہا ہوا ہی جیسا فرمایا ہی ویسا ہی اوسکو پایا جمعہ کی نماز قبل زوال سے پہلے بھی
درست ہی غسل جمعہ واجب ہی بے عذر جمعہ کی نماز ترک کرنے سے دلپر مہر لگ جاتی ہی نعوذ با
جو تین جمعے برابر ترک کرے یہ نماز بھی فرض ہی جیسے پنجگانہ نماز فرض ہی دار الحرب مین بھی جمعہ
ہوتا ہی جمعہ و ظہر کو جمع نکرے دو آدمی سے بھی جماعت جمعہ ہو سکتی ہی

کتاب الزکوۃ

جس مال کی زکوۃ نہین دیجاتی اوسکو آگ کی تختی بنا کر اوس سے پہلو ماتھا پیٹھ کو داغ دینگے
زکوۃ فرض ہی مثل نماز کے اون چیزون مین جنکا ذکر حدیث مین آیا ہی مال تجارت پر زکوۃ

ثابت نہین زیور کی زکوۃ مین اختلاف ہی لاکن دینا نہ دینے سے اچھا ہی تجارت کی زکوۃ فرض
سمجہکر نہ دے نفل کے طور پر دے کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ ان فی المال حقا سوی الزکوۃ
مسلمانون مین زکوۃ دینے والے بہت کم ہین نماز تو پڑہتے بھی ہین لیکن زکوۃ نہ دین یہ بڑا فتنہ ہے
پانچ چیزون پر بنیاد اسلام کی بتائی ہے اونمین ایک زکوۃ بھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تارک
زکوۃ ناقص مسلمان ہی اوسکی بنیاد مین خلل ہی جس گھر مین ایک طرف دو طرف سے رستہ
اوس گھر کا خدا حافظ ہی ہر دم چور کا ڈر لگا ہوا ہی حدیث مین کنگن چھلے گوشوارے گلے پاؤن کے زیور کا آیا ہے
ناک کا زیور نہین آیا چوڑی کا ذکر بھی نہین ہوا جسقدر زیور طرح طرح کا ہندوستانی ہین وہ اور ولایتی نہین ہین

کتاب المسئلۃ

بھیک مانگنا بی آبرو کرتا ہی سوال کرنے سے فاقہ گھر مین موجود رہتا ہی یہ اوسکے لیے ہی جو محتاج ہو جسکے پاس
ایک دن کی خوراک ہی اوسکو تو سوال بالکل حرام ہی جو مانگ کے لیا وہ بھی حرام ہی جسکے پاس چالیس پچاس درہم ہین
وہ غنی ہی جتنا مال ذریعہ سوال حاصل کیا وہ آگ کی چنگاری ہی مانگنے کے لیے ہزارون شکلین
یارون نے نکالی ہین کوئی زبردستی دعوت طعام کرتا ہی کوئی نذر لاتا ہی کوئی تحفہ دیتا ہی
کوئی ہدیہ بھیجتا ہی مطلب یہ کہ عوض مین زیادہ ملے قرآن شریف مین فرمایا ہی ولا تمنن
تستکثر ایک وہ لوگ تھے جو اپنی چیز کے اوٹھانے دہرنے کا سوال بھی دوسرون سے
نکرتے تھے ابوبکر صدیق کا کوڑا ہاتھ سے گر گیا گھوڑے سے اوترکر اوٹھایا دوسرے سے سوال
نکیا کہ اوٹھا دو آج کل سوال کرنے مین کسی ادنی اعلی کو شرم باقی نہین رہی چندے کے نام
شادی بیاہ کے حیلے سے قرض ادا کرنیکے دہوکے سے سوال کرتے ہین حالانکہ حدیث مین
آیا ہی کہ مال کسی مسلمان کا بے اوسکی خوشی کے لینا درست نہین دینے والے شرما کر دیتے ہین
اسکے حرام ہونے مین بھلا کچھ بھی شک ہی سوال کسی چیز کا ہو حرام ہی ثوبان نے کہا رسول
خدا نے فرمایا کون ذمہ دار ہوتا ہی میرے لیے اس بات کا کہ سوال نکرے اور کون ہی کہ کسی
چیز کا مین ذمہ دار ہون اوسکے لیے جنت کا مین نے کہا مین سو وہ کسی سے کچھ نہ مانگتے اسکو

احمد نسائی ابن ماجہ ابو داؤد نے باسناد صحیح روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی اگر ایک
آدمی لکڑی کا گٹھہ پیٹھہ پر لادکے لاوے اس سے بہتر ہی کہ کسی سے کچھہ مانگے وہ اوسکو دیوے
یا نہ دے اسکو مالک وشیخین و ترمذی ونسائی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ہان سلطان
وخلیفہ وامیر سے مانگنا درست ہی لکن حاجت وضرورت کیوقت نہ مال بڑہانی دولت وسامان
وزیور جمع کرنے کے لیے آج کل بضرورت بی حاجت مانگنے والے امرا ودروسا دست بگئتی
ہیں حرام حلال رزق کا امتیاز دنیا سے اوٹھہ گیا او سپر اسلام کا دعوی ہی جنت کو گویا
کنہ پڑہ کر مول لیلیا ہی آجکی ہیسی جنت ودوزخ جو کچھہ ہی یہی دنیا ہی یہین کا جینا مرنا ہے
جسطرح سے مال ہاتھہ آوے لیلو ایمان رہے یا جاوے البتہ جو چیز بے مانگے بلا حرص نال
دل کو ملین ہی اوسکا لینا جائز ہی پھیرنا نچاہیے اپنے کام مین لاوے نہین تو لیکر دوسرے کو
دیدے فتنہ سوال سب فتنوں سے بدتر ہی آخرت تو الگ بگڑجاتی ہی دنیا مین بھی سب کی
نظر مین سائل ذلیل وحقیر ہوتا ہی توکری دلکی معتبر ہی نہ ہاتھہ کی کفاف پر قناعت کرنا
بڑے نصیب والون کا کام ہی

کتاب الصدقۃ

جو محتاج ہوکر صدقہ دے حلال مال سے اوسکا ایک دانہ برابر پہاڑ کے ہوگا اسیکو جہد مقل
کہتے ہین صدقہ آگ دوزخ سے بچاتا ہی گو آدہے کہجور کی برابر کیون نہو خدا کے غصّے کو بجہاتا
مرتے وقت ایمان نصیب کرتا ہی سو عاقبت سے بچاتا ہی چھپا کر دینیکا اور زیادہ اجر ہی
قرابت والون کے دینے کا زیادہ ثواب ہی جبکہ وہ محتاج ہون اوکو پہلے دے پہر اورون کو
اول خویش بعدہ درویش لکن یہ دینا موافق شرع کے ہو نہ اپنی قومی کا بنا بیٹے ماں کو دیوے
پہر باپ کو پہر جو زیادہ قریب ہو دیکر احسان نرکھے ایذا نہ دے

کتاب القرض

قرض دینے کا بہی بہت ثواب ہی اللہ کے نزدیک دوگنا تگنا اوسکا اجر ہی قرضدار کو مہلت

دینا چاہیے کچھ قرض چھوڑ دینا اچھا ہی ایسے آدمی کو اللہ بخشدیتا ہی قیامت مین اوسکو
سایہ ملتا ہی دوزخ کی نیت اوسکو نہین لگتی لکن قرض لینے والے اکثر مال داب رکھتے ہین
اسیکی تو پہلے ہی سے نیت دینے کی نہین ہوتی کوئی لیکر مال ٹول لگاتا ہی بعض باوجود قدرت
نہین دیتے دینے والا تو اچھا رہا مگر یہ قرضدار ستیاناس ہوئے جو شخص وجوہ خیر مین صرف
کرتا ہی اوسکو اللہ زیادہ دیتا ہی جیسے بنانا مسجد پل سرای مدرسہ کوئی نہر کا طبع کرانا کتب
سنت کا غربا وسکے لیے بانٹنا اوسکا طالبہ علم مین بخیل ہے کہ دو توجہ انمین سے خراب ہی بی بی اپنے
میان کا مال صدقے مین دیسکتی ہے مگر اوسکے اذن سے میان بی بی کے مال مین تصرف نہین
کرسکتا مگر اوسکے حکم سے جو شخص احسان کرے اوسکا شکر لازم ہی خواہ بدلا دے اگر دیسکتا
ہین تو دعا دیتا ہی ایک بدلا ہی جسنے آدمی کا شکر نکیا اوسنے خدا کا شکر نکیا اس زمانے مین ایک بلا
یہ بھی ہی کہ بجای شکر شکایت کرتے ہین محسن کشی کو فخر جانتے ہین جسنے تھوڑے احسان کا شکر
نکیا وہ بہت کا بھی شکر نکریگا ہمنے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ ایک رئیس نے ایک فقیر کو امیر بنادیا
طرح کی عزت وآبرو دی وہ اوسکی رسوائی و مرنے کا منتظر ہے یہ شکر کیا اوسکے احسان کا

کتاب الصوم

روزہ رکھنے والے غریبون مین بہت امیرون مین کم ہین سعہذا امیرون سے روزے مین
ای عدل کے ظلم زیادہ ہوتا ہی انکو روزے کی ایک جو جھجھ ہوتی ہی نوکرون غلامون پر غصہ
دہ ہو جاتا ہی یہ روزہ نہوا ایک بیگار رہوا پھر اوسکا رکھنا ہی کیا ضرور ہی غیبت وبد
لی گفتہ مار پیٹ سے اجر جاتا رہتا ہی کوئی عبادت ہو جب اوسمین خدا کا ڈر نہوا گناہ ہوا
نہوا تو پھر وہ عبادت کس کام کی اللہ کسی کے بھوکے پیاسے رہنے کا محتاج نہین ہی روزہ
رزق حلال پر افطار نہوا تو مفت کی فاقہ کشی ہوئی آج کل مال حلال کہان ہزار مین ایک
بھی اگر اکل حلال ہو تو گویا بڑی غنیمت ہاتھ لگی روزے کا اجر اللہ تعالی نے اپنے اوپر رکھا ہے
اوسکی تعداد نہین بتائی لکن جبکہ سب ارکان وآداب اوسکے اچھی طرح ادا ہون رمضان کے

سوا ہی۔ روزے نفل ہین اونکا بھی بہت ثواب پایا جیسے ایام بیض کی روزے شش عید کے
روزے محرم ذی الحجہ وغیرہ کے روزے مشرکون نے جو روزے اپنی طرف سے نکالے پیر یا اور
لوگون کے نام پر رکھتے ہین یہ روزے جہنم کا رستہ بتاتے ہین عورت کو روزہ نفل رکھنا نچاہیے
جب تک کہ شوہر اجازت نہ دے مسافر کو سفر مین افطار عزیمت ہی یا رخصت تو روزے مین کہانا
کھلانا افطار کرانا بڑی فضیلت ہی

کتاب الحج

حج فرض عین ہی ہر مقدور والے پر فی الفور یا تا خیر سے اگر ضرورت ہو مقدورت مراد زاد و
راحلہ ہی جو بھیک مانگتے حج کو جانا راہ مین نماز نہ پڑہنا پھرا ہیون وغیرہ سے لڑنا جہگڑا کی کی بات
یا کام کرنا بد دینی ہی یہ حج نہوا گدائی سے پیٹ بھرنا مارے مارے پھرنا ہوا خسر الدنیا
والاخرۃ بعضے آدمی سو دو سو تین سو روپیہ مانگ مونگ کر بعضے حج بدل لیکر کے کو جاتے ہین
یہ صورت کبھی سلف مین تھی اگر سواری و زاد میسر نہین ہی تو حج بھی فرض نہین ہی تم کہین نماز ہی
اچھی طرح پڑہو روزہ رکھو یہی کافی ہی جو حج کر کے واپس آیا اوسکا حال اگلے حال سے اچھا نہوا
یہ علامت ہی حج کی قبول نہونے کی حج مبرور وہ ہی جسمین کوئی گناہ نہو ضعیف و عورت کا
جہاد یہی حج و عمرہ ہی تعنی عورتین اسلیے حج کرتی ہین کہ یہان تو نکاح ثانی وغیرہ ہو نہین سکتا
وہان جاکر خوب کہل کہیلین گے دین سے کچھ مطلب نہین اس پردے مین قضاء شہوت منظور
ہی ابی تم جسطرح بنے یہین دوسرا نکاح کر لو ایسے بہائی بندون کو جو تمہین شرعی کام سے
روکین دہتا بتاؤ پھر حج کرو دیکھو دو تو جگہ کے مزے ملینگے جو حج مال حرام سے ہو وہ وبال
آخرت ہی اسنے حج نہین کیا اسکی سواری نے حج کیا

کتاب الجہاد

بیشک جہاد کبھی فرض کنایہ ہی کبھی فرض عین خواہ بادشاہ جائر ہو یا عادل قیامت تک
اوسکے ہمراہ اسکی فرضیت باقی ہی جب شرائط جہاد موافق حدیث کے موجود ہون یعنی شرائط

فتح المغیث ذیل الاوثار وغیرہ مین لکھے ہین آن شرائط کا وجود ایک عمر دراز سے پایا نہین جاتا اب تو ملک لینے کے لیے ہین حکومت کرنے کے لیے دولت سمیٹنے کے لیے بدمعاش اوباش بد دین لشکر مین جمع ہوتے ہین مفت مین گھر بار نا شہر لوٹتے پھرتے ہین بچون کو عورتون کو بے دینون کو قتل کرتے ہین اسلام کی ایک بات بھی انمین نہین ہوتی مگر نام جہاد کا ہی جھنڈا اسلام کا کھڑا کیا جاتا ہی نہ خدا سے غرض ہی نہ رسول سے نہ اسلام سے نہ ایمان سے اپنے مزے و مال سے کام ہی واہ رے جہاد کیا عمدہ مجاہد ہین کیا اچھا جہاد ہی آدمیر طرہ یہ ہی کہ مولویون سے مار مار کر جہاد کے فتوون پر مہر کرائی جاتی ہی جو نہ کرے وہ جان سے مارا جاتا ہی یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضی کٹھملا جنکے دلمین فساد بھرا ہوا ہی وہ خوشی سے ایسا فتوی دیتے ہین ارے بھائی تم کیسے مسلمان ہو جو ہزارون کی جان و مال کو بلا وجہ شرعی و صورت اسلامی ایسے جاہلانہ فتوی دیکر برباد کرتے ہو کل کو خدا کو کیا جواب دو گے تحقین اگر ایسا ہی شوق جہاد کا ہی خالص بندے خدا کے ہو اس لڑائی بھڑائی سے تمکو کچھ مطلب دنیا کا نہین ہی فقط اعلاء کلمۃ اللہ ہی مراد ہی تو شرائط جہاد کو اول معلوم کر لو بہم پہونچا لو پھر دیکھو کہ کس ملک مین وہ شرائط موجود ہین جہان ہون اوس اقلیم مین جاؤ وہان پہونچکر جہاد کرو واہ واہ شاد چشم ما روشن جس جگہ وہ شرائط موجود نہین امام متصف بوصف امامت میسر نہین ہر بد دین امام بنجاتا ہی ہر ٹھاکر راجہ ہوا چاہتا ہی وہان جہاد کیا جو فضائل جہاد کتاب و سنت مین آئے ہین وہ کیا ایسے مفت کے ہین کہ جب تم چاہو فساد و بغاوت کا نام جہاد رکھ لو تم اوسکے مستحق ہوجاؤ گے اجی حضرت جہاد پر کیا انکا ہی دین پر چلنا اور حق کو بخوبی سمجھکر اوسپر عمل کرنا نہایت مشکل کام ہی

بیت کیا اسکو کوئی ہنسی ٹھٹھا سمجھا ہی؟

چلا ہی روز قیامت برابری کرنے　　تو کون کسی کا شاہ ہرنی ہاری رتم

ان جاہلون نے سچے مسلمانون کا بھی اعتبار اوٹھا دیا نام مسلمانی کا لیکر کام شیطانی کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ قرآن شریف مین کیا فرمایا ہی تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین

لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین ہان اگر اسباب جہاد سب مراد
تابع جمع ہون اہل جہاد اور ادوات سے سنت ہول جو شرع مین معتبر ہین دار الاسلام
سے دار الحرب پر چڑہائی ہو تو کس کمبخت کو اوسمین انکار روا ہی ع سخن شناس نۂ دلبرا
خطا اینجا ست ۔ دریا مین نسبت خشکی کے جہاد کرنے کا دس گنا اجر ہی جسکے دلمین غزو جہاد
نہ گذرے وہ منافق ہی غزوے سے پہلے دعوت ہی طرف اسلام کے پہر طلب جزیہ پہر سیف

کتاب الخیل

اونسے یہ سے کہا حضرت نے فرمایا گہوڑے تین طرح پر ہین ایک وزر ایک ستر ایک اجر جسے ریا
و فخر کے لیے گہر باندہا مسلمانون کی دشمنی کے واسطے اسے پالا وہ تو وزر یعنی گناہ ہی جسنے
اوسکو واسطے باندہا کہ اللہ کا حق اوسکی پیٹہ گردن مین نہ بہولے وہ ستر ہی یعنی پردہ پوشی
جسے راہ خدا مین باندہا اوسکا اجر ہی اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی اسمین یہہ بہی آیا ہی
کہ لید و موت وغیرہ اونچے پر چڑہنے نہر سے پانی پینے وغیرہ کا اجر بہی اوسکو ملتا ہے دیکہو
سیکڑون اسپ کوتل وغیرہ جو امیر لوگ اپنے احتشام کے لیے زائد از ضرورت رکہتے ہین
محض ریا برائی شان و شوکت ظاہر کرتے ہین یہ سب داخل وزر ہی ایک ایک اسپ
دس دس ہزار کو مول لیتے ہین یہ فخر و ریا ہوا تو پہر کیا ہوا سارا موت و لید دہو دالا اس گہوڑے کی
انکی پیٹہ پر حشر کے دن لادا جاویگا تب سمجہین گے کہ ہیہے تو یہ گہوڑا ہی اجیار یا دنیا مین تو

ہم اسپر سوار تہے آخرت مین وہ ہمپر سوار ہوا

کتاب الطاعون

جہان وبا ہو وہان نہ جاوے وہان جو ہو تو نہ بہاگے اصل مسئلہ تو اتنا ہی لیکن اس زمانے مین وبا
ایک مرض متعدی ٹہرایا گیا ہی روم و فرنگ کا قرنطینا اسی لیے ہوتا ہی اسنا ہی زمانہ وبا مین
کاغذ کپڑا چیز و بست اسکو ہاتہ نہین لگاتے کہ کہین وبا نہ لگ جاوے وبا کو فساد ہوا سمجہا ہی
یہ محض غلط ہی ہوا کا فساد ہوتا تو ہوا سبکو لگتی ہی کسی گہر مین ایک دو مرتے ہین باقی سب

اچھے کسی گھر مین ایک بھی نہین مرتا کیونکہ خاص ذیل گیری کسو جسے اوسوقت مین وبا ہوتی ہی آدمی
کو اثر نہین پہونچتا یہ کیسی ہوا ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنات منتشر ہو کر آدمیون کو بسبب
دشمنی کے کونچے دیتے ہین جسکو نیزہ لگا وہ مر اجسکو نہ لگا رد ہوگیا جسکا زخم کاری ہی وہ غالباً
مرجاتا ہی جسکا زخم ہلکا ہی وہ بچ جاتا ہی جب شہر مین صفائی گلی کوچون کی نہ تھی وبا باوجود
کثافت نہین آتی تھی یا چالیس پچاس برس مین اتفاقاً آگئی تو آگئی جب سے اہتمام درستی
راہ وصفائی محلات واخلاص ہوا کا ہوا ہی تب سے ہر سال وبا ہیضہ یا مرض ہر گھر کے دروازے پر
کھڑی رہتی ہی ہر سال نیا علاج مجرب تجویز ہوتا ہی مگر تقدیر الٰہی سے کون بچا سکتا ہی ؁

کتاب القرآن

جو کتاب نبی آخر الزمان پر اوتری ہی اوسکا یہ نام ہی اسکے سوا اور بھی بہت نام ہین جنکا ذکر
اکسیر مین کیا گیا ہی ہر نام سے بزرگی کتاب کی ظاہر ہی جیسے ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے تھے
موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ اوتری عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل آئی داؤد علیہ السلام پر زبور نازل
ہوئی اسیطرح یہ کتاب مقدس بھی بواسطہ جبریل علیہ السلام خاتم رسل پر تیئیس برس کی
مدت مین نازل ہوئی وہ سب تو محفوظ نہ رہین اونمین تحریف ہوگئی اسکی حفاظت کا ذمہ خود
خدا نے لیا ہی اسلیے محفوظ ہی جسطرح اس امت اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب
پیغمبرون کے سردار ہین اسیطرح یہ کتاب بھی سب کتب کی سرتاج ہی اسکو قیامت تک
مع سنت کے اسی لیے باقی رکھا ہی کہ لوگ اوسپر عمل کرین گمراہ نہون لیکن اب قرآن اسلیے
رہ گیا ہی کہ اوسکو لڑکے پڑھین مسئلے بیان یاد کرین مرد حافظ ہو کر کسی مسجد کے امام مؤذن
بنجاوین رمضان مین محراب سنا کر دس پانچ روپیہ پیدا کر لین اسلیے نہین ہی کہ کوئی اوسکا
ترجمہ سیکھکر مطلب بوجھے اوسپر عمل کرے یا مولوی لوگ اوسکے موافق حکم کرین فتوی دین
بلکہ اوسکے حکم کا رواج دینا یا حدیث پر عمل کرنا جاہلون کا کام سمجھتے ہین فتوے کیواسطے کیا
شرح وقایہ ہدایہ درمختار شامی فتاوی ہندیہ وغیرہ نہین ہین جو حاجت قرآن وحدیث کی

پرست مجتہد ہوگوں نے اوسکو دیکھا ایسا سمجھ لیا سمجھائے گئے اب مقلد اوسکو کیا جانے کہ مجتہد کے اوپر
عمل کرنیمین گمراہ ہو جاسے کا یقین کامل ہی گو کوئی شخص سرسری سمجھ لیتا ہوا اس سے کیا ہوتا ہے
وقایہ ہدایہ در مختار گو مشکل ہو مشکوٰۃ و بلوغ المرام ہرچند آسان ہو لیکن بزرگوں نے اونہین
کتابون پر دارمدار دین کا رکھا ہی نہ قرآن و حدیث پر اسوقت مین کوئی قرآن شریف کی
تفسیر لکھے بہلا یہ ہو سکتا ہی ابھی بنے تو شرح وقایہ پر کوئی شرح حاشیہ لکھو اس مین زیادہ نام ہے
یا اوس کام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ فتنہ وہ فتنہ ہی جسکے سبب سے اب قیامت
الٹ بہگ آگئی اسلام غریب ہو گیا مسلمان مر گئے خدا کے جاننے والے مٹ گئے اونکی جگہ جاہل
مفتی بے بد دین اصحاب مہر شہر سے ایمان جاگنے لگا دہریت ہر طرف سے قدم اپنا جمانے لگی

انا للہ و انا الیہ راجعون

کتاب الذکر والدعا

اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی چیز نجات دینے والی عذاب آخرت سے نہین ہی عمدہ ذکر تلاوت
قرآن ہی معنی سمجھ سمجھ کر پھیر تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہ جو ذکر حدیث مین آئے ہین وہ کتاب
نزل الابرار مین لکھے گئے ہین سلاح المومن حزب مقبول حصن حصین عدہ وغیرہ مین درج ہین پھیر کثرت
درود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر عمدہ ذکر ہی پھیر جو ذکر و دعا جس جگہہ پر آیا ہی اوسکو
اوسیطرح ادا کرے بلا کم و بیش صحیح سے صحیح ذکر و دعا کو اختیار کرے لیکن اب اس ذکر و فکر کی
جگہہ جس نام کے مسلمان کو دیکھو وہ حفظ قانون کرتا ہی دستور العمل کو ازبر کرتا ہی وکالت کا
امتحان دیتا ہی نماز روزے کے ضروری اذکار بھی نہین پڑھ سکتا بہت ہوا تو گنج العرش و
سیفی وغیرہ کا وظیفہ مقرر کر لیا وہ بھی اسلیے کہ دنیا ہاتھ لگے یا پیرون کے نام کا ورد اختیار
کیا کہ حشر مین سفارش کر کے بچا لینگے سبحان اللہ و بحمدہ کا استغفار کی جگہہ کسی پر جادو
کرایا توبہ کی جگہہ کوئی نیا ٹوٹکا جمایا درود کی جگہہ کسی اہل حدیث کے اوپر رد لکھا

کتاب الاکتساب

سب سے بہتر کہانا اپنے ہاتھ سے کام سے ہی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کہاتے ابراہیم
علیہ السلام بزازی کرتے زکریا علیہ السلام تجار تھے پیشہ کرنا سنت ہی انبیاء کی اب بھی ہر ولایت
مین پیشے کا رواج ہی حرفے کی بہت بڑی عزت ہی پیشے سے کسی کے نسب مین خلل نہین آتا پیشے والا
محتاج نہین رہتا جسکو پیشے سے عار ہی وہ ہمیشہ افلاس مین گرفتار ہی نوکری چاکری کرنا بھی درحقیقت
ایک پیشہ ہی ملک گیری کرنا بھی ایک پیشہ ہی کم عمری سے کسی کے گھر رہکر روٹی کپڑے پر بسر کرنا
یہ بھی ایک پیشہ ہی راجگان ہند و والیان ملک اکثر حقیر پیشہ لوگ تھے سلاطین و ملوک زمانہ بھی
غالباً اسی قسم کے لوگ تھے ہان قریش کے ملوک نسب و حسب و حرفے مین سب سے بہتر گذرے ہین یہ
شرفاء ہند جنکے گھر مین دولت آبائی نہین رہی اب اونکو پیشہ کرنے سے عار ہی یہی اونکے لیے
سبب ادبار ہی ہان جسکو بقدر کفاف میسر ہی یا خاندان توکل و قناعت سے ہی وہ باوجود حاجت
کے اگر پیشہ نہین کرتا تو اوسکو کچھہ ضرورت حرفے کی نہین ہی لکن مسلمانکو عار یہی نچاہیے وہ کون
شریف ہی جسکو مفلسی نہین لگی وہ کون قوم ہی جسمین سلطنت نہین ہوئی پھر کس بات پر کوئی
فخر کرے کس بات سے عار رکھے یہ سب دنیا کے اضافات ہین

کتاب الانساب

دولت و سلطنت و حکومت داخل حسب ہی نہ داخل نسب حسب کا اعتبار چار پشت تک ہی
بلکہ نسب کا بھی حدیث مین کرامت و بزرگی حضرت یوسف علیہ السلام کی چار پشت تک فرمائی
ہی پھر فرمایا جو جاہلیت مین اچھا تھا یعنی حسب و نسب و حرفے و صنعت وغیرہ مین وہ اسلام
مین اچھا ہی جبکہ عالم ہو اس سے معلوم ہوا کہ جاہلیت کی عزت اسلام مین بھی باقی رہتی ہی
مگر علم حاصل کرنے سے پس مسلمان را چہ جبکہ وہ فضیلت علم و عمل کی حاصل کرے بہتر ہی اوس
جولاہے سے جو نرا مسلمان ہی حسب و نسب مین ہر آدمی کی اصل آدم و حوا ہین آدم مٹی سے
پیدا ہوے سب بنی آدم مٹی کے پتلے ہین مٹی ہی مین آخر کو جا ملین گے نہ عرب کو کچھہ فخر عجم پر ہے
نہ عجم کو عرب پر ساری بزرگی علم و عمل کی ہی اختلاف حرفون قومون کا فقط واسطے مصالح

دنیا کے ہی تا کہ لوگ آپس مین صلہ رحم کرین ایک دوسرے کے اچھے کامون مین معاون ہیں نہ
اسلیے کہ کوئی کسیکو حقیر سمجھے ہان اللہ نے مسلمانون کو عزت دی ہی کافرون کو ذلیل کیا ہی
اسلام کے ساتھ جب نکاح صحیح شرعی ہو خلق اچھا ہو تو واسطے کفارت کے کافی ہی کفو کا اعتبار
اوسیوقت تک ہی کہ میسر آوے جب میسر نہو تو مسلمان عورت کا نکاح مسلمان غیر کفو سے کیا
جاتا ہی سب سے زیادہ شرافت علم و سیادت کی ہی اس سے بہتر کوئی کفو نہین باقی امور کا اعتبار
جیسے حرفہ حریت ہم نسبی وغیرہ وہ حالت عدم ضرورت کے لیے ہی نسب شرع مین باپ کا ہی
نہ مان کا اتنا چاہیے کہ سفاح یعنی زنا نہو حضرت نے فرمایا میری پشت مین ہمیشہ نکاح رہا
یعنے زمانۂ جاہلیت مین بھی کبھی سفاح نہین ہوا اولاد زنا کا نسب مان کا ہی نہ باپ کا اسلیے
وہ اپنی مان کی وارث ہوتی ہی نہ باپ کی یہ بات غلط مشہور ہی کہ ولد الزنا بہشت مین نجاوے گا
بہشت مین جانے کے لیے ایمان صحیح عمل صواب درکار ہی نہ اور کچھ قومیت و نسب کو اسمین
کچھ دخل نہین ہے

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب ز روم ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبی ست

علماء اسلام مین سیکڑون موالی تھے نسب مین کم و کچے لکن دین مین ہزارون بادشاہون
سے اچھے و پکے تھے

کتاب البیوع

حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا افضل کسب بیع مبرور ہی اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا
اللہ دوست رکھتا ہی مومن محترف کو یعنی حرفہ کرنیوالے کو سچے تاجر امانت دار کا حشر
نبیون و صدیقون کے ہوگا حدیث مین بہت چیزون کی بیع سے منع کیا ہی بہت صور بیع کو
ناجائز فرمایا ہی اون ممنوع صورتون اور بیوع کا رواج آجکل بہت ہی یہ بھی ایک فتنہ ہی
اسلام مین جب لین دین موافق شرع کے نہوا جو رزق اس حیلے سے ہاتھ آویگا وہ حرام ہوگا
نہ حلال پھر جب حرام سے پرورش بدن کی ہوئی تو یہ بدن لائق دوزخ کے ہوا نہ لائق جنت

اس فتنے مین پڑے ہین ان پڑھ سب گرفتار ہین کسی طرحکی پروا حلت رزق مین نہین
یہی وجہ ہی کہ انکی عبادت مین اثر قبولیت نہین انکے کامون مین کوئی برکت نہین اسلام کا
نور چہرے پر نہین نماز روزہ حج زکوۃ صدقہ خیرات سب کچہہ کرتے ہین لیکن مال حرام پر بنا
ہی حرام مال کو صدقے مین دینا اجر کی امید رکہنا قریب کفر ہی اسوقت مین کوئی مال اشتباہ
سے خالی نہین مقلدون نے لینا سود کا دار الحرب مین جائز کردیا ہی سیکڑون مولوی سود
لیتے ہین سود دینا ہندوستان انکے نزدیک اب تک بہی دار الاسلام ہی ذرا اس تہافت کو دیکہیو
قرآن وحدیث مین کسی جگہ سود کو حلال نہین کہا بلکہ سود خواری کو خدا سے لڑائی کرنا فرمایا
ہی سیکڑون رقوم خلاف شرع کی آمدنی ہوتی ہی وہ سب مال بلا شک حرام ہی یہ ایسا
فتنہ عام ہی جس سے بچنا مشکل ہے وہ دہوان تو اسکا ضرور ہی ہر شخص کو لگتا ہی عبادات مین
تو مقلد لڑتے ہین کہ رفع یدین آمین بالجہر نماز مین نکرو لیکن کسی تاجر واہل مطبع سے ہرگز نہین
کہتے کہ تم رزق حرام کہاتے ہو یہ نزدیک امام صاحب کے بہی ناجائز ہی آیک بیع اخبار کی نکلی ہی
جسکی آمدنی حرام ہی اوسکو شیر مادر کیطرح حلال سمجہکر نوش جان کرتے ہین خود مولویصاحب
مال سود کہاتے ہین ہاتہہ پاؤن سب تندرست ہین لیکن محنت مزدوری پیشہ نوکری چاکری
کچہہ نہین ہوتا مال زکوۃ وخیرات وسوال وغیرہ پر قانع ہین یہ مسئلہ مال مکتسب بالاختیار کا
کتاب دلیل الطالب مین مفصل لکہا گیا ہی اب تو عبادات ومعاملات سب کے خراب
ہین نام کی مسلمانی رہ گئی ہی سارا اسلام آپسکے ردو قدح مین منحصر سمجہا گیا ہی قیامت جلد
نہ آوے تو پہر کیا ہو آخر شرار امت ہی پر قائم ہوگی حلال کا طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب
ہی اللہ تعالی سوا حلال کے کسی حرام کو قبول نہین کرتا جہوٹ فریب غیبت خوشامد چالاکی سے
جو رزق حاصل ہوتا ہی وہ آخر کو دوزخ کا کندہ بنتا ہی حدیث مین آیا ہی کوئی آدمی لمبا
سفر کرتا ہی پریشان بال پریشان حال ہوتا ہی آسمان کیطرف ہاتہہ پہیلا کر رب رب کرتا ہی
اوسکا کہانا حرام پینا حرام پہننا حرام غذا حرام پہر کسطرح اوسکی دعا قبول ہو اسکو مسلم وترمذی

نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ آدمی پروا
نکریگا کہ حلال مال لیا یا حرام یہ بخاری مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہی تیسری حدیث مین فرمایا کہ
اکثر لوگون کو دوزخ مین ہونا اور فرج لیجاویگی یعنی حرام خواری زناکاری سبب ہی دخول
نار کا اس حدیث کو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے صحیح کہا ہی رزق حلال کی تاکید
مین رزق حرام سے بچنے مین بہت احادیث آئے ہین مگر کون سنتا سمجھتا ہی اب تو جو کچھ ہے
مال ہی مال ہی ایمان رہے یا جاوے مالدارون کی قدر ہی اور غیر حسد ہی ایک شعبہ ٹھگی کرنا
ہی ناپ تول مین غلے وغیرہ کے اسکا بھی خوب رواج ہی دوسرا شعبہ غش ہی یہ ہر چیز
مین چلتا ہی مصنوعی ادویہ مسموعی روغن و زعفران وغیرہ اشیاء کا لین دین سب مین کھلے
جاری ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی لیس منا من غشنا جعلی روپئے اشرفی نوٹ بھی بننے
لگے موتی جواہر ڈھلنے لگے نقود سے تا عروض کوئی ایسی چیز معلوم نہین ہوتی جسمین جعل کا
دخل نہو کوئی معاملہ بیع کا نظر نہین آتا جسمین کوئی منکر شرعی موجود نہو کوئی عبادت ایسی نہین
جسمین فساد مذہبی قائم نہو دعوی اسلام کا تو ہم سب کو خوب دھوم دھام سے ہی لیکن اسلام کے چھلکے
کے مغز کا کہین اتا پتا نہین مفاسد بیوع و منکرات داد و ستد اسقدر ہین کہ ایک کتاب
علیحدہ چاہیے واسطے بیان جزئیات مذکورہ کے جسکو علم قرآن و حدیث ہی وہ بہت علم
درمیان حلال و حرام کے تمیز کر سکتا ہی

کتاب النکاح

سلف مین شرعاً نکاح کرنے سے حفظ نفس کا گناہ سے طلب کرنا اولاد کا تکثیر امت کے لیے
مقصود تھا اب فقط لذت اوٹھانا رہ گیا ہی جب لذت پر نوبت ہوا تو پھر حلال حرام سے کچھ
غرض نہ ٹھہری اسکا تو کچھ ذکر ہی نہین ہی کہ لوگ دلبران بازاری کو آشنا بناتے ہین جا بجا گھر
گھر مین بلاتے ہین یا کسبیون کے گھر ہو رہتے ہین یا جنگلون مین سیر کرتے پھرتے ہین یہ تو دیکھو
کہ بعضی ساس کے آشنا ہین کوئی بہو سے پھنسا ہوا ہی کوئی مدخولہ پدر کا ہم بستر ہی بلکہ بعض

امراء ورؤساء کے یہان نکاح ہی سرے سے عیب ہی ساری اولاد زنا کی ہوتی ہی بیبیون کی
گنتی نہین پھر حرامون کا کیا شمار ہو سکتا ہی وہی موسمات صاحبات محل ہین وہی نسل بھائی
پیر امیر ورئیس ٹھہرتی ہی نہ نسب کا ٹھکانا نہ حسب کا پتا نہ اصل کی طہارت نہ فرع کی سیادت
اور سپر طرہ یہ ہی کہ وہی نسل وبطن حلال زادون سے زیادہ سمجھی جاتی ہی برادری سلطنت و
ریاست ٹھہرتی ہی انھین سے برتاؤ وصلۂ رحم کا ہوتا ہی وہان رحم کہان ہی جسکا یہ صلہ ہے
یہ رحم ظلم سے بڑھ کر گناہ رکھتا ہی جس جگہ رسم ظاہری نکاح کی ہی وہان وہ رسوم منکر ہوتے
ہین کہ نکاح کی صحت بھی باقی نہین رہتی اگر ہزار یا نسو مین ایک دو نکاح مطابق صورت شرعی
کے ہوئے تو پھر بعد نکاح ایسا برتاؤ ہوتا ہی جس سے بقاء نکاح مین اندیشہ بلکہ فتور ہی کوئی
غصے مین طلاق دیدیتا ہی کوئی کلمۂ کفر بکدیتا ہی کوئی جورو کو مان بہن بناتا ہی پھر بدون توبہ
و کفارے کے میل جول کرلیتا ہی کوئی بعد تین طلاق کے بدون حلالہ رجوع کرتا ہی کوئی
بعد لعان کے پھر صلح کرلیتا ہی کسیکو معلوم ہی کہ فلان حرامزادہ ہی مگر اسکو ظاہر نہین کرتا
کوئی دیدہ ودانستہ دوسرے کے حرام کرنے پر خاموش ہی غرضکہ صدہا آفات ہین جن کا
بیان نہین ہوسکتا ایسے لوگون اگر فسق وفجور نہو جہل نہ پھیلے تو کیا ہو لاکھ تعلیم کرو اثر لطف
کہان جاویگا اسلام کیطرف دل کیونکر رجوع ہوگا سنا ہی بلدۂ مدراس مین ایک آسودہ حال کا
نکاح ٹھہرا سال بھر تک روزانہ ایک رسم شادی کی ادا ہوا کی ایسا ہنگامہ رہا کہ سال گذر گیا
سب رسمین تو ادا ہوئین نکاح پڑھانا بھول گئے بی بی سے بچہ بھی ہوگیا سبحان اللہ وبحمدہ
امرا ورؤساء کے گھر جب نکاح ہوتا ہی تو سوای رسوم بدعت محرمہ کے عمدًا یا سہوًا کچھ نہ کچھ
شرک وکفر کے کام بھی ضرور ہی ہوجاتے ہین جس سے وہ نکاح عین سفاح ہوجاتا ہی تمام عمر اولاد
حرام پیدا ہوتی ہی الا ماشاء اللہ تعالی مسائل اربعین مین کچھ رسوم منکر نکاح کے لکھے ہین
اسیطرح کتاب تہذیب النسوان مین بعض بدعات نکاح کا ذکر کیا ہی سارے رسوم کے ذکر
کرنے کو ایک دفتر چاہیے بھلا سوچو تو جب نکاح اس ٹھاٹھ کھڑے سے ہو سارے منکرات

اوسکے ہمراہ ہوئے تو لوائیان وہان سے آئے انکو اسطرح مسلمان ہونا چاہیے بیان ہوب
یہ بلسنے ہین کہ مسلمانی فقط کلمہ پڑہنے سے حاصل ہوجاتی ہی پہر جو چاہو سو کرو نشۂ ماوشما
یہ نہین جانتے کہ مسلمان ہونا آسان نہین کلمہ بیشک بہشت کی کنجی ہی لیکن کنجی سے جب تالا
قفل کہلتا ہی کہ اوسمین دانتے ہون سو اس کنجی کے دانت اعمال صالحہ ہین جب عمل ہوا
راتدن فسق وفجور وخواہش نفس مین گذرا کفر وشرک مین ابتلا رہا نکاح وولادت وموت
وحیات مین منکرات ہوتی رہی اسی حال مین ناگہان ایکدن مرگئے تو یہی مسلمانی پہر یہان کام آتی
ہی قرجہ دیاکہ اسفل سافلین الا الذین امنوا وعملوا الصالحات فلہم اجر غیر ممنون
نکاح اگرچہ خوبصورت مالدار نامور گہرانے مین جائز ہی لیکن فضیلت دین ہی کو ہی دیندار
عورتکا ملنا دنیا ہی مشکل ہی جیسے ایمان صحیح کا حاصل ہونا بہتر مالدار عورت چاہیے جن مردونکو
ظاہر مین دیندار دیکہا اونکی اولاد اناث سب سے بدتر پائی پہر فاسق گہرانے کی لڑکیونکا
کیا پوچہنا ہزار مین ایک بہی ایسا نہین پایا جو حقوق زوجیت ادا کرے سارے حق اپنے ہی
بی بی پر سمجہتے ہین جو مال ذاتی اوسکا ہی زر وزیور ولباس وگہر بار وہ گویا انکے باوانے پیدا
کیا تہا بی بی کے آسودہ ہونے سے نان نفقہ مہر ساقط نہین ہوتا آج کل اسطرح کی بیحیائی بہت سے
بعض مردون نے اختیار کی ہی کہ جورو کے پیچہے چہپا ہو سو نکہوا لو کہ الوجورو کے ذریعے سے
روٹی تو ملیگی میان کی عزت تو بڑہیگی لاحول ولاقوۃ الا باللہ شرع شریف مین دین کو
مال وجمال وحسب پر اسلیے مقدم کیا ہی کہ دین باقی چیز ہی اسکا نفع بہت ہی مال کو چور لیجاتے ہین
اپنے بگاڑے اوسمین طمع کرتے ہین آپ ہی پہلے حوالے دہوکے ونہری سے کچہہ نہ کچہہ لے ہی مرتے ہین
جمال ایکدو دن کی بیماری مین جاتا رہتا ہی خوبصورت ایک دو وقت کے تپ مین بگڑ جاتی ہی
حسب کا حال بہی مثل مال کے ہی قرض اوہار مین مہاجن کے تقاضے سے ساری عزت
جاتی رہتی ہی کبہی قرضخواہ قرضدار کو سب کے سامنے سخت سست کہتا ہی کبہی اوسکی نالش
کرکے لوگون کی نظر مین حقیر کردیتا ہی اسلیے دین کو اچہا کہا کہ یہ ہر دم آدمی کے ہمراہ ہے

عورت جسقدر آسودہ رہیگی شوہر مفلس اوسکی نظر مین حقیر ہوگا غلوت اختیار میں نہوگی

مرد مرا اوس غریب کو دینا پڑتا ہی جنانچہ تجربے کیا ہی

مرد باید که بدنیا نکند میل دو چیز · تا همه عمر ز آفات سلامت باشد

زن نخواهد اگرش دختر قیصر بدهند · دام نستاند اگر وعدهٔ قیامت باشد

حدیث شریف مین فیلا اون سات گروہ کے جنکو قیامت مین عرش کے نیچے سایا ملیگا ایک وہ شخص بھی ہی جسکو کسی دولتمند عورت نے اپنی طرف بلایا اور عورت صاحب منصب و جمال تھی اسنے خدا کے ڈر سے انکار کیا اپنے ایمان کو بچا لیا اوسکے پاس نہ پھٹکا اس امت کے لیے عورتین بھی ایک فتنہ ہین یہ فتنہ سب سے زیادہ ہی جو مال و زن کے فتنے سے بچگیا سمجھو کہ وہ بازی جیت گیا عورت کے پیچھے تلوار چلتی ہی عاشقون کی جان جاتی ہی کسبیون کے پیچھے لوگ بیبیون کو چھوڑ دیتے ہین گھر برباد رہتا ہی عیاشون کا سارا مال زنا کاری مین خرچ ہوتا ہی سارے حقوق اہل حقوق ضائع ہوتے ہین اسلام مین کبھی زنا حلال نہین ہوا ہی دین کفار مین کا تھا جنمین سب عورتین برابر تھین ماں بہن تک کا فرق تھا جتنے لوگ جبر رو والے حرام کار ہین انکا رجم کرنا شرعاً واجب ہی انپر رحم کرنا حرام ہی کوارا مرد عورت زنا کرے تو سو دُرّے لگین بیاہی والا حرام کرے تو سنگسار کیا جاوے ایک عالم اس حالت بد مین گرفتار ہی مستحق رجم و تشکار ہی لیکن کیا ذکر کہ کوئی حاکم دُرّے تک بھی اوسکو ماریے رجم کا تو نام بھی عالم مین باقی نہین رہا اسلام مین یہودیت آگئی زنا سے بدتر لونڈے بازی ہی ایک جہان اسی بلا مین مبتلا ہی لڑکون کے عشق مین سرگردان ہی قوم لوط علیہ السلام نے بھی فاحشہ اختیار کیا تھا آخر عذاب آیا پتھرون کی بارش ہوگئی ناچور کیے گئے کوئی شخص بیوالون سے جماع کرتا ہی یہ بھی ایک سخت کبیرہ ہے کوئی عورت مساحقت مین مبتلا ہی یہ ایک دوسرا گناہ ہی غرضکہ نکاح جسکے معنی جماع کے ہین اسکے سوا سب گناہ ہی اسلیے حدیث مین آیا ہی جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے اوس چیز کا جو دونیا کے منہ کے بیچ مین اور دو پانون کے بیچ مین اوسکے لیے بہشت کا ذمہ دار ہون یعنی اپنی زبان و شرمگاہ کو گناہ سے بچاوے

جیسا ورے زبان کے گناہ بھی مثل شرمگاہ کے ہیں جیسے غیبت کذب گالی گفت لعنت وغیرہ

ذکر ذراری یعنی اولاد

کمال الدین حلبی نے کتاب الدراری میں لکھا ہی حضرت نے فرمایا بیاہ کرو جننے والی دوست رکھنے والی عورت سے میں بڑہا چاہتا ہوں اور امتوں پر تمہارے سبب سے اسکو ابوداؤ نسائی نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہی حدیث عائشہ میں ہی مرفوعاً تمہاری اولاد تمہارا کسب ہی رواہ اہل السنن دوسری روایت میں ہی ان ولدہ من کسبہ عمر بن خطابؓ کہا میں زبردستی کرتا ہوں اپنی جان پر جماع کرنے میں باین امید کہ کوئی جان پیدا ہو جو اسکی تسبیح و ذکر کرے یہ بھی کہا تم بہت عیال پیدا کرو تم کیا جانو کسکے سبب سے رزق پاتے ہو ابوحنیفہ رحمہ نے کہا ہی شغل نکاح بہتر ہی نفل عبادت سے اسلیے کہ نکاح سے اولاد ہوتی ہی جس سے جہان کی عمارت تک باقی رہتا ہی بیٹے سے باپ کو موت و حیات میں فائدہ پہونچتا ہی دعا سے صدقے سے ترحم سے قرآن شریف میں زکریا علیہ السلام سے نقل کیا ہی رب لاتذرنی فردا وانت خیرالوارثین جب حیوان کے لیے بقاء شخصی نہوا تو حداے بقاء نوعی رکھا مسعود ایسا بھی فرمایا ہی ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم یعنی بعضی بیبیان بعضی اولاد تمہاری دشمن ہوتی ہی ان سے بچتے رہو امام حسن کی بی بی نے امام حسن کو زہر دیدیا بادشاہوں میں کسی نے باپ کو قتل کیا کسی نے قید کیا خود بادشاہ بن بیٹھے کسی نے ان کو زہر دلوا دیا کسی بزرگ نے کہا ہی بی بی بچوں سے زیادہ شغل نرکھے اگر اچھے ہیں خدا انکا والی ہی اگر برے ہیں تو خدا کے دشمن ہیں ان سے کیا مطلب کیا واسطہ حدیث میں آیا ہی لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دین والے کا دین سلامت نرہیگا وہ اپنا دین لیکر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں بھاگیگا جیسے لومڑی چھپتی پھرتی ہی لوگوں نے کہا یہ کب ہوگا فرمایا جب روٹی نملی مگر گناہوں کے ذریعے سے ایسے وقت میں کنوارا رہنا درست ہی کہا آپ نے تو ہمکو حکم دیا ہی بیاہ کرنے کا فرمایا سچ ہی لیکن جب وہ وقت آویگا تو اوس وقت ہلاک آدمی کا ہاتھ بیبیان باپ کے ہوگا

اگر ماں باپ نہیں ہیں تو بہن کے ہاتھ سے وہ اوسکے ہاتھ سے ہوگا بی بی اولاد نہو تو
قرابت والوں کے ہاتھ سے ہوگا کہا کیونکر فرمایا اسطرح کہ اوسکو تنگی معیشت پر عار و طعنہ
دینگے جسکی اوسکو طاقت نہیں وہ ہلاکت میں پڑیگا اس حدیث کو صاحب دررا ہی نے اپنی
سند سے مرفوعاً متصلاً روایت کیا ہی عیسی علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ کیوں اوروں میں بھی
رغبت نہ فرمایا کیا کام ہی اوس سے جو جیئے تو ستاوے مرے تو گھر ڈہاوے ایک حکیم سے کہا
تم اولاد نہیں چاہتے کہا محبت کے سبب سے نہیں چاہتا ایک اعرابی سے کہا تو بیاہ نہیں کرتا
کہا مشقت تنہائی کی بہتر ہے اس سے کہ عیال کے لیے احتیال کرنا پڑے دوسرے سے کہا بڑہاپے
میں کیوں بیاہ کیا کہا اسلیے کہ اولاد یتیم ہو پہلے عقوق سے قرآن شریف میں آیا ہی المال
والبنون زینة الحیوة الدنیا روایت ہی کہ اولاد پہل ہی دل کا ریحان ہی جنت کا بیٹیاں نیکیاں
ہیں بیٹے نعمتیں ہیں نعمتوں سے سوال ہوگا بچے کی خوشبو بہشت کی خوشبو ہی کسی سے پوچھا
کون میوہ اچھا ہی کہا بچا بہشت کے نخل کا ثمر ہی ایک بدوانی اپنے بچے کو کھلاتے تھے یہ کہتے سہ

یا حبذا ریح الولد   ریح الخزامی فی البلد

اہکذا کل ولد   ام لم یلد مثلی احد

حدیث میں اولاد کو مبخلة مجبنة مجہلة کہا ہی حضرت نے بھی فرمایا ہی یقینی عیال سبب بخل و جبن و جہل و
حزن ہیں قرآن پاک میں آیا ہی انما اموالکم واولادکم فتنة بے شبہ آنکہ سے دیکہا کان سے
سنا کہ مال و اولاد کا فتنہ بہت بڑا ہی ساری بلائیں دو نہیں سے آتی ہیں کبھی آدمی محبت مال
اولاد میں پہنسکر تباہ ہوتا ہی کبھی مال و اولاد ماں باپ کو فتنے میں ڈالتی ہی اولاد دعا مانگتی ہے
ماں باپ مرجاویں تو اونکا مال ہمارے ہاتھ آوے علامات قیامت سے ہی کہ اولاد سبب غیظ
ہو جاہلیت میں کہتے تھے بیٹا جب تک چھوٹا ہی تجھکو کہتا ہی جب بڑا ہوا تیرا وارث بنتا ہے
بیٹی تیرے برتن سے کھاتی ہی تیرے دشمنوں کی وارث بنتی ہی چچا کا بیٹا تیرا دشمن ہے کسی سے
کہا فلانی نے بیاہ کیا ہی کہا دریا میں سوار ہوا کہا اوسکے بچہ بھی پیدا ہوا ہی کہا کشتی ٹوٹ گئی

اب ڈوب جا دیکھو ایک آدمی اپنے بچے کو کندھے پر لادے پھرتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ
کیا ہی کہا میرا بیٹا ہی فرمایا جیئیگا تو تجکو فتنے مین ڈالیگا مریگا تو تجکو غم مین ڈالیگا جبکے ساتھ
اللہ کو بھلائی کرنا ہوتا ہی تو دنیا مین اوسکو اہل و ولد مین مشغول نہین کرتا اس زمانے مین بڑا فتنہ
یہی اولاد ہی دنیا دین انکے سبب برباد ہی بیشتر گناہ اولاد والی سے ہوتے ہین جب اولاد
نہین ہوتے دنیا مین عیش آخرت مین مواخذہ سے بری بیبیون کو دیکھو مرد کتنا ہی گناہ سے
بچایا ہی یہ اوسکو سمجھتے نہین یہین ہر بلا مین پھانستی ہین سو کہ خدا ایسے مایہ ہوس سے
اللہ رے پاکی تیرا معاملہ بس سے شوہر مین لاکھ فضائل ہون عالم ہو یا عابد زاہد یا صاحب ولایت
ہو یا عارف باسرار امام عصر ہو یا شیخ وقت بی بی کے سامنے برابر ایک نفر کے ہوتا ہی جو چاہے
اوسکو کہہ لے جسطرح چاہے بے ادبی سے پیش آوے بڑی سعادت ہی اوس شخص کی جسکی
بی بی سے جو اوسکی قدر دان ہو بڑا بختاور ہی وہ آدمی جسکی اولاد اوسکی چال پر چلے حکما نے
کہا ہی لڑکی مین شرم کا ہونا ڈر کے ہونے سے اچھا ہی اسلیے کہ حیا عقل کی راہ دکھاتی ہی خوف
نامرد بناتا ہی سفیان بن عیینہ کی مجلس مین ایک لڑکا آیا لوگون نے صغر سن کے سبب سے
کچھ التفات اوسکی طرف کیا سفیان نے کہا كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم یعنی تم
بھی تو ایسے ہی تھے اللہ نے تمپر احسان کیا پھر کہا لو رأيتني ولي عشر سنين طولي خمسة اشبار
ووجهي كالدينار وانا كشعلة نار ثيابي صغار واكمامي قصار وذيلي بمقدار ونعلي
كآذان الفار اختلف الى علماء الامصار مثل الزهري وعمرو بن دينار اجلس بينهم
كالمسمار محبرتي كالجوزة ومقلمتي كالموزة وقلمي كاللوزة فاذا دخلت المجلس قالوا اوسعوا
للشيخ الصغير اوسعوا للشيخ الصغير یہ کہکر پھر تبسم کیا مین کہتا ہون اہل حدیث مین قاعدہ
تھا کہ بچون کو مجلس درس و املاء حدیث مین حاضر لاتے اونکا سماع لکھتے پانچ برس کے بلکہ
تین برس کے بچے کا سماع معتبر سمجھتے سیوطی نے تیسرے سالگی مین حافظ ابن حجر سے ایک حدیث
سنی اوسکی روایت کا اونکو بڑا فخر ہی کسائی نے کہا مین مجلس ہارون رشید مین گیا تشہد

نے امین و مامون کو بلایا وہ دونو آئے بہت وقار و متانت سے باپ کو طریقہ خلافت
پر سلام کیا دعا دی ایک کو داہنی طرف دوسرےکو بائین طرف بٹھلایا جبسے کہا کچھ بات نحو
کی پوچھو بیٹے جو کچھ پوچھا اوسکا بہت اچھا جواب دیا رشید بہت خوش ہوئے جبسے کہا یہ
کیسے ہین بیٹے کہا اپنا خلافت مین انسے بہتر زبان و بیان و ادب مین کوئی نہوگا اسأل الله
ان یزید بهما الاسلام تائیدا وعزا ویدخل بهما علی اهل الشرك ذلا وقمعا رشید
نے میری اس دعا پر آمین کہی اونکو گلے لگایا خوب روئے سینے پر آنسو بہے یہ ذکر تو اولاد لائق
فائق کا ہی اب رہے حمقا سو حماقت ایک ایسی طبیعت ہی کہ وہ کسی طرح دور نہین ہوسکتی رعونت
عورتون مین بیٹھنے سے پیدا ہوتی ہی ؎

وعلاج الابدان ایسر خطبا حین نشتل من علاج العقول

ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے جو مکتب مین پڑھتا تھا پوچھا اب تو کیا پڑھتا ہی اوس نے کہا
لا اقسم بهذا الولد و والدی بلا ولد باپ نے کہا سچ ہی جسکا بیٹا تجسا ہو وہ والد در حقیقت
بلا ولد ہی ایک شخص نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ایک رسی بیس گز کی لمبی بازار سے خرید لاوہ رستے
سے پھر آیا کہا چوڑی کتنی ہو کہا اوتنی جتنی میری مصیبت تیرے سبب سے چوڑی ہی ایک اعرابی
نے اپنے بیٹے بدصورت کو دیکھکر کہا یا بنی انك لست من زينة الحياة الدنيا ایک احمق
باپ نے احمق بیٹے سے پوچھا ہمنے فلانی مسجد مین کسدن جمعے کی نماز پڑھی تھی کہا یاد تو نہین مگر
ایسا گمان ہی کہ منگل کے دن پڑھی تھی کہا سچ ہی یہی دن تھا ابو زید حارثی نے اپنے بیٹے سے
کہا فادم لا افلحت ابدا اون سے کہا لست احنثك والله یا ابت یزید بن معاویہ کا ایک
باز اوڑ گیا تھا کہا دروازے دمشق کے بند کر دو کہین باز نکل نجاوے حماد بن عباس کے
ایک دوست بیمار ہوئے انھون نے اپنے بیٹے کو عیادت کے لیے بھیجا یہ کہدیا کہ جب تم وہان
پہونچ اونچی جگہہ مین بیٹھنا بیمار سے پوچھنا کیا شکوہ ہی وہ کہیگا کہ یہ تم کہنا خیریت و سلامت ہے
انشاءاللہ پھر پوچھنا کون طبیب علاج کرتا ہی وہ کہیگا فلان تم کہنا مبارک میمون ہی غذا کا حال

دریافت کرنا وہ کہتے کہ یہ غذا ہی کتنا اچھا طعام ہی غرضکہ وہ نزدیک اوس بیمار کے گیا جسکے
سامنے ایک منارہ تھا اوسپر چڑھکر بیٹھا وہ منارہ سینہ بیمار پر گر پڑا بیمار نیم مردہ ہوگیا اوسنے
پوچھا آپکو کیا بیماری ہی اوس فرشتے سے خطاب کرکے کہا مرض الموت ہی کہا خیریت ہی پوچھا کون
علاج کرتا ہی کہا ملک الموت کہا مبارک میمون ہو پوچھا غذا کیا ہی کہا زہر موت کہا بہت اچھی
غذا ہی آپکی علما نے کہا ہی باپ کو چاہیئے کہ اولاد کو علم و ادب سکہلاوے پھر جبکہ اوسکی تمیز
بنانے مکارم پر آمادہ کرے مساوی سے بچائے ابن عمر و ابن عباس اپنے بچون کو غلط
بولنے پر مارتے تلفظ کے لیے اچھی جگہ اختیار کرے کیونکہ رنگ کا اثر ہوتا ہی ہرشید نے معتصم
سے کچھ پوچھا اوسکے جواب مین نحو کی غلطی پائی کہا گاؤن مین جا تو فصاحت سیکھو یہ اسلیے کہا
کہ ہر زبان گانون مین زیادہ محفوظ رہتی ہی شہر مین ہر ملک کے آدمی جمع ہوتے ہین زبان
بگڑ جاتی ہی جسطرح آجکل حرمین شریفین کی عربی بالکل محرف ہوگئی ہی اوکی نسبت زبان بادیہ
کسیقدر فصیح و درست ہی مودب کو چاہیے کہ پہلے بچون کو قرآن پاک سکھاوے پھر حدیث
یاد کراوے پھر شعر سکھاوے جب تک ایک علم کو بچا اچھی طرح نہ جان لے دوسرے علم مین
اوسکو نہ ڈالے تعلیم و تادیب کو اصلاح اولاد مین بڑا دخل ہی ایسے کم ہوتے ہین جنکو خدا داد
ذہانت و سلیقہ ہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاتے تھے راہ مین لڑکے کھیل رہے تھے اونکی
ہیبت سے ڈر کر الگ ہوگئے اونمین ابن الزبیر بھی تھے وہ بدستور اپنی جگہہ پر کھڑے رہے
عمر نے کہا تم کیسے کھڑے ہو کہا راہ تنگ نہین ہی کہ مین الگ ہوکر اوسکو چوڑا کرون مین کچہ
قصوروار نہین کہ تمسے ڈرون تم ظالم نہین کہ تم سے ڈر کر بھاگون ایک اعرابی نے اپنے بیٹے
سے کہا چپ لونڈی کے بچے اوسنے کہا وہ تم سے زیادہ معذور ہی اوسنے آزاد کو اختیار کیا
معتصم نے فتح بن خاقان سے کہا جبکہ وہ بچہ تھے کیون فتح تمنے اس انگوٹھی سے بہتر بھی کوئی چیز
دیکھی ہی انگوٹھی معتصم پہنے ہوئے تھے کہا ہان دیکھی ہی یہ ہاتھ کہ جسمین یہ انگوٹھی ہی اس انگوٹھی
سے بہتر ہی ایک بادشاہ اپنے وزیر کے گھر گئے تھے اوسکے لڑکے صغیر سے پوچھا ہمارا گھر اچھا ہے

یا تمھارا گھر کہا ہمارا گھر اچھا ہی اسلیے کہ اسوقت حضور یہان تشریف رکھتے ہین حسین بن فضل مجلس خلیفہ مین گئے وہان بہت سے اہل علم وادب جمع تھے چاہا کہ بات کرین خلیفہ نے انکو روک دیا کہ ایسی مجلس مین بچے کو بات کرنا نچاہیے انھون نے کہا اگر مین صغیر ہون تو کچھ ہدہد سے زیادہ چھوٹا تو نہین ہون تم سلیمان سے زیادہ بڑے ہو ہدہد نے سلیمان سے یہ کہا تھا احطت بما لم تحط بہ سخبرا پھر کہا اللہ تعالی نے سلیمان کو حکم سمجھا دیا اگر بڑی ہونے پر مدار ہوتا تو داود اولی تر تھے اسی قسم کی یہ بات ہی کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نزدیک حاکم مصر کے جایا کرتے تھے وہ ظالم فاسق تھا ایک دن اوسنے انسے کہا تم ایسے متقی عالم ہو کر ہمارے دروازے پر آتے ہو فرمایا کیا مضائقہ ہی موسی علیہ السلام بارہا فرعون کے پاس جاتے سلام کرتے مین موسی سے بہتر تو فرعون سے بدتر نہین ہی اسمین مجکو کیا عار ہی وہ لاجواب ہو گیا ایک شخص نے اپنے بیٹے سے یا ابن الزانیہ کہا اوسنے جواب دیا الزانیۃ لاینکحھا الا زان او مشرک زمانہ ہشام مین قحط پڑا اہل بادیہ آئے اونمین ایک لڑکا بھی تھا درواس بن حبیب نام ہشام نے دربان سے کہا یہ کیا بات ہی ہر کوئی چلا آتا ہی لڑکے تک گھس آتے ہین سنتے سکوت کیا درواس نے کہا یا امیر المؤمنین ان للکلام طیا ونشرا وانہ لایعرف ما فی طیہ الا بنشرہ فان اذنت لی ان انشرہ نشرتہ لک خلیفہ نے اوسکی خوش بیانی و صغر سنی سے متعجب ہو کر کہا کہہ کیا کہتا ہی اوسنے کہا اصابتنا سنون ثلاث سنۃ اذابت الشحم وسنۃ اکلت اللحم وسنۃ انقت العظم وفی ایدیکم فضول اموال فان کانت للہ ففرقوھا علی عبادہ وان کانت لھم فعلام تحبسونھا عنہم وان کانت لکم فتصدقوا بھا علیہم فان اللہ یجزی المتصدقین ہشام نے کہا اس لڑکے نے ان تینون امر مین کوئی عذر ہمارے لیے نچھوڑا پھر لڑکے کو لاکھ درہم اور اہلیون کو لاکھ دینار دیے یہ جو بعض لوگ بعض اولاد کو زیادہ چاہتے ہین بعض کو کم یہ بات اچھی نہین حدیث شریف مین آیا ہی اولاد کے درمیان برابری کرو سب کو برابر دو آدمی کبھی خود عقلمند صاحب رای ہوتا ہی مگر بی بی احمق ملتی ہی تو اولاد احمق پیدا ہوتی ہی اسی زمانے مین ع تلث بی بی کا مانا

ایسا مشکل ہے جیسے بی بی کو عقلمند شوہر حاصل ہونا دشوار ہی جس اقلیم مین اقوام و قبائل
کا سلسلہ بندھا ہوا ہی وہ قوم ایک طریقہ معقول پر چلی آتی ہی وہان تو تناسل صحیح ہوتا ہی ولا
دانشمند نکلتی ہی اپنی قوم کے علوم و فنون و قوانین کی پابند ہوتی ہی ہمندوستان مین کوئی
قوم ہی نہ قبیلہ ہر شخص جہان چاہتا ہی نکاح کرلیتا ہی امراء جسکو پسند کرتے ہین گھر مین ڈال لیتے ہین
کسی قسم کا امتیاز کسی طرح کی احتیاط نہیں پھر اولاد کسطرح اچھی ہو جس گھرانے مین حقیقتاً نسب
ماں باپ دونو خاندان علم و تقوی سے ہین وہان تو اتفاقاً اولاد صالح ذی شعور پیدا ہوتی
جاتی ہی مگر جس شہر مین طوفان بے تمیزی ہی وہان کی اولاد غالباً جاہل یا قابل ہوتی ہی بعض
لوگ اولاد کا پڑھنا عیب جانتے ہین یہ بات تجربے سے معلوم ہی کہ جسقدر نفرت اہل علم کو
اہل جہل سے ہی اس سے زیادہ نفرت جاہلوں کو عالموں سے ہوتی ہی ؎

ومنزلة الفقیه من السفیه کمنزلة السفیه من الفقیه

جسطرح زمرۂ جہلا مین بعض لوگ نہایت عقلمند سمجھدار ہوتے ہین اسیطرح زمرۂ علماء مین بھی اکثر
لوگ سخت احمق و بیکار ہوتے ہین کتابین پڑھنے سے کوئی عالم نہین ہوتا علم ایک نور ہی جب
سینے مین آیا سینہ کھل جاتا ہی جہل ایک اندھیرا ہی جب کسی کے دل کو گھیرتا ہی دل سیاہ ہوجاتا
ہی تو دنیا مین عالم شمعی بصیرت ساتدن کم ہوتے جاتے ہین سارا جہان جاہلون سے بھرا ہی دنیا کی
رونق انہیں کے طفیل سے ہی لولا الحمقاء لخربت الدنیا عادت اسدیوں ہی جاری ہی کہ
میت سے حی نکلتا ہی حی سے میت ظاہر ہوتا ہی ؎

پسران وزیر ناقص عقل بگدائی بروستا رفتند
روستا زادگان دانشمند بوزیری بپادشا رفتند

علم دولت کے ساتھ کبھی جمع نہین ہوتا بہت ہوا تو حرف شناسی حاصل ہوئی دولت علم کے
ساتھ کبھی جمع بھی ہوجاتی ہی بادشاہون مین کسی سے کوئی عالم کامل شاہ ہوگا مشتاق اہل علم
ہوئے غربا و موالی مین ہوئے مگر قدر علم کی ہمیشہ بلند رہی اگر بیان ... ہی ہو تو وہان تو

کمر بند جوتا ایک طرح کا پہنتے ہین الگ پہچانے جاتے ہین کہ عرب ہین یہان کے حنفی ہین یا بدعتی
مشرک مسلمان جسکو دیکھو ہی قطع ہی علاوہ اسکے ایک فتنہ عظیم یہ ہی کہ مستورات کا کپڑا اتنا
باریک اور ایسی قطع برید جس سے ہر عضو مستور کا نقشہ کھنچ سکے چوٹی اونٹ کا کوہان کرتی ناف
تک جس سے سارا اسکم کھلا ہوا نظر آوے کلی دار پاجامہ ایک دو تھان کا لگیا لاہی کی دوپٹہ
جالی کا جوتا مردانہ غرضکہ سارا کارخانہ شیطانی اس ایک لباس زنانے مین اچھی طرح طیار ہوتا
حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہی عورتین ہین کپڑے پہنے ہوئے ننگی یعنی آخرت مین یا اسی دنیا
بسبب نظر آنے بدن کے جھکتی ہین اپنی طرف جھکاتی ہین اونکے سر جیسے کوہان شتر کے یہ جنت
مین نجاوینگی نہ اوسکی خوشبو پاوینگی اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے بطور روایت کیا ہی جو عورت
لباس مین مرد کی شکل بناوے یا مرد عورت کی شکل جیسے ہجڑے مخنث اونپر لعنت آئی ہے
عورت کے لیے مردانہ جوتا بھی داخل لعنت ہی اگر کے پہننے پگڑی رومال سر پر باندھنے کا
بھی یہی حکم ہی انگشت نما لباس پہننا حرام ہی لباس مین سادگی کرنا علامت ایمان ہی جو کوئی
باوجود قدرت کے براہ تواضع تکلف زینت کو ترک کرے غریبانہ لباس پہنے اوسکو سارے
محشر کے روبرو جنت کا حلہ پہنایا جاویگا جونسا حلہ وہ چاہے مرد کو کالا خضاب کرنا حرام ہی
اس حرام مین اکثر لوگ گرفتار ہین

کتاب الطعام

سونے چاندی کے برتن مین کھانا پینا حرام قطعی ہے لکن امراء و رؤسا کے یہان انہین
ظروف کا زیادہ تر خرچ ہی اگرچہ ایسے برتن کا بنوانا ہی سرے سے منع ہی چہ جای استعمال
یہ حرمت مرد اور عورت دونو کے لیے برابر ہی اسکے سوا جو تکلفات طعام و شراب مین ہوتے
ہین وہ صد اسراف سے بھی بڑھے ہوئے ہین ایک دیگچے مین جب سن بیس پچاس ہو روپیہ
خرچ ہو گئے جسمین سو پچاس آدمی متوسط طعام کھا سکتے تھے تو اس کھانے کو کسطرح کوئی
حلال طیب کہہ سکتا ہی یہ بہیمہ آج تو نہین کل حشر مین ظاہر ہوگا الوان طعام کا کچھ شمار نہین

خوان نعمت ایک کتاب بنی ہی جسمین کئی طرح کی پلاؤ و پلاسنے کی ترکیب لکہی ہی جو آدمی جس
ضیافت وتقریب مین زیادہ تکلف کرتا ہی بیلی بیست سے چاول منگواتا ہی کابلی کا دنبہ
ذبح کرتا ہی اوسکی بہت تعریف ہوتی ہی ضیافت والے بھی خوب ہی ہا تھہ مارتے ہین وہ
اس واہ واہ پر نہال نہال ہوا جاتا ہی دوسری بار اور زیادہ تکلف کرتا ہی حالانکہ حدیث
مین آیا ہی کہ سرکہ اچھا سالن ہی زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ کہ مبارک درخت سے نکلا ہی دوچار
طرح کا کھانا بھی ایکوقت مین کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب حضرت نے تناول نہیں
فرمایا ایکدن مین دو بار کھانا کھانے کا کیا ذکر ہی یہان اکثر امراء کا دن رات روزہ چلا کرتا ہی
اسکو نفلہ متصل کہتے ہین یہ اونکے کھانے مین داخل نہیں ہی بعضے ایکوقت مین سیر دو سیر چاول
یا ایک بکری کے کباب ایکوقت مین کہا جاتے ہین یہ بڑی تعریف کی بات ہی بعضی دو چار
سیر دودہ پی جاتے ہین کوئی سیر دو سیر گھی کہا جاتا ہی اسلیے کہ گذشتہ کھایا تھا اور ورزش سے
اتنی طاقت بہم پہونچائی تھی یہان تو اس کہانے پینے کا فخر ہی اور ہان حدیث مین آیا ہے
کہ مومن ایک آنت سے کہاتا ہی کافر سات آنت سے ؎

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو یہان زیادہ کہاتا ہی وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا
ہوگا یہ بھی فرمایا ہی چند لقمے جو پیٹھ کو سیدھا رکھین کافی ہین ایک کا کھانا دو کو دو کا چار کو
کافی ہی دنیا دارون کو جانے دو یہ تو بڑے دوا ہین اونکو کہو جو پیر فقیر بنے ہین مرید کرتے
پھرتے ہین اگلے اسکے اکثر روزہ رکھتے تھے اکل حلال صدق مقال مین سرگرم رہتے تھے یہ
اتنا کھاتے ہین کہ مرید کے گھر فاقہ ہونے لگتا ہی ؎

اجی پیر جی پیٹ نے تمکو کھویا ٭ چکھا کرکے دعوت کے لقمے ڈبویا

كتاب القضاء والامارة والسلطنة والرياسة

قضا کہتے ہین حکم کو حاکم قاضی ہوتا ہی جسکا حکم چلے وہی بادشاہ و رئیس و امیر ہی جو قاضی
بنایا گیا وہ سب چیزون حلال ہو اشر مع امارت کا ملامت ہی تھی اوسکا ندامت ہی آخر
اوسکا عذاب قیامت ہی جسنے رس تقد ہمیں گمراہی کی اوسکو بھی مشکین باندہ کر قیامت مین
لاوینگے زیادہ کا تو کیا ذکر ہی یہ اسلیے کہ امیر ہرگز پورا انصاف نہین کرتا ہی ہمیشہ کچھ
قصور و فتور اوسکے ہاتھ سے معاملات خلق و فصل خصومات مین ہوتا ہی دیکھو امارت
نے پیغمبرون کو اون پیغمبرون سے گھٹا دیا جو بادشاہ نہ تھے اغنیا پانسو برس پیچھے فقرا سے
بہشت مین جاوینگے اسلام مین کوئی چیز زیادہ دہشتناک امر امارت سے نہین مگر ایک
شوق و ذوق نے ایک امت عظیم کو سلف سے لیکر تا خلف اپنے جال مین پھانسا کیا عالم
کیا جاہل کیا شریف کیا وضیع سبکو ہلاک کیا مگر جسکو خدا نے بچایا یا مجبوری سے پھنسا اوسکا
خدا مددگار ہی حدیث مین تو سلطان کے پاس جانے سے بھی منع کیا ہی فرمایا جتنا قرب
اوس سے ہوگا اوتنا ہی خدا سے بعد ہوگا یہان ہر حیوان کو سلطان بننے کی ہوس ہی ظلم کرنیکا
شوق ہی عاقبت بنے یا بگڑے سلطنت و ریاست بھی تو ایک مرتبہ ہی کسی ریاست مین اگر
کوئی چھوٹا موٹا عہدہ حکومت کا ملگیا وسے تو ابھی رشوت لیکر سو جان و دل سے اوسکے خرید
مین یہانتک کہ بعض بلاد مغربیہ مین قاضی مفتی بھی رشوت سے مقرر ہوتے ہین آخر طلب
مین کوئی وسیلہ ہلاکت دارین کا زیادہ تر تمدہ اس امارت و ریاست سے نہین ہی اسلیے
کہ جو جس جگہہ کا امیر یا رئیس ہوا اوسنے سمجھہ لیا کہ یہ آدمی اس ملک کی ساری میری ملک ہی
یہ ساری رعیت گویا میری غلام ہی یہ ریاست اسلیے ہی کہ مین دل کھولکر خوب سا عیش کرونگا
جسکو چاہون دون جسکو چاہون نہ دون جس جگہہ چاہون صرف کرون جس جگہہ چاہون صرف
نکرون حق ناحق جو میرے دلمین آوے ویسا حکم جاری کر دون جسطرح کا ٹکس منظور ہو لگا دون
جس قسم کو چاہون رعیت سے وصول کرون گویا ایک شعبہ ہی دعوی خدائی کا یہ نسمجھے کہ یہ
امارت ایک خدمت شاقی ہی قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہی غریب رعیت سے تو

اوس بقدر بڑہ جاوے بڑہکر جو اونکے ذاتی احوال مین ان امیرون سے ایک عالم کا مواخذہ
ہو کا سو بار ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہم فلان گناہ کرین لیکن کبھی خوف خدا کبھی مفلسی کبھی شرم و حیا
او سے فعل سے ہمکو روکدیتی ہی امیر رئیس و سلطان جو چاہین سو کرین اونکا ہاتھ پکڑنیوالا
کوئی نہین بلکہ جو سچے دل سے نصیحت کرے وہ اونکا مقہور ہوا امیر صاحب اوس کام کو
اگر نکرتے ہوتے تو اب لیے اس امر بالمعروف نہی عن المنکر کے ضروری کرین تکے کے آدمی کو
بھی یہ خیال نہی کہ وہ حاکم و امیر کو کسی بات سے روکے بیچ کہا اللہ تعالی نے واذا قیل
له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد جسطرح حدیثون مین یہ حکم
ہی کہ امیر کی اطاعت کرو اگرچہ تمکا غلام ہو جب تک وہ موافق قرآن کے تمکو ہانکے اسیطرح
یہ بھی حکم ہی کہ خدا کی نافرمانی مین اوسکی اطاعت نہین ہی مثلا اگر کوئی امیر حاکم رئیس کسیکو اپنی
مجلس منکر مین بلاوے یا حکم سود لینے یا دینے کا یا شراب پینے کا یا رعیت پر ظلم کرنیکا دیوے
اور یہ اوسکا حکم ان کاموں مین نمانے تو یہ داخل عدول حکمی نہین ہی مگر اس ماننے مین ایسا شخص
قانونا مجرم ٹھہرتا ہی یہ عین ظلم ہی ظلم سے امیر معزول نہین ہوتا نہ فسق سے ہان اگر صریح کرے
نماز نہ پڑہے تو اوسپر خروج کرنا اوس سے باغی ہو جانا درست ہی حاکم کے ظلم پر صبر کری اوسکا
حق دے اپنا حق جو اوسنے روکا ہی وہ خدا سے مانگے حدیث عوف بن مالک مین مرفوعا آیا ہی
اچھے پادشاہ تمھارے وہ ہین جو تمکو چاہین تم اونکو چاہو تم اونکو دعا دو وہ تمکو دعا دین بُری
پادشاہ وہ ہین جنکو تم دشمن رکھو وہ تمکو دشمن رکھین تم اونپر لعنت کرو وہ تمپر لعنت کرین
رواہ مسلم جو پادشاہ اپنی رعیت مسلمان کا خائن ظالم ہی اوسپر جنت حرام ہی جو امت پر
نرمی کرتا ہی اوسپر خدا نرمی کریگا جو رعیت کو ستاتا ہی اوسکو خدا ستاویگا جب اہل فارس نے
اپنے اوپر کسری کے بیٹے کو حاکم کیا حضرت نے فرمایا بھلائی نپاویگی وہ قوم جسنے اپنا کام عورت
کو سونپا رواہ البخاری عن ابی بکرة یہ اسلیے فرمایا کہ عورت کا کام نہین ہی کہ وہ والی ہو کیونکہ
اوسکی عقل آدہی ہی دین آدہا ہی پادشاہ کی عزت کرے جو اوسکی اہانت کریگا اللہ اوسکو خوار کریگا

بتا دیتے ہین اتنا ہی حق سب کی اولاد کا ہی قرآن شریف مین ہی یتیم جب بالغ عاقل سمجھدار
سلیقہ شعار ہو تب او سکا مال او سکو دے اگر بیوقوف ہو گو جوان ہو جاوے مال ندے
خیال کرو جب یتیم کو او سکا مال دینا ایسی حالت مین منع ہوا تو اپنا مال کم عمر اولاد کو دینا کب
درست ہو سکتا ہی خصوصا ہزارون لاکھون کی جاگیر حدیث مین آیا ہی جو لوگ خدا کے مال
مین گھستے ہین بغیر حق کے اونکے لیے آگ ہی دوزخ کے دن قیامت کی اسکو بخاری نے خولہ
سے مرفوعا روایت کیا ہی مراد یہ ہی کہ بیت المال و غنیمت کے مال کو اوڑاتے ہین جیسے
حال اکثر رؤسا کا ہی کہ کوئی ناچ رنگ مین کوئی گانے بجانے مین کوئی بادہ خوار مین کوئی چڑیا
خانے مین کوئی عمارت بنانے مین کوئی باغ بنانے مین کوئی کھیل تماشے مین کوئی لہو و لعب شکار
مین کوئی جانور خریدنے مین کوئی کسی خلاف شرع کام مین رات دن صرف کرتا ہی یہ مال در اصل
اللہ کا ہی بطور امانت انکے پاس رکھا گیا ہی جو صرف اسکا خدا نے بتایا ہی وہان صرف کری
یہ او جگہہ تو صرف نہین کرتے ہین جہان انکا دل چاہتا ہی اپنی جان پر یا اپنی اولاد پر یا اپنی
برادری پر یا اپنے مصاحبون پر صرف کرتے ہین سر سے پانون تک گناہ مین غرق رہتے ہین
اوسپر یہ امید ہی کہ ہم مسلمان ہین ہماری مغفرت ضرور ہوگی بعض امیر بھائی بندون کو خوب عیش
کراتے ہین بیحساب اونکو دیتے ہین اسکو صلۂ رحم سمجھتے ہین وہ لوگ اس مال کو لیکر خوب اسراف
کرتے ہین یہ سارا گناہ اس امیر پر ہوتا ہی بعض کا قرض ادا کرتے ہین وہ قرض اسطرح پر ہوا ہی
کہ مال اسراف مین اوڑا یا گیا ہی کوئی حاجت شرعی ضروری اوس قرض کے لیے تھی یہ قرض
ادا کرنا جہنم کا مول لینا ہی جو شخص کسی کے گناہ پر باوجود قدرت سکوت کرے اوسکو زجر و تنبیہ
نہ کرے بلکہ اوسکو مال دیتا رہے اونکی دلشکنی روا نرکھے ایسا امیر شرعا خود فاعل ہی ان کاموں کا
حدیث شریف مین آیا ہی جو مجلس منکر مین پھنس گیا ناچاری سے وہان بیٹھا ہی اوسکو گناہ نہین
جو گھر مین بیٹھا ہی دل اوسکا اوس مجلس مین رکھا ہی کسی عذر و مجبوری سے شریک نہین ہوا
وہ گناہ مین برابر اہل مجلس کے ہی امرا امر مین سب امرا سے بڑی کوتاہی ہوتی ہی یہ چاہین

تو آپ بھی گناہ نکرین تو دوسرون کو بھی نکرنے دین تو دوسرے زنا مین تو انکو اتنا دین کہ کسی نے
کپڑے سے زیادہ ہو جبتک گناہ آسودگی ہی کے سبب سے ہوتے ہین محتاجی کے سبب سے آدمی
بہت گناہون سے بچ جاتا ہی تو پیسہ ہو تو کسطرح زنا کرے شراب کہان سے پیے سارنگی طبلہ
کہان سے مول لیکر بجاوے باوجود اسکے اگر کوئی اپنی شامت اعمال سے برا کام کرے امیر کی
طرف سے اوسکو کسیطرح کی مدد ظاہری باطنی نملے تو بلا شبہہ وہ امیر اوسکے گناہون سے الگ ہی
مصارف مال ریاست کے شرع شریف مین مقرر ہین جیسے یتیمون کا پرورش کرنا لاوارثون کا
نکاح پڑھوا دینا مسلمان قرضدارون کا قرض ادا کرنا جبکہ وہ قرض مطابق شرع ہو سڑک کا
بنانا پل طیار کرانا سرا بنانا فوج کا واسطے حفاظت ملک کے طیار رکھنا پہرے چوکی مقرر کرنا دشمن
کو رعایا کے سر سے دور کرنا محتاج رعایا کو روٹی کپڑا دینا مدرسہ جاری کرنا مساجد بنوانا جمعہ
و جماعات کا قائم کرنا رعیت کے انصاف کے لیے عملہ مقرر کرنا قاضی مفتی مقرر کرنا عدل کا
ہر کام مین جاری رکھنا ظالمون و رشوت خوارون کا نکالنا مجرمان فوجداری کو سزا دینا
کسی کا مال ناحق کسیکو لینے ندینا نہ خود لینا اسطرحکے اور بہت کام ہین جنکی تفصیل کتب شرعیہ
مین مفصل لکھی ہی لکن ان سب مصارف کو یا اکثر کو انمین سے امیرون نے دہتا بتا کر سارا
روپیہ اپنے دلی خواہش اپنے گھرانے کے عیش و عشرت مین صرف کرنا مین انصاف سمجھا ہے
حشر مین کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہوگا اس جمع و خرچ کی جانچ جب سامنے خدا کے ہوگی
اوسوقت یہ واصل باقی بہت سی رقم فاضل انکے ذمے نکلیگی جسکے مواخذے مین لاکھون
برس دوزخ سے نجات نہوگی اگر با ایمان دنیا سے گئے ہین ورنہ خدا حافظ ہی یہ بھی کوئی عقل
ہی کہ آدمی دوسرون کے پیچھے آپکو ہلاک کرے مزے تو یارون نے لوٹے سزا اوسکی اکیلے
حدیث مین آیا ہے تیرا کھانا سوای متقی کے دوسرا کھاوے تو بھی سوای متقی کے دوسرے کا
کھانا نہ کھا امیرون کے بھائی بند طرح طرح کی تہمین کرتے ہین بیت مین کچھ ہوتا ہی خوشامد
سے کچھ ظاہر فرماتے ہین امیر کے گھر وہ کھانا آتا ہی خوب بلکلف سب دریافت چکنے ہین

دوڑ دوڑ کر اونکی ہر شادی وموت مین شریک ہوتے ہین جہان صدہا رسوم خلاف شرع کبھی کھلا
کبھی چپ چاپ ادا کیے جاتے ہین غریب متقی عالم کے گھر کسی موت وشادی مین نہین جاتے
حالانکہ حقوق اسلام مین سب برابر ہین کسیکو ترجیح نہین ایک فتنہ حمایت وتعصب قومی کا ہے
برادری سے کوئی قصور ہو ہر حیلے سے اوسکو سزا جزا سے بچا دین کسی طرحکا مواخذہ نکرین بلکہ
اوسکی طرف سے لڑنے کو طیار ہو جاوین جو حق بات کہے اوسکے دشمن بنجاوین رعیت اگر مجرم
ہو فی الفور کوتوالی مین جاوے میعاد سے زیادہ حبس مین رہے مدتون تحقیقات نہو کچھ پروا
نہین جس حد وتعزیر کا اختیار حاصل ہے وہ بھی رعیت برادری پر جاری نہین ہی کسی طرح
دلشکنی اونکی پسند نہین خدا کی رضامندی پر انکی خوشی مقدم رکھی جاتی ہی حالانکہ امیر کو سب کا
انصاف برابر کرنا واجب ہی شرع شریف مین کہین نہین آیا کہ برادران امیر تمام رعایا سے کسی
بات مین ممتاز رہین نہ رزق مین نہ عدل مین نہ مجلس مین یہ سب ڈھکوسلے دولت کے ہین
جب تک اسلام قوی تھا مسلمان دین پر قائم تھے تب تک یہی انتظام رہا اسلام مین بزرگی
بمقدار آدمی کے علم وتقوی کی ہی نہ اوسکے نسب ورشتہ داری کی ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم ان اولیاؤہ الا المتقون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنے قریب کو کسی عہدے
پر مامور نکیا تقسیم غنائم واموال مین سب مسلمانون کو برابر رکھا غیرون کو بقدر اونکی خیر خواہی
وجانفشانی کے خطاب دیے جاگیر بخشی اکرام کیا انعام دیا مقرب اپنا بنایا خلافت کو اصحاب
مین چھوڑا اہل بیت کی خصوصیت نہ کی اتفاقاً اگر کسی سپاہی بندے کو کوئی اچھا کام نمایان کیا
تو اوسکے لائق اوسکو بھی خطاب دیا ثنا کی خالد بن الولید کو سیف اللہ کا لقب بخشا کسیکو
امین امت کا کسیکو اپنا ہمراز فرمایا کسیکو علم فرائض کا زیادہ عالم بتایا کسی کو حیا پرور فرمایا
کسیکو ارحم امت کہا کسیکو بڑا قاضی ٹھہرایا غرضکہ مناصب شرعی بقدر لیاقت دیے یہ نہین
کیا کہ قریش کو بوجہ قرابت مناصب یا خطاب یا جاگیر یا انعام یا اکرام کے ساتھ مخصوص کیا ہو
حدود شرعی وتعزیرات دینے کو سب مین برابر جاری رکھا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ بمقدمہ

سرقہ فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالون فاطمہ علیہا السلام
نے لونڈی غلام مانگے چکی پیستے پیستے ہاتھ مین گٹے پڑ گئے تھے مشک پانی کی لاد لاد کر لاتے
لاتے بدن پر برت ہو گئے تھے اونکو خادم نہ دیا تسبیح وغیرہ سکھا دی غیرون کو ہزارون
لونڈی غلام بانٹ دیے جنھون نے حضرت کا ساتھ دیا تھا الحاصل امارت گناہون کا منبع ہے
لاکھ مین اگر ایک امیر کی نجات بھی ہو تو غنیمت ہے جس امیر کو دیکھو ایک نہ ایک فتنے مین
مبتلا ہے دنیا کا عیش کے دن کا ہے یہان کی بینگری کیا حقیقت ہے بلکہ جو امراض امراء کو ہوتے ہین
جو اسقام انکو گھیرتے ہین جو شوق ذوق انکو نیک باتون سے روکتا ہے وہ ہرگز غربا کو نہین ہوتا

علامت این کہ ہمہ اہل دول بی دردانند — ہر کرا دیدیم ازین طائفہ آزارے داشت

جس جس طرح کا مال خزانہ ریاست مین آتا ہے اکثر ناجائز ہے جس جس جگہہ صرف ہوتا ہے غالباً
وہ کام گناہ کا ہے تصویر کھینچنا کھچوانا حرام ہے امیرون کا گھر دیکھو اسقدر تصاویر در و دیوار پر
لگے ہوتے ہین بالجبر و نہین رکھتے ہین کہ بتخانہ بھی اوس سے شرماتا ہے بھلا پوچھو کسنے انپر زور
دیا ہے کہ یہ تصویر لگا دین مانا کہ تعظیم نہین کرتے اسسے کیا ہوا اگر تعظیم کرتے تو کافر ہی
نہو جاتے آپ مرتکب کبیرہ ہین اسراف کا کچھہ ٹھکانا نہین کوئی ایک ٹوپی مین لاکھہ روپیہ لگا دیتا ہے
کوئی ایک مسہری پچاس ہزار کو لیتا ہے حیدرآباد مین ایک میز طعام کی پانچ لاکھہ کو بکیگی تیرہ سو
جھاڑ ایک حویلی مین لگانے گئے یہ سارے جھاڑ فانوس ہانڈی چھت گیری دیوار گیری
اگر اسراف نہین ہے تو کیا ہے یہ حق غریب مسلمانون کا حق تھا سو وہ تو فاقہ کشی کرین ننگے
بھوکے پھرین در و دیوار و قبر کو کپڑا پہنایا جاوے جسکی ممانعت ہے وہ حق اس جگہہ صرف ہوا
قرآن شریف مین فرمایا ہے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ
کفورا یعنی یہ مسرف لوگ شیطانون کے بھائی ہین شیطان کافر ہے سو یہ سارے سلاطین
گویا شیاطین ہین اسطرح کے سیکڑون رسوم منکر و عادات بدعات ہین جو شرائع کیطرح انکے
یہان مروج ہین سبکا بیان کرنا ایک نئی کتاب بنانا ہے

كتاب المفاخرة والعصبية

حدیث مین آیا ہی لوگ باز رہین اپنے باپ دادون پر فخر کرنے سے جو مرگئے وہ تو کوئلا ہین جہنم کے
یا ذلیل تر ہین نزدیک خدا کے گوبریلے سے جو اپنی ناک سے گو ڈہکاتا پہرتا ہی اللہ نے تم سے نخوت
جاہلیت کو دور کیا فخر آبا دور کیا اچھا یا مومن پرہیزگار ہی یا فاجر بدبخت تم سب آدم کی
اولاد ہو آدم مٹی سے بنے ہین یعنی پہر فخر کس بات کا ہی یہ حدیث سنن مین ہی واثلہ بن اسقع
نے پوچہا ای رسول خدا عصبیت کیا ہی فرمایا یہ ہی کہ تو مدد کرے اپنے قوم کے ظلم پر دوسری
حدیث مین ہی وہ ہم مین سے نہین جو نصرت حمایت قوم کے بلاوے یا حمایت کی راہ سے
لڑے یا حمایت کرتے کرتے مرجاوے تیسری حدیث مین ہی محبت چیز کی اندہا بہرا کردیتی ہی
یہ سب وصف آجکل یہیر و نہین یہود میں دوستی دشمنی اسکے لیے فرض ہی یہان خلاف
اوسکے خدا کے دشمن دوست ہین کیسے دوست بہر جان و دل فدا ہی خدا کے دوست دشمن
ہین اہل علم و تقوی کی صورت بری لگتی ہی مسلمانون کی صحبت سے نفرت ہی ہنود و شیعہ
فاسق فاجر نیچری دہری شاعر صاحب ہین قوم کی حمایت ہی وہ کیسا ہی برا کام کرین اچہا ہی
اوسے دل نہین پہرتا کوئی بہن ہی کوئی خالہ ہی کوئی بہائی ہی کوئی بیٹا ہی کوئی بہتیجا ہی اسلام
کی اطاعت یا خدا و رسول کی محبت ہوتی تو کبہی تو ڈر آخرت کا ہوتا یہان تو گئے خدا و رسول
سب سے زیادہ محبوب ہین کوئی ناراض ہو لیکن یہ ناراض نہون حالانکہ تجربہ والون نے کہا ہی
کہ جو خرابی دین دنیا کی انسان کو لگتی ہی وہ انہین اقربا و اخوان کے سبب سے ہوتی ہی جب
یوسف علیہ السلام سے بہائی کے ساتہہ بہائیون نے وہ کچہہ کیا جو قرآن شریف مین مذکور ہی

تو پہر اور بہائی بندون سے کیا امید خیر ہی ؎

جہاں ان برادر فروشوں سے کہاتے بہائی
بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے

یہ رشتہ ملوسوی بہائی بندون کی جب ہی تک ہی کہ انکو ریاست سے کچہہ ملتا رہتا ہی مفلس کا
کوئی رشتہ دار نہین آسودہ کے ہزارون رشتہ دار بن جاتے ہین جو عقلمند ہین سمجہہ جاتے ہین

ہو یا تجربہ کار ہین وہ اونکو مدد نہ سمجھکر نقصان مال و مآل کہتے ہین بلکہ اونکی حمایت مین اپنا مال
اپنا برباد کر دیتے ہین قیامت کے دن یہ اپنے ہون یا بیگانے کچھ کام نہ آوینگے پھر انکے لیے
ایمان کھونا مال برباد کرنا کیون یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه
لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیه اللہ تعالی اگر سمجھ دے تو کسی کے لیے اپنے مال و ایمان کو
نقصان نکرے اوستاد کی تعظیم سب جتنے کا حکم ہی مگر کسی کی مذمت کرنے دے چاہے دے
خدا و رسول راضی رہین سارا جہان ناراض ہو تو باک نہ کرے ایک ادنی درجہ اسلام و ایمان
کا سب سے بڑا درجہ تو اگلے لوگ لوٹ لے گئے یہ اونکی کوشش ہی اگر ہم نے ہاتھ لگے تو ہمی سعادت

کتاب فضل الفقر

حضرت نے فرمایا تمکو مدد و رزق طفیل مین ان ضعیفون کے ملتا ہی مین جنت کے دروازے
پر کھڑا ہوا دیکھا اکثر جانیوالے اوسمین مسکین محتاج لوگ ہین آسودہ لوگ روکے گئے مگر جنکی
سے نار والے نار مین بھیجے گئے دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا زیادہ جانیوالے اومین
عورتین ہین دوسری حدیث مین ہی ہے بہشت کے اندر جہانکا دیکھا تو اکثر بہشت والے
فقیر لوگ ہین دوزخ مین جہانکا تو عورتون کو بہت سا پایا مراد فقرا سے حقیقی مسلمان ہین نہ
گدا جو بھیک مانگتے پھرتے ہین نہ نماز کے نہ روزے کے نہ خدا کو جانین نہ رسول کو پہچانین حضرت
ایک بوریے پر سو گئے بدن پر اوسکا نقش اوتر آیا عمر بن خطاب نے کہا فارس و روم والے
آرام مین ہین حالانکہ خدا کو نہین پوجتے آپ امت کے لیے بھی دعا وسعت کیجئے فرمایا انکے
مزے انکو دنیا مین جلدی دیدیے گئے کیا تجھے یہ اچھا نہین لگتا کہ دنیا اونکے لیے ہو آخرت
ہمارے لیے دعا مین یہ فرمایا کرتے ای اللہ مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا اسلیے کہ یہ بہشت
مین چالیس برس پہلے جاوینگے آنکہ کا ہر دن برابر ہزار برس کے ہی اس حساب سے جو چالیس
برس یا پانسو برس پہلے گیا اوسکا کیا پوچھنا قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا فرمایا
کسی فاسق کے چین کرنے پر رشک نکر تو کیا جانے کہ وہ مرنے کے بعد کیا دیکھیگا اوسکے لیے

تو اسکے پاس ایک تاکی ہے جو مرنیوالا نہین یعنی آلِ دوزخ دنیا مسلمان کا جیلخانہ ہی قحط سالی ہی جب دنیا سے نکلا تو گویا قید خانے سے چھوٹا خدا جب کسی اپنے بندے کو چاہتا ہی تو دنیا سے اوسکو ایسا بچاتا ہی جیسے کوئی تم مین کا اپنے بیمار کو پانی سے بچا دے آس سے معلوم ہوا کہ مسلمان نادار ون کو اللہ دوست رکھتا ہی تسہ سعادت ہم غریبون کے فقیری امیری دل کی ہی مال کی نہین بہت امیر فقیر دنیمین شمار ہونگے بہت فقیر جو حرص دنیا مین مرگئے امیرون کے ساتھہ اوٹھینگے فرمایا جو مجکو چاہتا ہی محتاجی اوسکی طرف نالے ندی کے بہاؤ سے بھی جلد تر آتی ہی ایک آدمی نے محتاجی کا شکوہ کیا آبن عمر نے کہا تیرے پاس جورو ہی کہا ہان کہا گھر ہی کہا ہان کہا تو تو غنی ہی اوسنے کہا ایک خادم بھی ہی کہا پھر تو تو بادشاہو نمین سے ہے معاذ بن جبل کو جب یمن بھیجا فرمایا خبردار چین نہ اوڑانا اللہ کے بندے چین نہین کرتے جو تھوڑے رزق پر اللہ سے خوش رہے اللہ اوسکے تھوڑے عمل پر اوس سے راضی ہو جو مومن فقیر عیالدار ہو کر پارسائی کرے وہ اللہ کا محبوب ہی

کتاب الامل والحرص

آدمی کے پاس اگر دو جنگل ہون مال کے تو وہ تیسرا جنگل چاہیگا اسکے پیٹ کو سوا مٹی کے کون بھرے

گفت چشم تنگ دنیا دار را — یا قناعت پر کند یا خاک گور

اس امت کی عمر ساٹھہ برس سے ستر تک کی ہی اس مقدار سے بڑھنیوالے کم ہین جسکو خدا نے ساٹھہ برس تک جلایا اوس سے گویا عذر کر لیا یعنی اوسنے انتہا کر بھی توبہ نہ کی تو اب کیا ہوتا ہی بنی آدم بڈھا ہوتا ہی لکن حرص مال کی حرص عمر کی اوسمین جوان ہوتی جاتی ہی فرمایا درستی اس امت کی صلاح و زہد مین ہی بگاڑ اوسکا بخل و آرزو مین ہی زہد کے معنی ہین حلال رزق کہانا آرزو کا کم کرنا

کتاب الریاء والسمعہ

ذرا سے ریا کو شرک فرمایا ہی غریب ہو یا امیر جو کوئی جو کام دنیا مین ناموری و تعریف کے لیے

کرتا ہی اوسکا کچہہ اجر نہین بلکہ اولٹا گناہ گلے بندہتا ہی اسے تو دل کو دیکہتا ہی کاموں کو نہین
دیکہتا ایسے آدمیون کو حکم ہوگا کہ ان کامون کا اجر اونہین سے مانگو جنکے لیے کیا ہی اتو نماز
روزہ حج وغیرہ بہی لوگوں کے دکہانے سنانے کو رہ گیا ہی جبکہ امیر رئیس کو دیکہتے ہین کہ یہ
دینداری سے خوش ہوتا ہی اوسکی خوشامد کو وہی کام کرنے لگتے ہین اگر وہ فاسق ہوجاوے
تو پہر ہرگز یہ لوگ وہ اچہے کام نکرین اسے روپ مین ظاہر ہون تا کہ عالم قاری کی قرارت
عابد کی عبادت متقی کا تقوی جب اسلیے ہوا کہ ہم ان کاموں مین مشہور عالم ہوں سب لوگ ہمکو
اچہا جانین نہت انہجانین تو یہ کیسا ہوا کارت گیا اسیواسطی کام کو قبول کرتا ہی جو خالص
اوسکے لیے بچے دل وایمان سے بجالاوے کسی کی تعریف یا ہجو سے غرض ہو یہ فتنے بہی ایسے
عام ہین کہ اوس سے بچنا سخت مشکل ہے امیرون کو تو عادت ہی کہ وہ ناموری تعریف پر مرتے
ہین اور امرین اپنی شہرت طلب کرسکتے ہین سارے کام فخر کے لیے ہوتے ہین خوشامد کے شوق
ہین لیکن اکثر عام اہل علم مسلمان غریب بہی اس بلا مین مبتلا ہین خیال کرو جب ریا شرک ہوئی
تو ریاکار مشرک ٹہرا مشرک کی مغفرت ہرگز نہوگی عمر بہر کی محنت اعمال حسنہ کی خاک مین مل گئی
یہ کیا عقل وشعور ہی خدا اس سے بچاوے مولویون کا مناظرہ مجادلہ مکابرہ ایک دوسرے پر
رد وقدح کرنا بہی غالبا اسی لیے ہی کہ خلق جانے کہ ہم جیت گئے دوسرا ہار گیا اسلیے نہین
کہ حق بات ظاہر ہو اوسکو مانین اوسپر عمل کرین بلکہ اپنی ہی بات کی جہانتک ہوسکے پروش
کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ مقصود ریا وسمعہ ہی نہ حق پرستی و دینداری [illegible]

حکم فتنہ

فتنے کے معنی ہم پہلے ہی بتا چکے جو کچہہ ذکر کیا گیا وہ سب فتنے مین داخل ہی اب یہ بتاتے ہین
کہ جو فتنے اس امت مین ہونیوالے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سب کی خبر پہلے سے
دیدی یہ بہت بڑا معجزہ ہی فتنون کے جتنے اقسام تہے ظاہر وباطن کے وہ بہی ہمکو بتا دیے
اس سے زیادہ اور کیا مہر احسان ہوگا حذیفہ نے کہا کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوکر

جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا سب کہدیا کوئی بات نچھوڑی کسی نے اوسکو یاد رکھا کوئی بھول گیا جس دلمین فتنے کا اثر ہوتا ہی اوسکی مثال یہ فرمائی جیسے کالا اوندہا کوزا نہ اچھی جانے نہ بری اپنے دل کی کیے جاتا ہی حذیفہ نے پوچھا اس خیر کے بعد شر بھی ہوگا فرمایا ہان ہولان ہوگا یعنی خالص خیر نہوگی پوچھا وہ دہوان کیا ہی فرمایا ایک قوم ہوگی جو میری سنت پر نچلیگی میری راہ پر نہوگی کوئی کام اونکا اچھا ہوگا کوئی برا پوچھا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکی بات مانی اوسکو جہنم مین پھینکا پوچھا وہ کون ہین فرمایا ہمارے جنس کے ہین ہماری ہی بولی بولینگے مین نے کہا پھر مین کیا کرون فرمایا جماعت اسلام کو پکڑے رہ مینے کہا اگر جماعت نہو نہ کوئی امام ہو فرمایا سب فرقون کو چھوڑکر الگ بیٹھ رہ کسی درخت کی جڑ ہی پکڑ کر یہانتک کہ تجکو موت آوے تو اسی حال پر ہو یہ مضمون تو حدیث متفق علیہ کا ہی مسلم کا لفظ یہ ہی کہ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل شیطانون کے سے دل بدن انسانون کیسے بدن دیکھو مصداق اس حدیث کا کیسا پورا پورا اسوقت مین موجود ہی جسمین ذرا بال برابر کا فرق بھی نہین ہی ایسا وقت جب آیا تو ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جو حکم اسوقت کا حدیثون مین وارد ہی اوسپر عمل کرے اگر نجات چاہتا ہی نہین تو وہ جانے اوسکا کام جانے ہمین کیا تین بار فرمایا فتنے جلدی ہی ہونگے اونمین بیٹھا چلنے والے سے بہتر ہی چلنے والا دوڑنیوالے سے اچھا ہی جب فتنہ واقع ہو تو اونٹ والا اپنے اونٹو نمین بکری والا اپنی بکریون مین زمین والا اپنی زمین مین جا رہے یعنی فتنے سے الگ ہوکر کسی نے پوچھا جسکے پاس اونٹ بکری زمین کچھ نہو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کی دہار پتھر سے توڑ ڈالے پھر نجات چاہے اگر ہو سکے ایک آدمی نے کہا بھلا اگر زبردستی کوئی پکڑ کے دو صفون مین سے ایک مین لیجاوے کوئی اوسکو تلوار سے مارے یا کوئی تیر آلگے جس سے وہ مرجاوے تو پھر کیا ہو فرمایا وہ اپنا تیرا اوسکا گناہ لیکر جہنم والونمین ہوگا اس مضمون کی اور بہت حدیثین ہین عقلمند دور اندیش نجات طلب کو ہی ایک حدیث کافی ہی حذیفہ نے کہا کوئی فتنہ انگیز دنیا کے تمام ہونے تک نہوگا جسکی ہمراہی تین سو یا زیادہ ہون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے اوسکا نام اوسکے باپ وقوم کا نام ہمکو بتادیا رواہ ابوداود وحذیفہ فرمایا مجکو ڈر اپنی امت پر
انہین گمراہ اماموں کا ہی جب سے اس امت مین تلوار چلیگی پہر قیامت تک نہ اوٹہیگی ابن مسعود
سے فرمایا گہر مین بیٹھے رہو زبان روک اچھا کام کر برے کام کو چھوڑ خاص اپنی جان کی خبر لے
عوام کے کام کو چھوڑ رواہ الترمذی فرمایا نزدیک ہی کہ ہو ویگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندہا جسنے
اودہر جہانکا اوسکو اوسنے پکڑ لیا اوسمین مونہ سے کچھ نکالنا ایسا ہی جیسے تلوار مارنا رواہ
ابوداود تین بار فرمایا بختاور وہ ہی جو فتنے سے بچا خود دعا کی ہی کہ ہمین چہپے فتنوں مار قرآن
مین یہ دعا سکھائی ہی ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمین جو فتنے آجتک اس امت مین ہوئے
اونکو نام بنام بتا دیا علما حدیث نے اونکا مصداق بھی بتا دیا جو اب تک نہین ہوئے وہ ہوتے
جاتے ہین اونمین سے ایک فتنہ احلاس نام ہی اوسمین بہاگنا لڑنا ہوگا پہر فتنہ سرا ہی جسکا دہوان
ایک شخص کے قدم کے نیچے سے نکلیگا وہ آپکو سید خیال کریگا حالانکہ وہ مجسے نہین ہی میرے
دوست تو پرہیزگار ہین پہر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کرینگے جیسے چیتڑا ہڈی پر پہر فتنہ دہما
ہوگا امت مین کوئی ایسا نہین ہی جسکو طمانچہ اوسکا نہ لگے جب کہین گے ہو چکا وہ پہیل پڑیگا
اوس فتنے مین صبح کو آدمی مومن شام کو کافر بنیگا یہانتک کہ لوگ دو گروہ ہو جاوینگے ایک
ایمان والے جنمین نفاق نہین دوسرے نفاق والے جنمین ایمان نہین جب ایسا حال ہو تو راہ
دیکہو دجال کی آج بالکل رواہ ابوداود ہم خیال کرتے ہین کہ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ مصداق
اس حدیث کا شاید ہم ہی اپنی آنکہوں سے خدا نکرے دیکہین یا اپنے کانون سے سنین اس
تیرہوین صدی میں بہت سے نائب دجال ہر فرقے مین پیدا ہو گئے ہین طرح طرح سے عوام کو
اپنی طرف بلاتے ہین مختصر ذکر اونکا اس کتاب مین آویگا

ذکر بعض اشراط الساعة

قیامت کی نشانیوں مین یہ ہی کہ علم اوٹھ جاوے جہل بڑھ جاوے زنا بہت ہو
لگے شراب خوب پی جاوے مرد تھوڑے ہون عورتین زیادہ ہون یہانتک کہ پچاس عورتین

ایک مرد کا رہ بارہی ہوا امانت دار سے جاتی رہے امیر نالائق ہوں سال برابر چھینے کے ہو
مہینا جیسے جمعہ جمعہ جیسے دن دن سے گھڑی گھڑی جیسے شعلہ آگ کا غنیمت کا مال دولت
ٹھہرے امانت کو غنیمت کا مال سمجھا جاوے زکوۃ دینا تاوان ہو علم سیکھیں دنیا کے لیے شوہر
جورو کا مطیع ہو ماں کی نافرمانی کرے یار کو پاس بیٹھاوے باپ کو الگ بھگاوے مسجدوں میں چیخیں
چلاویں قوم کا سردار وہ ہو جو اونمیں فاسق ہی رذیل امیر ہوں تعظیم ڈر کے مارے کیجاوے گانے
والیاں باجے کھلم کھلا نکلیں شراب پی جاوے پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اسکے
مصداق پہلے تو رافضی تھے اب فرقہ تقلیدیہ ہی یہ لوگ سلف پر طعن کرتے ہیں جو اونکی راہ پر
چلے اوسکو فرقہ جدیدہ بتاتے ہیں ایسے حال میں انتظار رہی سرخ ہوا اور زلزلہ و خسف و مسخ
و قذف کا چنانچہ بعض انمیں سے اس صدی سیزدہم میں پائی گئی اسکے بعد لگاتار نشانیاں
ظاہر ہونے لگینگی جیسے کسی ہار کی لڑی توڑ دی شروع توالی علامات کا دوسو برس بعد ہجرت
سے ہوگیا ہی اب روز بروز اوسکو ترقی ہی ان نشانیوں کو علامت صغری ٹھہرایا گیا ہی ازانجملہ
بڑی نشانیاں اونکی ابتدا ظہور مہدی نزول عیسی علیہما السلام سے ہی اونکے وقت میں جو
فتنے ہونگے یا بعد اونکے تا قیام ساعت بیان اونکا حجج الکرامہ میں کیا گیا ہی اسی طرح جو بعد خلافت
راشدہ سے آجتک حوادث ہوئے اور وہ نشان قرب ساعت کے ٹھہرے گئے اونکا ذکر بھی کتاب
مذکور میں مفصل بقید سال و ماہ ہوچکا ہی

ذکر فتن گذشتہ

منجملہ ان فتن کے ایک انتقال کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دنیا سے طرف آخرت کے
یہ فتنہ سب مصیبتوں سے بڑا تھا دوسرا فتنہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا ہی یہ مظلوم مارے گئے
تیسرا فتنہ واقعہ جمل ہی جسمیں حضرت عائشہ علی مرتضی سے لڑیں چوتھا فتنہ واقعہ صفین ہی
جسمیں معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی ہوئی پانچواں فتنہ واقعہ نہروان ہی جسمیں علی مرتضی اور خوارج
سے لڑائی ہوئی چھٹا فتنہ ترک کرنا امام حسن کا ہی خلافت کو ساتواں فتنہ تسلط ہی بنی امیہ کا

ملک اسلام پر آٹھوان فتنہ قتل سبط امام حسین کا باشارہ یزید پلید نوان فتنہ واقعہ حرہ ہی اس
فتنے مین مسجد نبوی کو ویران کر دیا گیا دسوان فتنہ قتل ہی ابن زبیر کا ہاتھ سے حجاج کے گیارہوان
فتنہ ویران ہونا مدینہ منورہ کا ہی بعد واقعہ حرہ کے بارہوان فتنہ ہدم ہی کعبے کا یہ فتنہ
زمانہ حجاج مین ہوا اسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ وتابعی کو قتل کیا تیرہوان فتنہ قتل ہی
زید بن علی کا چودہوان فتنہ دولت ہی عباسیہ کی پندرہوان فتنہ قتل ہی نفس زکیہ کا جو امام حسن
کے پوتے کے بیٹے تھے سولہوان فتنہ غلبہ ہی فاطمیہ کا مصر وغیرہ پر تین سو برس تک یہ رافضی
تھے سترہوان فتنہ غلبہ ہی قرامطہ کا انھون نے دین کی اہانت کی حرم شریف کو حلال کر دیا
اٹھارہوان فتنہ غلبہ ہی تاتار کا مملکت اسلام پر اس فتنے کا نظیر دنیا میں نہین بنا تہ مملکت
عباسیہ کا زوال اسی ہنگامے مین ہوا ابن علقمی وزیر مستعصم و نصیر الدین طوسی دو نو رافضی مخذول
تھے انکے سبب سے یہ فتنہ ہوا اوسدن سے آجتک پھر اسلام نہ پنپا انیسوان فتنہ نار حجاز
کا ہی سنہ ۶۵۴ چھ سو چون مین یہ آگ نکلی حرم مدینے تک پہونچی بیسوان فتنہ غلبہ ہی روافض کا
ظاہر کرنا انکا لعن وطعن کو سلف پر یہ فتنہ دین مین سب فتنون سے زیادہ ہوا بغداد وشیراز
وغیرہ سب انکے تصرف مین آ گیا تھا اکیسوان فتنہ جلنا ہی مسجد نبوی کا آگ لگ کر بائیسوان
فتنہ نکلنا ہی دجالین کذابین کا قریب تیس نفر کے اس امت مین قیامت سے پہلے نکلینگے ان مین
چار عورتین ہونگی باقی مرد ہونگے جو وقتاً فوقتاً اس امت مین ظاہر ہوئے اور ہوتے رہینگے
یہ تحدید نہین ہی بلکہ بطریق تکثیر ذکر اس عدد کا کیا گیا ہی منجملہ ان کذابین کے ایک اسود عنسی تہا
یہ صنعا مین ظاہر ہوا تہا دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ مین تھا یہ دونو مدعی نبوت تھے مارے گئے
قوم تغلب مین سجاح نے دعوی نبوت کیا یہ عورت تھے زمانہ ابن الزبیر مین مختار نکلا مدعی نبوت
دعی تہا متنبی شاعر نے دعوی نبوت کا کیا اسلیے اسکو متنبی کہتے ہین ایک شخص مبرقع نام تہا
عراق کو اسنے تباہ کیا سادات کو ذلیل کیا دعوی رسالت وغیب دانی کا رکھتا تہا پھر یحیی ابن زکریا
اور اوسکے بہائیون نے زور پکڑا شام پر غالب ہوا پھر شاہ خان نے زمانہ راضی باللہ مین دعوی

الوہیت کیا آخر کو مارا گیا تناسخ والونمین ایک جوان نے کہا مین علی ہون اور میری بی بی فاطمہ
ہی ایک دوسرے نے کہا مین جبرئیل ہون تھا و مدین ایک شخص پیدا ہوا اوسنے کہا مین نبی ہون
ایک اور شخص مدعی رسالت ہوا اوسکا نام لا تھا غازی ساحرنے بھی اسیطرحکا دعوی ظاہر
کیا ایک عورت نے نبوت کا دعوی کیا ایران مین مذہب بابی کا بکڑا اسکا اصل بہت عدد تو
قبل اس مدعی کے پورے ہوگئے مطلق کذابین دجالین کا حصر نہین جنکا ذکر اسجگہ کیا گیا ہے
انمین ہر شخص کیطرف ہزارون عوام ہوگئے مگر آخر کو کوئی قتل ہوا کوئی قید مین مرا کسی پر کوئی
بلا نازل ہوئی اسلام کا صدق ان مدعیون کا کذب سب پر کھل گیا وبعد اسکے جونپور مین ایک شخص
سید محمد نام تھا اوسنے دعوی مہدویت کا کیا تھا ہندوستان مین آجکل ایک شخص سید احمد نام ظاہر
ہوا ہی وہ مدعی نبوت فرقہ دہریہ ہی اردو مین اوسکی تحریر تقریر ذریعہ اخبار جابجا پہونچتی ہے
ایک تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہی جسمین تحریف کو خوب دخل دیا ہی اپنے خیال مین نئے
نئے معنی نکالے ہین بعض اہل اسلام نے اس تفسیر کا جواب دندان شکن لکھا ہی پہلے یہ شخص مسلمان
تھا اب اسنے اپنا نام نیچر رکھا ہی مذہب طبائعین اختیار کیا ہی ہنوز زندہ ہی اسکا یہ دعوی ہے
کہ نبوت خدا کیطرف سے مقرر نہین ہوتی نہ خدا کی طرف سے کوئی پیغام لاتا ہی جو پیغام لانیوالا
پیغمبر کو نظر آتا ہی وہ ایسا خیال ہی جیسے دیوانون کو بندھ جاتا ہی انبیاء کے معجزات کا انکاری
موسی علیہ السلام کے لیے جو دریا پھٹ گیا اوسکو مد وجزر بتلاتا ہی فرشتون کے وجود کا منکر ہی
قرآن کے حکم مین یہ کہتا ہی کہ یہ لائق یقین نہین احادیث صحیحہ کا انکار حضرت کی جناب بےادبی
کا قائل ہی جنت و نار کا منکر ہی معاد کو روحانی بتلاتا ہی شنیدہ اس شخص کو بزمانہ طالب العلمی
شہر دہلی مین دیکھا تھا اوسوقت تمام کا مسلمان صدر امین کچہری تھا مفتی صدر الدین خان مرحوم
صدر الصدور تھے معلوم نہین کس بات پر وہ اس سے خفا ہو گئے ایک غزل اسکے حق مین لکھی
اوسکا ایک شعر اونکی زبان سے سنا ہوا ابتک یاد رہی

بیش ازین نیست کہ اک تیرہ درون سے نکلی — اس جگر تشنہ نے ترسے ہمکو نہ کیا پہونچایا

اب جو نیاں کیا گیا تو یہ ستعراد کی کراست ہی اسلیے کہ قبل ا‌ ۔ دعوی نیچیریت سوقت وہ مدعی
اسلام تھا اور سکو تیرہ ورون کہا دہ مستولد اب صادق آیا اسکے ہاتھ کا ایک کاغذ جسنے دیکھا اوسنے
لکھا ہی امورات قیامت جو بیان ہوئے ہین وہ جسمانی نہین ہین صرف تشبیہ واسطے افہام
انسان کے ہی علماء محققین کا یہی مذہب ہی کہ نہ نعیم جنت جسمانی ہی نہ عذاب جہنم کتھہ ملا اپنی
نادانی وحماقت سے اوسکا جسمانی تصور کرتے ہین روح کی کیفیت خیال نیکی سے اچھی افعال
بد سے بری ہوتی ہی باتنی بلفظہ وبقلمہ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۸۳ء یہ شخص زمرۂ اسلام مین ظاہر ہوا ہی
مگر ابن صیاد وقت نائب دجال کذاب ملحد ہی اسکے مذہب کا مدرسہ فی الحال علیگڈہ کو بنا
ہی تو اریخ یورپی و کتب فلاسفہ سے مسئلہ شرعی اسلام مین دخل دیتا ہی عقل کو رہبر کل سمجھتا
تیئیس برس سے ایجاد اس مذہب کی ہوئی ہی انگریزی اردو مین تالیف کرتا ہی اسوقت عمر اسکی
ساٹھہ برس سے متجاوز ہی ہر چند مذہب نیچریہ کا اول کی طرح اب اعتبار نہین ہی لیکن ہنوز اسکا اندفاع
کا دفع ہونا ارادۂ تاخیر مین پڑا ہی فرقہ ہنود مین بھی اس قسم کے دو ایک آدمی ظاہر ہوئے
ہین آن جملہ بابو نوین چندر سین بابو کیشب چندر سین ہین یہ دونو بابو مذہب برہمو سماج کے
پیشوا بنے ہین مذہب ویدانتی کی اصلاح ذریعہ قواعد نیچر کرتے ہین انکے مذہب معقول کے
مسائل ایسے ہین کہ دیسی یورپین دونو اسمین پہنچ جاتے ہین بائیس برس سے یہ جنتہ نکلا ہی زبان
انگریزی اردو بنگلہ سنسکرت مین تالیف اس مذہب کی موجود ہی کلکتہ اس مذہب کی کشتی ہی
تیسرے منشی کنھیا لال الکہ دہاری ہین حصر اس فتنہ کا عقل شخصی پر رکھا ہی انکے اتباع کسی نقل
یا دوسرے کی عقل کو نہین مانتے اٹھانا کافی سمجھتے ہین کہ کل مصنوع میں موجود صانع ہو آدمی جیسا موقع
دیکھے ویسا کرے یہی عین عبادت صانع ہی باقی سب ڈھونگ سوانگ ہی اس مذہب کا مطبع کارخانہ شہر میرٹھ مین
ہی اسکو بھی تخمیناً بائیس برس نکلے ہوئے تصنیف اس مذہب کی اردو زبان مین ہی چوتھی ہوائی دیانند سرسوتی ہی
یہ مذہب ویدانتی کو معقول صورت مین ظاہر کرتے ہین مدعی صحت اطوار قدیمہ ہنود کے ہوکر
حال کے طریقۂ پوجا وغیرہ کی اصلاح چاہتے ہین انکا مطبع کارخانہ بنارس مین ہی دس برس

یہ دہم ہم نکلا ہی نفر ہنگہ زمانہ حادوث سید احمد خان نیچری کا اور ان جملہ بیخبر کا قریب یکدیگر ہے
اور کیون نہوکہ الکفر ملۃ واحدۃ ان فتن کے سوا اور بہت فتن ہین جو اس امت مین ہوچکے
اور ہوتے رہتے ہین کتاب اذاعہ مین اونکو گن کر بتا دیا گیا ہی جیسے فتح مدائن فتح ایلیا
زوال ملک عرب سوکر جانا پہاڑونکا اپنی جگہ سے ہونا خسف کا مشرق مغرب جزیرۂ
عرب مین غلبہ فرنج کا ہونا وبا کا پڑنا قحط کا نکلنا آگ کا آنا سرخ آندہی کا گرنا تارون کا سنہ ۱۲۴۱
۱۲۲۲ سنہ ۱۳۰۹ھ مین سر پر لوطیون کے نکلنا ستارہ دنبالہ دار کا بار ہا یہ سب فتنے تو ہو گئے
اس جنس کے آیندہ بھی ہونگے اتانہ و حج الکرامہ مین اسکی تفصیل لکھی ہے

ذکر فتن منتظرہ

قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دو گروہ مین خوب لڑائی ہو دونو کا ایک ہی دعوی ہوگا اس کا
مصداق حرب صفین کو ٹھہرایا ہی یہ واقعہ ہوچکا قریب تیس دجال کے نکلین گے انکو یہ زعم
ہوگا کہ وہ رسول خدا ہین سید احمد نیچر نے بھی دعوی رسالت کا کیا ہی مراد ان دجالین سے
دجال اکبر نہین جو کانا یہودی مدعی خدائی کا ہوگا بلکہ اوسکے نائب و خلیفہ مراد ہین جو اوسکی طرح
دین اسلام کا بگاڑنا مٹانا چاہین گے چنانچہ ذکر اکثر ان دجالین کا اوپر گذرا آزانجملہ یہ ہی کہ عام
جاہل قاری فاسق ہون عالم بے قید ہون قرآن پرانا ہو جاوے اوسکے پڑہنے مین کچھ مزہ نلے
صوف پہنین دل گرگ کیطرح ہون عمل طمع ہو ڈر ذرا نہو اگر کچھ نہ بنے تو کہین اب ہم اچھے کام
کرینگے برا کام کرین تو کہین ہم استغفار کرتے ہین شرک نہین کرتے ہماری مغفرت ہو گے
دنیا کے حاکم روز بروز بدتر لوگ ہون تجارت بہت پہیلی عورت مرد کی مدد کرے تجارت مین
جھوٹی گواہی کا چرچا ہو حق گواہی چھپائی جاوے مرد کم ہون عورتین بہت ہون زنا کی کثرت
ہو یہ بلا امیرون کے گہر مین سب سے زیادہ رہتی ہی خود بھی اوسمین مبتلا انکے لونڈی غلام تو
چوکتے ہی نہین بلکہ ختنے کو نکاح کو بعض رئیس کسر شان سمجھتے ہین مرد مرد سے عورت عورت سے
اپنا کام نکالے عورت گھوڑے پر چڑہے تا زکم پڑہی جاوے خصوصا امراء و رؤسا اوسکو

زیادہ ضائع کرین مذہبی جھگڑے بہت ہون تعصب قومی بڑھ جاوے

ذکر تغیر ناس

آدمی ایسے ہین جیسے سو اونٹ ہون اونمین ایک بھی لائق سواری کے نہین اچھے لوگ
آگے پیچھے چلے جاتے ہین جو رہے وہ جیسے بھوسی جو یا کھجور کی اللہ کو کچھ انکی پروا نہین جب
اس امت کے لوگ نخرے سے چلین فارس و روم کے شاہزادے انکی خدمت کرین تو
اوسوقت اللہ انکے بدون کو انکے بھلون پر مسلط کر دیگا قیامت نہ آویگی جب تک کہ بڑا
سعادتمند دنیا مین وہ ہو جو بیوقوف ابن بیوقوف ہو گھرون کو کپڑا پہنا دین جیسے کعبے کو پہناتے
ہین دین پر صبر کرنا ایسا مشکل ہو جیسے ہاتھ مین چنگاری کا لینا امیر شریر ہون غنی بخیل ہون
کام عورتون کے حوالے ہون تو پھر قبر بہتر ہی روئے زمین سے نزدیک ہی کہ بلاوے ایک
قوم دوسری قوم کو جیسے کھانیوالے رکابی پر بلاتے ہیں یعنی امم جمع ہون مسلمانون سے
لڑنے کو اوسوقت مسلمان بہت ہونگے لکن جیسے جھاگ جو سیل مین بہ آتے ہین دشمنون کے
دل مین ہیبت انکی نرہیگی انکے دل مین کاہلی آجاویگی یہ کاہلی دنیا کی محبت موت کی کراہت
ہوگی فی الحال یہی حال ہے اسلام اور اعداء اسلام کا جس قوم میں خیانت نکلی اونکے دل مین
رعب آیا جس قوم مین زنا پھیلا وہان موت آئی یعنی وبا جب ناپ تول مین کمی ہونے لگی
رزق موقوف ہوا جب حکم ناحق جاری ہوئے خون ریزی ہونے لگی جس قوم نے عہد شکنی کی
اوسپر دشمن چڑھ دوڑا یہ سب تغیرات اس زمانے مین موجود ہین لکن کوئی اونمین غور نہین کرتا
انجام کار سے نہین ڈرتا اس امت پر آخرت مین عذاب نہین لکن دنیا مین فتنے زلزلے
قتل ہین شروع اسلام کا نبوت و رحمت سے ہوا پھر خلافت رہی پھر پادشاہی گزندہ
ہوئے پھر جبریت و سرکشی و قہر و غلبہ کی سلطنت ہوئی زمین مین فساد پھیلا ریشمی کپڑے
شرمگاہ شراب سب کو حلال سمجھ لیا اسپر رزق ملتا ہی مدد ہوتی ہی یہ مضمون حدیث کا ہی
دوسری حدیث مین یہ ہی رہیگی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اوٹھا لیگا

اوسکو اللہ تعالی پہیر دیگی خلافت نبوت کی راہ پر جب تک خدا چاہے پہر اوسکو بہی اوٹھا لیگا
پہر ہوگا ملک کاٹنے والا جب تک خدا چاہیگا پہر اوسکو بہی اوٹھا لیگا پہر ہوگی جبر کی حکومت
جب تک خدا چاہے پہر اوسکو اوٹھا لیگا پہر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پہر خاموش ہوگئے
یہ حدیث حذیفہ کی نزدیک احمد کے ہی اسکے مصداق اہل علم نے بتائے ہین لیکن حصر کرنا اونہین
ٹہیک نہین ہوسکتا ہی کہ مراد جبریت سے امر ترقی کی سلطنت ہو اسکے بعد جو دور مہدی
کا آویگا وہ دور خلافت نبوت کی چال پر ہوگا رسول اللہ صلعم نے فرمایا زمانہ نزدیک ہوگیا علم چہین لیا
فتنے ظاہر ہوے بخل آگیا قتل ہوئے کئی وہ وقت آگیا جسکے حق مین فرمایا ہی کہ نہین جاویگی
دنیا یہانتک کہ آویگا لوگون پر وہ زمانہ کہ نجانیگا قاتل کیون مارا نہ مقتول کہ مین کیون
مارا گیا دونو جہنم مین جاوینگے قیامت کے پہلے فتنے ہونگے جیسے اندہیری رات کے ٹکڑے
صبح کو آدمی مومن شام کو کافر شام کو مومن صبح کو کافر ایسے فتنو مین قاعد بہتر ہی قائم سے
ماشی بہتر ہی ساعی سے ایسے وقت مین اپنی کمان توڑ ڈالے اوسکے تانت کاٹ ڈالے تلوار کو پتہر
سے رگڑ ڈالے اسپر بہی اگر کسی شخص پر فتنہ گہس آوے تو پہر ہابیل کیطرح ہنجاوے یعنے
قاتل نہ بنے مقتول بنے گہر مین ٹاٹ کیطرح پڑا رہے ہرگز کسی فتنے مین شریک نہو اللہم وفقنا

ذم دنیا

دنیا آخرت مین ایسی ہی جیسے کوئی اپنی اونگلی دریا مین ڈبو دے پہر دیکہے کتنا پانی لگتا ہی
اسکو مسلم نے مستورد سے مرفوعا روایت کیا ہی ایک بچہ مردار گوسفند پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم گذرے فرمایا ایک درہم کو اسے کوئی لیگا کہا ہم تو مفت مین بہی نہ لین فرمایا دنیا اس بچہ
مردار سے بہی زیادہ تر حقیر ہی نزدیک اللہ کے رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ فرمایا حجبت النار
بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ عن ابی ہریرۃ مسلم مین بجائے حجبت
حفت ہی مطلب ایک ہی کہ شہوات کے بعد آگ ہی تکالیف کے بعد جنت ہی جن لوگون نے
دنیا مین خوب چین اوڑایا دل کی خواہشین پوری کین کہیل تماشے مین روپیہ صرف کیا وہ جہنم

سے شادی بیاہ کیے بڑے بڑے محل بنائے باغ لگایا دکیے طرح طرح کے جشن کیے اللہ کا مال
اپنا مال سمجھا خلاف مرضی اوسکے اوٹھایا اپنے دل کا غصہ نکالا دل کی دوستی پوری کی نفس کو ہر
مین سب نامور ی پر جان دیا کیے ہر کسی کی واہ واہ پر خوشامد درآمد پر خوش ہوئے ان کا
انجام نار ہی جن مسلمانون نے دنیا مین تکلیف سے بسر کی اکل و شرب مین حلال پر صبر کیا
حرام مال کی طمع نہ کی مال ملا تو جگہ پر اوٹھایا ہر مصیبت پر صبر کیا کوئی آرزو دل کی پوری
نہوئی ہر غم والم کو راحت سمجھا ہر جراحت کو راحت جانا اسراف سے بچے کسی کی حق تلفی
نہ کی دوستی دشمنی خاص خدا کے لیے رکھی نرجی کے موافق دنیا داروں کے ہاتھ سے جو
آفت آئے اوسپر صبر کیا اسلام و ایمان کو کسی حالت تنگی و فراخی مین ہاتھ سے جانے نہ دیا
اسکا بدلہ اونکے لیے بہشت ہی آخرت واسی نفس کا انجام جہنم ہی ہر گروہ کی عاقبت جنت کا
اللھم ارزقنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فقر کا کچھ ڈر مجھکو تمپر نہیں ہی ڈر
اس بات کا ہی کہ دنیا تمکو خوب ملے جیسے اگلون کو ملے تم اوسمین رغبت کرو جیسے اونھون نے
کی وہ تمکو برباد کرے جیسے اونکو برباد کردیا متفق علیہ عن عمرو بن عوف بن فضیلہ
فرمایا وہ اچھا رہا جو مسلمان ہوا اوسکو رزق بقدر کفاف کے ملا ملیے پر اوسنے قناعت
کی رواہ مسلم عن ابن عمر و ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا
ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ و عالم او متعلم رواہ الترمذی و ابن ماجہ
اس سے ثابت ہوا کہ علم کو فضیلت ہی مال پر مال ملعون ہی علم محبوب ہی دنیا مین کوئی چیز اگر
اچھی ہی تو یہی خدا کا ذکر و تعلیم و تعلم ہی باقی سب چیزون پر لعنت ہی مسلمان کو چاہیے
کہ ذرا اس حدیث کو سمجھے غور کرے کہ وہ مصداق اس حدیث کا ہی یا نہیں یعنی اگر ذاکر
و عالم ہی تو خیر ورنہ دائرۂ لعنت مین پڑا ہوا ہی لفظ ذکر و علم نے یہ فائدہ دیا کہ اصل
سعادت انسان کی عبادت خدا ہی عبادت بے علم کی نامعتبر ہی اسلیے عمل کیواسطے
علم درکار ہوا علم وہی کتاب و سنت کا علم ہی جسکو حدیث مذکور مین بتایا ہی دنیا کی قدر

خدا کے سامنے اگر ایک پر پشہ کی برابر بھی ہوتی تو کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی
اوسمین سے نہ دیتا اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے مرفوعًا روایت کیا ہی
یہ حدیث صاف دلیل ہی اس بات پر کہ اہل دنیا مسلمان کامل نہین ہین دنیا اوسیکو دیجاتی
ہی جو خدا کا دشمن ہوتا ہی یہ قاعدہ اکثریہ ہی نہ کلیہ اتفاقًا اگر کسی پیغمبر کو پادشاہی کردیا جیسے
داؤد و سلیمان علیہما السلام تو وہ کچھ معارض اس حدیث کی نہین ہی اسلیے کہ سچے مسلمان
دنیا کو خدا کی مرضی مین صرف کرتے ہین تو وہ دنیا نہ ٹھہری دنیا وہ ہی کہ مال کو بیجا اپنے
دل کی خواہش کے موافق خرچ کیجے دنیا سے محبت رکھے آخرت کو کبھی یاد نکرے آخرت کیلیے کوئی
کام نکرے خدا کا ڈر نہو حدیث مین آیا ہی جسنے اپنی دنیا کو دوست رکھا اونے اپنی آخرت کا نقصان کیا جس نے
اپنی آخرت کو چاہا اوسنے اپنی دنیا کا زیان کیا سو تم باقی کو اس فانی پر اختیار کرو رواہ
احمد والبیہقی عن ابی موسیٰ دوسری حدیث مین ہی اشرفی روپیہ کا بندہ ملعون ہے
رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ مرفوعًا تیسری حدیث مین ہی جو کچھ مومن صرف کرتا ہی اوسکا اجر
اوسکو ملیگا مگر جو مٹی مین خرچ کیا یعنی عمارت بنانے مین رواہ الترمذی و ابن ماجہ عن خباب
پادشاہون رئیسون نے ہزارون محل حاجت سے زیادہ بنا ڈالے کروڑون روپیے خاک
پتھر مین ملا دیے جب اسکا حساب لیا جاویگا دیکھیے کیا جواب دیتے ہین یہ رعایا کا حق تھا
جو اس خاک مٹی مین ملایا گیا حدیث مین تو اوس عمارت کو فرمایا ہی جو مال حلال سے بضرورت
بنائی گئی ہی پھر جو عمارت بلا ضرورت حاجت سے زیادہ مال حرام یا مشتبہ یا حق تلفی رعایا
وغیرہ ہوکر طیار کی گئی ہی اوسکا خدا حافظ ہی حلال مال اتنا کسکو میسر آسکتا ہی جو وہ اوسمین
اسقدر عمارت طویل عریض بناسکے چوتھی حدیث مین ہی عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی
وقال هذا حدیث غریب یعنی سب صرفہ اللہ کی راہ مین ہی مگر عمارت اسمین کوئی خیر
نہین ہی ایک انصاری نے ایک قبہ بنایا تھا حضرت نے اوسکا سلام نہ لیا جب اوس نے

اوسکو توڑ دیا تب سلام لیا فرمایا کل بناء وبال علی صاحبہ الا ما لا الا ما لا یعنی الا ما لا بد منہ رواہ ابو داؤد
عن انس جب ہر بنیا دوبال ٹھہری مگر ضروری تو دیکھا چاہیے کہ ان مکانات کا وزن ان جو بنیوں کا
بوجہ جو بنانے والوں کی گردن وپیٹھ پر لادا جاویگا کسطرح اوسے اوٹھا سکتا ہی اللہ ہی خیر
کرے ہم سب کو توبہ نصیب فرماوے فرمایا جب بندے کے مال میں برکت نہیں ہوتی ہے
تو وہ اوس مال کو مٹی پانی مین صرف کرتا ہی یعنی جو کوئی گھر بنانے مین مال صرف کرے یہ علامت
اس بات کی ہی کہ اوسکا مال بے برکت ہی رواہ البیہقی عن علی عائشہ کی حدیث میں ہے
حضرت نے فرمایا دنیا اوسکا گھر ہی جسکے لیے گھر نہین اوسکا مال ہی جسکے لیے مال نہین اور اسکے
لیے وہی جمع کرتا ہی جسکو عقل نہین رواہ احمد والبیہقی ابی ہاشم بن عتبہ سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عہد لیا اس بات پر کہ مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم ایک سواری راہ خدا میں
تجکو کافی ہی رواہ احمد والترمذی فرمایا آدمی کا حق سوا ان تین چیز کے کچھ نہین ایک مکان
جسمین رہی ایک کپڑا جس سے ستر چھپاوے سوکھی روٹی پانی جسکو کھاوے پیے رواہ الترمذی
عن عثمان فرمایا میرے دوستون مین میرے نزدیک بڑا رشک اوس مومن پر ہی جو کم مال
کم عیال ہی نماز خوب پڑھتا ہی چھپی طاعت وعبادت خدا کی کرتا ہی لوگون مین مشہور نہین
کوئی اوسکی طرف انگلی نہین اوٹھاتا رزق اوسکا بقدر کفاف ہی وہ اوس پر صابر ہی اوسکو
جلدی موت آگئی اوسکے رونیوالے کم ہین میراث کم ہی رواہ احمد والترمذی وابن
ماجہ عن ابی امامة فرمایا جسنے صبح کی تم مین سے امن مین اپنی جان کی تندرستی مین اپنے
بدن کی اوسکے پاس ایکدن کی خوراک ہی تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس جمع ہوگئی رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ایک شخص نے ڈکار لی فرمایا ذرا اس ڈکار کو کم کر
بڑا بھوکا قیامت کے دن وہ ہی جو دنیا مین خوب پیٹ بھر کے کھاتا ہی رواہ فی شرح السنہ
عن ابن عمر وروی الترمذی نحوہ فرمایا ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہی اور میری امت کا فتنہ
مال ہی رواہ الترمذی عن کعب بن عیاض یہ وہ فتنہ ہی جسکے پیچھے آدمی اپنا

دشمن ہو جاتی ہی اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں بھائی بند خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں اسکے لیے
ایمان فروشی آسان ہو جاتی ہی خون کرنا زہر دینا جادو کرنا سب کچھ اچھا نظر آتا ہی خدا
بچاوے فرمایا جب تو دیکھے کہ اللہ کسی بندے کو دنیا دیتا ہی باوجود اوسکی معصیتوں کے
جسقدر وہ بندہ چاہتا ہی تو یہ استدراج ہی پھر یہ آیت پڑھی فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا
علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون
رواه احمد عن عقبة بن عامر آدمی جب دیکھے کہ مجھکو مال ملتا رہتا ہی میں گناہ کئے جاتا ہوں
تو سمجھ لے کہ یہ اللہ کا دھوکا ہی کسی وقت وہ ایسا پکڑیگا کہ پھر جان چھوڑانا مشکل ہوگا الا
استغفرنا فرمایا تمہارے آگے ایک سخت گھاٹی ہی اوسکے پار وہی ہونگا جو ہلکا پھلکا ہی رواه
البیہقی عن ابی الدرداء یہ گھاٹی ہی دنیا کا مال ہی جسکے پاس کم ہی وہ جلدی پار ہو جاویگا
بوجھل لوگ اسی طرف رہ جاوینگے ع زر و از کثرت اسباب برخود تنگ مسیازی +
سبکی و جان چیونٹی گل فروستند + + فرمایا مجکو یہ وحی نہیں آئی ہی کہ میں مال جمع کروں
سوداگروں میں شامل ہوں مجکو تو یہ حکم آیا ہی کہ خدا کی تسبیح پڑہوں سجدہ
کرنیوالوں میں ہوں مرتے دم تک عبادت کروں رواه فی شرح السنة عن جبیر بن
نفیر مرسلا و ابو نعیم فی الحلیة عن ابی مسلم فرمایا شراب جامع ہی گناہوں کی عورتیں
جال ہیں شیطانوں کی دنیا کی محبت اصل ہی ہر خطا کے [illegible] والدعورتوں کو پیچھے
رکھنا انکو خدا نے رواه رزین عن حذیفة بن [illegible] ذکر ورستہ میں انکو عورتوں پیچھے
رکھو فرمایا دنیا کوچ کرنیوالی ہی پیٹھ دینے والی آخرت چلی آتی ہی ہر ایک کی اولاد ہی تم آخرت کے بیٹے ہو سکے تو
دنیا کی اولاد نہ ہو آج تم عمل کے گھر میں ہو یہاں حساب نہیں کل آخرت کے گھر میں ہوگے وہاں
عمل نہیں رواه البیہقی فی شعب الایمان عن جابر فرمایا دنیا ایک حاضر سامان ہی نیک
و بد دونوں اوس میں سے کھاتے ہیں آخرت ایک سچی مدت ہی اوس میں بادشاہ قدرت والا اپنا
حکم جاری کریگا حق کو ساری بھلائی بہشت میں ہی ساری برائی دوزخ میں ہی رواه

التنامی عن حکم رد آدمی جب مرتا ہی فرشتے کہتے ہین اسنے آگے کیا بھیجا آدمی کہتے ہین کہ
کیا چھوڑ مراد رواہ البیہقی عن ابی ہریرہ فرمایا جب دیکھو تم بندے کو بے رغبت دنیا مین اور
وہ کم سخن بھی ہو تو اوسکے پاس بیٹھو اوسے حکمت سکھائی جاتی ہی رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ
حاصل کلام یہ کہ دنیا فانی آخرت باقی ہی باقی کا ایک ٹھیکرا فانی کی سلطنت سے ہزار درجہ بہتر
ہی دنیا کی فنا سبکو معلوم ہی ہر روز دیکھا کرتے ہین کہ پرانے مرتے ہین نئے آتے ہین ہر چیز
مین تغیر ہوتا جاتا ہی کیسے کیسے بڑے بڑے بادشاہ عادل تھے یا ظالم صالح تھے یا فاسق مٹ گئے
اونکے آثار کیسے کیسے نمودار تھے وہ سب خاک مین مل گئے ہر زمانے مین رنگ سلطنت کا
دستار ہا آج تیرے گھر مین ہی کل میرے گھر مین پرسون کسی اور کے گھر مین جو محتاج امیر ہوتے ہین
امیر مفلس ہو جاتے ہین عالمونمین جاہل پیدا ہوتے ہین جاہلونمین عالم نکلتے ہین ایکدم بات ہو تو
کوئی کچھ کہے سنے جہان ہر گھڑی تغیر ایکدم مین ہو وہان کس بے ثباتی کا کیا ٹھکانا ہی معہذا
بنی آدم کے دل پر وہ پردہ غفلت پڑا ہی کہ کبھی نہین اوٹھتا جنکو خدا نے علم دیا ہی اپنا خوف
بخشا ہی دین اسلام کو سچے دل سے اونھون نے قبول کیا ہی بشاشت ایمان نے اونکی جان مین
اپنا گھر کر لیا ہی اسلام کے لیے اونکا سینہ کھل گیا ہی وہ تو اس دام ہوس مین نہین آتے اونکو
اگر ساری دنیا بھی کوئی دیدے تو وہ جب تک اونکا بس ہی اپنا دین نچھوڑین بے بسی کا کام
کہ حاکم مارے رونے ندے اور بات ہی سو اوس بے بسی مین بھی سعید عفو ہی اسکے بعد الٹے تباہی
باقی جتنے اہل دنیا ہین وہ اپنی خواہشہای نفسانی کے عاشق ہین راتدن عیش و عشرت مین
غرقاب ہین ایک جہان کا گناہ بہت خوشی سے دیدہ و دانستہ اپنے نامۂ اعمال مین لکھواتے
ہین آپ عیش نکرین لیکن دوسرون کو کراتے ہین راتدن طرح طرح کے جلسے ہین مجمع ہین میلے
ٹھیلے ہین محفلین ہین جشن ہین ہنسی کھیل تماشا ہی باغ و بہار ہی سیر مرغزار ہی ان مزون مین
ایسے چپکنا چور ہین گویا اسیواسطے بنے ہین قیامت کے گویا درحقیقت منکر ہین گو مونہ سے
اقرار کرین اگر قیامت کا آنا سچ ہی ذرہ ذرہ حساب کا ہونا حق ہی تو میرے بے پروائی کیسی

اب تو ساٹھہ ستر برس سے زیادہ کسیکی بھی عمر نہین ہوتی ہی او نمین سے آدھی عمر تو رات کے
سونیمین گذر جاتی ہی پندرہ برس لڑکپن مین گذر جاتے ہین پندرہ برس جوانی کے نشے مین
شباب فسق فجور شراب کباب کے مزےمین کٹ جاتے ہین اگر موت نے جلدی نہ کی باقی
جو ذرا سی عمر رہی جسکا نام بڑہاپا ہی کیسکو جلد کیسکو دیر مین آگھیرتا ہی سو اکثر لوگون کو اوس وقت
بھی توجہ طرف آخرت کے نہین ہوتی وہی بیہوشی اگلی چہلی جاتی ہی یہ پیری گویا صبح کا ذب ہے
خصوصًا امرا و رؤسا و ملوک و سلاطین کو پس جب یہ وقت بھی ہاتھہ سے نکل گیا تو پہر
وہان آخرت مین بجز ہاتھہ ملنے کے اور کیا حاصل ہوگا ؎

همیشه دست بسر میزنی چه شد فیضے ✤ مگر ز دست تو کارے دگر نمے آید ✤

اللہم ارحمنا واعف عنا

فائدہ

آدمی دنیا کے کمانے کے لیے کیسی کیسی محنت تکلیف اوٹھاتا ہی روٹے پیدا کرنے کے لیے
نوکر چاکر اپنی جان تک لڑائی مین دیتا ہی بادشاہت کے لیے کیا کیا مکر و فریب و دغابازی
کی چال چلتا ہی مگر مراد کے موافق اوسکو دنیا نہین ملتی دین کے لیے کچہہ بھی محنت کوئی نہین کرتا
اکثر لوگ نماز بھی نہین پڑہتے روزہ بھی نہین رکہتے جو پڑہتے رکہتے ہین وہ کبائر سے نہین بچتے
کسی طرح کی مشقت عبادت مین نہین کرتے کسی طرح کی تکلیف خدا کے راضی کرنیکو اپنی جان پر
نہین اوٹھاتے بھلا انصاف کرو بہشت سے چیز مفت مین انکو کسطرح ملجاویگی یہ فانی تو ملتی ہی
نہین وہ باقی کسطرح ہاتھہ آئیگی اسکے لیے تو جان تک لڑائی ہی اوسکے لیے تو کسی سے کبھی
نہ لڑائی ہی نہ بھڑائی ہی یہ بھی آنکہہ سے دیکہہ چکے کان سے سن چکے کہ جو بڑے بڑے پادشاہ
اس دنیا مین ہوے دنیا اونکے پاس مکر و فریب سے آئی حیلے و حوالے سے چلے گئے ؎

ایمن مشو ز عشوهٔ دنیا که این عجوز ✤ مکاره می نشیند و محتاله میرود

کسی نے چہہ مہینے کسی نے سال بھر کسی نے کم کسی نے زیادہ سلطنت کی ساٹھہ برس سے

زیادہ کوئی حکمران نہ ہا کسی اسیطرح سو پچاس برس کسی گھر مین چار پانسو برس سے زیادہ
سلطنت نہ ٹھہری جسطرح انسان کے لیے ایک عمر طبعی ہی کہ سو سوا سو برس سے زیادہ مثلاً
نہین جیتا اسیطرح سلطنت کے لیے بھی یہی عمر طبعی ہی کہ ایک گھر مین اتنی مدت سے زیادہ
قائم نہین رہتے پھر خواہ اوس قوم کے دوسرے گھر مین جاوے یا کسی غیر قوم کے گھر مین
آوے اسکی بیوفائی سب بیوفاؤن سے زیادہ تر ہی اسکی ناآشنائی سب آشناؤن پر کہ ہے

دولت دنیا کہ تمنا کنی ۔۔۔ باکہ وفا کرد کہ با ما کند ۔

یہ اگر کوئی اچھی چیز ہوتی تو خدا کے دوستون ہی کو ملتی خدا کے دوستون نے تو اوسکو بالکل
چھوڑ دیا اچھی بادشاہون نے یہ دولت اسکو ترک کر دیا خدا نے اپنے دوستون کو اسکی
آلودگی سے بچایا الامن اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اون لوگون کے حال پر نہایت افسوس
ہی جنکو مقدار کفاف بوجہ حلال میسر ہی مگر وہ اوسپر قانع نہین ہوس کے دست امید ترقی دولت
پر دم اوسکے دل کو نہ دبا لاکرتے ہی وہ اسکا کچھ مذاق اسلام نہین سمجھتے . . . .

دنیا اری وعاقبت می طلبی ۔۔۔ این نار ہیچا نہ بدیہ ابد کرد

آدمی چار قسم کے ہین ایک وہ جو دین دنیا دونو مین اچھے ہین ایسے لوگ گنتی کے ہوتے ہین
ابراہیم علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہی وآتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الآخرۃ لمن
الصالحین ملت اسلام در حقیقت ملت ابراہیم ہی اسلیے ہمکو سکہلایا ہی کہ ہم بھی یہی دعا
لیے کیا کرین جناب حدیث مین یہ عرض کرتے رہین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار دنیا کی خوبی یہ ہی کہ اول عقیدۂ اسلام درست ہو پھر عمل صالح
رزق بقدر کفایت ملے گناہ کبیرہ سے بچا رہے رساے زین کسیقدر عزت و آبرو سے بسر ہو
شرف نسب و حسب کے ساتھ شرف علم و فضل بھی حاصل ہو آخرت کی خوبی یہ ہی کہ قبر مین آرام
سے گذرے حشر مین جنت ملے اللہ پاک راضی رہے جہنم کی ہوا نہ لگے دوزخ سے نجات ملے
بہشت مین رفاقت انبیاء و اولیاء صلحاء کی نصیب ہو تو درست دونو جوڑین زیادہ وقوع مین آ

بین جیسے اکثر بد دین فقیر دنیا مین تو محتاج سائل گدا خوار ذلیل رسوا پڑے پھرتے ہین آخرت
مین کفر و بد دینی کے سبب سے دوزخ کا ایندھن ہونگے یہ کاکھون کروڑون آدمی جو جنگل
گانون بندر وغیرہ مین بستے ہین مذہب انکا کفر ہی رات دن مشقت مین گرفتار رہین بمشکل سے
روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین ہمیشہ باج گذار سلاطین ہین انکو اسی قسم مین سمجھو خسر الدنیا والاخرۃ
ذلک ہو الخسران المبین تیسرے وہ جو دنیا مین اچھے آخرت مین برے ہین اس قسم کے
مصداق اکثر یہی ملوک و سلاطین و امرا و رؤسا و والیان ملک ہین یہان تو دولت و حکومت
کے سبب سے دنیا انکی درست رہی دل کی سب خواہشین پوری ہوئین جو چاہا سو کیا کسی پر ظلم
ہوا کسی کا حق ضائع ہوا جان و مال کو خدا کی خلاف مرضی کا مون مین صرف کیا رات دن کھیل تماشے
جلسے جشن محفل مجلس عیش آرام مین بسر ہوا لذت آخرت کو اُدھار دنیا کے مزے کو نقد سمجھہ کر
باقی چھوڑ کر فانی پر قناعت کی یہان الخاصہ کچھہ ہی نہین ہی ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا
وما لہ فی الاخرۃ من نصیب چوتھے وہ ہین جنکے پاس دنیا نہین مگر اونھون نے اپنی آخرت کا
سودا خوب کر لیا ہی جیسے اولیا و صلحاء و علما اس امت کے جنکو کبھی آسودگی نمی راحت کی اونھون نے
شکل نہ دیکھی اپنے ہاتھہ پانون کی محنت سے رزق حلال بقدر سد رمق پیدا کیا اللہ سے ہر حال مین
خوش رہے دنیا نے انکو کبھی اپنے جال مین نہ پھانسا انھون نے دنیا کے لیے کبھی کوئی محنت
مشقت زائد نہ کی ملا تو شاکر نملا تو صابر ہین اس قسم کے لوگ آخرت مین سب سے بہتر رہینگے
انکا مرتبہ اون اغنیا سے بھی بہتر ہوگا جنکی مغفرت خدا کو منظور ہوگی انا اخلصناہم بخالصۃ
ذکری الدار اسی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہی اللہم احینی مسکینا و
امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین اللہ تعالی منصف عادل حکیم دانا ہی اوسکا
انصاف کب مقتضی اس امر کا ہوگا کہ جو دنیا مین آسودہ رہے وہ وہان بھی برابر اونکے ہون
جو دنیا مین آسودہ نہ تھے یا جو دنیا مین محتاج و مظلوم تھے وہ آخرت مین بھی فقیر و مظلوم رہین
اسکے ظالم وہان بھی چھین لین یہ بچا رے وہان بھی خدا کی نعمت سے محروم ہین یہ کام حکمت سے

باہری عدل سے علیٰحدہ ہی اگرچہ خدا پر کوئی چیز واجب نہیں جو چاہے سو کرے مگر اوسنے اپنے
فضل سے وعدہ عدل کا کیا ہی ومن اصدق من اللہ قیلا دنیا تو خواب ہی آنکھ کھلی کچھ نہ تھا
زندگی سراب ہی آنکھ بند ہوئی سب کچھ نظر آنے لگا و للہ المثل من اللہ مالم یکونوا یحتسبون
اللہم آخرت کو درست رکھے جہاں ابد تک ہمیں رہنا بسنا ہی اللہم یسر ولا تعسر پھر جو لوگ
آخرت میں اچھے رہینگے بہشت میں جگہ پاوینگے اونکی بھی بہت قسمیں ہیں کوئی سابقین
کوئی مقربین کوئی اصحاب الیمین کوئی شہداء کوئی صدیقین کوئی صالحین ان اقسام کا ذکر بسیط
قرآن پاک میں آیا ہی وہ کتاب حظیرۃ القدس میں لکھا گیا ہی اسیطرح جو لوگ جہنم میں جاوینگے
اونکے لیے درکات مختلف ہیں کوئی اول طبقے میں ہوگا یہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب ہی سب سے
کم عذاب میں وہ شخص ہوگا جسکو برابر عمر دنیا کے دوزخ میں رکھیں گے سب سے بدتر وہ ہوگا جو نیچے
کے طبقے میں رہے گا دوزخ وجنت فی الحال موجود ہیں ان دونوکو فنا نہیں موت کو ایک دنبا
موت آجاویگی موت کو سب کے سامنے ذبح کرکے حکم خلود کا سنا دینگے سب جھگڑا چک جاویگا
ع قصۃ المدۃ الطولی قد انفصل + فقوے پر چلنا اونی مرتبہ اسلام کا ہی سو وہ بھی
اس زمانے میں پایا نہیں جاتا حتی کہ جماعت غربا میں بھی امراء کا تو کچھ ذکر ہی نہیں ہی گروہ تو
گویا ایک نئی مخلوق ہیں خدا کے نوع انسان سے جدا ہیں سہ بیا در مجلس رندان کہ بینی
عالم دیگر + بہشت دیگر وابلیس دیگر آدم دیگر + تقوے پر چلنے والے اب ایسے کمیاب ہوگئے
ہیں جیسے کیمیا عنقا یہ حصہ خدا نے گویا اس امت کے سلف صالح ہی کے لیے رکھا تھا انکو ہمیں تو
لاکھوں متقی گذرے پچھلوں میں بھی اوا سط تیرہویں صدی ہزاروں میں سو پچاس پائے گئے
اب مطلع بالکل صاف ہی تقوے کا کیا ذکر فتوے پر بھی کوئی نہیں چلتا مگر دعوی اسلام کا ہر ذات
ہی مغفرت کا سبکو یقین حاصل ہی اس سے بڑھکر اور کیا فتنہ ہوگا کہ بدعت سنت ہوگئی ہی
ضلالت ہدایت ٹھہری ہی معروف منکر نظر آتا ہی منکر عین معروف سمجھا جاتا ہی فسق وفجور
کی گرم بازاری ہی دینداری کی قلت وخواری ہی جو دین پر قائم ہوا وہ متعصب کہلایا کہا

جو صلح کل بنا وہ بڑا لائق ٹھہرتا ہی دنیا زبان کے ذریعے سے ملتی ہی بیحیائی سے رزق بالتصد
گھٹتا ہی جھوٹ بولنے سے قدر بڑہتی ہی سچ بولنے سے آبرو جاتی ہی متقی ہونے سے بیوقوفی ثابت
ہوتی ہی دوست وہی ہی جو سب فسق و فجور مین شریک حال ہو دشمن وہ ہی جو ان کامون سے
الگ رہے یا منع کرے اس تاریکی و باریکی وقت کا حال لکھنے کو ایک دفتر چاہیے معہذا جو
سعادتمند ازلی ہین وہ اس زمانے پر آشوب مین بھی کچھ ہی ہو خدا و ند عالم کو نہین بھولتے
اوسی پر بھروسا رکھتے ہین وہی اونکا ہر حال مین مددگار ہی ع

کارساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭

اللہم وفقنا

اجمال مقال

تیس برس زمانہ خلافت راشدہ کا رہا پھر بنی امیہ کی حکومت تا آخر سنہ ۱۳۲ھ رہی پھر عباسیہ کا
عہد آیا انکی خلافت پانسو چوبیس برس تک رہی بنی امیہ مین چودہ پادشاہ ہوئے عباسیہ
مین سینتیس خلیفہ ہوئے سنہ ۶۵۶ھ مین زمانہ انکا ختم ہوگیا ہلاکو سنہ ۶۶۳ھ مین ہلاک ہوا ملوک صفاریہ
مین تین پادشاہ فارس ہوئے کچھ کم چونتیس برس انکی حکومت رہی سنہ ۲۹۸ھ مین تمام ہوگئے
آل سامان مین نو پادشاہ ہوئے ایکسو دو برس چھ مہینے بیس دن حکومت کی سلاطین غزنوی
پانچ ہوئے چونسٹھ برس حکمرانی کی سنہ ۴۰۹ھ مین تمام ہوگئے دیالمہ جنکو آل بویہ بھی کہتے ہین انمین
سترہ پادشاہ ہوئے سنہ ۳۲۱ھ سے تا سنہ ۴۴۸ھ ایکسو ستائیس برس حکومت کی سلجوقیہ تین طبقے ہین
ایران مین چودہ نفر نے ایکسو اکسٹھ سال حکومت کی سنہ ۴۲۹ھ سے تا سنہ ۵۹۰ھ دوسرے طبقے نے روم
مین حکمرانی کی انمین بھی چودہ پادشاہ ہوئے سنہ ۴۸۰ھ سے سنہ ۷۰۰ھ تک دو سو بیس برس حاکم رہے
تیسرے طبقے نے کرمان مین قدم جمایا یہ نو نفر تھے سنہ ۴۳۳ھ سے سنہ ۵۸۳ھ تک ڈیڑھ سو برس حاکم رہے
اسمعیلیہ دو فرقے ہین ایک مغرب والے انمین چودہ نفر حاکم رہے سنہ ۲۹۶ھ سے سنہ ۵۵۶ھ تک
دو سو ساٹھ برس حکومت کی فرقہ دوم نے ایران لیلیا یہ آٹھ نفر تھے ایکسو ستر برس حکمرانی

کی آل عبد المومن نے جو تیرہ نفر تھی ۵۲۴ھ سے ۶۶۸ھ تک حکومت کی یہ ایک سو چوالیس برس
ہوئے ترکوں قراختا جو کرمان کے سلطان تھے نو نفر ہین ۶۱۹ھ سے ۷۰۳ھ تک چہیاسی
برس حاکم رہے مغل حاکم ایران جو نو نفر ہین ۶۵۴ھ سے ۷۳۶ھ تک انکی حکومت رہی یعنی
ایکسو تینتیس سال سلاطین ایلکانیہ یا مہوئے ۷۳۶ھ سے ۸۱۳ھ تک چہتر برس فرمانروا رہے
کی تجہ پایہ مین ہندہی پادشاہ ہوئے ۷۳۶ھ سے ۷۵۶ھ تک بیس برس حاکم رہے بارہ نفر تہر
بیتیس برس حاکم رہے سلاطین آل قونیہ جو چودہ نفر تھے بائیس سال انکی حکومت کا سجا یا ہند مین ابتدا
اسلام کے ۱۵ھ ہجری سے ہی آل مغیرہ نے عہد عمر بن خطاب مین سندھ کو فتح کیا پھر ۴۴ھ مین
مہلب بن ابی صفرہ نے ملتان کو لے لیا ۶۴ھ مین بعہد عبد الملک عبد الرحمن بن محمد نے
کابل کو فتح کیا ۹۳ھ مین محمد بن قاسم ثقفی نے زمانہ حجاج مین بعض بلاد پر فتح پائی ۱۰۷ھ مین
بزمانہ ہشام بن عبد الملک عبد اللہ قسری نے خراسان و غورجستان وغیرہ کو چھین لیا پھر
خلافت عباسیہ کے عہد مین ہمیشہ آمد و شد مجاہدان اسلام جاری رہی ایک جماعت نے اولاد
تمیم انصاری سے حکومت ان بلاد کی کی پھر حکومت سامانیہ رہی پھر چنگیز خان کا زور ہوا
پھر امیر تیمور نے سر اوٹھایا ۳۶۷ھ مین ناصر الدین سبکتگین نے خوب فتح کی مساجد بنائے راجہ
جی پال کو ہرا دیا اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا ۵۸۸ھ مین کالپی بنارس وغیرہ مفتوح ہوا
۶۰۰ھ مین خلجیہ نے بنگالہ لے لیا ۶۹۶ھ مین ملک گجرات ہاتھ آیا ۷۰۰ھ مین سارا ہند چھین لیا
۷۸۴ھ مین جونپور دار الامارۃ ٹھہرا ۸۰۱ھ مین تیمور نے دہلی وغیرہ خالی کرالی ۹۳۲ھ مین بابر شاہ نے
اپنا قبضہ کر لیا اوسدن سے سلطنت ہند خاندان تیموریہ مین رہی ۱۲۵۳ھ مین بہادر شاہ
دہلی مین عبد الحمید خان روم مین ملکہ وکٹوریہ لندن مین تخت نشین ہوئے ۱۲۷۴ھ ہجری مین
بہادر شاہ قید ہو کر رنگون گئے وہان جا کر مر گئے سلطنت دہلی ختم ہوئی سلطنت روم کی
ابتدا عثمان خان سے ہوئی ۶۹۹ھ مین جب سے ابتک قائم ہے سلطان عبد الحمید خان جو اب
والی روم مین سلطان سی و سوم ہین نسب انکا عیص بن اسحق علیہ السلام تک پہونچایا گیا ہے

بعض انکی اولاد چنگیز خان سے مثل سلاطین تیموریہ ہند کے بتاتے ہین واللہ اعلم یہ کو شوالا
ہوا سلطنت اسلام کا زمانہ بجرت سے ابتک ہند مین جو سیقدر ریاستین باقی ہین وہ سب
تکام دولت انگلشیہ ہین اور اختیارات ان ریاستون کے کم ہوتے جاتے ہین ان مین
اکثر رئیس تو ہندو ہین مسلمان تھوڑے جو مسلمان ہین وہ عیش و عشرت مین غرقاب ہین جو
ہندو ہین وہ بھی امور ریاست داری مین عاجز ہین غالب رؤسا و بے علم جاہل ہین انکو
اندوہین کی تمثیل ہی دنیا کی حدیث مین آیا ہی قیامت کے قرب مین لکع بن لکع رئیس ہونگے
یعنے حکومت ایسے لوگون کی ہاتھ مین آویگی جو پشتہا پشت کے بیوقوف چلی آتے ہین
اگلے سلاطین بنی امیہ و بنی عباس غالباً خود بھی اہل علم تھے اہل علم کے قدرشناس تھے پھر جب
طوائف الملوک ہوگیا خلافت جاتی رہی سلطنت و امارت رہ گئی تو اوسوقت بھی سلاطین و
امراء تابع حکم درای اہل علم کے تھے ملک کی عمدہ خدمات سوا علماء کے دوسرون کو ندیتے فوج
و پولس کا کام جاہلون کے سپرد کرتے اب وہ وقت آیا ہی کہ نہ حاکم قدردان علماء ہین نہ محکوم
اہل علم بلکہ جاہل سے جاہل کو عمدہ خدمت سپرد ہوتی ہی خوشامد کو خیرخواہی سمجھتے ہین دوست کو
دشمن جانتے ہین جو انکا مصاحب ہی انکے ہر کام مین شریک ہی وہ اچھا ہی جو انکی مجلس سے خیال سے
علحدہ ہی وہ برا ہی یہی امور سبب ہین ادبار اہل اسلام اور آنے قیامت کے اگر ہر زمانے مین
اصلاح حال و قال پڑہے ہم لوگ اچھی چال چلین تو پھر قیامت جلد آنے کی کیا ضرورت ہی یفعل

اللہ مایشاء و یحکم مایرید

تماشہ ۸۶

عہد اسلام مین ایک تو زمانہ خلافت راشدہ کا تھا خلفاء راشدین افضل امت تھے علم و عمل مین پھر
زمانہ ملوک بنی امیہ کا ہوا انکو بھی کسیقدر علم ضروری حاصل تھا پھر خلافت عباسیہ ہوئی یہ
سب خلفاء نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن علماء تھے مگر انمین کسی نے تالیف تصنیف نہین کی
فقط معتز باللہ کا ایک دیوان شعر ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت سے لیکر

تا آخر خلافت عباسیہ غالب خلفا و ملوک اسلام محدث تھے علما وقت جس وقت انکو روایت
حدیث کرتے تھے اسیطرح خود بھی انسے روایت لیتے تھے آثار ان از منہ میں جو ملوک امرا
ممالک اسلامیہ پر متغلب و متصرف ہو گئے وہ غالباً اہل علم نہ تھے سلطنت تیموریہ و دولت عثمانیہ
مین فقط معرفت شناس عربی یا زباندان فارسی ترکی ہوئے تھیں مین حکومت سادات حسنیہ کی
ابتدا سے تا آخر یعنی سیز دہم برابر چلی آئی یہ لوگ البتہ امیر المومنین و امام کہلاتے تھے انمین
سب لوگ مع اپنی کل اولاد کے جسطرح امام تھے اسیطرح امام علم بھی تھے بلکہ ہر واحد انمین
مجتہد مستقل تھا اسیطرح انکی اولاد اعلیٰ درجے کی عالم اور مجتہد مطلق تھے انمین کوئی ایسا
نہین ہوا جسکی تالیف و تصنیف متعدد ہر علم مین علوم شرعیہ و آلیہ سے موجود نہو اسکی شہادت
کے لیے کتاب بدر طالع کافی ہی تواریخ متعارفہ مین اس زمانہ کا حال یاد رکھنا فرقہ زیادہ تر
کامل کوئی دیکھی ہوئے بھی تو یہ رندان قہوہ خوار ہو گئے سلسلہ سیادت نسب ائمہ یمن کا
جسطرح کمال مرتبہ صحت مین ہی اسیطرح علم بھی انکے مسلسل و متواتر رہا لیکن غالباً یہ زیدی مذہب
تھے زیدیہ فروع مین حنفی اصول مین معتزلی ہین آنا نہیں باعث انکی تکفیر نہین کرتے جسطرح حنفیہ انکی تکفیر نہین
کرتے ہان انکو بدعتی جانتے ہین انمین سب صحابہ ممنوع ہی انمین بعض ایسے امام بھی ہوئے جو پکے سنی تھے
جیسے محمد بن ابراہیم وزیر انھون نے رد مذہب زیدیہ کیا اب یہ دولت حسنیہ آخر تیرھوین صدی
مین ہاتھ سے اتراک روم کے زائل ہو گئے جتنا مین علم و دولت سے بے چراغ رہ گیا حسینیہ
سرے سے کبھی دولت نہین آئی جتنی اولاد طباطبا کی نسل مین جو ایک دو پشت تک قدر قلیل حکومت
رہی یا اور کسی مین سو وہ مثل چھوٹی ریاستون کے تھی وہ بھی بہت جلد منقرض ہو گئے
شرفاء مکہ معظمہ بھی حسنی ہین امارت انکی شرافت و ولایت حرمین شریفین باقی ہی مگر تحت
حکم اتراک یعنی سلطان روم کے یہان سے یہ منصب انکو ملتا رہتا ہی کچھ بڑی دولت و
حکومت نہین ہی انمین علم کم رہا تا امام مہدی محمد بن عبداللہ موعود بھی حسنی ہونگے یمن کے
نسبت جاہل لوگون کا یہ خیال ہی کہ وہان جتنے اہل علم تھے یا اب ہین وہ سب زیدی ہین

اس خیال باطل کے جواب مین یہ عبارت علامہ شوکانی کی ہی جو خود انھون نے بدر طالع
مین بذیل ترجمہ حافظ محمد بن ابراہیم وزیر صاحب عواصم لکھی ہی وہ عبارت یہ ہی لا ریب
ان علماء الطوائف لا یکثرون العنایة باهل هذه الدیار لاعتقادهم فی الزیدیة ما لا
مقتضی له الا مجرد التقلید لمن لم یطلع علی الاحوال فان فی دیار الزیدیة من ائمة
الکتاب والسنة عددا یجاوز الوصف یتقیدون بالعمل بنصوص الادلة ویعتمدون
علی ما صح فی الامهات الحدیثیة وما یلتحق بها من دواوین الاسلام المشتملة
علی سنة سید الانام ولا یرفعون الی التقلید راسا ولا یشوبون دینهم بشیء من
البدع التی لا یخلو اهل مذهب من المذاهب من شیء منها بل هم علی نمط السلف الصالح
فی العمل بما یدل علیه کتاب الله وما صح من سنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
مع کثرة اشتغالهم بالعلوم التی هی الات علم الکتاب والسنة من نحو وصرف ومعانی
وبیان واصول ولغة وعدم اخلالهم بما عدی ذلک من العلوم العقلیة ولو لم
یکن من المزیة الا التقید بنصوص الکتاب والسنة وطرح التقلید فان هذه خصیصة
خص الله بها اهل هذه الدیار فی هذه الازمنة الاخیرة ولا توجد فی غیرهم الا نادرا
ولا ریب ان فی سائر الدیار لا سیما المصریة والشامیة من العلماء الکبار من لا یبلغ
غالب اهل دیارنا هذه الی رتبته ولکنهم لا یفارقون التقلید الذی هو دأب من لا
یعقل حجج الله ورسوله صلی الله علیه وآله وسلم ومن لم یفارق التقلید لم یکن لعلمه
کثیر فائدة وان وجد منهم من یعمل بالادلة ویدع التعویل علی التقلید فهو القلیل النادر
کشیخ الاسلام ابن تیمیة وامثاله الی اخر ما قال حاصل عبارت یہ ہی کہ اکثر علما دیگر اہل یمن
کو زیدیہ خیال کرتے ہین یہ خیال اونکا تقلیدی ہی نہ تحقیقی اگر تحقیقی ہوتا تو معلوم کر لیتے کہ
انہین دیار زیدیہ مین ائمۂ کتاب وسنت بے گنتی ہین جو نصوص ادلہ و صحاح ستہ وغیرہ
کتب سنت صحیحہ پر عمل کرتے ہین تقلید کیطرف آنکھ اوٹھا کر نہین دیکھتے اپنے دین مین کسی

طرح کی بدعت جس سے کوئی اہل مذہب خالی نہین ہی نہین ملاتے بلکہ انکا طریقہ وہی طریقہ
سلف صالح کا ہی کہ کتاب وسنت پر عمل کرتے ہیں اور علوم آلیہ میں مشغول رہتے ہیں انکو ایک
مزیت تفوق مگر یہی تقیید ساتھ نصوص کتاب وسنت وطرح تقلید کے تو یہی مزیت ایک
ایسی خصوصیت ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے بندون مین سے ان لوگون کو اوسکے ساتھ خاص
فرمایا ہی انکے غیر مین ہرگز یہ مزیت نہین مگر نادر و شاذ سارے دیار مصریہ وشامیہ مین بڑے
بڑے عالم ہین مگر اس دیار کے اہل علم کو اس رتبے مین نہین دیکھتے ہین نہ تقلید کی جوے
ہین جسنے تقلید کو چھوڑا اوسکے علم کا کچھ مت فائدہ نہین دلیل پر عمل کرنیوالے بہت ہوگئے
ہین جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اونکے امثال انتہی اگرچہ علما کتاب وسنت نے تو یہی
ابن جلوہ گر ہوئے رد زیدیہ لکھا ہی لیکن جیسا رد شوکانی رحمہ نے انکے اصول پر فروع کا کیا
دوسرے نے کم کیا مستقل رد کے سوا نیل الاوطار مین جا بجا نقل مذہب زیدیہ کر کے خوب
خوب تعقب کیا ہی مسند عبدالوہاب بن محمد بن شاکر موصلی جب سنہ ۱۲۳۲ مین صنعا کو آئے
تو شوکانی رحمہ نے انسے طریقہ نقشبندیہ کا ذکر و شغل سیکھا حموی نے صافیہ مین کہی تھا اور
اتباع سنت مین ضرب المثل ہی ترجمہ محمد کردی مین شوکانی رحمہ نے لکھا ہی یہ صنعا اوست
صنعا مین طلب علم کیلیے آئے کردی الاصل ہین کردیا ور بغداد مین اونسے معلوم ہوا
کہ بغداد و بلاد حوالی بغداد مین اکثر لوگ روافض امامیہ ہوگئے ہین یہی حال غالب بلاد ایران
کا ہی علما اصفہان علم معقول مین زیادہ اشتغال رکھتے ہین انمین رافضی بہت ہین انکے
اور اہل سنت سے ہمیشہ جنگ رہتی ہی بڑے بڑے فتنے باہم ہوتے ہین یہ شخص اوائل سنہ
مین آئے چالیس برس کی عمر ہی رسالہ مناظرہ یوسف آداب بحث مین مجھسے انھون نے
پڑھا انتہی جزء سادس نیل الاوطار مین بذیل باب ما جاء فی توبۃ القاتل والتشدید
فی القتل زیر حدیث تقتل عمارا الفئۃ الباغیۃ کہا ہی کہ لیس ہذا مسامحۃ لعمر بالثالب
علی بعض الصحابۃ فانا کما علم اللہ من اشد الساعین فی سد ہذا الباب والمتعر

للخاص والعام عن الدخول فيه حتى كتبنا في ذلك رسائل وقعنا بسببها مع المتظهرين
بالرفض والمحبين له بدون تدابير شيء امور يطول شرحها حتى رمينا تارة بالنصب وتارة
بالانحراف عن مذاهب اهل البيت وتارة بالعداوة بالشيعة وجاءت الرسائل المشتمل
على العتاب من كثير من الاصحاب والسباب من جماعة من غيرة ذوي الالباب ومن
رأى ما لاهل عصرنا من عداوة من سلك مسالك الانصاف واتبع الدليل على
مذاهب الاسلاف وقف على بعض اخلاق القوم واقول لـــــه

اني بليت باهل الجهل في زمن　　قاموا به ورجال العلم قد قعدوا

انتہی حاصل اس عبارت سے ظاہر ہی کہ شوکانی رحمہ اہل عصر سے اس بات کے شاکی ہیں کہ انہون
نے انکو بسبب اتباع دلیل و ترک مذاہب اسلاف کبھی ناصبی کہا کبھی مذہب اہل بیت یعنی
مشرب زیدیہ سے منحرف بتایا کبھی مذمت شیعہ ٹھہرایا سو اس سے زیادہ اور کیا دلیل انکی براءت
کے لیے مذہب رفض و تشیع و خروج زیدیت سے درکار رہی زیدیہ کو جو لوگ خلاف واقع شیعہ
سمجھتے ہوئے ہین حالانکہ وہ فقہ مین حنفی ہین انکے جواب دینے کو یہی عبارت جس سے صاف
علیحدگی انکی مذہب زیدیت سے ثابت ہی کافی ہے بلکہ جو شخص بلا دلیل کتاب و سنت کے کسی
مذہب کا مقلد نہو اوسپر تہمت تقلید مذہب کی کوئی مذہب کیون نہو لگانا درحقیقت اپنے
جہل کا اقرار کرنا ہی اسیطرح کی ایک یہ تہمت ہی کہ مقلدین نے متبعین کا لقب لامذہب یا وہابی
رکھا ہی یہ اگر زیدی ہوتے تو بدر طالع مین کہیں یہ نہ لکھتے کہ جتنے رسائل توحید اہل نجد کو موافق
کتاب و سنت کے پایا اسلیے کہ حنفیہ وغیرہ کو بہت بڑا غصہ اہل نجد پر اسی بات کا ہی کہ یہ لوگ
مدعی توحید و اتباع سنت ہین کسی مذہب کے مقلد نہین سنی خالص محمدی صرف مقتدی محض
متبع بحت قرآن و حدیث کے ہین سے

چو بشنوی سخن اہل حق مگو کہ خطا ست　　سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

یہ بات اہل اتباع کو بھی پہنچتی ہی کہ وہ حنفیہ کو زیدیہ کہہ سکتے ہین اسلیے کہ دیانت ان دونوں کی

ایک ہی ہی یہ وہ مثل ہوئی کہ رمتني بدائها وانسلت شیخ محمد بن اسمٰعیل امیر یمانی نے
رسالۃ السلم الصاعد للقول الکاذب میں جواب ایک زیدی المذہب کے یہ کہا ہے کہ
ہمارا بحمدہ تعالیٰ کوئی رافضی ناصبی نہیں ہے ناصبی وہ ہے جو بغض علی بن ابی طالب کو اپنا
دین ٹھہراتا ہے فی القاموس الناصبي من يتدين ببغض علي اي يجعل بغضه دينا
مثله في غيره من كتب اللغة والمقالات ولا نعلم ونحن ان في جماعتنا من يبغض الوصي
وفي القاموس ايضا الروافض فرق من الشيعة بايعوا زيد بن علي ثم قالوا له تبرأ من الشيخين
فابى وقال كانا وزيري جدي فتركوه ورفضوه وارفضوا عنه انتہی بعیر معترض نے تیسیر الوصول
وغیرہ کے پڑھنے پر جو اعتراض کیا تھا اوسکے جواب میں یہ کہا ہے کہ هذا اجهل بالتيسير وهلا
فرق بين التفسير والتطهير بل كانه اي المعترض لا يفرق بين المعرفة والمغير التيسير
كتاب فيه متون الاحاديث التي في الامهات الست وهذه الكتب عمدة اهل
الاسلام وجميع الطوائف من الامام ان تزل بالحياة ساحبين من الاحيان ولا زمن
من الازمان الا وعلوم الحديث تدرس دائما بامصار وفي عصمة طرية لا ينكر ذلك
منكر ولا يستنكره مستخبر ولا يحير الوسائل الى من قرأه بالانكار ولا يغض على من يشتغل
بعلم الحديث وبالآثار الا من لا حظ له في علم السنة والقرآن ولا لاحت له بارقة
من علم ولا عرفان ومن لا حصة له من ميراث الرسول صلى الله عليه وآله وسلم فان

علم الكتاب والسنة ميراثه كما قال بعض علماء الآل

العلم ميراث النبي كذا اتى — في النص والعلماء هم وراثه
ما خلف المختار غير حديثه — فينا فذاك متاعه واثاثه
فلنا الحديث وراثة نبوية — ولكل محدث بدعة احداثه

یہ عبارت باواز بلند پکارتی ہے کہ سوا اہل سنت کے سارے اہل بدعت ہیں مذہب رفض ہو
یا مشرب نصب یا زیدیت یا حنفیت یا اور کوئی یہ اشعار حافظ محمد بن ابراہیم وزیر کے ہیں جو

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی تھے اسکے بعد سید صاحب نے لکھا ہی اقول علم الحدیث علم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی خرج من بین شفتیہ وما ینطق عن الھوی
ان ھو الا وحی یوحی پھر ایک بحث بیان زیدیہ مین لکھی اور سمین لکھا ہی کہ یہ لقب منسوب ہی
طرف زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے انھین کے زمانے سے یہ لفظ نکلا ہے
پہلے مشہور تھا سو جو کوئی دیانت خالصہ مسائل الٰہیہ حکمت نبویہ اعتراف وعد و وعید مین
ان اصول کا مقر ہی وہی زیدی ہی رہے مسائل اجتہادیہ و مضطربات نظریہ سو انکو کچھ
حظ اس لقب مین نہین ہی زیدیہ امنین مخالف زیدیہ ہین اگرچہ زیدیہ کہلاتے ہین اسکے بعد
رسالۂ وادعۃ المعتدین عن سب اصحاب سید المرسلین کا ذکر کیا ہی فقط اس سے
صاف ثابت ہی کہ یہ بھی مثل حافظ ابن وزیر کے راوی زیدیہ تھے جسطرح انکے بعد شوکانی
رہ دا اصول و فروع زیدیہ ہوئے زیدیہ پر ر دلیبیہ رد ہی حنفیہ پر اسلیے کہ تفریعات فقہ میں
یہ دونو ایک ہی طرح کے ہین الا ماشاء اللہ تعالی حنفیہ ہند جنکو خبر زیدیت امام اعظم کی
نہین ہی اپنے خیال مین زیدیہ کو رافضی سمجھکر اور تبعین سنت متشددی محدثین پر یہ حسن کر
تہمت تشیع لگاتے ہین حالانکہ زیدیہ مین بجز تفضیل کے اور کچھ نہین سو ابو حنیفہ رح بھی
علی مرتضی کو عثمان پر تفضیل دیتے تھے اصول مین زیدیہ اگرچہ معتزلہ ہین لکن بعض مذاہب
مین نہ سارے اصول مین جسطرح حنفیہ بعض مسائل مین مرجی ہین نہ تمام اصول مین حافظ محمد
بن وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد بن علی شوکانی نہ حنفی ہین نہ زیدی متبع دلیل ہین
جس کسی کا قول یا اجتہاد یا مذہب خلاف نص و دلیل ہوتا ہی اوسپر رد کرتے ہین خدانخواستہ
اگر یہ حضرات زیدی حنفی ہوتے تو پھر مدد دیہ و نیرہ پر سو تھاء طوائف متاخرہ زیدیہ ہین کیون رد کرتے
لکن ؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر ۔

تنبیہ

زید امام حسین کے پوتے امام زین العابدین کے بیٹے ہین نسب مین سید حسب مین عالم تھے کسی نے

اونکو تہمت فساد عقیدے کی نہین لگائی نہ مرجئہ بتایا نہ جہمیہ کہا نہ قدری ٹھہرایا نہ شیعہ بتایا
نہ کسیطرح یہ تہمت انپر لگ سکتی ہی اسلیے کہ وہ ہی واسطے انھیں اور علی مرتضی ہین اور اوس وقت
تک کسی بدعت کا حدوث رای ہو یا ہوئی یا نقلی ایسا اہل بیت وصحابہ نبوت مین ہوا تھا
بقول شخصی ع آپ امام امام کے باپ امام کے پوت امام کے بھتیا ✦ امام ابو حنیفہ انکے معاصر
و مناصر تھے اسلیے بعض مورخین واہل علم نے ابو حنیفہ کو زیدی لکھا ہی یہ زیدیت نعمان بن
ثابت کے لیے موجب مفاخرت تام ہی نہ باعث منقصت وا تمام متاخرین زیدیہ صحابہ
جائز رکھتے ہیں تارک عمل کتاب وسنت نہین جسطرح متاخرین حنفیہ طاعن وقادح ہین خلف
وسلف محدثین پر ما انشاء اللہ بالاحجة پس حقیقت نہ وہ زیدی ہین نہ یہ در اصل
حنفی سچے حنفی سچے زیدی وہی ہیں جو طریقۂ ابو حنیفہ و زید بن علی پر چلتے ہین یہ طریقہ وہی
طریقہ ما انا علیہ واصحابی کا ہی جو علامت فرقۂ ناجیہ کی ٹھہری ہی جب کہ اصل ایمان اور
اسلام مطلق احسان قرآن وحدیث ٹھہرا اپر کوئی نام یا لقب رکھو کیا ہوتا ہی کوئی کہے کہ
ہم سنی ہین مگر کام رفض یا نصب کا کرے تو کیا وہ امر لقب وعرف سے سنی ہو سکتا ہی
معیار لقب ونسب کا تو یہی موافقت ہی ساتھ خدا ورسول کے جو کوئی موافق حدیث
وقرآن کے ہی عقیدہ وعمل مین وہی مسلم خالص مومن محسن ہی خواہ اوسپر کوئی تہمت بد
لگائے یا اعراض وعداوت کرے وہ عامل بکتاب وسنت نہین ہے وہ خواہ مومن حنفی کہلائے
یا زیدی بنے یا اپنا لقب اصحاب العدل والتوحید رکھی لیکن وہ مبتدع ہی فحول بدعہ تو خود تکفیر
روافض وشیعہ ونواصب وخوارج کی کرتے ہین ان سب کو واجب القتل سمجھتے مین اور کہم
مطلب سید صاحب نے سوصاحب کو اس عبارت پر ختم کیا ہی واما اقول ان ادلہ صاحب
هذه المقالة بخصوصه فانه لا نفهم ما يقال ذلك لا يراقب ربه ذا الجلال بل المخاطبه
ان كان اهلا للخطاب وكل من خاطبني بعرضي وبرهاني بامر ليس بمرضي وسمع اقوال
وقال انا عصابة ادلیست لاعتقادي مطابقة وان كان هذا النص

بجاهلا بحقيقة الصدق والكذب فان الصدق ما يطابق الواقع وان خالف الاعتقاد كما يعرف هذا فحول العلماء الجهابذة النقاد انتہى ۔ معلوم ہوا کہ سید حسن صاحب
زیدیت مصطلحہ سے متحاشی کرتے ہین سو اگر کوئی جاہل انکو یا علامہ شوکانی کو زیدی سمجھے
یا کہے تو یہ قصور اوسکی جہالت کا ہی نہ انکے علم کا حالانکہ بنظر باصل لقب یہ نسبت نہ کوئی عیب ہے
نہ ریب غایت ما فی الباب یہ کہ نام زیدی کا مثل لقب حنفی سمجھا جاوے عملاً و اعتقاداً اس
بنیاد پر لفظ حنفی سے بھی وہی عار و شنار درکار ہی جو لفظ زیدی سے مستعار ہی ورنہ در حقیقت
زیدی و حنفی ایک ہی چیز ہین ہان جو لوگ تابع دلیل مجرد مقتدی محض سنت ہین وہ آپکو نہ حنفی
کہتے ہین نہ زیدی یا تو سُنی کہین گے یا محمدی جسطرح مجتہدین یمن محدثین صنعا رحمہم اللہ تعالے
نے کوئی لقب اپنے لیے سوا اہل سنت وجماعت کے پسند نہین کیا زیدیہ جہلہ پر جنھون نے
مذہب حق زید بن علی مین بدعات نکالے فروع و اصول مین مخالفت اہل سنت رہی رد و تشنیع
قدح واجب کیا ہی سید امیر نے بعد تحریر رد مذکور رسالہ مسطور کو اس دعا ہی پر لفظ پر ختم فرمایا ہے
خدا کرے یہ دعا مجھ مین بھی اپنا اثر دکھاوے نسأل الله النجاة يوم المعاد وان يطهر قلوبنا
عن قبائح الاعتقاد ويرزقنا السلامة من الغل والحقد والحسد وطهارة اللسان
عن الغيبة والنميمة المذمومة عند كل احد الموجبة لغضب الرب الواحد الصمد
ونسأله الغفران عن فلتات اللسان وخطرات الجنان ونستغفر الله لنا ولكافة
المسلمين اهل الحديث والقرآن واصحاب التوحيد والايمان انتہى سچ پوچھیے تو انتساب
مذہبی بلا اضافت اعتقادی کے لیے لفظ اسلام کافی ہی یہ لقب ہمکو ہمارے باپ ابراہیم علیہ
السلام نے بخشا ہی هو سماكم المسلمين من قبل سلمان فارسی سے کوئی پوچھتا تم کون ہو تو
کہتے انا ابن الاسلام حضرت نے انکے حق مین فرمایا ہی سلمان منا اهل البيت ہمین تو اتنا ہی
کافی ہی کہ ہم سے جب کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تمہارا کیا دین ہی تو ہم یہی کہین کہ ہم مسلمان ہین
ربي الله و ديني الاسلام ونبيي محمد عليه الصلوة والسلام ہمکو یہ سکھایا گیا ہی کہ ہم براذان کے بعد

پنجوقت یون کہا کرین رضیت باﷲ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولاً قرآن پاک مین
فرمایا ہی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا
ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم ربوبیت الٰہی سے بھاگ کر احبار و رہبان کو اپنا رب ٹھہراوین اتخذوا
احبارہم و رہبانہم اربابا من دون اﷲ دین اسلام کو چھوڑ کر تیرا میرا مذہب اختیار کرین
بندون کے بندے بنین حنفی ماتریدی زیدی اشعری وہابی فلان بھان کہلائین رسالت و
نبوت آنحضرت صلی اﷲ علیہ وسلم کی قدر نسمجھکر اوشا کا اجتہاد اختیار کرین رائی و قیاس کو نص
کتاب و دلیل قرآن ظاہر فرقان صریح سنت صحیحہ واضح حدیث شریف پر ترجیح دین قیامت مین
ہم خدا کو کیا جواب اس بیباکی کا دینگے قیامت کبری تو جب خدا چاہے گا آویگی قیامت صغری
جو ہمارے شراک نعل سے بھی زیادہ قریب ہی وہ ہر دم ہمسے دوچار ہی آنکھہ کے بند ہوتے ہی
قبر مین پہلا سؤال یہی ہوگا من ربک و ما دینک و من ھذا الذی بعث الیکم او کما قال
او سوقت کیا یہ جواب کافی ہوسکتا ہی کہ ہمارے رب یہی مولوی درویش تھے ہمارا دین یہی
حنفیت زیدیت ہی ہماری طرف امام ابو حنیفہ امام زید مبعوث ہوئے تھے ہم اونھین کی
راہ پر ہین اگر یہی جواب ہی تو پھر اوس طرف بھی یہی خطاب ہی کا دریت و لا تلیت اس سے
باشارۃ النص یہ نکلا کہ تلاوت قرآن درایت حدیث سیاس و جان پر دار مدار اسلام
و ایمان ہی نہ مذاہب احبار و مشارب رہبان پر قرآن و حدیث کی موجود ہوتے ہوئے
کسی امتی کے قول و مذہب پر چلنا نفاق جلی ہی الحمد ﷲ کہ تفاسیر صحیحہ کتاب اﷲ و دواوین کبار
احادیث رسول اﷲ مثل صحاح ستہ وغیرہا روئی زمین پر ابتک باقی ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے
نہ حاجت کسی کتاب کی ہی نہ طلب کسی مذہب مرتاب کی وہ کون مسئلہ ہی جو ادلہ خاص
یا عمومات ہیچ سے معلوم نہین ہوسکتا جو ہم نیا دمندا ین وآن ہون ۵

باغ مراد یہ حاجت سرو و صنوبر نیست شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

	ربع مسکون کا ذکر	

آباد زمین کو پہلے سات اقلیم پر بانٹا گیا تھا اب چار یا پانچ حصے پر تقسیم کیا ہی یورپ ایشیا
افریقیہ امریکہ اوشینیا یورپ چھوٹا حصہ ہی سمت مغرب مین ایشیا بڑا حصہ ہی سمت مشرق
مین رقبہ ان پانچون حصے کا چار کروڑ پچانوے لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یورپ مین
جو اوپچاس لاکھ میل مربع ہی سولہ قوم کی سلطنت ہی انگلستان فرانس ہالینڈ بلجیم جرمن
آسٹریا سوئیزلینڈ اٹالی اسپین پرتگل ترک گریس جسکو یونان بھی کہتے ہین ڈنمارک
سویڈن ناروی روسیا یہ سب نصرانی ہین مگر ترک کہ مسلمان حنفی مذہب ہین سلطنت
ترکی شامل یورپ سمجھی جاتی ہی باقی ستائیس لاکھ دس ہزار میل مربع مین سلطنت نصاری ہے

زمین ایشیا

ایک کروڑ پچھتر میل مربع ہی مردم شماری اس سرزمین کی ستر کروڑ ہی منجملہ اوسکے سلطنت
ترکی چودہ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی سلطنت ایران پانچ لاکھ میل مربع ہی یہان کے
باشندے شیعی مذہب ہین افغانستان کی زمین دو لاکھ میل مربع ہی یہ لوگ حنفی مذہب
ہین بلوچستان کی زمین ایک لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہ لوگ بھی مسلمان حنفی ہین بخارا
کی زمین جو روس کے ماتحت ہی پانچ لاکھ میل مربع ہی اسمین خیوا کوکن بھی شامل ہین

زمین ہند

پندرہ لاکھ میل مربع سمجھی جاتی ہی نو لاکھ میل مربع خالصۂ انگریزی ہی پانچ لاکھ میل مربع
اون ریاستون کی ہی جو زر گورنمنٹ دیتے ہین ایک لاکھ اونکی ہی جو کچھ نہین دیتے جیسے
کشمیر نیپال بھوٹان مقبوضۂ قوم فرانس و پرتگال ہند مین ہنود و مذہب بہت ہین انکے
سوا مسلمان عیسائی یہود پارسی بدھا نانک شاہی بھی رہتے ہین یہان کے اکثر عوام
حنفی مذہب تھے جب سے علم حدیث کا چرچا ہوا متبع روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین
تقلید کی برائی اکثر اہل اسلام کی سمجھ مین آگئی اہل حق مین اہل علم موجود ہین مقلدین مبتدعین
مین کوئی سر بر آوردہ نہین یہ ادر بات ہی کہ ع انچہ مردم میکند بوزینہ ہم

اسکا حصہ جنوبی و شمالی بشمول جزائر ایک کروڑ پچاس لاکھہ میل مربع ہی اسجگہہ کے باشندے
عیسائی بنیچر ن ہیں یا سکونی دنیا کہتے ہین سنہ ہجری مین اسکا پتا نصاری کو لگا یہان سجدہ دار ہی
پاسئے گئے

اوشینیا

یہ چالیس لاکھہ میل مربع ہی اسمین تین حصے ہین ملیشیا آسٹریلیا پولنشیا ایک ثلث ملیشیا مین
اسلام ہی دو ثلث باقی مین مذہب بدہ حکومت عیسوی ہی بارہ لاکھہ میل پر قبضہ مسیحی ہی اٹھارہ لاکھہ میل مربع پر قبضہ
اسلام ہی دس لاکھہ میل مربع پر قبضہ مذہب بدہ ہی غرضکہ کل زمین ہاتھہ مین نصاری کے دو کروڑ چہتر لاکھہ دس
ہزار میل ہے بدہ کے ہاتھہ مین سترہہ لاکھہ ساٹھہ ہزار ہی اسلام کے پاس ایک کروڑ باون لاکھہ
نوے ہزار ہی کل عیسائی دنیا مین سینتیس کروڑ پچاس لاکھہ ہین یہود ساٹھہ لاکھہ اہل مذہب بدہ
ستارہ پرست بت پرست ستر کروڑ ہین مسلمان تینتیس کروڑ اسلام کے حاکم ایک سلطان روم
ہین یہ اولاد عیص بن اسحق مین ہین یا خاندان ہلاکو مین دوسرے سلطان مراکش ہین یہ عرب
ہین نسل عباسیہ مین تیسرے سلطان ہوسا ہین انکا پایۂ تحت خلایا نام ہی وسط افریقیہ مین
واقع ہی یہ بہی عرب عباسیہ کہلاتے ہین رہا ایران افغانستان جزائر ملیشیا یہ کچھہ بڑے
سلطنتین نہین اسیطرح مصر تونس بخارا وغیرہ مثل ریاستہای ہند کے ماتحت ترک و روس
ہین بڑے حکام عیسوی ساری دنیا مین پانچ ہین انگلستان روس جرمن فرانس آسٹریا دو حکومت
عیسوی اٹالی اسپین ان پانچ سے کم ہین باقی آٹھہ حکومت مثل حکومت امیر کابل و خان بلوچستان
وغیرہ کے ہین ان پندرہ اقوام کے باہم جنکے حاکم عیسائی ہین یہ عہد ہی کہ آیندہ ملک کو آپسمین
تقسیم نکرین کوئی کسی کا علاقہ مقبوضہ نلے مگر مقبوضۂ ہند و بدہ کہ انکی بابت یہ قول و قرار نہین ہے
ہند مین جتنی ریاستین اسلام و کفر کی ہین سب سلطنت برٹش انڈیا کا الگ الگ عہد نامہ
مگر پابند ہی اوسکی کماحقہ نہین رئیس مثل چاکر کے ہین بالکل مطیع سلطنت عملاً انگریزی گورنمنٹ کا
برتاو اپنے تحتی کے ساتھہ ہی خصوصاً بعد غدر ہندوستان کے ؎

دیوان میند از نسیاد او — کہ باشد دو دیوان بگرد او

چین و جاپان کا مذہب بدہی چین کا حاکم نسل مغل ہے بہ چینیون کی صنعت و تجارت و تمدن
سلطنت بہت بڑی ہی یہود کی سلطنت کسی جگہہ باقی نہیں حبش و شام و روس و خراسان
و اطراف دنیا مین بطور رعایا تجارت کرتے ہین ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ دنیا مین
انتظام ملکی ذریعہ قانون عقلی جاری ہی حد ود مذہبی کسی اہل مذہب کی حکومت مین جاری نہین
یہانتک کہ حرمین شریفین مین بھی امضاء حدود مسدود ہی الا ما شاء اللہ بلکہ اگر کوئی حاکم چاہے
کہ مین اپنے ملک مین حدود شرعی جاری کرون تو سب ملکراوسکو مخرب سلطنت یا قدیمی
کا باغی و مفسد قرار دیتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہی سک آنے عیسی علیہ السلام کے
اوترنے تک یہی ہنگامہ رہیگا جو کوئی بادشاہ کسی جگہہ کا بڑا منتظم سمجہا جاتا ہے جب دیکھو تو
بد نظمی اوسکے ملک مین موجود ہی ممکن نہین کہ رعایا کو آفات چوری ڈکیتی رہزنی قتل و نہب
امن حاصل ہو حالانکہ سیکڑون بلکہ ہزارون عقلمند جمع ہوکر نئے قانون بنا کر جاری کرتے
ہین مگر وہ قانون چند روز کے بعد مرمت طلب ہو جاتا ہی ہمیشہ انتظام سابق کی اصلاح
کرنا پڑتی ہی یہ وصف خاص انتظام اسلام ہی کا ہی کہ جتنے اوس قانون پر عمل کیا ملک اوسکا
عدل و انصاف سے بھر گیا شہر قصبے گانون اوس جگہہ کے آباد ہوگئے پہر جس امام یا خلیفہ
سلطان کی غفلت سے اوسمین فتور آیا اوسیقدر انتظام اوسکا بگڑتا گیا ملک اوجڑتا رہا
خلفاء عباسیہ مین جو خلائف پابند حدود و تعزیرات اسلامیہ رہے اونکو وہ ترقی حاصل ہے
کہ ساری دنیا مین اونکے نام کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا ہر اقلیم مین اسلام پہونچ گیا دنیا امن و
امان سے بھر گئی ظلم و جور کا نام خلق سے مٹ گیا مسلمینون کی راہ پر اونکا رعب تھا ہزارون
کوس کی مسافت پر بادشاہان کفر اونسے ڈرتے تھے طیع اسلام بنتے تھے جزیہ گذارتے
جب سے بعض خلفاء اسلام عیش و لذت مین پہنس گئے اہل علم کے کشت پر بجلی غفلت مین
پڑ گئے پابندی احدود شرعیہ اونمین باقی نہ رہی تب ہی سے دولت اسلام کم ہونے لگی مسلمانون

ضعف آگیا سلطنت جاتی رہی ہر طرف سے کفار نے غلبہ پایا متغلبین نے تصرف کیا اور دو سالہ
شفقیہ وہ قانون ہے جسکی تھوڑی پابندی کرنے سے غیر مسلمان دنیا کے حاکم ہو گئے خوش نظمی ہوشیار الیہ
اس قانون میں کبھی تنسیخ کی ضرورت نہیں ہوئے ترمیم کی حاجت پڑی جس راجہ یا بادشاہ نے انتظام ملکی اپنا موافق اسکے
رکھا اسکے ملک میں امن ہو گیا قوم سکہ کا حاکم رنجیت سنگھ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالتا تھا
پھر کیا مقدور کہ اسکے ملک میں کبھی چوری ہو کسی جگہ رجواڑوں میں زانی کو قتل
کرتے ہیں بھلا وہاں کوئی زنا تو کرلے اسیطرح جو بات اسلام کی جس کسی غیر ملت اسلام
نے لی اوسکا انتظام اچھا ہو گیا جسنے اوسکو چھوڑ دیا وہ بد نظم رہا اوسکے ملک میں چوری
رہزنی وغیرہ ہر دم موجود ہے حقوق غصب و تلف ہیں مال حلال نایاب ہے تیرہ سو برس
کا یہ قانون ہے کبھی ترمیم نہیں ہوئی ایسے مقنن کے سچے پیغمبر ہونے میں جو شک کرے
اوس سے زیادہ کون نادان ہوگا اسلام میں جو قواعد ملکی و مالی ہیں ہر قاعدہ اوسمیں کا
واسطے نظم سلطنت کے کافی ہے ان ضوابط عالیہ کو چھوڑ کر جو کوئی چاہے کہ ہم انتظام ملک
بخوبی کر لیں وہ عقل سے خالی ہے وہ کون سلطنت کفر ہے جسمیں بعض انتظامات اسلامیہ
نام بدلکر نہیں لیے گئے نام بدلنے سے کام نہیں بدلتا اسلام ہی کا طفیل ہے کہ یہ دنیا کا کام دنیا
کے پاس بدولت بعض انتظامات اسلامیہ کے ابتک باقی ہے ورنہ وہ بڑے بڑے بادشاہ امم
ماضیہ جنھوں نے عمدہ عمدہ قانون ملک نکالے تھے سلطنت انکی زائل ہو گئی مگر یہاں قوت نظام
اسلام کو کسیقدر لیے ہوئے ہیں اسلیے بسر ہوتی چلی جاتی ہے آپ جو روز بروز جور و ظلم
بڑھتا جاتا ہے جو جیتے گا وہ دیکھے گا کہ انجام اس کام کا کیا ہوا یہ عقل کہاں گئی یہ قانون کہاں
رہ گئے یہ آلات حرب و ضرب کسطرح مارے مارے پھرتے ہیں تقدیر کے آگے تدبیر بے سود ہوتی

بیان حوادث

۱۲۸۶ سے ۱۲۸۸ ہجری تک سلاطین جرمن و فرانس کے باہم لڑائی ہوئی نپولین شاہ فرانس
ہار گیا تو لاکھ آدمی مارے گئے چار سو کروڑ روپیہ خرچ بنام فرانس کو دینا پڑا اشہر پیرس

دارالامارة فرانس بات گیا نپولین مع ستر ہزار لشکر کے قید ہوگیا ۱۲۷۰ھ مین بزمانہ سلطان
روم عبدالمجید خان روس سے لڑائی ہوئی سلطان سے فتح پائی روس نے اوس دن سے
افسران ملکی وجنگی روم سے مخفی طور پر ساز و باز کرنا اختیار کیا یہانتک کہ ۱۲۹۳ھ ا جمادی الاول
مطابق ۱۸۷۶ء ہ جون کو سلطان عبدالعزیز خان کو قتل کرا دیا جسکی سزا مجرمون کو بعد تحقیق
کے سلطان عبد الحمید خان نے ۱۲۹۸ہجری مین دی پھر ۱۲۹۴ھ موافق ۱۸۷۷ء مین مابین
سلطان مذکور لڑائی ہوئی جنگ پلونہ مین چہ لاکھ روسی مارے گئے عثمان پاشا نے اس
معرکہ مین بڑی بہادری ظاہر کی تین لاکھ آدمی ترک کے ضائع ہوئے ارکان و اخوان سلطنت
روس سے ملگئے تھے ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء مین گورنمنٹ ہند نے کابل پر بمقابلہ امیر شیرعلیخان
پسر امیر دوست محمد خان مرحوم چڑہائی کی شیرعلیخان ابتدا حرب مین غائب ہوگئے ترکستان
گیا رستے مزار مین پہونچکر مرگئے یعقوب خان بیٹا اونکا قید ہوکر ہند مین آیا ابتک قید مین ہے
پانچہزار روپیہ ماہیانہ ملتا ہی کابل فتح ہوگیا مگر پھر ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء انگریزون نے کابل
سپرد عبدالرحمن خان کردیا اس جنگ مین چالیس کروڑ روپیہ گورنمنٹ کا صرف ہوا اب بارہ لاکھ روپیہ سالانہ عبدالرحمن
خان کو علاوہ حکومت افغانستان خزانہ ہند سے ملتا ہی ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۱ء مین زولو سے لڑائی ہوئی
حاکم زولو قید ہوگیا حکومت قومی رہ گئی اسی سال ایک ایرانی نے جدے مین شریف
مکہ کو جسکا نام حسین تھا قتل کرڈالا وجہ اس قتل کی ابتک معلوم نہین ہوئی ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۱ء
مین قوم نہلسٹ نے زار روس کو جسنے عبدالعزیز خان سلطان روم کو قتل کرایا تھا راہ چلتے ہوے
بمبہ کے گولے سے ۱۳ جون ۱۶ رجب سنہ مذکور کو ہلاک کیا چاہ کن را چاہ در پیش ست
تو ہم شب را بسر کی سیری ای شمع کم فرصت   گرفتم سوختی پروانہ آتش بجانے را
اسی سال فرانس نے تونس پر چڑہائی کی اسلیے کہ تونس کے لٹیرے الجیریا مین آکر لوٹ مار کرتے
تھے تونس نے ہار کر عہدنامہ لکہدیا فرانس واپس آئے حاکم تونس کا لقب بی ہے مخفف
بیگ ۱۲۸۸ھ مین سلطان عبدالعزیز خان نے ملک تونس کا محصول حاکم تونس کو معاف

ایک آزاد کردیا تھا سنہ ۱۲۹۸ مین زلزلے سے کوہ ارارات شق ہوگیا کہتے ہین جودی پہاڑ
جسپر کشتی نوح علیہ السلام ٹہہری تھی یہی پہاڑ ہی اس پہاڑ کے ٹکڑے ٹوٹ کے گرے نیچے کی بستیان
تباہ ہوگئین اسی سال ملکہ انگلستان نے ملک ٹرولو کو واپس دیا جب وہ اپنے دارالامارۃ مین
گیا رعایا نے اوسکو مار ڈالا ابتک سب رعایا وہان کی خودسر ہی سنہ ۱۲۹۹ مطابق سنہ ۱۸۸۲ عیسوی
بعلاقہ مصر فتنہ عربی پاشا کا اوٹھا خدیو نے سلطنت برٹش سے مدد لیکر اوسکو شکست دی
اس ہنگامے مین اسکندریہ قتل ونہب وآتش زدگی گولہ باری سے بالکل برباد ہوگیا کچھہ
عرصہ اس جنگ کا نہ کہا آسی سال روس نے یہود کو اپنے ملک سے نکالدیا ہزارون کو
تہ تیغ کیا یہ سب نکلکر پناہ مین سلطنت روم کی آگئی پچیس لاکھہ سے زیادہ یہود روس وجرمن
مین بستے تھے باقی پچیس لاکھہ ایشیای کوچک یعنی شام وخراسان کیطرف رہتے ہین سنہ ۱۲۹۹
مطابق سنہ ۱۸۸۲ مین درمیان پیرو وچیلی کے جو امریکہ کی دو سلطنتین ہین لڑائی ہوئی پیرو مغلوب
رہا اگرچہ آدمی بہت مارے گئے جنکے جہاز بہی تباہ ہوئے آسی سال ستارہ دمدار نمودار ہوا اسکا
حال ترجمان وہابیہ مین بھی لکھا گیا ہی ۲۹ شعبان سنہ ۱۲۹۹ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۸۲ء سے وقت صبح صادق
جانب مشرق گوشہ جنوب مین دیکھا گیا چہہ مہینے تک متفرق وقتونمین برابر نکلتا رہا ساری
دنیا نے دیکھا اسکو نجومیون نے علامت تباہی عالم کہا اسلام مین ایک ایسا ستارہ مہدی
موعود کے زمانے سے پہلے نکلے گا اونکے آنے کی قریب نشانی ہوگا واللہ اعلم یہ وہی ستارہ
ہی یا اور کوئی آسی سال پشاور وسندہ مین ایک بڑا زلزلہ آیا مکانات وشہر ہل گئے بہت
ڈر پیدا ہوا پہر کراچی بندر مین یہ زلزلہ پایا گیا آسی سنہ مین اسٹریا کے حصہ ہنگیری مین طغیان
طغیان دریای ڈینوب ہوا سارا ضلع بہہ گیا جو بچے وہ بے گھر ہوگئے اونکو بذریعہ چندہ
کچھہ مدد دیگئی سنہ ۱۸۸۳ء مطابق سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین بنگالہ ہند مین مختلف جگہون پر آندہی آئی
پانی سخت برسا علاقہ بہاگلپور ومونگیر کے اکثر گانون ڈوب گئے چاٹگام کیطرف بھی اثر
اس طوفان کا پہونچا آخر شعبان سال مذکور مین عید کے دن سے دریای تاپتی کو جوش ہوا

نے سب باشندون سے جنگلیا تقریباً تیس ہزار آدمی اوسکی شعلہ افشانی سے مرگئے اوس آگ کا
اثر کل سواحل مغربیہ جربیہ مین جو بیچ بحر ہند اسمین نقصان جہازکا ہوا جزیرۂ جاوہ کو
اس آگ نے خاک مین ملادیا آسی سال ۵ ماہ مین اختلاع کردیا ممالک ہنگیری علاقۂ اسٹریا مین ہنود
نے بغاوت کی فوج حاکم کو شکست دی بہت افسر فوجی مارے گئے ابتک یہ شعلہ گرم ہین ۲۴
شوال سنہ مذکور بنادر چین کے مکانات کو طغیانی دریا سے صدمۂ عظیم پہونچا تار برقی ٹوٹ گیا
بنادر جنوبی ہند تک اوسکا اثر ہوا کراچی بندر کے باشندے شدت تلاطم سے ڈر کر جا بجا
بھاگ گئے یکم ستمبر ۱۸۸۳ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۰۰ ہجری سے صبح و شام مشرق مغرب کے کنارے
پر سرخی آسمان نمودار ہوئی چار ماہ کامل سے ابتک یہ سرخی موجود ہی کبھی بہت کبھی کم ہوتی ہی
وامریکہ و ہند کے منجم کہتے ہین کوئی بڑا فساد ہوگا ایک گروہ امریکہ نے کہا یہ عیسی علیہ السلام
کے نزول کی علامت ہی یہ جماعت امریکہ سے ایلیا کو بانتظار مسیح چلے گئے اسلام مین پہلے
بھی کئی بار سرخی فلک دیکھی گئی ہی مگر یہ سرخی ایک علامت قرب ظہور مہدی علیہ السلام سمجھی
جاتی ہی بعض فلاسفۂ یورپ نے کہا یہ سرخی دخان کوہ آتش فشان کی ہی جسنے ملک جاوا کو
خاک سیاہ کردیا ہی یہ انکا محض خیال خام ہی غرۂ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ کو وقت صبح سنگاپور حصہ
ملک برہما و ہند مین ایک بھاری زلزلہ آیا سوم ماہ مسطور کو کلکتہ مین ایک بجے دنکو زلزلہ محسوس
ہوا سوتے جاگ پڑے اوسیدن رات کو گیارہ بجے پھر دوسرا زلزلہ آیا یہ پہلے سے بہت زیادہ
سخت تھا مگر کچھ نقصان نہوا بعض مکان شق ہوگئے پنجم ذیقعدہ کو ابوشہر علاقۂ ایران ملک
فارس مین گیارہ بجے راتکو زلزلہ آیا ایک گھنٹے تک ۔ بامکانات کو صدمہ پہونچا دوسرے دن
پھر تو سخت پہلے سے زیادہ بھونچال ہوا ہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ کو شہر ماکئن ملک چین مین بلوا ہوا
بندر کو لوٹ لیا تجار یورپ وہانسے بھاگ آئے دہم ذیقعدہ کو مقام ماوادہ کبھوی علاقۂ جزیرۂ
سماترا مین ایک آواز ہولناک سنائی دی جیسے بہت سی توپین یکبارگی سر کیجاوین بیس آدمی
اوسکی گھبراہٹ سے مرگئے سترہ ذیقعدہ کو ایک زلزلہ جزیرۂ پینانگ مین درست آیا تھا

جزیرۂ جیپین کے علاقے مین ملک باٹاکو ہوا چار سیکنڈ تک ... ۲۸ مادہ تک کو جزیرۂ کلکتہ
مین زلزلہ ہوا پانچ سیکنڈ تک رہا سوم ذیحجہ سنہ ۱۳۰۰ کو بارہ بجے پھر کلکتہ مین زلزلہ آیا ۲۵ ذیحجہ
رہا تاریخ مذکور کو یہ خبر آئی کہ بسمارک وزیر جرمن نے باتفاق اسٹریا و اٹلی وغیرہ یہ ارادہ کیا ہے
کہ یورپ مین جو امن قائم ہو تو سب سلاطین اپنی فوج جنگی تخفیف کر دین ہتھیار ملک کے رکھنا
انتظام رعایا کے لیے کانگریس ہوا کرے جس سے فساد باہمی دور ہو سکتا ہی ۱۳ ذیحجہ کو جو اسی
علاقۂ یونان مین ایک بڑا زلزلہ آیا جس سے بہت لوگ ضائع ہو گئے مکانات گر پڑے ۱۸ ذیحجہ کو
مقام اروی ضلع یونان مین زلزلہ آیا اسمین ایک ہزار آدمی مر گئے بیس ہزار آدمی کے گھر گر کے
شہر ویران ہو گیا ۲۰ ذیحجہ کو انیٹولیا علاقۂ روم مین زلزلہ ہوا دو سو آدمی ضائع ہوے ۱۱ ذیحجہ کو
بعد خبر الرئی ملک اسپین مین چار مرتبہ زلزلہ آیا سلخ محرم سنہ ۱۳۰۱ کو جی پور مین زلزلہ معلوم ہوا ہمراہ اسکی ایک شور بھی تھا
آٹھوین محرم کو ملک یورپ مین جابجا زلزلہ محسوس ہوا ۱۹ محرم کو جزیرۂ آجیین علاقہ سمرنا مین زلزلہ ہوا لوگ مر گئے ۲۵
محرم کو مقام فوچو علاقۂ چین مین وہان کے باشندے تین رات تک برابر بہت گہری سرخی آسمان پر دیکھی رات کا ذکر ہا
چین والے اسکو سبب خونریزی سامان و مرگ کا خیال کرتے ہین ۱۴ محرم کو مسٹر بلنٹ نے انکا مین ملتے مرنی پاشا کی وقت
ملاقات جو خط ایک اپیچ پڑھا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ معلوم ہو کہ اسلامی حکومت کیسے درجے کی عدالت پر تھی
ہمارا اعتقاد یہ ہی کہ پھر یہ حکومت اسلامی اوسی اگلی عدالت پر قائم ہو جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ
۲۳ محرم سنہ ۱۳۰۱ کو اسکندریہ سے دان اتباع محمد احمد مہدی نے فوج توفیق پاشا خدیو مصر کو سخت شکست دی اخبار نویس
انکو مہدی کا ذب لکھتے ہین انکا غلغلہ اوس سرزمین مین سنہ ۱۲۹۸ ہجری سے ہو رہا ہی ۲۸ محرم سنہ
مذکور مین جو لڑائی ہوئی اوسمین دس ہزار آدمی سے زیادہ مارے گئے حکومت مصر کے متعلقے
مین عاجز بکلی سنا گیا ہی کہ اس شخص کو دعویٰ مہدویت کا نہین ہی السٹرٹیڈ لندن نیوز
مطبوعہ یکم دسمبر سنہ ۱۸۸۳ع مین لکھا ہی محمد احمد نام مہدی سوڈان ملک ڈنگولا مین پیدا ہوا اوسکا باپ
نجار تھا اسنے بھی یہ پیشہ کیا ہی خرطوم کا امین علم پڑھا خانقاہ مین طریقۂ درویشی کو برتا کچھ دنونا
پہاڑ پر بماہ شعبان سنہ ۱۲۹۸ع مین یکایک یہ بیان کیا کہ مجکو الہام سے معلوم ہوا کہ مین مہدی دین اسلام ہون اپنا

اسلئے سمجھنا چاہیے کہ مذہب اسلام کو حالت اولی پر لاؤن عیسائی قوت جس جس قوم اسلام
پر ہی اسکو اونکھا کر آزادی دونکی اسی بنیاد پر سلطان ترک و خدیو مصر کی نسبت بھی انکا یہ
قول ہی کہ یہ دونو اگر شرکت نصاری سے علیحدہ ہو کر ترقی اسلام مین بدل کوشش کرینگے تو
اسمین کچھ بحث نہین ورنہ ان دونو کے مقابلے کا بھی خیال ہی دنیا بھر کے مسلمانون کو صحیح اسلام
سکھانے کا قصد ہی انتہی ہر صدی پر ایک مجدد دین کا آنا تو مسلم ہی خواہ وہ تجدید بذریعہ سیف
و سنان ہو یا بواسطۂ اشاعت حدیث و قرآن یا بوسیلۂ تالیف و بیان اور خواہ وہ مجدد عرب
مین ہو یا عجم مین بلاد و نو جگہہ اور ایک شخص ہو یا کئی شخص مہدی موعود بھی درحقیقت ایک صاحب نزدیک
ہونگے مگر قبول دعوی مہدویت ہر شخص سے نہین ہو سکتا یہ موقوف ہی وجود علامات صحیحہ پر نہ مجرد
دعوی زبان پر بہر حال تا تحریر اسحال کے سب علاقہ سوڈان کا قبضۂ اتباع محمد احمد مین آگیا ہے
خواہ وہ مجدد ہو یا نہو ۱۸۸۵ء ۲۴ فروری مطابق ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۰۲ ہجری کو جو لڑائی دن
بھر کے بیکر پاشا سے ہوئی اسمین بیکر ہار گئے اڑہائی ہزار آدمی انکے مارے گئے پانچ میل تک
فوج سوڈان نے تعاقب کیا ناگاہ سوئیڈن مین وقت شام جنوبی ہوا چلی بگولے اوٹھے بعد غروب
سارا آسمان مثل انگارے کے لال ہوگیا ایک گھنٹے کے بعد وہ سرخی سمٹ کر بشکل ستارۂ دُم دار
ظاہر ہوئی پھر وہ ستارہ ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگا اسی محرم مین یہ حادثہ دیکھا گیا ۱۸ صفر
سنہ ۱۳۰۱ کو دو شنبہ رات جنوب کیطرف بجوپال مین ایک خط لنبا چمکتا ہوا دیکھا گیا اس خط کے
بیچ مین ایک تارا تھا پانچ منٹ کے بعد یہ خط سمت کر زاویہ ہوگیا پھر دائرے کیطرح بنگیا پھر
غائب ہوگیا پنجم فروری ۱۸۸۴ء کو مقام لسبڈا ضلع گوہلو ملک کاٹھیا وار مین ایک زلزلہ آیا آخر
فروری ۱۸۸۴ء شروع جمادی الاولی ۱۳۰۱ مین ایک شہر زلزلے سے ہل گیا اسی تاریخ مین بمقام اکیاب
ملک بنگالہ بھونچال ہوا کچھ مکان گر گئے یکم مارچ ۱۸۸۴ء مطابق دوم جمادی الاولی ۱۳۰۱ کو گراہم
پاشا نے فوج انگریزی لیکر ترنکی ٹاٹ مین لشکر سوڈان کو شکست دی ۱۳ مارچ ۱۸۸۴ء مطابق
۱۴ جمادی الاولی پھر گراہم نے بمقابلۂ عثمان دگنا ۱۳ میل پر سواکن سے جا کر مقابلہ کیا اسمین دو ہزار

سوڈان کام مین آئے ۱۵ فروری ۱۸۸۴ء موافق ۱۹ جمادی الاولی ۱۳۰۱ھ ہجری کارٹون فرستادہ انگلستان خرطوم مین گئے امن وصلح کا اشتہار دیا اپنا بخوبی کامیاب نہین ہوئے ۲ جمادی الاولی مطابق ۲۸ مارچ ۱۸۸۴ء بین خرطوم وقاہرہ کے حامیان متمہدی کی تاربرقی کو توڑ دیا آتی ہیئے فرانس نے قلعہ تاکمن جو چین کا ایک بڑا صوبہ ہی فتح کر لیا آج کل صوبہ چین وہان سے لڑتے ہین بنام تمام مددہی خدیو مصر چڑھائی کرتے ہین دل کا حال خدا ہی کو معلوم ہی ۵ جمادی الاخرہ کو بمقام اسلام آباد عرف چاٹگام ملک بنگالہ ایک بڑا تارہ جانب مغرب سے ٹوٹ کر مشرق کا سا آیا ایک آواز ہولناک سنی گئی آسی تاریخ محال بہرہ مدہ علاقہ بھوپال فقامت جنوب مین مغرب کیطرف ایک تارا ٹوٹ کر جانب زمین آیا جیاندکیسی روشنی ہوگئی گھر ون کے اندر وہ روشنی دکھی گئی دو منٹ کے بعد پہلے تو ایک گڑگڑاہٹ ہوئی پھر ایک آواز بڑے زور شور کی توپ کی طرح سُنی گئی لوگ اس روشنی و آواز سے سہم گئے ۱۶ جمادی الاولی کو یہ خبر ذریعہ تھانہ دار ریاست مین پہنچی

تنبیہ

سیوطی نے کشف الصلصلہ عن حقیقۃ الزلزلہ مین کہا ہی ابن عباس نے کہا اللہ نے ایک پہاڑ بنایا جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہی اوسکو قاف کہتے ہین اوسکی رگین اوس صخرہ سے ملین ہین جسپر زمین ہی جب اللہ چاہتا ہی کہ کسی قریہ کو ہلادے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہی جو رگ اس قریہ سے ملی ہوتی ہی یہ اوسکو ہلا دیتا ہی اسی سبب سے ایک قریہ ہل جاتا ہی دوسرا نہ یہ روایت ابن حبان کی ہی کتاب العظمہ مین مفسرین نے کہا پہلا زلزلہ جو زمین مین ہوا وقت قتل ہابیل کے ہاتھ سے قابیل کے ہوا سات دن تک زمین کانپا کی جب آدمی برے کام کرتے ہین تو اللہ زلزلہ ڈرانیکو بھیجتا ہی یہ زلزلہ علامات قیامت سے ہی قرآن پاک مین آیا ہی هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم مجاہد نے کہا مراد عذاب فوق سے چنگھاڑ پتھر ہوا ہی عذاب تحت سے رجفہ یعنی زلزلہ و خسف یعنی زمین مین دھس جانا ہی یہ دونو عذاب اہل تکذیب کے لیے ہین انتہی اس آیت سے آفات سماوی و ارضی دونو کا ثبوت ہی بالکل

کی حدیث مین ہی جب لوگ زنا کو حلال کرتے ہین شراب پیتے ہین باجے بجاتے ہین اللہ کو
آسمان پر غیرت آتی ہی زمین سے فرماتا ہی زلزلہ کر اگر توبہ کی باز رہے تو خیر ورنہ زمین کو
اونپر ڈھا دیتا ہی اسکو حاکم نے صحیح کہا ترمذی مین ابی ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ فئی کو دولت امانت کو لوٹ سمجھین علم اللہ کے
لیے نہ سیکھین مرد اپنی جورو کی فرمانبرداری کرے ماں کی نافرمانی یار کو پاس بٹھلائے باپ کو
دور کرے مسجدون مین آوازین ظاہر ہون قبیلے کا سردار فاسق ہو قوم کا افسر ذلیل
ہو مرد کی عزت ڈر سے اوسکے شر کی کیجاوے گانے والیان باجے ظاہر ہون شراب پی جاوے
پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو اوس وقت تم منتظر رہو لال آندھی ایک بڑے زلزلے
کی جو لگاتار آویگا جیسے ہار کی لڑی ٹوٹ جاوے سو دانے لگاتار گرنے لگین اس حدیث مین
خبر دی ہی کثرت زلازل و ریاح سے اس حدیث کا مصداق بخوبی موجود ہی رافضیون نے
اگلی امت پر لعنت کی اب مقلد لوگ بھی اہل حدیث پر جو سلف صالح اس امت کے ہین لعن
وطعن کرنے لگے فروع کی تقلید کو حق اتباع سنت کو باطل سمجھنے لگے شوہر جورو کے غلام ہین
اولاد کو ماں باپ سے دشمنی یارون سے دوستی ہی کمینے سردار ہین شریف ذلیل و خوار ہین
گانے بجانے شراب پینے زنا کرنے کا جیسا کچھہ رواج ہی سبکو معلوم ہی بدمعاشون کے ڈر سے
اہل صلاح اونکی خوشامد کرتے ہین مسجدون مین ٹھکرا دہر اودہر کی خبرین کہتے سنتے ہین اس سے
پایا جاتا ہی کہ اب قیامت لگ بھگ آگئی صبح شام ہی ٹلتے ہے ہم اگر باشی نباشی
دیگر نمی ماند * ابو نعیم نے حلیہ مین عطاء خراسانی سے روایت کیا ہی کہ جب پانچ باتین ہونگی
تو پانچ آفتین آوینگی سود کھانے سے خسف و زلزلہ آتا ہی حکام کی خیانت کرنے سے قحط پڑ
جاتا ہو سفے سے وبا آتی ہی زکوۃ نہ دینے سے مویشی مرتے ہین اہل ذمہ پر تعدی کرنے سے بھونچال
ہوتا ہی ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا فاحشہ ظاہر ہونے پر رجفہ ہوتا ہی حاکم کے جور کرنے سے
قحط پڑتا ہی اہل ذمہ پر زیادتی کرنے سے دشمن غالب آجاتا ہی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس مین

میں مرفوعاً روایت کیا ہی ترمذی نے ابو ہریرہ سے نقل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
قیامت نہ آویگی یہانتک کہ علم قبض کر لیا جاوے زلزلے بہت ہوں زمانہ کم ہو جاوے یعنی
رات دن چھوٹے ہوں فتنے ظاہر ہوں قتل بہت ہو حاکم کے نزدیک حدیث مرفوع عبادہ بن
صامت میں قذف و خسف و رجفت کو علامت ہلاک امت کہا ہی حدیث عبد اللہ بن حوالہ
میں زلزلہ ارض مقدس کو علامت قرب زلازل و بلایا و دیگر امور عظام بتایا ہی اسکو بھی حاکم
نے مرفوعاً روایت کیا حدیث ابی موسی میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے
میری امت کا عذاب دنیا میں یہی قتل و زلزلے و فتنے ٹھہرایا ہی اسکو ابی داؤد نے روایت
کیا حاکم نے صحیح کہا ہی احمد و نسائی و دارمی کے نزدیک سلمہ بن نفیل سکونی سے مرفوعاً روایت
ہی کہ قیامت سے پہلے سخت مری پڑیگی اس بیچ میں زلزلوں کے سال ہونگے اس حدیث کو
حاکم نے صحیح کہا ہی ابن عمرو سے مرفوعاً یون روایت کیا کہ زمین تمکو لیکے جھکے گی جو مرا سو مرا جو
بچا سو بچا پیچھے لوگ امر امت کے رجفت میں پھنسین گے اگر توبہ کی اللہ قبول کریگا اگر پھیر وہی
کام کیا تو پھیر وہی رجفت و قذف و حرق و مسخ و خسف و صواعق ہوگا قرطبی نے تذکرہ میں
حذیفہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ ویرانی مصر کی نیل کی خشکی سے ویرانی حبشہ کی رجفہ سے
ویرانی عراق کی قحط سے ہوگی جب زلزلہ ہو تو وعظ کہنا نماز پڑھنا تقرب بوجوہ بر کرنا مستحب ہے
ابن ابی شیبہ نے مصنف میں شہر سے روایت کیا ہی کہ زلزلہ آیا مدینے میں بعہد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اللہ تعالی تمسے رجوع کرنا مانگتا ہی طرف اپنی مرضی کے سو تم رجوع
کرو تائب ہو صفیہ بنت ابی عبید نے کہا زلزلہ کیا زمین نے بعہد عمر یہانتک کہ لڑ جھڑ گئی
گھر عمر نے خطبہ پڑھا کہا تمنے کوئی بدعت نکالی ہی جلدی کی ہی اب اگر پھیر یہ زلزلہ ہوا تو میں تمھارے
بیچ میں سے نکلکر چلا جاؤنگا اسکو ابن ابی شیبہ و بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہی معلوم ہوا
کہ احداث و ابتداع موجب زلزلہ ہی اب جو سنت بدعت ہوگئی اور بدعت سنت ٹھہری
اسلیے زلزلے بھی بہت آنے لگے علی بن ابی طالب نے زلزلے میں چھ رکعات چار سجدات

مین پنچ رکعات دو سجدے سے ایک رکعت مین پڑھے اسکو شافعی نے ام مین روایت کیا اور
کہا کہ اگر یہ حدیث علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاوے تو مین بھی اوسکا قائل ہونگا بیہقی نے اپنی
سنن مین روایت کر کے کہا یہ حدیث ثابت ہی ابن عباس سے ابن ابی شیبہ نے طریق عبد اللہ
بن حارث سے روایت کیا کہ ابن عباس نے زلزلے مین چار سجدات کیے جنمین چھہ بار رکوع کیا
یہ نماز جماعت سے پڑھی حسب اللہ بن حارث نے کہا ایک رات زمین نے زلزلہ کیا ابن عباس
نے کہا مین نہین جانتا تھے بھی پایا جو جھنے پایا یعنے زمین کا لرزہ کرنا کہا ہان جھنے بھی پایا پھر
صبح کو نکلے نماز پڑہائی طاق تکبیرین کہین چھہ رکوع چار سجدے کیے اسکو سعید بن منصور نے
سنن مین روایت کیا ہی بیہقی کے پاس ابن حارث کی روایت سے یون آیا ہی کہ ابن عباس
نے نماز زلزلہ بصرے مین پڑھی لنبا قیام کیا پھر رکوع مین گئے پھر سر اوٹھایا دیرتک کھڑے
رہے پھر رکوع کیا پھر سر اوٹھایا لنبا قنوت کیا پھر رکوع وسجدہ کیا پھر دوسری رکعت پڑھی
مثل پہلی رکعت کے سو یہ نماز چھہ رکعات چار سجدات کی ہوئی پھر کہا ھکذا صلوۃ
الآیات ابن ابی شیبہ کی روایت مین عائشہ سے بسند صحیح یون آیا ہی قالت صلوۃ
الآیات ست رکعات في اربع سجدات ابن مسعود نے کہا جب تم آسمان سے کوئی
بات سنو تو نماز پڑہو اخرجه البيهقي علقمہ نے کہا جب تم آفاق سماء سے ڈرو تو نماز پڑہو
اخرجه ابن ابي شيبة وسعيد بن منصور ابن ابی عروبہ نے کہا لوگ کسوف شمس
یا قمر یا کسی چیز سے گھبرائے تو شعبی نے کہا عليكم بالمسجد فانه من السنة اخرجه ابن
ابي شيبة ابو داود وبیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی آنحضرت نے فرمایا جب دیکھو
تم کوئی نشانی تو سجدہ کرو طبرانی کے پاس سمرہ بن جندب سے مرفوعًا مروی ہی کہ جب دیکھو تم
کوئی آیت خدا کی تو ذکر اللہ کرو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ذکر کیا ہی کہ شام مین زلزلہ
ہوا عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ پیر کے دن فلان فلان مہینے مین باہر نکلو اور جو کوئی تم مین صدقہ
دے سکے وہ صدقہ نکالے اسلیے کہ خدا نے کہا ہی قد افلح من تزکی وذکر اسم ربه فصلی

نووی نے شرح مہذب مین لکھا ہی کہ شافعی سے کہا ہے یہ ہی کہ سوای کسوف کے اور نشانیان
مین جیسے زلزلہ اور صواعق ظلمت ریاح شدیدہ وغیرہ مین نماز جماعت سے نہین ہی بلکہ اکیلا
نماز پڑھے یہ قول انکی نص ہی کل شافعیہ کا اتفاق اس بات پر ہی کہ تنہا نماز پڑھے دعا وتضرع
کیے تاکہ غافل نہ ہو رہے شافعی نے کہا علی یعنی امیر عنہ سے روایت ہی کہ زلزلہ مین جماعت
سے نماز پڑھے سو یہ حدیث اگر صحیح ہو تو مین بھی اوسکا قائل ہون اسلیے بعض شافعیہ نے کہا
کہ یہ ایک قول آخر ہی نزدیک زلزلے مین اور بعض نے کہا عام ہی سب آیات مین تو نووی
کہتے ہین کہ یہ اثر علی سے ثابت نہین اگر ثابت ہو تو محمول ہی نماز منفرد پر اسیطرح علی سے
دوسری روایت مین آیا ہی انتہی سیوطی نے کہا قاعدہ کے موافق یہ بات ہی کہ اس نماز مین
دن کو چپکے پڑھے رات کو چلاکے یہ تصریح نہین آئی کہ خطبہ بھی پڑھے مگر آنحضرت نے وعظ فرمایا
اور کہا ان ربکم یستعتبکم فاعتبوہ ہان اگر امام اعظم کے لیے خاصہ خطبہ کو مستحب کہا جاوے
تو کچھ دور نہین ہی اسی پر حدیث واثر محمول ہی زلزلے مین عتق بھی آیا ہی چنانچہ حدیث حاکم
مین گذر چکا اور تصدق کو قیاس کیا ہی صدقہ کسوف پر اور دعا وتضرع تو مسنون ہی ضحاک کا
کے تسبیح کرنا مؤکد تر ہی کیونکہ تسبیح وذکر سے عذاب اوٹھ جاتا ہی تکبیر کرنا قیاس کیا گیا ہی استحباب
تکبیر پر وقت رویت حریق کے آگ لگنے مین تکبیر کہنے کا حکم آیا ہی اسیطرح آنحضرت پر درود
جیسا کہ اس امت پر ہر بلا ودرد ہر آفت نازل ہوتی ہی اسکو سارے دین ودنیا کے کامون مین دخل ہی
فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی اگر گھر مین ہو اور زلزلہ آوے تو باہر نکل جاوے اسلیے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دیوار مائل پر گذرے جلدی سے چلے کسی نے کہا کیا آپ قضاء الٰہی
سے بھاگتے ہین فرمایا میرا بھاگنا اللہ کی قضا سے یہ بھی ایک قضاء الٰہی ہی انتہی اس حدیث کی سند
دیکھنا چاہیے کیسی ہی شعیب علیہ السلام کی قوم اسی زلزلے سے ہلاک ہوئی قال تعالیٰ فاخذتہم
الرجفة فاصبحوا فی دارھم جاثمین اسحق بن بشیر نے کتاب المبتدا مین اور ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ جبریل علیہ السلام اوترے اور ادریس قوم پر کہ مرے ہوگئے

ایک چیخ ماری جس سے زمین پہاڑ ہل گئی انکی بانہیں بدن سے نکل گئیں یہی مراد ہی اس آیت سے زبیر بن بکار نے وقعیات مین لکھا ہی کعب احبار نے کہا جسدن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو باندہ کر پتھر پر ڈالا تاکہ اسکو ذبح کرین آسمان کا رنگ بدل گیا زمین پھٹ گئی پہاڑ و زمین زلزلہ ہوا جب چھری گلے پر رکھی عرش ہلگیا کرسی کو جنبش ہو گئی زمین آسمان پہاڑ نے اپنے رب سے شکوہ کیا سورج اپنی جگہہ سے گر گیا فرشتون نے تعجب سے دیکھکر کہا اگر اللہ کوکسی کا خلیل بنانا پہونچتا تو یہ بندہ لائق خلیل بنانے کے ہی اوسدن سے اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا آسمان مین پکار دیا گیا یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا اسحق یا اسمعیل کا فدیہ ذبح عظیم ٹھہرا

بیان زلازل واقعہ در اسلام

گذر چکا کہ زلزلہ عہد رسول خدا و عہد عمر و عہد علی مین آیا اوسوقت ابن عباس امیر کوفہ تھے طرف سے علی کے یہ زلزلہ آیا اسلیے کہ وہان کے لوگ سود کھاتے تھے عہد ولید بن عبد الملک مین زلزلے آئے چالیس دن تک ٹھہرے یہ واقعہ حدود ۹۰ھ مین ہوا اسکو قضاعی نے تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی بعض نے کہا شام مین ۹۴ھ مین آیا عمر بن عبد العزیز کے وقت مین زلزلہ شام مین ہوا اثناء عہد رشید مین زلزلہ مصر مین آیا اسکندریہ کا قبہ گر گیا ہے ۲۰۳ھ مین بعہد مامون خراسان مین زلزلہ آیا ستر دن تک رہا بہت سے گھر گر گئے ۲۳۲ھ مین بعہد متوکل دمشق مین زلزلہ ہوا بہت سے گھر ڈھہ گئے بہت آدمی دبکر مر گئے وہان سے انطاکیہ پہونچا اوسکو ڈہایا جزیرے تک گیا اوسکو ویران کیا موصل مین پہونچا بہت لوگ ہلاک ہو گئے کہا ہی پچاس ہزار آدمی مر گئے ۲۴۲ھ مین پھر دوسرا زلزلہ بعہد متوکل آیا تبلاء مین لکھا ہی کہ اسمین کچھا اوپر چالیس ہزار آدمی ضائع ہوئے آدہا شہر دامغان ڈھہ گیا یہ سخت زلزلہ نیشاپور و جرجان و نیشاپور و طبرستان و اصبہان تک پہونچا پہاڑ گر پڑے زمین پھٹ گئی ایک پہاڑ یمن مین تھا ایک کھیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارعین کی زمین پر جا ٹھہرا

حلب میں ایک سفید پرندہ رمضان میں چلایا یا معشر الناس اتقوا اللہ اللہ اللہ یا بیس بار یہ
آواز کرکے پھر اڑ گیا دوسرے دن آکر پھر اسی طرح بولا ڈاک میں یہ خبر آئی پانسو آدمیوں نے اس
آواز کو سنا ۲۴۳ھ میں بعہد متوکل اس کثرت سے زلزلے آئے کہ ہمیشہ دن رات ہلتے رہے یہان تک کہ
انطاکیہ کا ایک پہاڑ دریا میں ٹوٹ کر پڑا آسمان سے ہولناک آوازیں سنائی دیں تو مصر میں
بھونچال ہوا بلبیس والوں نے مصر کی طرف سے ایک بڑی چنگھاڑ سنی جس سے بہت آدمی
یہاں کے مر گئے نہریں کہ معظمہ کی زمین میں دب گئیں خلافت معتمد میں ۲۵۸ھ کے عراق
میں زلزلے آئے اور عمارتیں ٹیلوں کے نیچے ہزارہا آدمی دب کر مر گئے ۲۸۰ھ میں بعہد معتضد
ماہ شوال میں سورج گہن ہوا ساری دنیا میں اندھیرا عصر تک رہا کالی آندھی آئی تہائی رات تک
رہی اوسکے پیچھے زلزلہ عظیم ہوا جس سے اکثر شہر برباد ہو گئے ڈیڑھ لاکھ آدمی نیچے سے ڈھیر کے
نکالے گئے ۲۹۰ھ میں بعہد خلافت مکتفی بغداد میں ایک سخت بھونچال ہوا ایسی ہوا آندھی
آئی جس سے اکثر درخت جڑ سے اکھڑ گئے ۳۴۴ھ میں بعہد مطیع مصر میں ایک زلزلہ عظیم آیا بہت
گھر گر گئے تین گھنٹے تک رہا لوگ ڈر کر دعا و زاری کرتے رہے ۳۴۶ھ میں بمقام رے و نواحی
بڑے بڑے زلزلے آئے شہر طالقان میں کہا ڈیڑھ سو گاؤں رے کے خسوف ہو گئے ایک پہاڑ بھی اکھڑ گیا ایک قریہ بھی
آسمان و زمین میں دیر تک معلق رہا پھر گر کر دھنس گیا زمین پھٹ گئی بڑے بڑے غار پڑ گئے اس میں سے بدبودار پانی بہا ایک
بڑا دھواں نکلا اسکا نقل ابن الجوزی نے ۳۴۶ھ میں پیدا زلزلہ عود ہوا تو حلوان میں پہاڑ کی طرف ایک خلق ہلاک
ہو گئی ۴۲۵ھ میں بعہد قائم بامر اللہ مصر میں زلزلہ عظیم آیا جس سے شہر و بازار تباہ ہو گیا پانی کنوؤں سے ابل آیا
پچیس ہزار آدمی یا ان جگہ سے گر کر مر گئے ۴۳۴ھ میں جمعہ کی رات پانچویں رمضان کو ایک بڑا زلزلہ اندر تبریز
کے ہوا ایک سال کامل تک بار بار آتا تھا قالہ الرافعی فی کتابہ الذی صنفہ فی
اخبار قزوین سیوطی نے کہا هذا الکتاب عزیز الوجود وقفت منہ علی کراسۃ غیرہا
خلافت مسترشد میں بعد ۵۱۵ھ کے کئی بار بغداد میں زلزلہ ہوا ابر رعد باقی بجہہ ابر آتا تھا
لوگ استغاثہ کرتے بیس دن تک برابر آیا کیا ذکرہ ابن الجوزی ۵۴۱ھ میں بعہد مقتفی

زلزلہ عظیم روم مین خرشنہ تک آیا بہت خلق ہلاک ہوگئی پھر تبریز خسف ہوگیا شہر کی جگہہ کالا پانی
ہوگیا ۴۴۴ھ مین ایک بڑا زلزلہ آیا جسنے بغداد کو ہلادیا دس بار آیا حلوان مین ایک پہاڑ
ٹوٹ کے گر پڑا ایک عالم قوم ترکمان کا ہلاک ہوگیا ۴۶۰ھ مین پھر بغداد مین زلزلہ ہوا ۴۸۵ھ
مین حماۃ و شیراز مین بھونچال آیا دونو کو ویران کرگیا ۵۱۵ھ مین بعہد ناصر باسد ایک تارا
بہت بڑا ٹوٹا جسکی آواز سے سب ڈر گئے گھر ہل گئے لوگ چلانے دعا کرنے لگے ۵۹۶ھ مین
پھر ایک زلزلہ کبری مصر و شام و جزیرے کیطرف آیا بہت سے مکانات قلعے برباد ہوگئے
اعمال بُصرے کا ایک قریہ خسف ہوگیا ۶۵۴ھ مین مدینہ نبویہ مین زلزلہ ہوا اوسکے بعد ایک آگ
نکلی ۷۰۲ھ مین بعہد مستکفی و سلطنت ناصر محمد بن قلاوون مصر و شام مین زلزلہ عظیم آیا ایک
جہان دب کر مرگیا ۷۶۶ھ مین پھر ایک بڑا بھونچال ہوا سیوطی نے کہا رأیت ذالک مکتوبًا
علےٰ ظہر کتاب ولم یبین بای مکان کانت ۷۲۲ھ مین بعہد معتضد شہر زمکان مین زلزلہ
ہوا ایک عالم اوسکے سبب سے فنا ہوگیا ذریعۂ ڈاک یہ خبر آئی ۸۲۵ھ مین بزمانۂ اشرف
برسبائی زلزلہ لطیف قاہرہ مین آیا ۸۰۸ھ مین پھر اندر مصر کے ایک زلزلہ لطیف وقت شب
واقع ہوا ۸۵۶ھ مین اتوار کے دن تاریخ ہفدہم بعد عصر ایک سخت زلزلہ ہوا جسکے سبب سے
سارے زمین و گھر ہل گئے نصف درجے سے کم تھا مدرسۂ صالحیہ کا منارہ قاضی القضاۃ
حنفیہ پر گر پڑا یہ اوسکے نیچے مرگئے انا للہ انتہی سنہ ۱۵۰۹ع مین ۱۴ ماہ ایلول کو قسطنطنیہ مین زلزلہ
آیا ایک ہزار ستر گھر ایک سو نو مسجدین گر گئیں محل سلطان کا ایک ٹکڑا گر پڑا پینتالیس دن
تک یہ زلزلہ رہا ۱۶۶۳ع مین پھر اسلامبول مین زلزلہ آیا چالیس دن تک ٹھہرا مال و جان کا
بہت نقصان ہوا ۱۶۸۸ع مین متواتر زلزلے ملک روم مین آئے کئی شہر تباہ ہوگئے بیشمار گھر پھٹ
گئے پھر مرض طاعون ہوا ہزاروں آدمی کی جان گئی برف پڑا چرندے پرندے آدمی برباد
ہوگئے بیت المقدس مین ایک یہودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح بن مریم ہون یہ آدمی تیز زبان
تھا شعبدون مین بڑی دستگاہ رکھتا تھا بہت یہود و نصاری اوسکے پاس جمع ہوگئے رہنے لگے

حاکم نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ کر استنبول مین آیا احمد پاشا وزیر سلطان محمد خان رابع نے اوسکو پکڑا آخر مسلمان ہو گیا اسیطرح ایک آدمی نے دعوی مہدی ہونے کا کیا وہ قتل کیا گیا اسیطرح اس سال اخیر صد سیز دہم و آغاز سال صد چہار دہم ہجری مین بہت سے زلزلے بلاد مختلفہ مین ظاہر ہوئے آیات ارضی و سماوی و آفات کونی و مکانی بکثرت واقع ہوئے یہ سب آفات و آیات و زلازل علامت قرب قیامت ہین بنی آدم نے آج کل وہ کام شنیع کئے ہین کہ زلزلہ و آتشباری تو کیا ہی اگر نفخ صور کا غلغلہ ابھی سے ہو تو کچھ دور نہین ہی ع

زیادہ مست دل مضطر کو بیقرار کرو | زمین نہ لوٹ دہی اگر دن پہ زلزلہ لکا

اللہم رحمنا

بقاء اسلام تا قیام ساعت

اگلے زمانے مین پیغمبر قوم خاص کے لیے آتے تھے توحید و حسن عمل کی طرف بلاتے تھے جسنے مانا وہ اچھا رہا جسنے نمانا اوسپر عذاب آیا ایک وقت مین چند نبی ہوتے تھے کبھی ایک نبی زمین ایک بنی ایک ہی شہر والون کیطرف آتا تھا آدم علیہ السلام سے لیکر تا عیسیٰ علیہ السلام یہی طریقہ رہا ایک طرف تو کارخانہ نبوت کا جاری تھا اسمین کبھی زمانہ فترت بھی بیچ مین گذر جاتا تھا کم یا زیادہ دوسری طرف ہنگامہ سلطنت کا قائم تھا اکثر حاکم دنیا کے کافر تھے سوا داؤد و سلیمان علیہما السلام کے یا الا ماشاء اللہ حکومت متفرق تھی کبھی ایک اقلیم کبھی دو اقلیم کبھی ایک قطر کبھی دو قطر کبھی ایسا ہی ہو گیا کہ بعض ملوک نے مثل بخت نصر وغیرہ ساری دنیا پر قبضہ کر لیا انبیاء علیہم السلام کو کبھی اونکی قوم نے مارا کبھی ملوک نے قتل کیا جب اس جہان فانی مین اسلام آیا جو پرانا دین سارے پیغمبرون کا آدم سے تا عیسیٰ علیہم السلام ہی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ملت کو لقب اسلام کا بخشا اوسوقت حکومت مجوس کی اکثر ممالک و مدائن مین باقی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اسلام کو غلبہ دیا یہ غلبہ کسی جگہ ارشاد ربانی سے ہوا کسی جگہ تالیف سے کسی جگہ زور تلوار سے بعض ملوک مسلمان ہو گئے اونکا ملک باقی رہا

کسی نے جزیہ دینا قبول کیا اونسے صلح ہوگئی بعضی اٹہ پڑے اونکی شکست ہوئی غرضکہ بتدریج
دین اسلام ربع مسکون مین پہونچ گیا سارا عجم ہاتھہ پر عرب کے فتح ہوا جسکے نصیب مین ایمان
لکھا تھا وہ مسلمان ہوگیا جو بدبخت تھا وہ اپنے کفر یا نفاق پر جما رہا کسی نے چپکے چپکے اسلام
کی بیخ کنی پردۂ مذہب مین چاہی جیسے ابن سبا یہودی نے کسی نے کھلم کھلا مقابلہ کیا مگر غلبہ
اسلام ہی کو ہر جگہہ رہا من وجہ سارے ملوک ارض مطیع اسلام ہوئے یہ غلبہ آخر زمانہ خلفاء
عباسیہ تک اچھا رہا جب سے سلطنت بغداد ڈوب گئی اسلام مین سخت غربت آگئی گیہون مین
گھن لگ گیا گھر مین گھوس پیدا ہوگئی محبت دنیا و کراہت موت نے یہانتک نوبت پہونچائی
کہ اکثر ملک کے حاکم غیر مسلمان ہوگئے اب وہ وقت آیا کہ اعداء اسلام اس تدبیر مین ہین کہ اسلام کا نام طبقہ زمین
پر باقی نرہے چھوٹی موٹی حکومت یا سلطنت یا ریاست کا کیا ذکر ہی انکی نظر مین تو سارے
مسلمان کوئی ہون کہین ہون سب سے زیادہ کھٹکتے ہین سبکا باقی رکھنا خاص احکا ما میٹ کرنا
مد نظر ہی سیکڑون ہزارون حیلے و فریب مخفی و ظاہر اس کام کے لیے برتے جاتے ہین جسمین
تا ناکہ مجوس کیطرح ساری دنیا مین حکومت کفر کی پھر دوبارہ ہوجاوے لکن اس سے کچھہ دین
و اسلام باطل نہین ہوسکتا جب پارسی ملوک تمام کرۂ ارض کے تھے تب کیا اتباع انبیاء دنیا
مین موجود نہ تھے گو تھوڑے ہی ہون کیانیہ و کسرویہ نے کیا کچھہ واسطے بقاء سلطنت قومی کے
تدبیرین نکی ہوگی پھر آخر کو انھین کی سلطنت زائل ہوگئی وہ بھی اسطرح پر کہ نام و نشان تک بھی
باقی نرہا وکم اهلکنا قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد او تسمع لهم رکزا یہ قصہ تو
اہل کفر کی حکومت کا ہی اہل کتاب کی داستان سنو سوائی دو چار انبیاء کے سارے پیغمبر
بنی اسرائیل مین ہوئے حتی کہ عیسی علیہ السلام تک یہی کارخانہ جاری رہا او پر سلطنت بھی گھر
مین بنی اسرائیل کے تھی کیسی سلطنت جنکے ایک سلطان سلیمان علیہ السلام ایسے ہوئے کہ جنکا
حکم ہوا جانور وغیرہ مخلوق سب پر یکسان چلتا تھا لکن پھر نہ وہ حکومت باقی رہی نہ وہ ریاست (بیت)

نہ بر باد رفتی سحرگاہ و شام
سریر سلیمان علیہ السلام

باخبر دیدی کہ برباد رفت — خنک آنکہ با دانش و داد رفت

جیسے کہ اسنے بنی اسرائیل کی نافرمانیون پر غصہ کیا ایسا قہر ڈالا اوسدن سے ان دونون نعمتون
سے وہ ابدالآباد تک محروم ہوگئے اور قرآن شریف مین حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ
کیا ہی کہ تمھارے اتباع سارے اہل کفر پر تا قیامت فائق رہینگے چنانچہ ایسا ہی وعدہ کا
خوب ظہور ہو رہا ہی جتنے سلاطین کفر ہین سب پر نصاریٰ ہی غالب ہین اسلام کی سلطنت کسی جگہہ
باقی نہین کہ اونپر دعوی اپنی فوقیت کا کرین برای نام روم و مراکش وغیرہ مین جو کچھہ حکومت
اسلام کی باقی ہی سو اونپر غلبہ بھی نہین ہی اگر وہ بھی جاوے تو اسلام کا کیا نقصان ہی وہان
نہین کسی اور جگہہ مین اقطار ارض سے مسلمان غلبہ پکڑ جاوینگے یہ خیال کہ دنیا سے غلبہ اسلام
مطلقاً اوٹھہ جاویگا یا نام اسلام کا بالکل مٹ جاویگا سودای خام ہی جس پیغمبر صادق کے
سارے اخبار سچے ہوئے سچے نکلتے ہین اوسنے تو یہ خبر بھی ہمکو دی ہی کہ ہمیشہ ایک گروہ اسلام کا
کسی نہ کسی جگہہ غالب دنیا مین قیامت تک رہیگا جز و مد اسلام سے فناء اسلام کا القیاس محض
بے دلیل ہی نہایت افسوس ہی کہ وہ قوم جسکو دعوی کمال عقل کا تمام تدبیر کا اطلاع علم تاریخ کا
ہی وہ ایسی فکر سقیم کرے اوسکو ایسا وہم ضعیف دامنگیر ہو عمران بن حصین کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين
على من ناواهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال رواه ابو داؤد اس حدیث مین نہایت
مقاتلہ کے خروج دجال کو بتایا ہی سو ابھی تک دجال نہین آیا گو اوسکے نائب ظاہر ہوئے ہین
جو اہل اسلام سے جدال کرتے ہین یہ جدال ہین وہ دجال ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ نرا اسلام
ہی باقی نہ رہیگا بلکہ کسی نہ کسی جگہہ کسیقدر سلطنت اسلام بھی قائم رہیگی اسلیے کہ مقاتلہ
کام ملوک کا ہی نہ ہر صعلوک کا دوسری حدیث مین آیا ہی لا تزال طائفة من امتي
على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله رواه ابو داود والترمذي
عن ثوبان تیسری حدیث مین ہی لا يزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم

من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک متفق علیه من
حدیث معاویة چوتھی حدیث بن داود لا یزال طائفة من امتی منصورین لا یضرهم
من خذلهم حتی تقوم الساعة رواه الترمذی عن معاویة بن قرة عن ابیه
وقال هذا حدیث حسن صحیح امر الله اور حتی تقوم الساعة کا ایک ہی مطلب ہے
حدیث دوم وچہارم مین لفظ طائفة آیا ہی حدیث سوم مین لفظ امة قائمة وارد ہے
ان حدیثون کو علی بن المدینی وغیرہ نے محمول کیا ہی اصحاب حدیث پر سو کوئی مانع اس
حمل کا نہین ہے لکن لفظ اس سے زیادہ تر وسیع ہی سو یہ حدیث مبشر ہی ببقاء اسلام وگروہ
اسلام تا قیام قیامت خواہ علماء راست مراد ہون یا ملوک ملت غرضکہ کوئی یہ چاہے
کہ ہم اسلام کو روئے زمین سے قبل طلوع آفتاب کے مغرب سے گمنام کر دین تو یہ دعوی
نہین ہے بلکہ مرض مالیخولیا یا جنون ہی ہمنے تو کسی تاریخ موافق مخالف مین یہ نہین پایا کہ
کوئی ملت باطلہ بھی ساری دنیا سے مٹ گئی ہو ملت حقہ کا کیا ذکر ہی ہان غلبہ شر کا
قلت خیر کے تو ہمیشہ پائی گئی ہے تا زمان نزول مسیح علیہ السلام اور بعد انکے یہی حال
رہے گا جب وقت نفخ صور کا ہوگا اوسوقت البتہ ایکسو بیس برس پہلے سے سب بلیے ہی ہوا
ہونگے جو الله پاک کا نام تک نہ لینگے اسی وجہ سے اونپر قیامت قائم ہوگی اسلام کا وجود
اہل کفر کے لیے یون سمجھو کہ ایک بڑا امن ہی جسدن اسلام نہوا اوسیدن پھر دنیا کا نام و
نشان بھی باقی نرہے گا دنیا مسلمانون ہی کے طفیل مین قائم ہی اگرچہ متمتع اوس سے
غیر مسلمان بھی ہون اسلیے جب اسلام بالکل نرہے گا تو پھر کوئی حالت منتظرہ بھی قیامت
آنے کے لیے نہوگی و ما امر الساعة الا کلمح البصر او هو اقرب کا ظہور ہوجاوے گا
یہ اسلام وہ دین ہی کہ سوا اسکے کوئی دین الله کو کسی سے پسند و قبول نہین ہوا سارے
پیغمبر اسی دین پر گذرے ہین سارے رسولون کا اسپر اجماع و اتفاق ہی سارے کتب آسمانی
اوسکی تصدیق کرتے ہین اس مسئلے مین اختلاف کا نام بھی نہین یہ فلاسفہ و دہریہ وغیرہ

امم دنیا کا مذہب ٹھوک کر جسکو دیکھو وہ ایک نئی گپ مار گیا ایک تازہ ڈہل ہانک گیا ایک کا
عقیدہ دوسرے سے نہین ملتا دو چار حکماء مین بھی مذہبی اتفاق نہین سیکڑون کا کیا ذکر
ہی آلہیات نبوات مین اگر اتفاقاً اصل اعتقاد مین ہمزبان ہین تو فروع مین پورے اتباع
شیطان ہین ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اسلام وہ دین
ہی جسنے جہان بھر کے ملل ونحل کا بطلان ادلہ نقلی وعقلی سے ثابت کر دکھایا ہی جسنے اس
ملت کے علماء سے بحث کی وہ میدان مناظرے سے ایسا دُم دبا کر بھاگا کہ پھر اوس نے
پشت پھیر کر نہ دیکھا جو علوم اس امت اسلامیہ کو بخشے گئے ہین وہ اگلی پچھلی امتون کے
خواب وخیال مین بھی کبھی نہین گذرے صنائع بدائع تجارت عمارت زراعت رکوب بحار
وغیرہ کوئی علم نہین ہی ان کامون کو دنیا مین ہمیشہ سے جاہل لوگ عالم لوگون سے زیادہ
جانتے کرتے برتتے چلے آئے ہین انما العلم بامور دنیاکم جسکا نام علم ہی جس چیز کے جاننے
سے آدمی عالم ہوتا ہی انسان کامل سمجھا جاتا ہی وہ کسی قوم ومذہب کو سوای اہل اسلام کے
میسر نہوا اس امت کے علماء نے سارے بنی آدم کے مذاہب ومشارب کو ایسا چھان بینا
ایک ایک رگ وریشہ اسکا پہچان لیا کہ خود اون مذاہب والون کو اوتنی آگاہی اپنے گھربار کی
نہین ہی پھر وہ بیچارے ان مسلمانون سے کیا مناظرہ کرینگے چھوٹا مونہ بڑی بات ہمارے
اس کلام مین جسکو شک ہو وہ مؤلفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن القیم وابن حزم وعبدالکریم
شہرستانی وغیرہم کو ملاحظہ کرے ثلج صدر ہو جاویگا آج کل جہان ذرا حرف شناس ہوئے
کسی مدرسے مین پڑھے مناظرے کو طیار ہو گئے نہ لفظ درست نہ معنی صحیح نہ املا درست نہ انشاء
ٹھیک آو سپر طرہ یہ ہی کہ اسلام کا رد کرنے لگے عقلی باتین بھی تو بنانا نہین آتا دلیل عقلی کیا
بیان کرینگے خود تو جاہل محض ہین مگر علم پر قدح ہی سچ ہی اس زمانہ آخر مین کہ ہمدوش قیامت
ہم آغوش ساعت ہی اگر ایسے لوگ عالم نہون تو پھر کون عالم ہوگا عو خرس در کوہ بوعلی سینا
ایسی ہی وحق مین وہی لوگ راہ سے پھسل جاتے ہین جو علم کتاب وسنت سے محروم ہین

گرفتار تقلیدات شوم ہین جسکو خدا نے عقل سلیم نقل قویم عطا فرمائی ہی وہ اُسکے دام مین
ہرگز نہین آتا ان عبادی لیس لك علیہم سلطان ان لامذہبون کے حق مین قرآن شریف
مین یون آیا ہی قل تمتع بکفرك قلیلا انك من اصحاب النار اصل لامذہب تو یہی ہریہ
نیچریہ ہین مقلدون نے اہل سنت وجماعت کو ناحق یہ لقب مرحمت فرمایا ہی وہ کہتے ہین

عطای تو بلقای تو بخشیدم

موت کا ذکر

قرآن پاک مین آیا ہی یجعلون اصابعہم فی اذانہم من الصواعق حذر الموت
ڈالتے ہین اونگلیان اپنے کانون مین مارے کڑک کے ڈر سے موت کے یہ آیت منافقون کے
حق مین اوتری ہی انکو آخرت کا یقین نہین اسلیے مرنے سے ڈرتے ہین دوسری آیت مین ہے
کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون
تم کسطرح منکر ہوا اللہ سے اور تھے تم مردے پھر اوسنے تمکو جلایا پھر تمکو مارتا ہی پھر جلاوے گا
پھر اوسی پاس اولٹے جاؤ گے نطفہ مردہ ہی اوسکو زندہ کیا پھر موت دُنیا پھر حیات آخرت ہوگی
تیسری آیت مین کہا ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون پھر اوٹھا کھڑا کیا ہمنے
تمکو مر گئے پیچھے شاید تم احسان مانو یہ ہی اسرائیل کو کہا دنیا مین بجلی سے انکو مار کر پھر جلا دیا
جسنے یہان جلایا وہ کیا آخرت مین پھر زندہ نہین کر سکتا ہی عزیر علیہ السلام کو سو برس مردہ
رکھا پھر جلایا اونھون نے کہا رہا مین ایکدن یا کچھ کم فرمایا نہین تو رہا سو برس عیسیٰ علیہ السلام
کے ہاتھ سے حکم دیکر دو ایک مردے زندہ کرا دیے چوتھی آیت مین کہا الم تر الی الذین خرجوا
من دیارہم وہم الوف حذر الموت فقال اللہ لہم موتوا ثم احیاہم تو نے نہ دیکھے
وہ لوگ جو نکلے اپنے گھرون سے وہ ہزارون تھے پھر کہا انکو اللہ نے مر جاؤ پیچھے انکو جلا دیا
پانچوین آیت مین ہی وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا کوئی جی مر
نہین سکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ہی جب یہ ٹھہری کہ وقت سے پہلے نہ مرینگے تو پھر

خدا کی راہ میں جان کھونا کیا مشکل ہے چھٹے آیت میں ہی قل فادرؤا عن انفسکم
الموت ان کنتم صادقین تو کہہ اب ہٹا دیکھو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو تو معلوم
ہوا مرنے سے کسیکو چارہ نہیں کوئی جی اوسکو ہٹا نہیں سکتا ساتویں آیت میں ہی کل
نفس ذائقة الموت ہر جی کو موت چکھنی ہے بے مرے کسی کا چھٹکا نہیں نیوتا آتا ہیں
بڑے چھوٹے سب برابر ہیں مومن کافر سب یکساں ہیں اتنی بات ہی کہ مومن کے لیے
موت راحت ہی کافر منافق کے لیے جراحت آٹھوین آیت میں ہی ولیست التوبة
للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الان ولا الذین
یموتون وهم کفار اونکی توبہ نہیں جو کرتے جاتے ہیں برے کام جب تک سامنے آوے
ایسے کو موت کہنے لگا میں توبہ کی اب نہ اونکو جو مرتے ہیں کفر میں یعنی کافر کے اور اوس
کی توبہ جو مرتے وقت تائب ہو قبول نہیں ؎

توبہ بار انفس بازپسیں درست رست | بیخبر دیر رسیدی در محل بستہ

نوین آیت میں ہی این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة جہاں کہیں
تم ہوگے موت تمکو آپکڑیگی اگرچہ تم ہو مضبوط برجوں میں یعنی کوئی حصن مرنے سے نہیں بچاتا
موت ہر جگہہ آتی ہی گھر ہو یا باہر دسوین آیت میں ہے ومن یخرج من بیته مهاجرا
الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله جو کوئی نکلے اپنے گھر سے
وطن چھوڑ کر اللہ ورسول کیطرف پھر آپکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر اس میں
بڑی فضیلت ہی مرنے کی ہجرت کی راہ میں گیارہوین آیت میں ہی هو الذی یتوفاکم
باللیل وہی ہی کہ وفات دیتا ہی تمکو رات کو یعنی پھر تمکو اوٹھاتا ہی [illegible] کو سونا
مرنے کا بھائی ہی اسکی حد صبح تک ہی مرنے کی حد قیامت تک ہی رات کو مرکر صبح کو جینا
دلیل ہے اوس بڑے جینے کی جو صبح قیامت کو ہوگا بارہوین آیت میں ہی ولکل امة
اجل فاذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون ہر فرقے کا ایک وعدہ

ہی جب پہونچا اونکا وعدہ نہ دیر کرین ایک گھڑی نہ جلدی اسی طرح ہر آدمی کیلیے
ایک وقت مرگ مقرر کیا ہی اسیطرح ہر گروہ کے لیے ایک وعدہ ٹھہرایا ہی اوس عمر
تک بقا اوسکا ہوتا ہی پھر وہ گروہ مٹ جاتا ہی دوسرا گروہ جمتا ہی ہر سلطنت ایک مدت
تک ہے پھر مر گئے مالک دوسرون اپنا سو

دور مجنوں گذشت نوبت ماست   ہر کسی پنجروز نوبت اوست

تیرہوین آیت مین ہی ولقد اھلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا ہم کھپا چکے وہ سنگتین
تم سے پہلے جب ظالم ہو گئے معلوم ہوا ظلم سے موت جلدی آتی ہی چودہوین آیت مین ہے
ھو یحیي ویمیت والیہ ترجعون وہی جلاتا مارتا ہی اوسی کیطرف پھر جاؤگے پندرہوین
آیت مین ہے واعبد ربك حتی یأتیك الیقین بندگی کر اپنے رب کی جب تک پہونچے تجکو
موت سولہوین آیت مین ہی وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افان مت فھم الخالدون
نہین دیا ہمنے تجسے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہ جاوینگے کافر کہتے تھے
یہ دھوم دھام اسی شخص تک ہی جہان یہ مرا پھر کچھ نہین خدا نے فرمایا یہ کیا تم ہی تو مروگے
سترہوین آیت مین ہے ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین کچھ نہین
یہی جینا ہی ہمارا دنیا کا مرتے ہین جیتے ہین ہمکو پھر اوٹھنا نہین یہ قول ثمود کا تھا اب یہی دہریہ
نیچریہ اسی کے قائل ہین یہ قوم چنگھاڑ سے مر گئی یہ لوگ اوپر اوپر دنیا کا جینا جانتے ہین آخرت
سے خبر نہین رکھتے اٹھارہوین آیت یہ ہی قل یتوفاکم ملك الموت الذي وکل بکم تو کہہ
مارتا ہی تمکو فرشتہ موت کا جو تمپر مقرر ہی یہ فرشتہ خدا کے حکم سے مارتا ہی اسکے ذریعے
سے ہر جی مرتا ہی انیسوین آیت مین ہی قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت
او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بھاگنا اگر بھاگوگے مرنے سے
یا مارے جانے سے پھر بھی پھل نپاؤگے مگر تھوڑے دنون یعنے جسکی قسمت مین موت ہی
وہ بچ نہین سکتا بچا بھی تو کے دن بیسوین آیت مین ہی انك میت وانھم میتون

بیشک تو بھی مرنے والا ہی وہ بھی مرینگے جب خدا کے پیغمبر موت سے نہ بچے تو پھر وہ
کون ہی جو ہمیشہ کی طرح رہسکے اکیسوین آیت مین ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری الی اجل
مسمی ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون اللہ کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہوا اونکے
مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پھر رکھہ چھوڑتا ہی جنپر مرنا ٹھہرایا اور بھیجتا ہی اورونکو
ایک ٹھہرے وعدے تک اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دہیان کرین معلوم ہوا نیند بھی
جان کھینچتی ہے جیسے موت اگر نیند مین کھچکر رہ گئی وہی موت ہی یہ جان وہ ہی جسکو ہوش کہتے
وہ جان اور ہی جس سے دم چلتا ہی نبضین اوچھلتی ہین کھانا ہضم ہوتا ہی وہ موت سے پہلے
نہین کھنچتے بائیسوین آیت مین ہی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم
ونعمۃ کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثناہا قوما آخرین کتنی چھوڑ گئے باغ چشمے کھیتیاں گھر
خاصے آرام جسمین تھے باتین بناتے اسیطرح اور وہ سب ہاتھ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو اسمین
مرنیکے بعد کا حال ہی جو دنیا مین گذرتا ہی فرعون یہ سب چھوڑ مرا بنی اسرائیل کا مصر مین دخل ہوا
تئیسوین آیت مین ہی نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم
ہمنے ٹھہرادیا تم مین مرنا اور ہم ہارے نہین رہے اس سے کہ بدلا دین تمہارے طرح کے چوبیسوین
آیت مین ہی قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ثم تردون الی عالم
الغیب والشہادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بھاگتے ہو سو
وہ تمسے ملنی ہے پھر پھیری جاوسگے اوس چھپی کھلی جاننے والے پاس پھر جتا دیگا تمکو جو کرتے تھے
پچیسوین آیت مین ہی ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ
کسی جی کو جب پہونچا اوسکا وعدہ چھبیسوین آیت مین ہی خلق الموت والحیوۃ
لیبلوکم ایکم احسن عملا بنایا مرنا جینا تا کہ جانچے تمکو کون تم مین اچھا کام کرتا ہی یعنی مرنا
نہوتا تو پہلے برے کام کا بدلا کہان ملتا ستائیسوین آیت مین ہی ان اجل اللہ اذا جاء

لا یؤخر لو کنتم تعلمون اللہ کا وعدہ جب آپہونچے اوسکو ڈہیل نہوگی اگر تمکو سمجھ ہے
وعدے سے مراد موت ہی یعنی مرنے کا وعدہ کم نہ زیادہ اٹھائیسوین آیت مین ہے
فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ
این المفر جب چوندلانے لگے تیور اور گہہ جاوے چاند اکھٹی ہون سورج چاند کہیگا آدمی
اوسدن کہان جاؤن بہاگ کر یہ قیامت کا حال ہی جب سورج پاس آوے گا یا مرتے وقت
ایسا معلوم ہوتا ہی اونتیسوین آیت مین ہی کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق
وظن انہ الفراق والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذ المساق کوئی نہین
جسوقت جان پہونچے ہانس تک لوگ کہین کون ہی جہاڑنیوالا اوسنے اٹکل کی کہ اب
آیا چہوٹنا لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے رب کیطرف ہی اوسدن کہنچ جانا یہ حال ہی موت
کے وقت کا تیسوین آیت مین ہی والی ربک المنتہی تیرے رب کیطرف ہی نہایت ان
سب آیتون سے ثابت ہوا کہ مرنا برحق ہی مرنے کے بعد جینا بھی برحق ہی اگر یہ بات قرآن
مین نہ آتی تو بھی تجربے سے معلوم ہی کہ ہر چیز کو فنا ہی دنیا کی جتنی خبرین ہین سب مین
موت سے زیادہ کوئی سچی خبر نہین کافرون نے اس تھوڑے جینے کے لیے جسکی حد آجکل
ساٹھہ ستر نہایت نوے سو برس سے زیادہ نہین کیا کیا بکھیڑا آرام چین کا سامان صحت
تندرستی کا کالا ہی اپنی حسن تدبیر پر کتنا اتراتے ہین قحط نہ پڑنے کے لیے نہرین نکالین
وبا نہ آنے کو صفائیان کین اپنی اٹکل مین دنیا کی ہر چیز کا اثر خوب سمجھ لیا اگرچہ ہم جانتے ہین
کہ کوئی نئی جان پیدا کرین کسی جی کو مرنے نہ دین مرنا تو یقینی ہی تہہا کر دکہاتین کہ کوئی بھی
بیمار نہو کوئی دکھ نہ لگے یا دکھ کا وقت پہلے سے جان لین یا اور کوئی بلا آسمانی زمینی آنیکی
والی ہی اوسکو کسی تدبیر سے ٹال دین یہ تو ہو نہین سکتا باتین بہت بناتے ہین معاد کا
انکار کرتے ہین مرنا ایسی چیز ہی کہ جب اوسکو یاد کرو ساری مصیبتین آسان ہو جاتی ہین
لکن یاد کرنے والے تھوڑے ہین اسلیے انکو وہ عیش بھی کم نظر آتا ہی جسمین غرق ہو رہے ہین

دردمو آخرت او دنیا کی ہر مصیبت مین وہ عیش ملتا ہے جو بادشاہون کو سلطنت تخت مین
نہین ملتی مفلسی و آسودگی رنج و راحت ایک امر اضافی ہے حقیقی نہین تو وہ کون ہی جسکو تمام
تک روٹی نہین ملتی خدا اسکو رزق نہین دیتا یہ تو زندگی کا دھندا ہی مرنے مین سب برابر
ہین کیا امیر کیا فقیر کیا عالم کیا جاہل قرآن شریف مین فرمایا ہی قد خلت من قبلکم سنن
فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین ہو چکے ہین تمسے آگے دستور
سو پھرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا یعنی کافرون کا مقابلہ پیغمبرون سے
قدیم دستور ہی ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ ان پیغمبرون پر بھی اگرچہ تکلیف گذری
لیکن آخر جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے مر گئے عذاب سے مٹ گئے دوسری جگہہ آیا ہی
وکم اہلکنا من قبلھم من قرن مکناھم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء
علیھم مدرارا وجعلنا الانہار تجری من تحتھم فاھلکناھم بذنوبھم وانشانا من
بعدھم قرنا آخرین کیا دیکھتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے ان سے پہلے سنگتین اونکو جمایا تھا
ملک مین جیسا تمکو نہین جمایا چھوڑ دیا ہمنے اونپر آسمان برستا اور بنا دین نہرین بہتی اونکے نیچے
پھر ہلاک کیا اونکو اونکے گناہون پر اور کھڑی کی اونکے پیچھے اور سنگت اس سے ثابت ہی کہ اگلی
سلطنتین حال کی سلطنت سے قوت و دولت و عیش مین کہین بڑھکر تھین مگر اونکے گناہون نے
اونکو ہلاک کیا اونکی جگہہ دوسرے لوگ آئے اسیطرح حال ہر دولت کا ہوا کرتا ہی کہ جب گناہ
وظلم حد سے بڑھ جاتا ہی اچانک وہ ہلاک کر دئے جاتے ہین اونکو خبر بھی نہین ہوتی کہ کیا ہوا
تیسری آیت مین فرمایا ہی قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین
تو کہہ پھرو ملک مین تو دیکھو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا دہریہ نیچریہ بھی مکذب ہین انکا آخر
بھی پیچھے آنیوالے دیکھین گے چوتھی آیت مین ہی وکم من قریۃ اہلکناھا فجاءھا باسنا بیاتا او ھم
قائلون کتنی بستیان ہمنے کھپا دین پہونچا اونپر ہمارا عذاب راتون رات یا دوپہر کو سوتے
یہ دونو وقت بیخبری اور غفلت کے ہین عذاب کے ہین ملوک بھی رات کو بیا دستے ہین تمہین تماشے کا

وقت دیکہکر دشمن کے سر پر آکرتے ہین پانچوین آیت مین ہی فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا
الذین ینہون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون پہر
جب بہول گئے جو اونکو سمجہایا تہا بچا لیا ہمنے اونکو جو منع کرتے تہے برے کام سے اور پکڑا
گنہگارون کو برے عذاب مین بدلا اونکی بے حکمی کا یعنی عدول حکمی خدا اور رسول کا نتیجہ یہ ہے
کہ عذاب سے مرتے ہین چہٹے آیت مین ہی ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ
یضربون وجوہہم وادبارہم وذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم
کبہی تو دیکہے جسوقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیچہے
چکہو عذاب جلنے کا یہ بدلا ہی اوسی کا جو تمنے بہیجا اپنے ہاتہون اس آیت مین کیفیت موت
کفار کا ذکر ہی کہ اونکو یون مارتے ہین خدا بچاوے ساتوین آیت مین ہی ولقد اہلکنا
القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتہم رسلہم بالبینات وما کانوا لیؤمنوا کذلک
نجزی القوم المجرمین ہم کہپا چکے ہین وہ سنگتین تم سے پہلے جب ظالم ہوگئے لائے تہے
اونکے پاس رسول اونکی کہلی نشانیان وہ ہرگز نہ تہے ایمان لانے والے یون ہی سزا دیتے
ہین ہم قوم گنہگار کو رسول کی بات کو نماننا یہ بہی ایک بڑا ظلم ہی اسکی سزا مقرر ہوگی
ظالم آخر کو تباہ ہوجاتا ہی کوئی ہو آٹہوین آیت مین ہی ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا
ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنہم من ہدی اللہ ومنہم من حقت علیہ
الضلالۃ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین ہمنے اوٹہائے ہین
ہر امت مین رسول کہ بندگی کرو اللہ کی بچو ہر دنگی سے سو کسیکو راہ دی اللہ نے کسی پر ثابت
ہوئی گمراہی سو پہرو زمین مین تو دیکہو کیسا ہوا آخر جہٹلانے والون کا ہر دنگا وہ جو ناحق سرکرے
کا دعوی کرے کچہہ سند نرکہے اسی کو طاغوت کہتے ہین شیطان زبردست ظالم سب ہی ہین
نوین آیت مین ہی واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا
القول فدمرناہا تدمیرا جب ہمنے چاہا کہ کہپا دین کوئی بستی حکم بہیجا اوسکے عیش کرنیوالون کو

اوروں سے بے علمی کی اوسمیں سے ثابت ہوں اور شرارت سواہ کی ترقی رہا پہنے اونکو اونکا زر
اس آیت سے ثابت ہوا کہ عیش و فسق سبب زوال دولت و نعمت و ملک و سلطنت ہی
تاریخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ جو سلطنت زائل ہوئی اوسکا سبب یہی تھا کہ بستر عیش
میں آکر فسق کرنے لگے آخر کو اوس عیش و فسق نے اونکو ایسا اوکھاڑا کہ پھر کہیں پتا پایا اونکا پہلا ست

مادہ تبدیل و ہشیار ست سفر سہل ست   گر بدولت رسی مست نگردی مردی

دسویں آیت میں ہی وتلک القری اھلکناھم لما ظلموا وجعلنا لمھلکھم موعدا
یہ سب بستیاں ہیں جنکو ہمنے کھپا دیا جب ظالم ہوگئے اور رکہا تھا اونکے کھپنے کا ایک وعدہ
اللہ کے یہاں ہر ظالم کے لیے ایک وقت ہلاک کا مقرر ہی اور وہ وعدہ ہے یہ وہ ہلاک ہوتا ہے
جلدی یا دیر میں یہ بات نہیں کہ ظالم کو ہلاک تھوڑا لوگ ناحق بے صبری کرتے ہیں گیارہویں
آیت میں ہی وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھم احسن اثاثا ورءیا قل من کان فی الضلالۃ
فلیمدد لہ الرحمن مدا حتی اذا راوا ما یوعدون اما العذاب واما الساعۃ فسیعلمون
من ھو شر مکانا واضعف جندا کتنی کہپا چکے ہم سنگتیں وہ اونسے بہتر تھے اسباب میں
نمود میں تو کہہ جو کوئی رہا بھٹکتا سو چاہیے اوسکو کھینچ لیجاوے رحمن لمبا ہیں ضلالت میں یہانتک
تک کہ جب دیکھینگے جو وعدہ دیتے ہیں یا عذاب و آفت یا قیامت سو تب معلوم کرینگے کسکا
برا درجہ ہی کسکی فوج کمزور ہی یہ آیت پوری مصداق ہی حکومت فرقہ ضالہ کی جب مہدی
موعود آجاوینگے یا عیسی علیہ السلام نزول فرماوینگے اوسوقت حال اس سارے مرتبہ کردری
فوج جرار کا معلوم ہوگا و بجا ابھی تو کوئی مقابل نہیں ہی بارہویں آیت میں ہی وکم اھلکنا
قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے
سنگتیں آہٹ پاتا ہی تو اونمیں کسی کی یا سنتا ہی اونکی بھنک

سا فرست ز سیارہ عدم کز دیرسم   کہ ہیچ ہیچ کجا رو نو ہواں مرا + +

تیرہویں آیت میں ہی الم یھد لھم کم اھلکنا قبلھم من القرون یمشون فی مساکنھم

ان فی ذلک لآیات لاولی النہی سو کیا نہ آئی اونکو سوجہ اس سے کتنی کیا دیکہے پہلے ابت
سنگتین نہ پہرتے ہین اونکے گہرون مین اسمین خوب سچے ہین عقل رکہنے والون کو نیچ
اس سے زیادہ اور کیا عبرت ہو سکتی ہی کہ انسان اپنے سے پہلے لوگون کا انجام دیکہے سمجہے
کہ وہ کیون ہلاک ہوئے کسطرح سے کیا کیا تہا وہ کام ہم نکرین نہین تو پہر وہی آتش
کاسہ مین ہی سے ؏ این سطر جادہ ہا کہ بصحرا نوشتہ اند + یاران رفتہ از قلم پا نوشتہ اند
چودہوین آیت مین ہی فکاین من قریۃ اہلکناہا وہی ظالمۃ فہی خاویۃ علی عروشہا
وبئر معطلۃ وقصر مشید افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا
او اذان یسمعون بہا فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور
سو کتنی بستیان ہمنے کہپا دین وہ گنہگار تہین اب وہ ڈہے پڑے ہین اپنی چہتون پر کتنے
کوئین نکمے پڑے کتنے محل گچ گیری کے کیا پہرے نہین ملک مین جو انکے دل ہوتے
جنسے بوجہتے یا کان ہوتے جن سے سنتے سو کچہ آنکہین اندہی نہین ہوتین پر اندہے ہوتے
ہین دل جو سینون مین ہین یہ ذکر عہد خاتم رسالت سے پہلے کا ہی عاد وثمود وغیرہا کی بستیون
کے گہر بار ون کا یہی حال ہوا اس امت مین بہی نمونہ اوسکا ابتک موجود ہی عمارات
بنی امیہ محلات عباسیہ دواوین تیموریہ کو دیکہو سب اوندہے پڑے ٹوٹے گہر نکمی دولتیان
پڑی ہین جنہین الو بولتے ہین چمگادڑ بستے ہین لیکن اکثر خلق دل کی اندہی ہی انکو کسیطرح
عبرت نہین ہوتی پندرہوین آیت مین ہی وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما
وعلوا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین اونسے جیتے ہماری نشانیون سے منکر ہو گئے
اونکو یقین جان چکے تہے اپنے جی مین بے انصافی وغرور سے سو دیکہہ کیسا ہوا آخر بگاڑنے
والون کا اسمین شک نہین کہ اسلام کی حقیت ابتو سارے اہل عالم پر اس مدت تیرہ سو برس
ظاہر ہو چکی ہی دلمین سب نے خوب یقین کر لیا ہی کہ یہی دین حق ہی مگر بے انصافی وغرور سے
اوسکو قبول نہین کرتے اوسکے بگاڑنے مین طرح طرح کی فکر و سعی بجا لاتے ہین جیسا انجام انکا

مفسدین کا ہوا وہی آخر انکا بھی ہوگا پڑے نامیں تہولویں آیت مین ہی وکم اہلکنا من
قریۃ بطرت معیشتہا فتلک مساکنہم لم تسکن من بعدہم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین
کتنی کھپا دین ہمنے بستیان جو اترا چکی تھین اپنی گذران مین اب یہ ہین اونکے گھر بسنے نہین
پیچھے مگر تھوڑے دن ہم ہی ہین آخر سب لینے والے ستر ہوین آیت مین ہی الم یروا کم اہلکنا
قبلہم من القرون انہم الیہم لا یرجعون وان کل لما جمیع لدینا محضرون کیا نہین
دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین کہ وہ ان پاس پہر نہین آتی سب مین کوئی نہین جو اکٹھی ہو آوین
ہمارے پاس پکڑے آٹھارہوین آیت مین ہی کم اہلکنا من قبلہم من قرن فنادوا ولات
حین مناص بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتین پہر لگے پکارنے اور وقت نرہا تھا
خلاصی کا انیسوین آیت مین ہی فاہلکنا اشد منہم بطشا ومضی مثل الاولین
پہر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے چلی آئی ہی حقیقت پہلون کی یعنی سب اگلی امتین
حال کی امتون سے بہت زیادہ سخت و درشت تھین جب وہی موت سے نہ بچین تو انکا
کیا آسرا ہی اپنے بچنے کا مگر یہ اپنے نشے مین چور ہین آنکہہ کان کے ہوتے ہوئے بہرے اندہے
ہین بیسوین آیت مین ہی فانتقمنا منہم فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین سو بدلا
لیلیا ہمنے اونسے دیکہہ تو آخر کیا ہوا جھٹلانے والون کا اکیسوین آیت مین ہی والذین
من قبلہم اہلکناہم انہم کانوا مجرمین جو انسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گنہگار
بائیسوین آیت مین ہی ولقد مکناہم فیما ان مکناکم فیہ وجعلنا لہم سمعا وابصارا
وافئدۃ فما اغنی عنہم سمعہم ولا ابصارہم ولا افئدتہم من شیء اذ کانوا یجحدون
بآیات اللہ وحاق بہم ما کانوا بہ یستہزؤن ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جتنا تمکو مقدور
نہین دیے اور انکو دیے تھے کان آنکہین دل پہر کام نہ آئے اونکو کان اونکی نہ آنکہین اونکی
نہ دل اونکے کسی چیز مین کہ تھے اوپر منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اولٹ پڑے اوپر جس
بات سے ٹھٹھا کرتے تھے دل کان آنکہہ دیے کا یہ مطلب کہ وہ دنیا کے کامون مین عقلمند تھے

یہ عقل اونکی کچھ کام نہ آئی آج کل کی سلطنتین بھی دل کان آنکھ اچھے رکھتے ہین صنائع
فنون دنیا مین قوانین انتظام مین بڑے عقلمند ہین لکن آخرت مین یہ کچھ اونکے کام آویگا
وسطرف سے انکے دل پر مہر لگی ہی کان آنکھ پر پردہ پڑا ہی جب خدا کا وعدہ دیکھین گے
جانین گے ڈہیل نپائی تھی دنیا مین مگر ایک گھڑی دن چھیالیسوین آیت مین ہی افلم یسیروا
فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلھم دمر الله علیھم وللکافرین
امثالھا کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اُنسے اوکھاڑ
مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین اس آیت مین تصریح ہی اس بات کی
کہ کافرون کا انجام وہی ہی جو اگلے منکرون کا انجام ہوا چودہوین آیت مین ہی وکاین من
قریة ھی اشد قوة من قریتك التی اخرجتك اھلکناھم فلا ناصر لھم کتنی تہین
بستیان جو زیادہ تہین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر
کوئی نہین اونکا مددگار چھتیسوین آیت مین ہی وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھم اشد منھم
بطشا فنقبوا فی البلاد ھل من محیص ان فی ذلك لذکری لمن کان له قلب او
القی السمع وھو شھید کتنی کھپا چکے ہم اُنسے پہلے سنگتین اونکی قوت زبردست تھی ان سے
پھر لگی کریدنے شہرون مین کہین ہی بھاگنے کو ٹھکانا اسمین سوچنے کی جگہہ ہی اوسکو جسکے اندر
دل ہے یا لگاوی کان دل لگا کر یہ توفیق فکر و عبرت اگر کسیکو ہی تو انھین مٹھی بھر مسلمانون مین ہے
باقی سارے دنیا والے بی سوچ ہین اسی دنیا کا مرنا جینا جانتے ہین چھبیسوین آیت مین ہی ولقد
اھلکنا اشیاعکم فھل من مدکر ہم کھپا چکے ہین تمھارے ساتھ والون کو پھر ہی کوئی سوچنے
والا یہ سب آیات خبر دیتے ہین اگلی امتون کے حالات سے اور انکی موت سے اگلون کے
قصے پچھلون کے لیے عبرت و نصیحت ہوتی ہین مصیبت و آفت کو دلیر معتبر کے ہلکا کر دیتے ہین
ہم ایسے وقت اس دنیا مین آئے کہ دنیا تمام ہونے کو طیار ہی سہنے و د زمانہ پایا جسمین آفت
و بلا جو اگلی امتون مین الگ الگ تھے وہ سب یہان جمع ہی سمجھے اپنی دو کان عمر کے بعد

ٹھکانا دین تھوڑا رہگیا ہی گر سو را اچھا ہوا تو زندگی مزدوری میں بسر ہو تو نہ ادہیکے ہوتے
اور دیکھ جسطرح ہر انسان کی صورت علحدہ ہی ایک کی شکل دوسرے سے نہین ملتی گو
ایک ہی قوم و قبیلہ کا بلکہ ایک ہی مان باپ سے کیون نہو ہر آدمی کی معاش کا ڈہنگ
الگ ہی ہر کسی کو نئے طرز سے کہانے پینے کو ملتا ہی گو سب ایک ہی حرفہ کرتے ہون ایسی ہی
حال موت کا ہی کہ ہر کسی کو نئی وضع پر آتی ہی گو سب کے سب بیمار ہو کر مرین یا لڑائی مین
مارے جاوین یا کسی عتاب سخ و خسف وغیرہ مین گرفتار ہو کر مرین یہ ایک بڑی نشانی ہی
خدا کی قدرت کی ہر بشر روزانہ اس نشانی کو دیکھتا ہی وہ کون بستی ہی جہان ایک نہ ایک
کسی دن کسی رات کسی ہفتے کسی مہینے کسی سال مین نہ مرتا ہو پہر بوڑہون کی نسبت جوان
جوانون کی نسبت بچے زیادہ مرتے ہین ایسے لوگ کم مین جو اپنی عمر سے خاطر خواہ متمتع ہون
جو چندے دیر کرتے ہین وہ انقلاب مین زیادہ پڑتے ہین آسودہ لوگ مفلس ہو جاتی ہین
ریاستین منتزع ہوتی رہتی ہین مفلسون غریبون مین کوئی تجارت سے کوئی نوکری چاکری
سے کوئی امراء کے رشتہ داری سے کوئی کسی طرح کوئی دیانت سے کوئی مکر و فریب سے کوئی
مال حرام جمع کرنے سے کوئی ظلم و تعدی سے کوئی جاہ و علم و فضل سے آسودگی اور تنعم کا پہنچتا ہی ہمیشہ
چال دنیا کی اسی طور پر چلی آئی ہی یہ سب کچہہ تو ہوتا ہی مگر موت سے کوئی نہین بچا سب کے
سب آگے پیچہے چلے جاتے ہین سو تم نا گاہ ہی ایک یہان سے وہان تک ہو جب تک یہان
مین جان ہی ہر کام ہو سکتا ہی ایمان بل سکتا ہی جب مر گئے کچہہ تدارک یہان کے حالون کا ہو نہین
نہین کر سکتے بڑی بد بختی سمجہو اوسکی جو اس ذرا سی زندگی پر آخرت کو بہول گیا ان ہزار ہا
نشانیون کو چہوڑ کر دیکہنا فقط الی آلا رحمٰن کا نمونہ بنا ان سب آیتون کو اگلے سلاطین اگلی
امتون کا آئینہ سمجہو موت کے لیے ایسی فکر کرو کہ یہ جان جو ایک بے بہا جوہر ہی ہر سانس اوسکے
ایک نعمت ہی رائگان نجاوے کفار کی حکومت فساق کی ریاست امراء کا طغیان دولت کا
نشان محمود ہو کا ندے تلک الایام نداولہا بین الناس ہر دم یاد رہے تم سمجہتے ہو گے

گویا ان ہمیشہ یون ہی قائم رہیگا یہی باغ چشمے سبزے رہین گے یہی درخت یہی کھیتی یہی میوے ملا ہم
ملتے رہینگے یہ تمہارا کیا دھیان ہی اگلے تم سے بھی زیادہ عیش و عشرت مین تھے اونکو قوت
بدن شدت بادن کثرت دولت بہت نعمت میسر تھی آخرا نکا انجام یہی ہوا جو ان آیتون مین
مذکور ہی تم قیامت کو دور سمجھو وہ تو اچانک آویگی اتنا ہی سمجھ لو کہ جو مرا اوسکی قیامت قائم
آگئی اس قیامت کے لیے بھی تو کچھ بندوبست کرنا ضرور ہی قبر مین بہشت دوزخ دکھلا دیتی
منکر نکیر سوال کرنے کو آتے ہین پھر عذاب ہی یا ثواب القبر روضة من ریاض الجنة او
حفرة من حفر النار قرآن مین یہ نقل فرمایا ہی ولا تموتن الا وانتم مسلمون اون لوگون پر افسوس
آتا ہی جو دعوی اسلام کا رکھتے ہین کام کفار کا سا کرتے ہین انکی موت اگر ویسی ہی سو نہو
تو پھر کیا ہوگا تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہی کہ تھوڑے سلاطین و ملوک و امراء و روسا ایسے
ہوئے ہین جنکی موت اچھے حال مین ہوئی باقی سب کی موت خالی کسی مصیبت و بدنامی
سے نہین ہوئی سہ شعر کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت ۔ نماز شام ورا خشت زیر سر
دیدیم + فرعون ڈوب کر مرا کوئی آگ مین جلا کسیکی کھال ادھیڑی کسیکو ذبح کیا کسیکو زندہ
دریا کسیکو بن کشتی گرفتہ مین داب دیا کسیکی نماز جنازہ تک بھی نہوئی کوئی قید مین مر گیا
یہ انجام سلطنت کا تو دنیا مین ہمنے تمنے سبنے اپنی آنکھون سے دیکھا کانون سے سنا آخرت
مین خدا جانے کیا معاملہ ہوگا آخرت کو جانے دو پہلی منزل تو قبر ہی وہین آگے رائج بہادر
انکو معلوم ہو گیا ہوگا یہی بیچارے غریب مسلمان اونہین گنتی کے ایسے ملین گے وہ جنکے
مشکل ہے جنکی موت اچھی نہوئی نہین تو بزرگ مومن مسلمان محسن خداداں ہین وہ ہمیشہ
کلمہ پڑھتے ہوئے مرتے ہین مرنے مین سب بلاؤن سے بچے ہوئے ہین کتب طبقات سیاحت
و ایمۂ حدیث کو دیکھو کس عمدہ طور پر انتقال کیا کس یقین کے ساتھ ہشاش بشاش چلے گئے
من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ دولتمند دنیادار اپنے ساتھ حسرت لیجاتے ہین
اہل تقوی کے ساتھ ایمان احسان و اسلام جاتا ہی سہ توکل کی بدولت ایشان یہی انتوانی

چیزین درکعت داشتم بعد پریشانی ملوک عادل کا بی شبہ بڑا رتبہ ہی مگر کوئی بتاوے
تو کہ کبھی کہین عدل سنا دیکھا بھی گیا ہی آن انبیا و رسل یا اونکے اتباع عادل تھے سو
مدت سے ہوگئے اب تو جبر و عدل ہی ظلم انصاف ہی دہریت دین ہی نفسانیت مذہب
ہی انکار معروف تعریف منکر مشرب ہی موت خواب مین بھی یاد نہین آتی یاد کیا آوے
ملوک کے مجالس دربار مین مرنے کا ذکر کرنا منع ہی اس ذکر کو شوم و نحس سمجھتے ہین گویا کہ
مرنا ہی نہین ہی اسلام میں تو یہ حکم ہی کہ موت کو بہت یاد کرو یہ لذتون کو کاٹنی ہی مزہ
ڈھاتی ہی قبرون کی زیارت کرو کہ دل دنیا سے سرد ہو یارون کو دیکھو کہ موت کے ہاتھ
سے بدستے ہین سیکڑون کو ہاتھون مرتے دیکھتے ہین لیکن اپنی موت کبھی انکو یاد نہین آتی تا بعد
موت کا کیا ذکر ہی ؎

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست | فرداست دریں بزم ز ما ہم اثری نیست
جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنے | کہ ز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنے

جسکو دنیا کی محبت اولاد و اموال کی الفت نہین خدا کا محب آخرت کا معتقد ہی اوسپر موت
آسان ہی جو اسکے خلاف ہی اوسپر موت مشکل ہی دنیادار موت سے بھاگتے ہین دیندار موت
کو خدا کی راہ مین ڈھونڈھتے پھرتے ہین ؎

گر نتابد قدم یار گرامی تکنت | گو ہر جان بچہ کار دگرم بار آید

طلب علم کتاب و سنت مین مرنا سفر حج مین جان دینا شغل تعلیم مین وفات پانا صالحات
باقیات کی تدبیر مین انتقال کرنا عبادت خالص حق مین مرنا کوئی نیک کام خالص وقت موت
کے کرنا اچھی وصیت کر جانا کلمہ پڑھتے ہوئے جان دینا اچھی موت ہی مگر اس طرح کی موت تب
ہاتھ لگتی ہی کہ ان نیک کامون مین گھسا رہے ڈوبا رہے نہین تو جو شغل جس آدمی پر غالب
ہی مرتے وقت اوسی دھیان مین مر جاتا ہی قبر سے بھی پھر اوسی خبط مین اوٹھتا ہی ع
چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد — قرآن پاک مین موت کو منجملہ نعمتون کے گنا ہی کیونکہ

قبر کا ذکر کیا ہی فرمایا ثم اماته فاقبره پہر اراد سکو تاکہ ثمرہ اوس مشقت کا جو تحصیل کمال مین کی تھی حاصل کرے عالم برزخ مین آثار اعمال کے دیکھے اگر موت نہوتی آدمی ہمیشہ کشاکش اعمال شاقہ مین رہتا اس مشقت کا کچہہ ثمرہ ندیکھتا موت ایک پل سہے دوست کو دوست کے پاس پہونچا دیتا ہی سب سے پہلے دنیا مین جسکو موت آئی نوع بشر سے ہابیل ہین انکو انکے بہائی قابیل نے مار ڈالا پہر حیران ہوئے کہ اس بچے کو کیا کرین چادر مین لپیٹے ہوئے اپنے ساتہہ لیے پہرتے تھے ایک کوّے کو دیکہا کہ اوسنے دوسرے کوّے کو مارا پہر چونچ سے زمین کو کہود کر اوسمین دفن کیا اوسپر بہت سی مٹی ڈالکر لاش چہپادی قابیل نے بہی یہی کیا پہر جب آدم علیہ السلام نے وفات پائی فرشتے آسمان سے آئے نہلایا کفن کیا قبر کہودی دفن کیا یہ تعلیم الٰہی پہلے تو بواسطۂ زاغ ہوئی پہر بواسطۂ ملائکہ یہہ دفن ایک بڑی نعمت ہی جو اسلام کو دیگئی جو مسلمان نہیں ہین اونمین کوئی مردے کو پانی مین بہا دیتا ہی ندی نالے دریا مین کوئی درخت سے لٹکا دیتا ہی کوئی پہاڑ کی چوٹی پر رکھہ آتا ہی کوئی کسی طاق مین بٹھالدیتا ہی کوئی کسی جنگل مین زمین پر ڈال آتا ہے یہ سب طریقے برے ہین ان صورتونمین بدن متعفن ہوکر ہوا کو بودار کرتا ہی درندے پرندے گوشت و اعضا کو لخت لخت کرکے کہاجاتے ہین آدمی کے عیب ظاہر ہوتے ہین سب کی نظر مین حقارت ہوتی ہی ہنود میت کو آگ مین جلا دیتے ہین اس خیال سے کہ آگ پاک کرتی ہی بدبو کو دور کرتی ہی یہ لوگ یہ بات نسمجہے کہ آگ خائن ہی جو چیز اوسکو دین اوسکو کہاجاتی ہی زمین امانت دار ہی جو کچہہ اوسکو سونپین وہ باقی رہتا ہی قبر کا امین کو حوالے کرنا خائن کے سپرد کرنے سے بہتر ہی آدمی بلکہ جانورون کی جبلت یہی ہی کہ جس چیز کی حفاظت کرنا چاہتے ہین اوسکو زمین مین دفن کرتے ہین جیسے اموال و خزائن وغیرہ جس چیز کا نابود کرنا چاہتے ہین اوسکو آگ مین جلا دیتے ہین آدمی کو رستخیز کا روح کو تعلق بدن کا انتظار لگا ہوا ہی جلانا اس انتظار کے خلاف ہی جلانے مین بہت بیقدری ہی ایسا معاملہ خسیس ناپاک چیز سے کیاجاتا ہی عزیز چیز سبکا رکہنا منظور رہی اوسکے لیے یہی طریقہ دفن کرنے کا ہی

جب زمین مین دفن کردیا پھر اوسکی بدبو بھی باہر نہین آتی بلکہ رطوبات بدن متعفن ہو کر
خشک ہوجاتے ہین سارے عضو و اجزا اپنی مقدار و شکل پر رہ جاتے ہین بلا اسکے شکل
و مقدار و رنگ و صورت کسی کا بھی اثر باقی نہین رہتا اہرام مصر مین جو طوفان سے پہلے بنے
تھے ابتک لاانتہای اموات موجود ہین آدمی خاک سے بنا ہی ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع
کرتی ہی اسکو اوسی اصل کے سپرد کرنا مناسب ہی آگ باد و حملت شیاطین و جنات ہی
جلنے کے بعد وہ لطیف آگ کے دہوئین سے ملکر مشابہ شیطان و جن ہوجاتی ہی یہی مردے
بھی جلکر مردون کو پیدا دیتے ہیں بھوت بن جاتے ہین جو جلانے میں قلب حقیقت ہی دفن
میں ارجاع حق بطرف حقیقت کی ہے

حکایت

ابتداء اسلام مین ایک لشکر اسلام ہندوستان مین آیا تھا ایک ہندو عالم لشکر دیکھنے کو گیا
کہا سب باتین اچھی ہین مگر اتنی بات کہ تم مردے کو دفن کرتے ہو آگ مین نہین جلاتے وہان
ایک فقیہ تھے اونھون نے کہا ہم تمسے ایک بات پوچھتے ہین اوسکا جواب دو پھر ہم تمھارے
اعتراض کا جواب دینگے ایک آدمی کسی ملک کو جاوے کسی عورت سے نکاح کرے ایک
دوسری عورت کو روٹی پکانے پر رکھے بی بی سے اوسکی اولاد ہو وہ چاہے کہ مین سفر کو
جاؤن لڑکے کو یہین چھوڑ جاؤن لوٹ کر اپنا لڑکا پاؤن تو وہ لڑکا اوسکی ماں کو دیجاوے
یا اوس باورچن کو ہندو نے کہا ظاہر ہی کہ ماں کے ہوتے باورچن کو نہ سونپے حیا تو ماں کا
ہی نہ اوس باورچن کا فقیہ نے کہا تمنے خوب کہا اب جواب اپنے اعتراض کا سنو جب روح
آسمانی دنیا مین آئی زمین سے ایک بدن بناکر اوسکو دیا کھانا پینا کپڑا لتا گھربار سارے آرام
کے سامان زمین سے اوسکو ملے آگ نے سوا باورچی گری کے کوئی کام اوسکا کیا ہے سمجھو آگ
نے زمین کی پیدا کی چیزون کو پکا دیا زمین آدمی کی ماں ہی آگ اوسکی باورچن ہی روح نے جو
بدن کے سبب باپ کیطرح ہی جب چاہا کہ عالم برزخ کو جاوے اپنے بیٹے کو جو بدن ہی اوسکی

مان کو سونپ دیا باور جن کو سپرد کیا بندہ و نے انصاف کیا اس بات کو مان لیا ہر حال
قرآن پاک مین بسطرح موت کا ذکر آیا ہی اسیطرح دفن و قبر کا بھی ذکر آیا ہی بعد دفن و قبر کے
نعیم و عذاب قبر کا ذکر بھی آیا ہی براء بن عازب سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا مسلمان سے جب قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی
دیتا ہی یہی مطلب ہی اس آیت کا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا
و فی الآخرۃ ایک روایت مین ہی کہ یہ آیت بمقدمہ عذاب قبر اوتری ہی مسلمان سے کہتے ہین
کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ میرا رب ہی محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام
میرا دین ہی انس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہی مردے کو دو فرشتے قبر مین اوٹھا بٹھا لیتے ہین
کہتے ہین تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہتا ہی مین گواہی
دیتا ہون کہ یہ خدا کے بندے و رسول ہین اوسکو کہتے ہین اپنی جگہہ دوزخ مین دیکھ اللہ نے
اس جگہہ کو جنت سے بدل دیا پھر وہ دونو کو دیکھتا ہی منافق و کافر سے پوچھتے ہین تو وہ کہتا ہی
مین کچھہ نہین جانتا جو سب لوگ کہتے تھے مین بھی وہی کہتا تھا اوس سے کہتے ہین لا دریت و
لا تلیت نہ تو نے کچھہ جانا بوجھا نہ تو نے قرآن پڑھا پھر اوسکو لوہے کے ہتوڑون سے مارتے ہین
وہ ایسا چلاتا ہی جسکو سب آس پاس والے سنتے ہین سوا جن وانس کے یہ حدیث متفق علیہ ہے
لفظ بخاری کی ہین دوسری روایت متفق علیہ مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہی کہ جب کوئی آدمی
مرتا ہی صبح وشام اوسکو اوسکی جگہہ دکھائی جاتی ہی بہشتی کو بہشت دوزخی کو دوزخ اوس سے
کہتے ہین یہ ہی تیری جگہہ جب تک اوٹھاوے تجکو اللہ دن قیامت کے غرضکہ قبر پہلی منزل
ہی آخرت کی منزلون مین سے اگر یہان بچگیا تو پھر آسانی ہی اگر نہ بچا تو پھر بہت سختی ہی حضرت ؐ
نے فرمایا مینے کوئی منظر قبر سے زیادہ وحشت ناک درو مند نہین دیکھا عثمان رضی اللہ عنہ جب
کسی قبر پر کھڑے ہوتے اتنا روتے کہ داڑھی بھیگ جاتی قبر کا ضغطہ ایسی چیز ہی کہ ہر نیک و
بد کو ہوتا ہی سعد بن معاذ جنکے مرنے سے عرش ہلگیا ستر ہزار فرشتے جنازے پر آئے اونکو بھی

قبر سے ڈوبچا مغفرت کی دعا سے نجات ملی تو پھر کسی دوسرے کو کیا اطمینان ہی سورۂ تبارک الذی
عذاب قبر کے بچانے کے لیے اکسیر ہی۔ دو رکعت نفل مین عشاء و وتر کے بعد پڑھنا اوسکا عذاب
گور سے بچاتا ہے احوال برزخ مین کتاب تجاذ المتنکیت بہت اچھی معتبر کتاب ہی تین دن ہر آدمی پر بھاری
ہین ایک دن ولادت کا دوسرا دن موت کا تیسرا دن بعث کا جو ان تینون دنون مین سلامت
رہا اوسکی بن آئی جو اچھا رہا اوسکا خدا حافظ ہی قرآن شریف مین ہی وسلام علی یوم ولدت
ویوم اموت ویوم ابعث حیا ۔ گر ناز کند فرشتہ بر پاکی ما + گر ناز کند دیو بہ بیباکی ما
ایمان چو سلامت بلب گور بریم + احسنت برین چستی و چالاکی ما + رب انت ولیی فی الدنیا
والاخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

فائدہ

آج کل یہ غلغلہ ہی کہ ملک مصر علاقہ سوڈان مین کسی شخص نے دعوی مہدویت کا کیا ہی خبر آئی
وغیرہ اخبارات انگریزی وار دو مین نام اس شخص کا محمد احمد بن عبد اللہ لکھا ہی اسکو بلفظ تمہدی
ومہدی کاذب تعبیر کیا جاتا ہی بعض کم علم لوگون نے یہ خیال کیا ہی کہ یہ وہی شخص مہدی موعود
ہو جو کہ یہ خیال انکا بالکل باطل بے اصل ہی اسلیے اس جگہ مختصر حال مہدی موعود منتظر کا لکھا
جاتا ہی یہ حال اخبار و آثار صحیحہ مین آیا ہی بعد دریافت اس حال کے پھر کسی کے جہد اور کسی شخص کے
حق مین بعد دن علامات صحیحہ کے انشاء اللہ تعالی یہ گمان نہوگا نہ کوئی مسلمان تیرے میرے کہنے
دہوکے سے کسیکو مہدی سمجھے گا ہان جب سچ مچ کے مہدی آجاوینگے تو اوسوقت سبکو یقین ہوگا وہ
کہ جنکے آنے کی مدت سے دہوم تھی یہ وہی حضرت ہین

فائدہ

مہدویت کا دعوی اس امت مین بہت لوگون نے کیا ہی کوئی انمین نیک تھا کوئی بد کوئی
طالب جاہ و دین تھا کوئی طالب دولت دنیا کبھی بعض لوگون نے کسی کے حق مین خود ہی یہ گمان کیا
کہ وہ مہدی ہی اگرچہ اوس شخص نے نہین کہا کہ مین مہدی ہون جیسے محمد بن حنفیہ کو بعض نے

مہدی ٹھہرایا تھا یہ علی مرتضیٰ کے بیٹے تھے انھوں نے نہیں کہا کہ میں مہدی ہوں کسی نے
کہا جعفر بن علی بن حسین مہدی ہیں حالانکہ اونکو اس دعوے سے انکار تھا کسی نے کہا محمد
بن عبداللہ محض ملقب بنفس زکیہ مہدی ہیں کسی نے کہا عمر بن عبدالعزیز مہدی ہیں کسی نے
موسیٰ بن طلحہ کو مہدی ٹھہرایا مگر یہ سب اپنی مہدویت کا انکار کرتے رہے [illegible] ہجری میں
ایک شخص ساکن کربلا نے جسکے بہت سے شاگرد و خادم تھے کہا میں مہدی ہوں [illegible] میں عباس
نام ایک شخص نے یہی دعوی کیا تھا شروع [illegible] ہجری میں خونریزی سے کہا میں مہدی
ہوں اہل سوس اوسکے تابع ہو گئے شہر زور کے پہاڑ میں ایک گانوں [illegible] نام وہاں
محمد نام ایک آدمی نے کہا میں مہدی ہوں یہ شخص حدود دمشق میں تھا [illegible] مغرب سے محمد
بن تومرت اوٹھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں یہ بڑا کذاب ظالم متغلب تھا [illegible] اسد بن میمون
قداح نے پہلے دعوی مہدویت کا کیا تھا جب ملک پر غلبہ پایا تو کہا میں خدا ہوں یہ یہودی تھا
یہ دونو ملوک قرامطہ باطنیہ میں ہیں [illegible] اکراد میں ایک شخص عبداللہ نام تھا اوسنے اپنے بیٹے
کا نام محمد لقب مہدی رکھا کہا میں سید ہوں یہی میرا بیٹا مہدی موعود ہے [illegible] افریقیہ میں قاسم بن
مرہ تھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں [illegible] بادیہ رباح میں بھی ایک شخص نے یہی دعوی کیا اس
آدمی کا نام سعادت تھا اس سبب سے سعادت سے یہ سمجھا کہ سعادت بخشایش داورست
نہ بزور بازوئی زور آور است [illegible] گروہ امرا [illegible] سلیمان نام بادشاہ نے کہا میں مہدی ہوں
محمد بن عجلان کے حق میں بھی یہی خیال کیا گیا کہ وہ مہدی ہیں سید محمد نوربخش [illegible] اور
شیخ علی متقی نے بھی دعوی مہدویت کا کیا تھا لیکن پھر رجوع کیا جونپور میں سید محمد نام ایک
شخص نے دعوی کیا تھا کہ میں مہدی ہوں ایک گروہ نے یہ دعوی اوسکا قبول کیا ابتک اس
گروہ کے لوگ حیدرآباد دکن میں موجود ہیں انکو مہدویہ [illegible] کہتے ہیں بعض اہل عظیم آباد نے
حضرت سید احمد بریلوی کی نسبت بھی گمان کیا حالانکہ اونھوں نے کبھی صراحتاً یا اشارۃً یہ دعوے
نہیں کیا تھا حال میں ایک شخص مقام العیسیہ علاقہ سودان ملک مصر میں بھی اوسکو لوگ مہدی

کہتے ہین مگر سا گیا کہ اوسکو اس دعوے سے بالکل انکار ہی غرضکہ تیرہ راس دعوی کا اسی تیرہ سو برس
مین کبھی سلطان سے کبھی امراء سے کبھی کسی متغلب سے بارہا ہوا ہے آثار ارشاد یہ دعوے
ملک گیری سکے لیے کیا تھا اختیار سے جوش عبادت مین واقع ہوا ہی عوام کا حال یہی کہ جب
کسی شخص سے کوئی دعوی اس قسم کا صادر ہوتا ہی خواہ وہ عالم ہو یا درویش یا امیر یا متغلب
تو اوسکی تصدیق کرنیکو طیار ہوجاتے ہین اوسکے حال وقال کو احادیث ثبوت پر عرض نہین کرتے
اگر عرض کرتے تو ایسے خیالات باطلہ مین نہ پڑتے یہ بھی دیکھ یاس سکتے ہین کہ جب ایسا دعوی
کیا ہی وہ آخر کو ذلیل ہوا ہی اگر یہ مدعی سچے ہوتے تو کچھ بھی تو اتنا اون امور کا معلوم ہوتا جو
وقت ظہور مہدی موعود علیہ السلام کے ہونیوالے ہین تماشا یہ ہی کہ جو سچے مہدی آئینگے اونہا
وہ بھی تو اپنے لیے یہ دعوی نکرینگے بلکہ اونسے بیعت درمیان رکن و مقام کے باکراہ تمام کیا دیگے
پھر ہم کسی مدعی مہدویت کو کسطرح کہین کہ یہ وہی مہدی موعود و منتظر ہی کا حمل ولا قوۃ الا باللہ

فصل

جب سے دین اسلام لہو و لعب ٹھہر گیا ہی یاروں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہی کہ جس مغرب مسلمان کو
متقی دیکھا اوسکا نام وہابی رکھہ یا جس امیر کو باہی دیکھا اوسکو لقب مہدی کا بخشا ظہور مہدی موعود کو
ایک لاف و گزاف سمجھہ لیا ہی یہ سمجھے کہ جب تک مدعی کا دب عوی مہدویت کا کرتے ہین تب تک
تو یہ ہنسی دل لگی ہو ہی سکتی ہی گا جبکہ مہدی صادق آجا دینگے تو اوسوقت کسی سے بھی بجز قبول
واطاعت کے کچھہ بن نہ پڑیگا

فائدہ

کچھہ نئے مسلمان ہی منتظر مہدی آخر زمان کی نہیں ہین کہ لائق مضحکہ ٹھہرین بلکہ ہر فرقے مین
ایک شخص کا انتظار ہی اور منتظر کو اپنے دین کا حامی سمجھہ لیا ہی یہود دجال کے انتظار مین ہین
ترسا نزول عیسی علیہ السلام کے لیے ترستے ہین ہنود کہتے ہین آخر نکلنک اوتار کہ مین ایک گھسکے
وتار ہوگا آٹھہ سو اکیس برس تک رہیگا شیعہ کہتے ہین مہدی موعود محمد بن حسن عسکری نے تھے

پانچ برس کی عمر مین سرداب سامرہ مین چھپ گئے آخر زمانے مین نکلینگے پہر یہود کا یہ خیال
ہی کہ جبکے وہ منتظر ہین وہی شخص حاکم دنیا ہوجاویگا ساری خلق کو یہودی کردیگا نصاری کو یہ
گمان ہی کہ جب مسیح علیہ السلام آوینگے ساری دنیا مین یہی مذہب عیسوی جاری ہوجاویگا شیعہ کو
یہ ظن ہی کہ مہدی سبکو رافضی بنا ڈالینگے سنیون کا بیج بہی باقی نرکہینگے ہنود سمجھتے ہین کہ
یہ اوتار سبکو ہندو بنا دیگا اوسی کی راج کا ساری دنیا مین ڈنکا بجیگا مسلمان سنی یہ اعتقاد رکہتے
ہین کہ مہدی علیہ السلام حامی سنت ماحی بدعت ہونگے انکے وقت مین کوئی دین سوا اسلام کے
باقی نرہیگا سو حق بات یہی ہی اسکے سوا جو کچھ ہی وہ سب باطل ہے کسی کے دعوے پر بے
کوئی دلیل قائم نہین ہی مگر اہل حدیث کے دعوے پر کہ یہ سب اخبار و آثار مفید انکے مدعا کے
ہین ہان اتنی بات ہی کہ ابن خلدون نے خلاف جمہور اس دعوے کے تضعیف کی ہی اس بنیاد
پر کہ ظہور و غلبے کے لیے عصبیت کا ہونا ضرور رہتا ہی سو قریش کی عصبیت اب کہین باقی نہین
ہی پہر اگر مہدی آئے بہی تو وہ بدون عصبیت و حمیت قومی کے کیا کر سکتے ہین دوسری بات
یہ کہی ہی کہ احادیث مہدی ضعیف الاسناد ہین ضعیف حدیثون پر حکم قطعی نہین لگ سکتا سو جواب
پہلی بات کا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تہے تو گو عصبیت قریش اوسوقت
موجود تہی مگر سب کے سب دشمن ہوگئے تہے کسی سے کچھ بہی مدد نملی تائید الہی نے اپنا کام کیا اسطرح
یہ بہی مؤید من اللہ ہونگے عصبیت پر کچھ دار مدار نہین ہی ع خدا خود میر سامان ست ارباب
توکل را + کبہی اجنبی عصبیت وہ کام کرتی ہی جو اپنے قوم والے نہین کرسکتے ع مردی از غیب
برون آید و کارے بکند + دوسری بات کا جواب یہ ہی کہ اگرچہ صحیحین مین احادیث ظہور مہدی
موجود نہین ہین لکن سنن و مسانید و معاجم مین یہ احادیث بطرق کثیرہ آئے ہین بعد صحیحین کے
یہی کتابین اسلام مین حجت ہین مانا کہ بعض یا اکثر اخبار آثار ضعیف ہون لکن کثرت روایت سے
حد تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہین اذاعہ مین ضعف اسانید کا بہی الگ الگ جواب دیا گیا ہی جسکے
بعد پہر کچہ شک وشبہہ قوت احادیث مذکورہ مین باقی نہین رہتا ہی ہمنے مانا کہ مہدی نہ آوینگے

ہمارا آگیا نقصان ہو آخرین کہ شیخ سلطنت اسلام کی اونکے آنے پر موقوف نہین ہی جو بعد اونکا آنا
مین ہی مسیر کرے کو قرآن وحدیث کافی وانی شافی ہی مسلمان اگر آج پابند احکام اسلام ہو جاوین
تو پھر بھی ترقی مین وہی مگر یہ ہونا معلوم ہی اسلیے کہ قیامت کا آنا برحق ہی قیامت کے آنے تک
لیے نوبت اسلام مرور ہی اگر اسلام قوی رہے مسلمان نائب ہون تو پھر قیامت کی علامت کی
کیا حاجت ہی قیامت تو جب ہی آویگی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے سر خیر پر غالب آجاوے
تو آنحضرت کا یہ سوز دل ہے گر باشد و تم مہدی و رسند بہ نزول عیسیٰ علیہ السلام تو تشنج علما
ساری دنیا اہل اسلام ہی تم مین اوکیس کرا او تربیت دو پھر معلوم ہو جاویگا کہ وقت کس کو کہتے
اگر اسلام کی ساری ہیتین کوئی آج تک سچی ہی تو یہ پیر بھی بالیقین سچی ہی کہ زمانہ اخیر
اہل بیت نبوت سے ایک شخص مہدی نام ظاہر ہونگے اونھین کی آمد کے عیسیٰ علیہ السلام
بھی آسمان سے اتر پڑینگے جس طرح عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل مین خبر فارقلیطا کی دی تھی
جسکا ترجمہ لعطا مہدی احمد تھے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دی
ہی حدیث کو دے دو [illegible] قرآن مین آیت کی تفسیر ہوتی وانہ لعلم للساعۃ اسیطرح تب نزول
عیسیٰ کی خبر دی ہی اور مہدی سے احادیث کثیرہ مین یہی فرمایا ہی کہ مہدی آوینگے یہ احادیث ترمذی
نسائی ابو داؤد بیہقی وغیرہ مین موجود ہیں ؛

فائدہ

مہدی کا نام بعض احادیث مین محمد آیا ہی بعض مین احمد باپ کا نام عبداللہ ہوگا ماں کا نام
آمنہ کنیت ابو عبداللہ ہوگی یا ابوالقاسم شیعہ کا یہ خیال کہ نام انکا محمد بن الحسن ہی جو ۲۵۵ھ مین
پیدا ہوکر تہ خانہ سامرا مین چھپ گئے خلاف احادیث صحیحہ ہی سنا رہی سے کہا کل ذالک
صرف من الحول والعدوان لقب بابرہ ہوگا نسب مین سید ہونگے اولاد فاطمہ علیہا السلام
سے بعض روایات مین آیا ہی اولاد عباس سے ہونگے اول صحیح ہی ثانی روایت ضعیف ہی
میرا یہ اعتقاد ہی کہ نسل امام حسن سے ہونگے [illegible] اول اظہر ہی یہ بھی ہو سکتا ہی کہ باپ کیطرف

تو حسنی ہون ماں کی طرف سے حسینی عباسی ہون ان سب سے انکا نسب ملتا ہو یا وہ مہدی جو
اولاد عباس سے ہونگے دوسری شخص ہین وہ ہو بھی گئے یہ مہدی موعود ہونیوالے ہین بعض حفاظ نے کہا
ان کون المہدی من ذریتہ صلعم مانازعہ بذات فلا یسوغ العدول ولا التفات الی غیرہ
کتاب الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل مین لکھا ہی مہدی مدینہ مین پیدا ہونگے انکا نام پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا بیت المقدس کو ہجرت کر کے آوینگے محمد بن حنفیہ نے کہا خراسان
کیطرف سے کالے نشان نکلینگے لشکر والون کے کپڑے سفید ہونگے اس لشکر کا سپہ سالار شعیب
بن صالح نام سولی بن تمیم ہوگا وہ اصحاب سفیانی کو شکست دیکر بیت المقدس مین آویگا مہدی کی
سلطنت جمادیگا تین سو آدمی شام سے اوسکے پاس آوینگے اسکے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد
کرنے مین بہتر ماہ کا وقفہ ہوگا یہ جو آیا ہی کہ لا مہدی الا عیسی اس حدیث کو ابن حزم نے وہی
کہا ہی انتہی یعنی پہلے سفیانی دمشق سے نکلیگا پھر تمیمی خراسان سے پہر مہدی مدینے سے یہ مدینے
مین پیدا ہونگے مکے مین ظاہر ہونگے ایلیا کیطرف ہجرت کرینگے مکے والے درمیان رکن ومقام کے
انسے زبردستی بیعت کرینگے یہ اس بیعت لینے سے ناخوش ہونگے انکی عمر وقت ظہور کے چالیس
برس ہوگی یہ مجدد دین ہین اسلیے نکلنا انکا شروع صدی یا آخر صدی پر خیال کیا گیا ہی دس بیس تک
آغاز صدی پر اطلاق راس مائتہ کا ہوسکتا ہی یہ بات کسی حدیث مین نہین آئی کہ کون سی صدی
کے آخر یا اول مین ظاہر ہونگے علما وصوفیہ نے کشف والہام وقرائن اخبار وآثار سے جون
جون سی صدی بتائی تہی تقسیم تھے وہ ٹھیک نہین پڑی سنہ ہجری سے سنہ ۱۳۰۰ تک ہر صدی کو محتمل
انکے ظہور کا ٹھہرایا تھا وہ مدت گذر چکی مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی کا آغاز ہی دیکھئے اب
بھی آتے ہین یا نہین اتنی بات تو ضرور ہی کہ علامات بعیدہ انکے ظہور کے سب کے سب گذر گئے
علامات قریبہ نظر آتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وقت ظہور کا ابہت قریب آگیا ہی واللہ اعلم +
فائدہ حلیہ مہدی کا یہ ہی کہ میانہ قد سرخ سفید رنگ کشادہ پیشانی ماتھا چمکتا ہوا ناک اونچی ہو نہ
جیسے روشن تارہ بھون باریک لمبی الگ الگ گھنی داڑھی بڑی آنکھ سیاہ چشم سرگین آنت چمکتے

ہوے گال پر تل شانے پر مہر نبوت بہاری دو تورا انون میرکے بقدر بعد دو عبا سفید پہنے ہوے جیسے کوئی
بنی اسرائیل مین کا آدمی ہو رنگ عرب کا سا بدن بنی اسرائیل کا سا کمر پتلی ہتھیلی مین تل زبان مین لکنت
بات کرتے وقت جب دیر ہوگی بائین زانو پر ہاتھ مارینگے صورت مین محمد سیرت مین شبیہ رسول خدا صلعم کے ہونگے
بائین ران مین بھی تل ہوگا حسن سیرت کا ظہور ہوگا تسریا بال ہونگے کاندھے تک چالیس برس کی عمر ہوگی یا درمیان تیس چالیس کے یعنے
پینتیس برس یہ خلاصہ ہی ان احادیث کا جو انکے حق میں آئے ہین **فائدہ** سیرت مہدی کی یہ ہی کہ یہ
سنت پر عمل کرینگے کسی مذہب کے مقلد نہونگے عمل بحدیث پر قائم کرینگے سفارینی نے لکہا ہی قال اہل
العلم یعمل بسنة النبی صلعم ویقاتل علی السنة لا یترک سنة الا اقامہا ولا بدعة الا رفعہا یقوم بالدین
اخر الزمان کما قام النبی صلعم اولہ اسی متوحات مین اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ علماء مقلد انکے دشمن ہونگے کیونکہ
یہ مرد ہمارے دین کو بگاڑتا ہی مگر سامنے انکی تلوار کے کچھ بس انکا نچلیگا چار ناچار تابعدار بنینگے شیخ اکبر نے یہ لکہا ہے
جسطرح ذوالقرنین وسلیمان علیہما السلام ساری دنیا کے مالک ہو گئے تھے اسیطرح یہ بھی مالک تمام دنیا کے ہو جاوینگے
دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دینگے جسطرح وہ ظلم وجور سے بھر گئی ہوگی مال بے حساب دینگے اشعار دینے مین
کہ کوئی نہ لیگا آسمان زمین والے انسے راضی ہونگے پرندے ہوا مین وحشی جنگل مین مچھلیان پانی مین انسے خوش ہونگی
انکے وقت میں پانی خوب برسے گا کھیتیا اوار بہت ہوگی بہت لڑائیان کرینگے خزانے زمین کے نکالینگے شہر کے
شہر فتح کرلینگے ملوک ہند کو طوق بگردن انکے سامنے لاوینگے تین ہزار فرشتے انکی مدد پر ہونگے سب طرف کے
لوگ انکے پاس آکر ایسے جمع ہونگے جیسے شہد کی مکھیان اپنے سردار کے پاس آکر جمع ہوتی ہین جبرئیل علیہ
السلام مقدمۃ لشکر پر میکائیل علیہ السلام ساقۂ لشکر پر رہا کرینگے بھیڑیا بکری ایک جگہ چرینگے
بچے سانپ بچھوؤن سے کھیلینگے زہر اثر نکریگا ایک سیر غلے سے سات سو سیر غلہ پیدا ہوگا
سود خواری شراب خواری زناکاری دور ہو جاوینگے عمر بڑے ہوگی بد لوگ ہلاک ہو جاوینگے
کوئی دشمن اہل بیت باقی نرہیگا وہ امن ہوگا کہ ایک عورت پانچ عورت لیکر اکیلی حج کرنے
کو آئیگی سات یا نو برس تک دہڑتے سے حکومت کرینگے نکلنے سے تا وفات چالیس برس
رہینگے اس حساب سے ستر اسی برس کی عمر ہوتی ہی

فائدہ

علامات ظہور مہدی یہ ہین شیخ مرعی نے فوائد الفکر فی المہدی المنتظر مین
لکہا ہی کہ سورج چاند کو گہن لگے گا تارہ دُم دار نکلے گا اندہیرا ہوگا رمضان مین ایک آواز سنائی
دیگی ذیقعدہ مین نزدیک جمرۂ عقبہ کے درمیان قبائل کے لڑائی ہوگی خسف ہوگا فتنے ظاہر ہونگے
انکے پاس قمیص و سیف و رایت رسول خدا ہوگا اس نشان پر یہ لکہا ہوگا البیعۃ للہ پرندہ انکے ہاتہ پر
آبیٹہے گا خشک لکڑی گاڑینگے وہ پہول پہل لے اویگی بادل انپر سایہ کریگا آسمان سے آواز ہوگی کہ یہ
اللہ کے خلیفہ ہین انکے کہے پر چلو انکی بات سنو ایک ہاتہ ظاہر ہوگا وہ اشارہ کریگا کہ انسے بیعت کرو جس
سال یہ ظاہر ہونگے اوس سال لوگ بے امیر کے حج کرینگے نبات عالم بلاد متفرقہ سے انکی تلاش مین مکۂ معظمہ کو
آوینگے آخر حرمین شریفین مین سے نکالکر بیعت کرینگے یہ تابوت سکینہ کو غار انطاکیہ سے یا بحیرۂ طبریہ سے نکالکر
بیت المقدس کے روبرو رکہینگے یہود اوسکو دیکہکر ایمان لے آوینگے مگر تہوڑے سے اسلام رہینگے فرات مین ایک
پہاڑ سونیکا ظاہر ہوگا پہلی رات رمضان کی چاند گہن نصف رمضان مین سورج گہن ہوگا اس
علامت مین شیخ مرعی نے تامل کیا ہی مگر ہوسکتا ہی کہ بطور خرق عادت یہ ایک علامت انکے
ظہور کی ہو یہ بہی آیا ہی کہ ایک رمضان مین دو بار چاند گہن ہوگا کسی نے کہا تین رات تک لگا تار گہن
ہوا کریگا مشرق سے تارا دُمدار نکلیگا چاند کیطرح روشن ہوگا اس تارے کی دُم دونو طرف سے
لپٹ جاویگی یا قریب لپٹنے کے ہوگی جنگ تے لوگ ڈرجاوینگے سوفے جنگ پڑینگے شام مین جرستا نام
گانون دہس جاویگا ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نصف رمضان مین ایک آواز ہوگی جس سے ستر ہزار
آدمی بیہوش ہوجاوینگے اتنے ہی اندہے اتنے ہی گونگے اتنے ہی بہرے اتنے ہی کنواریون کا ازالۂ
بکارت ہوجاویگا انہین کے سامنے عیسی علیہ السلام اوترینگے انکے سوا اور بہی علامات ہین جو حج الکرامہ
مین مذکور ہین بہلا بتاو جس کسی نے آجتک دعوی مہدویت کا کیا ہی کسی ملک کسی قوم مین ہو کوئی علامت
بہی ان علامتون مین سے اوسمین پائی گئی ہی جب نہین پائی گئی تو اوسکو کسطرح مہدی موعود سمجہا جاوے
عوام تو جو پاسئے ہین ہر آوارہ کے پیچہے لگ جاتے ہین نام پر مرتے ہین عقل و دین سے کچہہ کام نہین رکہتے

سے نکلیگا اوسپر لڑائی ہوگی تیس دجال نکلین گے دعوی نبوت کا کرینگے علم جاتا رہیگا زلزلے بہت
ہونگے قتل بہت ہوگا رات دن چہوٹے ہونگے جعفر صادق نے کہا ہی مہدی ظاہر نہون گے جب تک
کہ لوگونکو خوف شدید نہو طاعون نہو سخت فتنے زلزلے بلائین نہ پہونچین عرب مین تلوار چلے لوگون مین
اختلاف پڑے دین مین تشتت ہو حال بن تغیر ہو صبح و شام موت کی آرزو کرین آدمی کو آدمی کہانے
لگے فیا طوبی لمن ادرکه وکان من انصاره والویل کل الویل لمن خالفه امره انسے پہلے
سفیانی خروج کریگا بیدا مین خسف ہوگا شام مین زلزلہ آویگا لاکہہ آدمی سے زیادہ مرجاوین گے
سفید گہوڑون کے سوار زرد نشان مغرب کیطرف سے آدینگے قحط پڑیگا موت آویگی حرستا
دہس جاویگا ابقع اصہب اعرج کندی نکلیگا سفیانی کا خروج دمشق سے ابقع کا مصر سے
اصہب کا بلاد جزیرہ سے اعرج کا مغرب سے جرہمی کا شام سے قحطانی کا یمن سے ہوگا ان
سب کے نکلنے کو اقرب علامات مہدی لکہا ہی ورا النہر سے حارث نکلیگا اسکے لشکر کا سپہ سالار منصور
نام ہوگا وہ آل محمد کو جگہہ دیگا شاید یہ حارث وہی ہاشمی ہو جو ناصر مہدی ہوگا لشکر سفیانی کو شکست دیگا
پہر ایک لشکر طرف سے سجستان کے آویگا اوسکا سردار ایک شخص بنی عدی مین ہوگا وہ مہدی سے
آملیگا بیعت کریگا **فائدہ** مولد مہدی کا مدینہ ہی ایک روایت مین آیا ہی قریہ کریمہ ہی یہ سینچر کے دن
دسوین محرم کو وقت نماز عشا درمیان رکن و مقام کی ظاہر ہون گے سفارینی نے کہا اول ظہور
مین خوف قتل سے مکہ کیطرف بہاگ کر مختفی ہوجاوین گے پہر طائف پہونچینگے پہر مکہ آوینگے پہر مدینہ
کو جاوینگے پہر کوفہ کو روانہ ہون گے وہان لشکر سفیانی سے شکست کہا کر پہرینگے وزیر مہدی
مشرق سے آکر لشکر سفیانی کو شکست دیگا مہدی تعاقب سفیانی مین شام پہونچکر عتبہ بیت المقدس
پر سفیانی کو ذبح کرین گے جسطرح بکری ذبح کیجاتی ہی اس فتح کے بعد روز بروز بابک مہدی کو
ترقی ہوگی ملوک ارض اطاعت کرینگے ایک لشکر ہند مین آکر یہان کے ملوک کو طوق بگردن کر کے
سامنے مہدی کے لیجاویگا **فائدہ** مدت مہدی علیہ السلام مین روایات مختلف آئی ہین
پانچ برس یا سات برس یا نو برس یا انیس برس یا بیس برس یا تیس برس یا چالیس برس زندہ

رہین گے تو برس تساوی ہے صلح رہیگی اختلاف مدت کا باعتبار تفاوت ظہور و قوت کے ہو
اتساع مین یا لیس برس کو ترجیح دی ہو سفارینی کا میل خاطر بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ من کذب بالمہدی فقد کفر یعنی کوئی کہے کہ مہدی نہ آوینگے
وہ کافر ہو اخرجه الامام الحافظ ابو بکر الاسکاف بسند مرضی الی جابر مرفوعا قاله
السفارینی ثم قال لقد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی
وشاع ذلک بین علماء السنة حتی عد من معتقداتهم انتہی پھر سفارینی نے
یہ لکھا ہے وقد روی عن الصحابة روایات متعددة وعن التابعین ومن بعدهم
ما یفید مجموعه العلم القطعی بخروجه فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو
مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة انتہی مہدی کا
انتقال بیت المقدس مین ہوگا عیسی علیہ السلام نماز جنازہ پڑھین گے وہین دفن کرینگے انکا مرنا
اپنی موت سے ہوگا **فائدہ** مہدی کا ظاہر ہونا عیسی علیہ السلام کا اترنا دجال کا
برآمد ہونا قریب یکدیگر ہے اسی لیے سیوطی نے یہ لکھا ہے کہ دجال سر صدی پر نکلیگا جعفر صادق
نے کہا ہے مہدی سال الہی طاق مین برآمد ہون گے پہلی یا تیسرے یا پانچوین یا ساتوین
یا نوین سال انتہی اسمین گویا عشرۂ اولی کو سر صدی ٹھہرایا ہے مگر اطلاق سر صدی کا بیس پچیس
بلکہ نصف صدی پر بھی ہو سکتا ہے لیکن اسمین تو کچھ شک نہین ہے کہ متبادر الفہم اس بات سے
یہی ہے کہ عشرۂ اولی کے ختم ہونے سے پہلے برآمد ہو جانا چاہیے اب چودہوین صدی آگئی ہے جب
آدھر گئے ہیں اس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھیے کرنے طاق سال مین تشریف لاتے ہین
بعض اہل تنجیم کہتے ہیں اس صدی کے سال ہشتم مین ظہور کرین گے خدا ان کو سچا کرے لیکن بے
سند صحیح کے اس بات پر پورا یقین نہین ہو سکتا ہے بہت تواریخ منطوق گئین مہدی نہ آئے

میر بادر ہوس آباد تمنا کردیم — منزل پاس رہ پر گند رسید یک ست

الکا آنا عیسی علیہ السلام کا اترنا ہمارا ایمان ہے خدا کرے کہیں جلدی آجاوین بے جگر پاکے پیادے

نزول عیسی علیہ السلام

انکا آسمان سے آخر زمانے مین اوترنا قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت ہے قرآن
مین فرمایا ہے کوئی اہل کتاب مین سے نہین لکن وہ ایمان لاویگا عیسی پر عیسی کے مرنے سے پہلے
یعنی جب کہ ایک ہی ملت ابراہیم علیہ السلام جو دین اسلام ہے دنیا مین ہوگی یا ہر یہودی اپنے
مرنے سے پہلے جب وہ آخر زمانے مین نازل ہونگے اونپر ایمان لاویگا دوسری آیہ مین ہے
عیسی علامت ہین قیامت کے آنے کی تو کچہ اسمین شبہہ نکر تیسرے حدیث مین قسم کہا کر فرمایا ہے
اوترین گے تمہارے درمیان ابن مریم وہ حاکم عادل ہون گے صلیب کو توڑین گے سور کو
قتل کرین گے جزیہ نہ لینگے یعنی اسلام کے سوا دوسری چیز قبول نکرین گے یہ نہوگا کہ کوئی جزیہ
دیکر اپنے مذہب پر قائم رہ سکے یہودی ہو یا نصرانی بلکہ ہر آدمی مسلمان ہو جاویگا یا مارا جاویگا
انکے وقت مین مال بہت ہوگا کوئی نہ لیگا ایک سجدہ اوس وقت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا
عیسی سے امیر اسلام کہیگا آؤ نماز پڑہاؤ وہ کہین گے نہین بعض تمہارے امیر ہین بعض پر یہ اس
امت کی بزرگی ہی طرف سے خدا کے عیسی علیہ السلام یہان بیاہ کرین گے بچے ہونگے چالیس یا پینتالیس
برس زندہ رہین گے پہر آنحضرت صلعم کے پاس دفن ہون گے مسلمان انپر نماز جنازہ ادا کرین گے
انکے مقدمے مین اونتیس حدیثین آئی ہین آثار بہی وارد ہین یہ سب احادیث مہدی و مسیح و دجال
کے متواتر المعنی سمجھے گئے ہین امت مین سب کا اتفاق ہے انکے آنے پر کسی ایک نے بہی اختلاف
نہین کیا مگر فلاسفہ و ملاحدہ نے عیسی علیہ السلام اوس وقت بہی نبی ہونگے مگر تابع ملت اسلام جس طرح
حدیث مین آیا ہے کہ اگر آج موسے جیتے ہوتے تو اون کو کچہ نہ بنتا مگر میری پیروی کرنا افسوس کی
جگہ ہے کہ یہ مقلد اسلام کا تو دعوی کرتے ہین یہ تو پیروی سنت اسلام کی نکرین انبیا اولی العزم آج اگر
موجود ہوتے تو اون کو پیروی ہی کرنا پڑے یہ پیغمبرون سے بہی زیادہ ہوے خدا جانے ان کو کوئی پروانہ
معافی کا مل گیا ہے !! امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کو اتباع سنت سے منع کر دیا ہے ہم قسم
کہا کر کہتے ہین کہ امام صاحب نے تو ہرگز منع نہین کیا ہے بلکہ تقلید ہی سے سب کو روکا ہے ہان

بلاتے ہین زبان سے بیان سے دعوت کرتے ہین تو سارا جہان اون کا دشمن ہو جاتا ہے اگر ہم اوس وقت تک جی گئے کہ مہدی آجاوین یا عیسے علیہ السلام اوترین تو ہم ان حضرات کو سلام کرین گے کہ اب کہو تم سچے تھے یا ہم الکو ہی اوس وقت آنے دجال کا بہاؤ مسلم ہو جا دیگا اپنا ہونا باطل پر کھل جاویگا سہ

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت — کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

یاجوج ماجوج

اسکے نکلنے کا ذکر قرآن وحدیث دونوں مین آیا ہے یہ یافث بن نوح کی اولاد ہین یا ترک ہین یا دیلم ہین مگر پہلی بات زیادہ ٹھیک ہے یہ نکلنے کے ساتھ ہی جب بیت المقدس تک پہنچین گے ایک کیڑا ناک مین گہسیگا اس وبا سے مرجاوین گے پہر حبشہ کا غلبہ ہوگا وہ کعبہ کو ڈہا دین گے کہیں کہ یہ واقعہ زمن عیسوی مین ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ سب نشانیوں کے بعد ہوگا۔

طلوع آفتاب مغرب سے

جب سورج پچھم سے نکلیگا لوگ ایمان لانے لگین گے مگر کیا فائدہ توبہ کا دروازہ اوس کے نکلتے ہی بند ہو جاویگا سفارینی نے کہا پہلی نشانی قیامت کی ظہور مہدی کا پہر خروج دجال کا پہر نزول عیسی کا پہر نکلنا یاجوج ماجوج کا پہر ہدم کعبے کا پہر ظہور دخان کا پہر رفع قرآن کا پہر طلوع شمس کا مغرب سے ہے بایہ طلوع پہلے ہو پہر قرآن اوٹھ جاوے پہر دابہ نکلے پہر سورج مغرب سے اوسی دن یا قریب اوس کے برآمد ہو لکن یہ ترتیب مرفوع نہیں ہے البتہ اضافی ہے سورج آدہے آسمان تک آکر مغرب کو پہر جاویگا پہر عادت کے موافق نکلا کریگا پہر دابۃ الارض برآمد ہوگا یہ طلوع رد کرتا ہے مذہب اہل ہیئت کو جو قائل ہین عدم تغیر کے فلکیات مین

دابۃ الارض

اسکے نکلنے کا ذکر بہی قرآن مین آیا ہے یہ مومن کافر سب سے بات کرے گا بیضاوی نے کہا یہ ایک جانور ہے یعنی اسکا ذکر حدیث تمیم داری مین آیا ہے یہ شہر قوم لوط یا بعض وادی تہامہ یا مکہ معظمہ

سے نکلیگا یا عصا یا انگروستے یا شہب ابیاد سے تین بار اسکے نکلنے کی خبر اوڑیگی مومن کے ماتھے
پر لگا دیگا کہ یہ مومن ہے اوسکا مونہہ روشن ہو جاویگا کافر کے ماتھے پر نقش کر دیگا کہ یہ کافر ہے
اوس کا مونہہ کالا ہو جاویگا یہ جانور ساٹھ یامین پھیریگا

دخان

یہ دہوان دابہ کے بعد نکلیگا چالیس دن رہیگا کافرون کی جان لیگا مومنین کو زکام ہوگا
یہ نشانی قرآن و حدیث دونو سے ثابت ہے

ریح

یہ ایک اچھی ہوا چلیگی جسکے دل مین رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا اوس کی جان
قبض کرے گی جن مین کچھ بھی بھلائی نہین وہ باپ دادون کے دین پر جمے رہینگے یہ ہوا
طرف سے شام یا یمن کے چلیگی یا دونو جگہ سے آویگی اسکے بعد زمین مین کوئی نام لیوا اللہ
کا باقی نرہیگا اونہین پر قیامت قائم ہوگی۔

رفع قرآن شریف

یہ مصحف و دلون دونو سے اوٹھ جاویگا رات کو سو رہینگے صبح کو کوئی حرف مصحف مین نہوگا نہ
سینون کے اندر بھی یاد رہیگا

آگ کا نکلنا

یہ آگ عدن کے کنوے کی تہ سے نکلیگی لوگون کو گھیر کر زمین محشر کی طرف لیجاویگی کسی نے کہا
حضرموت سے نکلیگی یہ شہر بھی عدن سے قریب ہے اوس وقت سب کو چاہیے کہ شام کی طرف
چلے جاوین کسی نے کہا وادی برہوت سے برآمد ہوگی دن کو چلیگی رات کو تہم رہیگی کسی نے
کہا جبل سیل سے نکلیگی مآل سب کا ایک ہے اسلیے کہ یہ سب مواضع زمین عدن مین ہین قریب
سیل قریب مدینے کے ہے سو وہان بھی جا پہنچیگی مدینے والون کو زمین سے ظاہر ہوگی رو بہ
کہ یمن سے نکلی ہے کہین سے ہی نکلے غرضکہ ساری زمین پر پھیل جاویگی آٹھ دن مین

دنیا کا دورہ کریگی پہر لوگون کے ساتھہ ساتھہ چلے گی اس کے حالات طرح طرح کے ہونگے اگر متعدد نار کا نکلنا ثابت ہو جاوے تو پہر یہ ساری مشکل آسان ہے یہ حشر ہمراہ آگ کے شام کی طرف قیامت سے پہلے ہوگا وہ حشر اور ہے جس کا قبر سے ہونا آیا ہے۔

نفخۂ اولی

جب سب نشانیان مہدی کے ظہور سے اس آگ کے نکلنے تک ہو چکین گی تب حکم ہوگا کہ صور پھونکو یہ پہلا پھونکنا ہے ساری خلق اوس کی آواز ہولناک سے مرجاوے گی کوئی شی باقی نہ رہے گی چالیس برس تک یہی حال رہیگا کہ کوئی نہوگا پہر دوسرا نفخہ ہوگا جس کے اثر سے سارے مردے قبرون سے زندہ ہوکر حساب کتاب دینے کے لیے نکلین گے پہر حکم ہوگا اسے لوگو آو اپنے رب کی طرف فرشتون سے کہا جاویگا انکو کہڑا رکھو انسے پوچھہ پاچھہ ہوگی نسال الله العفو والعافیة فی الدارین جو الکرامہ مین مرنے سے تا داخل ہونے جنت دنار کے جو جو حالات پیش آوینگے سب مفصل مشرح مطابق قرآن وحدیث وآثار سلف لکھے گئے ہین اب اگر علم الہی مین ظہور مہدی موعود کا مقدر ہے تو یہ سمجھو کہ قیامت سر پر آگئی ہے تا آخر تو زری سی نشانیان ہی آگے پیچھے برابر ظاہر ہوتی چلی جاوین گی یہان تک کہ صور پھونکا جاوے پہر الله ہی اسکے ہے لمن الملك الیوم لله الواحد القهار دنیا کے یہ سب حادثے بتدا ئی دامن آفات کے جو بعد بعث کے قبور سے ہونیوالی ہین ایسی ہین جیسے سمندر کا ایک قطرہ ان آفات دنیا کا نتیجہ انتہا کو یہی ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی ان مین مبتلا ہوا تو جان ومال سے برباد گیا اگر نہ مبتلا ہوا تو بہی اوس کو ایک دن مرنا تو ضرور ہی ہے جو مرا اوس کی قیامت اوسی وقت سے قائم ہوگئی قیامت مین جو آہوال ہین اونکا نتیجہ آخر کو جنت ہے یا دوزخ جنت دوزخ بہی سہی سب سے بڑھکر یہ مصیبت ہے کہ موت کو ذبح کر ڈالین گے وہ تو اچہے رہے جن کو بہشت ملے اونکی موت مرگئی فرد وس مین جا بسے جنت خلد مین رہ پڑے اونکا برا ہوا جن کے نصیب مین ابدالآباد تک جہنم لکہی گئی ہے اون کو اب کوئی توقع رہائی کی بعد ذبح اس موت کے اوس عذاب دائم بلا سے قائم سے باقی نہین رہی

جنت ابدی کو لیلیٰ جس کا ایمان دنیا میں درست تھا قرآن و حدیث کے موافق عمل کرتا تھا
کسی مولوی درویش کی مانی رائیں نہ چلتا تھا علم نافع کے ساتھ عمل صالح کرتا تھا اپنے
میں کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا تھا الوہیت میں نہ ربوبیت میں ان الذین آمنوا
وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا
الی قولہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ
فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اصل نجات دو بات پر موقوف ہے ایک
اخلاص عقیدہ یہ جو ہر طرح کے شرک خفی و جلی سے پاک ہو دوسرے عمل جو اس پر ہو کل دین
جو موافق سنت صحیحہ کے ہو جس کو یہ تقدیر سے یہ دونوں باتیں اتحاف یا دین تو پھر اوس کا دونو
جہاں میں بیڑا پار ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ورنہ وہ قبل قیامت و بعد قیامت دونو [illegible]

وہ خدا ہی ہے

آگئی اب تو قیامت ہی قریب　　یا الٰہی استقامت ہو نصیب

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآلہ

الطاہرین وصحبہ الاکرمین آمین

خاتمہ طبع کتاب

الحمد للہ والمنۃ کہ سرمایہ آگاہی اہل روزگار مرہم ریش دانشوران تحقیق شعار یعنی یہ رسالہ
نافعہ موسوم بہ حدیث الغاشیۃ عن الفتن الخالیۃ والناشیۃ تالیف سید رئیس
نامور فیض گستر جناب میر سرو آزاد گلستان سیادت گوہر آبدار عمان نقابت ہوشمند معارف آگاہ
دانش پسند حقیقت دستگاہ مالی توانجم طینت دیانت مایہ درایت سرپرست بہار
آرائی حدیقہ معانی چراغ افروز شبستان روشن بیانی مردم شناس مروت اساس

آبروی سخن آرزوی انجمن سید محمد عبد الحی اداما اللہ بن حکیم سید محمد سید الرزاق مرحوم بن سید فتح اللہ مغفور ساکن قدیم منتھ وا ضلاع فتحپور مضافات الہ آباد مطبع بدیعیا مین باہتمام مولوی محمد بدیع الدین اول ماہ رجب سنہ ۱۳۰۱ ہجری نور طبع سے آراستہ ہوکر شائع خاص و عام ہوا اور مطبوع طبائع حق پسندان انام ٭

تاریخ طبع تصنیف

سیر عبد الحی سیادت انتساب — را تذن ہی جسکو شغل علم و فن

علم دین کا ابتدا سے انتہا — راز وحدت کا ازل سے موتمن

وہ افادت کوش جس سے ہند مین — پھیلتا ہی علم شیخان مین

رہنمائے خیر جسکے ہاتھ میں — کرتے ہین غارت سے توبہ راہزن

اہل دلکو اوسکے باغ خلق مین — سبزہ سے آتی ہی بوئی نسترن

قال اوسکا یون مطابق حال سے — ٹھیک ہو جیسے بدن پہ پیرہن

یون ہی دستار فضیلت زیب سر — جیسے کھلتا ہو کسی پہ بانکپن

کرتے ہین طرز تواضع پر مدام — غالباً نہ ہی شیخ و برہمن ٭

اوسکی محفل مین نظر آتا ہی رات — آفتاب اک شمع اور گردون لگن

تربیت سے اوسکے یکتا باغ مین — سبزہ کو نشو و نمائے نارون

مجتمع ہر دل مین ہی اوسکی سبب — عشق اصحاب و ولائی پنجتن

دم بھر اوسکے پاس جو بیٹھے اوسے — لطف خلوت کا دکھائے انجمن

طرفہ تاریخ فتن لکھی کہ ہے — بایہ آگاہی اہل زمن ٭

شرح اون فتنون کی کہتے ہین جنہین — حشر کے آثار آثار سنن

دیکھنا فتنے اوٹھے ہین کسقدر — بیٹھ کر دکھلاؤن زمانے کا چلن

غور سے دیکھین اگر اہل نظر — نشۂ غفلت کا ہو آنکھون سے ہرن

هی اس دارِ فنا مین پھر سے لگے — دل لگا کر کر سمجھ لیں مرد و زن

دیکھنے سے اوسکے کھلتا ہی تمام — راز انبار رسول ذو المنن

مصرع تاریخ طبع ای خامہ لکھہ — شرح و بسط علم احوال فتن

قطعۂ دیگر تاریخ طبع کتاب

هر آن حرفیکه در گفتن نیاید — بطرز نیک مولانای من گفت

کدام از طبقۂ اسلاف و اخلاف — چنین حالات آشوب زمن گفت

ز فیض مبدء فیاض گفتا — زبانش هرچه درین وادی سخن گفت

مسلم چون نباشد گفته او — که از آیات و آثار و سنن گفت

مؤلف حرف حرف این صحیفه — ز القای خدای ذو المنن گفت

پی تاریخ طبعش هاتف غیب
عدیم المثل احوال فتن گفت

قطعۂ دیگر تاریخ طبع

بو تراب آج ترا مثل زمانے میں نہیں — شرف الله سے بخشے تجھے کیسے کیسے

سکہ عالم مین ترے فضل کا بیٹھا کیسا — مٹ گئے سب کے ترے سامنے دعوی کیسے

آج تیرے سے کمالات ہین کسکو حاصل — ہیں کسی شخص کو نازاں ترے آگے کیسے

متبحر کوئی کہتا ہے کوئی علامہ — کو بکو ہین ترے اوصاف کے چرچے کیسے

علم کے فضل کے انتہک ہنرمندی کے — حل ہوئے آج تری ذات سے عقدے کیسے

کیا تری خوبی تقریر ہی مشہور نہیں — حسن تحریر کے عالم مین ہین شہرے کیسے

کیسی دلچسپ لکھی ہی یہ کتاب نادر — آئینہ ہو گئے اسلام کے قصے کیسے

جسقدر گزرے ہین مہدی و نبی مصنوعی — حال ایک ایک کی تفصیل سے لکھے کیسے

آپ ہی آپ جو مہدی و نبی بن بیٹھے — واقفی کیسے دغاباز تھے جھوٹے کیسے

سکئے ایجاد زمانے مین مذاہب صدہا — ڈالے اشرار نے اسلام مین رخنے کیسے

کیا پرآشوب ہین حالات شیوع بدعات — سننے والون کے جگر ہوتے ہین ٹکڑے کیسے

سچ تو یہ ہے کہ بہت خوب لکھی ہی یہ کتاب — دلنشین الفاظ ہین ایسے ہین فقرے کیسے

لکھی چھپنے کی یہ تاریخ جمیل احمد نے

سو لہجو ہین قد اسلام کے فتنے کیسے

صحت نامہ حدیث الغاشیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۱۵	بستاہی	بستا ہی	۲۵	۵	سرافگندی	سرافگندگی
۸	۵	زیتو ن	زیتون	〃	۱۹	برائی	بڑائی
۹	〃	تومید	توحید	۲۶	۱۵	انبیا	انبیا
۱۵	۱۵	جیسے جالینوس وارسطو	+	۰〃	۲۱	اکے	انکے
۱۶	۱۱	قدماد	قدما ی	۲۷	۲	چہ سو اکاون	سات سوایک
۱۷	۴	چتو ن	چوتن و پانچوان	۲۹	۳	اسکو	انکو
۱۸	۱۶	بیاڑپر	پہاڑ پر	۳۱	۱	اورکہ	اورکیا
〃	۲۱	نستابین	نشابین	〃	۶	بچارسے	بچارسے
۲۱	۱۹	بامئون	سسرال	۳۲	۱۴	گنوسگے	گنوسگے
۲۲	۱۴	موسئے	ہوسئے	〃	۲۱	پچیس	پچاس ہزار
۲۵	۱	اکا	انکا	۳۵	۴	ہی	ہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣٥	١٢	کیتی	گیتی	٨٣	١٧	سحب	عجب
٤١	١٨	مسّلم	مسلم	٨٥	١٣	بالکت	بالکل
٤٤	٥	مردگ	مزدک	٩٢	٩	شنسی	ششتی کی
٥٠	١٥	چہتیس	چونتیس	٩٤	١٨	معطل کرنا	معطل کو بحث کرنا
〃	١٢	تقریباً	تقریبا	٩٨	٢٠	اوسمیں	اوسمین
٥١	٢	یلی	لیہ	٩٩	١٧	ان میں	ان دو مین
٥١	٨	وسیلہ	وسیلۂ عزت	١٠٣	١١	اوزی	اوتری
٥٣	١٣	کاتب	بعض اکارکات	〃	٢١	اوٹھالی	اوٹھالے
٥٦	٥	کیجایہ	کیجاپہ	١٠٧	١٣	نہون	نہو
٦٣	٣	تمیں	تیئیس	١٠٩	١	فقاوت	تفاوت
٦٥	١٨	وہاں	تیہ میں	〃	١٣	صمت	صحبت
٦٦	٦	ہیرودوس	ہیرودس	〃	١٤	نمودوانر	نمودہ
٦٨	١٠	باتین	باتیں	١١١	١٥	یہ خلد	یہ غدر
٦٩	٤	پینے	سپلے	١١٣	٢	اِنکی	انکا
٧١	١٩	خرز	خزر	١١٥	١٠	اسلی	اسی لیے
٧٦	١	سلطان	خلیفہ	١٢٢	٢١	جوزی	جوزیہ
〃	〃	بعداد	بغداد	١٢٥	١٠	وجہ یہ	وغیرہ
〃	٣	سلطان	خلیفہ	〃	٢٠	قارسی	فارسی الاصل
٧٧	٢١	مسافقہ	مشاقہ	١٣٢	٤	پارسیون	فارسیون
٨٢	١٥	محرسیم	تجسیم	١٤٣	١٥	حکل	جبل
٨٣	٨	جسیم	جسیم				
٨٣	١٤	افریکیہ	افریقیہ				

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۳	۱۶	صحابہ	صحابہ وغیرہ
۱۵۱	۲۱	خرز	خزر
۱۵۳	۲	میری	میری بعض اکابر کے
〃	〃	اجداد	اوسکے اجداد
۱۵۹	۲۱	ایک	اہل
۱۶۰	۲	اسٹی	اسّی
۱۶۸	۸	بیٹھے	پیٹھے
۱۷۰	۱۹	دین	مین
〃	۲۰	الجمیلیہ	المجیدیہ
〃	۲۱	تھی	ہی
۱۷۴	〃	بمرآہم	اسرارہم
۱۸۴	۹	تصر	قصر
۱۸۶	۱۰	ای	رای
۱۹۰	۱۲	کسکا	کسکے
۱۹۱	۷	چارد	چارۂ
۱۹۲	۸	بکریون	بکریون
۱۹۳	۲	امام	دام
〃	۴	جیب	چیپ
〃	۵	موٗا امامین مالک بن انس	موطا مین انس بن مالک
۱۹۳	۱۰	میراثا	میراث
۱۹۹	۱۴	بچنے	بچپنے
〃	۱۸	ققتے	فتنے
۲۰۳	۱۴	پھاکنا	پھلکنا
〃	۱۵	بہتاہی	رہتاہی
۲۰۵	۴	آزادی	ارادی
۲۰۵	۱۲	واقی	واقعی
۲۰۹	۱۱	سلام	اسلام
۲۱۰	〃	جاخط	جاحظ
۲۱۱	۱۲	گرد	گردبت
۲۱۷	۸	اعتقادہ	اعتقادہ
〃	۱۰	عوض	خوص
۲۲۰	۱۴	ہین	ہی
〃	۱۶	مسم	معتصم
۲۲۲	۴	حذ	حد
۲۲۵	۱۴	زاہیب	مذاہب
۲۲۷	۱۸	روزو	روزہ
۲۳۱	۴	ہوئی	ہوتی
۲۳۳	۱۳	کرد قبیدل	کردقبول